الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

اللہ

نوری کرنیں

بفیضانِ نظر: مرشدِ اکمل سخی سل... مسعود احمد صاحب المعروف لاثانی سرکار

مرتبین: رفاقت ... احمد یامین، رانا محمد طاہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم اپنی اس کاوش کو

آقائے کل حضور رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام

کی بارگاہ عالیہ میں اپنے

پیرو مرشد سخی سلطان قبلہ لاثانی سرکار

کے توسط سے پیش کرتے ہیں کہ جن کے حکم سے یہ کتاب

نوری کرنیں (مکمل)

طالبین حق کے لئے مرتب کی گئی

غلامان لاثانی سرکار

رفاقت علی، محمد یامین، رانا محمد طاہر

کتاب :۔ نوری کرنیں (مکمل)

اشاعت نہم ۔ ۱۹۹۹ء

تعداد :۔ 1,000

کمپوزنگ :۔ فیضان لاثانی کمپیوٹر اکیڈمی

ایوب کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد

اہتمام :۔ تنظیم فیضان لاثانی سرکار پاکستان

ملنے کا پتہ :۔ آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ چادریہ لاثانیہ

39/4 غلام رسول نگر سیدنا صدیق اکبرؓ روڈ

فیصل آباد

ہدیہ :۔ ۱۰۰ روپے

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

مذہب و روحانی اقدار سے دوری کی بناء پر آج اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہمارا بندگی و غلامی کا تعلق ظاہراً و صورتاً تو موجود ہے لیکن معناً اور حقیقتاً معدوم ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم ذہنی اذیت اور عدم سکون جیسی لعنتوں سے دوچار ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ قلبی امن و سکون اور راحت و خوشی صرف دولت، حکومت، عزت اور عیش و عشرت سے ملتی ہے۔ اس لئے اطمینان قلب اور حقیقی خوشیاں حاصل کرنے کے لئے ہم ان چیزوں کی طرف دیوانہ وار بھاگتے ہیں حتّٰی کہ قبر میں پہنچ جاتے ہیں۔ سائنس کی جدید ترقی نے اگرچہ دنیاوی آسائشوں اور راحتوں کا سامان تو مہیا کر دیا ہے لیکن وہ بھی حقیقی خوشی اور قلبی اطمینان میسر کرنے سے قاصر ہے۔ اس عظیم مسئلہ کا حل خود ہمیں ربِ کائنات نے بتا دیا ہے کہ "صرف اس کی یاد سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں" اور یہ نعمتِ عظمیٰ صرف اللہ عزوجل کے ساتھ رشتہ استوار کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے اور اس کے دوست ہی اس نعمتِ عظمیٰ سے سرفراز ہیں۔ کیونکہ ان کا ہر لحہ یادِ الٰہیٰ میں گذرتا ہے۔ اور یہی وہ خوش نصیب ہستیاں ہیں کہ جن کے بارے میں خود رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ "بے شک اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ غم۔" بد نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے الہ اور رب کو بھلا بیٹھے ہیں۔ اس کا ذکر نہ

کرنا اس کی یاد دل سے بھلا دینا ظلم و جہل ہے۔ یاد الٰہی سے غفلت کے نتیجے میں قلب نور سے محروم، اندھا اور سیاہ ہو جاتا ہے۔ اس پر مہر لگ جاتی ہے اور انسان اللہ عزوجل کی نافرمانیاں کرتے کرتے غضب الٰہی کا شکار ہو جاتا ہے اور شیاطین کے گروہ میں شامل ہو جاتا ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کی یاد سے ہم کس طرح اپنے دلوں کو آباد رکھیں۔ ہمارا قلب و نفس اور ظاہر و باطن شیطان کی تابعداری کرتے کرتے اس قدر غلیظ اور گندہ ہو چکا ہے کہ جب ہم ان قرآنی آیات کا مطالعہ کرنے کے بعد اللہ کے ذکر میں مشغول ہونے کی کوشش کرتے ہیں تو شیطان ہمیں وسواس میں مبتلا کر کے گمراہ کر دیتا ہے اور دوبارہ اپنے جال میں جکڑ لیتا ہے۔ نتیجتاً ہم اس کی یاد کو دلوں میں بسانے سے قاصر رہتے ہیں۔

جنہوں نے اس کی یاد سے اپنے دلوں کو آباد کیا اور جن کے قلوب کو اللہ عزوجل نے اپنا مسکن بنایا اللہ کے ایسے نیک بندوں کی زندگیوں کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے یہ نعمت عظمیٰ اللہ کے محبوبین اور اس کے دوستوں کی صحبت اختیار کر کے حاصل کی۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا "بعض بندے ذکر کی کنجیاں ہیں ان کی زیارت کرنے سے اللہ یاد آ جاتا ہے۔" ایسے ہی ایک اور حدیث پاک میں اللہ کے محبوب بندوں کی صحبت اختیار کرنے کا حکم ملا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے "اس شخص کی صحبت اختیار کر جس کو دیکھ کر خدا یاد آ جائے۔" اللہ کے ایسے محبوب بندوں کی صرف زیارت کرنے ہی سے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور قلب و باطن صاف ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ "مومن کی زیارت کرنے سے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح خزاں کے موسم میں درخت کو ہلانے

سے پتے۔ ''ایک مومن کی زیارت۔ سے جب بندہ گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے تو اللہ کے محبوب اور دوستوں کی زیارت کرنے سے کیا کچھ حاصل نہ ہو گا ان کی زیارت و صحبت اختیار کرنے سے خود بخود دل میں اللہ کی یاد بسنا شروع ہو جاتی ہے اور یہی اللہ کے دوستوں اور محبوبوں کی پہچان ہے کہ ان کی صحبت میں عقیدت و محبت سے بیٹھنے والوں کے قلوب بدل جاتے ہیں خوف خدا ان پر غالب رہتا ہے اور ان کے دلوں میں اللہ رب العزت کی یاد بسنا شروع ہو جاتی ہے۔

اگر ہم بھی یہ چاہیں کہ حقیقی خوشیاں قلبی امن و سکون اور اطمینان قلب جیسی عظیم نعمتوں سے سرفراز ہوں تو بجائے دولت و عزت و حکومت اور عیش و عشرت ڈھونڈنے کے اللہ کے ان محبوب بندوں کو تلاش کریں کہ جن کی صحبت بابرکت اختیار کرنے سے دل خود بخود یادالٰہی سے آباد ہونا شروع ہو جائیں، مگر افسوس آج ہمارے پاس وقت نہیں کہ ہم اصل مقصد کی طرف رجوع کریں اور اگر کچھ لوگ ڈھونڈنے کے لئے نکلتے بھی ہیں تو اللہ کے نیک بندوں کے لبادوں میں ملبوس دھوکے بازوں کے ہاتھ لگ جاتے ہیں جو اپنی شعبدہ بازیاں دکھا کر ان کو اپنی طرف راغب کر لیتے ہیں حالانکہ اللہ کے محبوب بندوں کی پہچان کسی دنیاوی کام کے ہونے یا نہ ہونے سے نہیں بلکہ ان کی صحبت اختیار کرنے پر قلب کے تغیّر سے ہوتی ہے۔ ان کی صحبت اختیار کرنے سے ذکر الٰہی دل و زبان پر جاری ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

ایسے تمام اصحاب سے جو حقیقی خوشیوں قلبی امن و سکون اور اللہ کی یاد سے اپنے دلوں کو آباد اور منوّر کرنے کے لئے اللہ کے محبوب بندوں کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں میں انتہائی وثوق سے عرض کرتا ہوں کہ اللہ

عزوجل اور اس کے پیارے حبیب حضور نبی کریم ﷺ نے اس بندہ ناچیز پر کرم فرماتے ہوئے اپنے ایک محبوب بندے کی صحبتِ بابرکت سے فیضیاب فرمایا۔ ایسی نعمت عظمیٰ کے حصول کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ حکم الہیٰ

"فاما بنعمت ربک فحدث"

(پس اپنے رب کی نعمتوں کا چرچا کرو) کے تحت تمام لوگوں کو بتادوں کہ کوئی بھی شخص خواہ کسی بھی مسلک سے تعلق رکھتا

ہو اور اس کا دل کتنا ہی زنگ آلود و سیاہ کیوں نہ ہو اور ذہنی پراگندگی، روح کی بے چینی غفلت و ہوس زر جیسی آلائشوں سے اِس کا باطن کتنا ہی آلودہ کیوں نہ ہو میرے قبلہ سخی سلطان حاجی صوفی مسعود احمد صاحب المعروف لاثانی سرکار کی صحبت عالیہ عقیدت و محبت سے اختیار کرے اور آپ سرکار کے بتائے ہوئے طریقہ سے آپ کی ذکر کی محافل میں شریک ہو تو ممکن ہی نہیں کہ اس کے دل کی دنیا نہ بدل جائے۔ (انشاءاللہ العزیز) آخر میں اللہ عزوجل کی بارگاہ عالی میں دعا ہے کہ

اللھم انی اسالک حبک و حب من یحبک و حب کل عمل یقر بنی الی حبک

(اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس شخص کی محبت کا بھی جو تجھ سے محبت رکھتا ہے اور ہر ایسے عمل سے محبت کا خواستگار ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کردے۔)

اللھم اجعلنی ذکاراً لک شکاراً لک مطوعاً لک مخبتاً الیک او اھا منیباً

(اے اللہ مجھے اپنا ذکر کرنے والا، اپنا شکر کرنے والا، اپنا فرمانبردار، اپنا عاجز، اپنے در کا آہیں بھرنے والا اور اپنی جانب لوٹنے والا بنا۔) (آمین ثمہ آمین)

پیش لفظ

(اشاعت نہم نوری کرنیں)

(مکمّل)

نوری کرنیں کا پانچواں ایڈیشن آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ الحمدللہ کتاب کی اشاعت سے قبل جو مقبولیت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ اسی کرم کا صدقہ ہے کہ سالکین میں یہ بہت مقبول ہوگئی۔ اس کتاب کے چاروں ایڈیشن اتنی جلدی جلدی طباعت کروانے پڑے کہ ان ایڈیشنوں میں کوئی اضافہ نہ کرسکے' حالانکہ عقیدت مندوں' سالکین، اور قارئین کا پرزور اصرار رہا کہ جو کرم کے واقعات پہلے ایڈیشن میں طباعت ہونے سے رہ گئے تھے وہ نئے ایڈیشن میں ضرور شامل کئے جائیں۔

اس ایڈیشن میں ان عقیدت مندوں' مریدین اور سالکین کے بھی واقعات' مشاہدات' کیفیات اور احوال تحریر کئے ہیں۔ جنہوں نے کتاب "نوری کرنیں" کا محبت و عقیدت سے مطالعہ کیا اور قبلہ لاثانی سرکار کے دست اقدس پر بیعت ہوئے۔

اور ان غلط فہمیوں کے ازالے کی بھی کوشش کی گئی ہے جن کی وجہ سے کئی طالبان حق راہ سلوک میں رہ جاتے ہیں اور لاعلمی کی وجہ سے روحانی فیض سے محروم رہتے ہیں۔

اللہ رب العزت کے حضور دعا ہے کہ ہمارے دل و دماغ اور جسم کو اپنے نور سے منور فرماکر اپنی معرفت کے دروازے ہم پر کھولدے اور اپنا اور اپنے پیارے محبوبوں کا ہمیں قرب نصیب فرمائے۔ اور انکی ابدی غلامی عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

وجہ تالیف

دو سال قبل عالم رویاء میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے اس ناچیز پر یہ کرم ہوا کہ قبلہ سخی سلطان حضور لاثانی سرکار کے ارشادات مبارکہ اور آپ کی نظر کرم سے فیض یافتہ سالکین کے احوال و مشاہدات، خواب اور کشف و کرامات کے واقعات لوگوں سے اکٹھا کروں اس وقت یہ واضح اشارہ نہ تھا کہ کبھی یہ تمام مواد کتابی صورت میں شائع ہو گا۔ اللہ رسول کے کرم اور مرشد پاک کی نظر عنایت سے مواد اکٹھا کرتا رہا۔ تاہم انتہائی شرمندگی سے عرض کر رہا ہوں کہ اس سلسلہ میں بہت زیادہ کوتاہی ہوتی رہی اور بہت سا مواد ضائع ہو گیا جو میں تحریر میں نہ لا سکا۔ اسی دوران میرے پیر و مرشد قبلہ لاثانی سرکار کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ اپنے مریدین اور عقیدتمندوں سے کہہ دو "نماز اور میری یاد سے اپنے دلوں کو آباد کرو"۔ یہ کرم بھی قبلہ نے اس ناچیز پر کیا کہ ذکر اور نماز کے فضائل اکٹھے کئے جائیں تاکہ حکم الہیٰ کے تحت انہیں مریدین میں کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے۔ پھر کچھ عرصہ بعد حکم ہوا کہ سلسلہ کے دو آدمی خانیوال اور دو فیصل آباد سے ایسے ہوں جو آستانہ عالیہ پر بھی اور دوران سفر بھی قبلہ حضور لاثانی سرکار کے قریب رہیں اور آپ کے ارشادات عالیہ اور روحانی نکات جو آپ سالکین کی تربیت کیلئے ارشاد فرماتے ہیں ان کو تحریر کریں اور آپ سے فیض یافتہ عقیدتمندوں اور سالکین کے احوال و مشاہدات، خواب، کشف و کرامات کے واقعات بھی نوٹ کرتے رہیں کیونکہ ان کی اشاعت مقصود ہے۔ (خانیوال اور فیصل آباد کے عقیدت مندوں کیلئے بطور خاص یہ حکم شاید اس لئے ہوا کہ قبلہ حضور لاثانی سرکار کی پیدائش اور ابتدائی

زندگی خانیوال ہی میں گذری جس کی وجہ سے دیگر شہروں کی نسبت وہاں پر لوگوں کی کثیر تعداد پر آپ کا فیض ہو رہا ہے اور فیصل آباد میں چونکہ آپ نے رہائش اختیار کی ہوئی ہے اس لئے یہاں پر بھی بے شمار لوگ آپ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ لوگوں کی کثیر تعداد روحانی و جسمانی بیماریوں کیلئے آتی۔ آپ انہیں جسمانی علاج کے ساتھ ساتھ نماز، ذکر و فکر کی بھی تلقین فرماتے۔ فیصل آباد میں تو پہلے ہی ذکر کی محفلیں ہوتی تھیں آپ کے تلقین و ارشادات کی بدولت پھر خانیوال میں بھی محافل ذکر ہونے لگیں۔) خانیوال سے جن دو عقید تمندوں کو حکم ہوا تھا ان میں یہ ناچیز (رفاقت علی) اور محترم یامین صاحب شامل تھے۔ چند ماہ بعد بذریعہ خواب یامین صاحب کو حضور نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا "فیصل آباد اپنے پیر و مرشد کی صحبت میں رہ کر اپنی ذمہ داری سرانجام دو"۔ اس کے بعد ہمارے دادا مرشد حضرت سید ولی محمد شاہ صاحب المعروف حضور میاں صاحبؒ چادر والی سرکار نے بھی ہمیں حکم فرمایا کہ اپنے پیر و مرشد کے متعلق لوگوں کو بتاؤ اور اس در پر پکے ہو کر لگے رہنا۔ چونکہ دادا مرشد کی طرف سے یہ سعادت ہمارے حصے میں آئی اس لئے آپ کے کرم کی بدولت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحابہ کرامؓ اور تمام سلاسل کے اولیاء کرام بالخصوص پیران پیر حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی، حضرت بابا فرید گنج شکر، شہنشاہ چشت حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری اور راہنمائے کاملین غوث الاغیاث مرشد اکمل حضرت سید ولی محمد شاہ صاحب المعروف چادر والی سرکار نے پیر و مرشد قبلہ لاثانی سرکار کی شان کے بارے میں نہ صرف ہمیں مشاہدات کرائے بلکہ اہل سلسلہ کی بھی راہنمائی فرمائی اور بہت سے سالکین و طالبین حق کو بھی بذریعہ خواب و مشاہدات قبلہ لاثانی سرکار سے

روحانی فیض کے حصول کیلئے سلسلہ میں داخل ہونے کیلئے حکم فرمایا۔

اسی دوران وقتاً فوقتاً دوسرے عقائد کے لوگ حاضر ہوتے اور بحث و مباحثہ کرتے لیکن آپ نے ہمیشہ بحث سے گریز کیا اور یہی فرماتے کہ اگر تم حق پر ہو تو مجھے اس چیز کا مشاہدہ کرادو۔ ورنہ چند مرتبہ ہماری محافل میں شرکت کر کے دیکھو انشاءاللہ خود اللہ رسول ﷺ تمہاری دستگیری فرما کر راہ حق کی طرف راہنمائی فرما دیں گے کیونکہ جو راہ حق پر گامزن ہیں وہ عین الیقین کی دولت سے سرفراز ہوتے ہیں اور جو راہ حق کے متلاشی ہوتے ہیں اگر وہ اللہ کے فقیروں کی صحبت اختیار کریں تو اللہ اپنے درویشوں کے وسیلہ سے ان کو بھی مشاہدات سے نواز دیتے ہیں اکثر یہ دلیل سن کر خاموش ہو جاتے اور آپ کی صحبت اسی مقصد کیلئے اختیار کرلیتے۔ چند دنوں میں ہی اللہ رسول اور پیر و مرشد قبلہ لاثانی سرکار کی نظر عنایت سے ان کے حجابات دور ہو جاتے اور وہ خود حق کا مشاہدہ کرلیتے اور باقاعدہ آپ کے دست حق پر بیعت ہو جاتے۔

لوگوں کی کثیر تعداد کو سلسلہ عالیہ میں داخل ہوتے دیکھ کر حاسدین و مخالفین نے کئی مرتبہ مخالفت کا طوفان کھڑا کر دیا۔ آپ کے خلاف غلط پروپیگنڈہ شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ آپ کو اذیت پہنچانے کی کوشش بھی کرتے۔ لیکن اس قدر شدید مخالفت کے باوجود بھی آپ نے ہمیشہ صبر و رضا کا دامن تھامے رکھا اور سلسلہ والوں کو بھی یہ ارشاد فرمایا کہ آپ ہمیشہ نماز اور اللہ کی یاد میں مشغول رہیں اور ان سے بحث کرنے سے گریز کریں۔ یہ چیزیں تو درویشوں کی زندگی کا حصہ ہوتی ہیں۔ اس لئے صبر و درگذر سے کام لیں اور ایسے لوگوں کی صحبت سے اجتناب کریں جو ہٹ دھرمی اختیار کئے ہوئے ہیں اور اللہ و رسول ﷺ کے حکم کا انتظار کریں۔

چند دن بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہہ ہوئی اور حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے دستگیری ہوئی۔

محترم یامین صاحب نے بتایا مجھے مشاہدہ ہوا کہ اہل سلسلہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہیں مجھ پر خوف و پریشانی کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ اتنے میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کرم فرماتے ہوئے تشریف لاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اس لئے ہے کہ جب چند مخالف اور حاسدین اس قدر غلط پروپیگنڈہ کر رہے ہیں تو تم (اہل سلسلہ) عوام الناس کو اس فیض و کرم کی طرف کیوں راغب نہیں کر رہے۔ جس سے تم مستفیض ہو رہے ہو۔ عام لوگوں کی اس طرف رغبت دلانے کیلئے اپنے پیرو مرشد لاثانی سرکار کی تعلیمات و ارشادات جلد شائع کرو"۔

اس سے قبل نماز و ذکر کے فضائل کی اشاعت کا بھی حکم ہو چکا تھا اور اب عام لوگوں کو روحانیت کی طرف رغبت دلانے کا حکم بھی ہو گیا چنانچہ ہم نے اپنی سی کوشش شروع کر دی لیکن سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ یہ تمام کام کس طرح کیا جائے۔ آیا اکٹھا ایک کتاب کی صورت میں شائع کیا جائے یا علیحدہ علیحدہ اشاعت کا بندوبست کیا جائے اور یہ کہ عام لوگوں کو طریقت کی طرف راغب کرنے کیلئے قبلہ پیرو مرشد لاثانی سرکار کے صرف ارشادات عالیہ ہی شائع کئے جائیں یا کہ آپ سے فیض یافتہ سالکین و معتقدین کے واقعات بھی شائع کئے جائیں اسی شش و پنج میں کافی دن گذر گئے اور اشاعت میں مزید تاخیر ہوتی گئی۔ اس کوتاہی کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ میری ملازمت کے سلسلہ میں مائننگ انجینئر کے طور پر قائد آباد تعیناتی ہو گئی اور مجھے خانیوال سے قائد آباد شفٹ ہونا پڑا۔ جس کی وجہ سے اہل سلسلہ سے صحیح رابطہ نہ رکھ سکا۔ آخر اللہ اور

اس کے پیارے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ یہ نکما تو نرا بے عقل و ناسمجھ ہے۔ صرف اور صرف آپ کے کرم اور نظر عنایت سے ہی یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے۔ آپ ﷺ ہی میری مکمل دستگیری فرمائیں۔

چند دن بعد پیر بھائی محمد یامین صاحب سے ملاقات ہوئی وہ بہت زیادہ خوش تھے۔ خود ہی بتانے لگے کہ رات تو پیرومرشد قبلہ لاثانی سرکار کے صدقے مجھ ناچیز پر اللہ رسول ﷺ کا بڑا کرم ہوا۔ سرکار مدینہ حضور امام الانبیاء ﷺ نے مجھ ناچیز پر کرم فرماتے ہوئے اپنی زیارت بابرکت سے نوازا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک کتاب ہے۔ یہ غلام بھی آپ کی بارگاہ میں ادب سے کھڑا ہے۔ آپ نے کرم فرماتے ہوئے وہ کتاب مجھے عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا یہ ہے وہ کتاب جو تمہارے پیرومرشد لاثانی سرکار کے بارے میں شائع ہوگی۔ میں نے کتاب کھول کر دیکھا۔ تو کتاب کے اول حصہ میں نماز و ذکر کے فضائل قرآن و احادیث کی روشنی میں تحریر تھے۔ دوسرے حصہ میں کرامات عالیہ وواقعات لاثانی سرکار اور تیسرے حصہ میں آپ کے ارشادات مبارکہ تحریر تھے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا کہ اس ناچیز پر بے انتہا کرم و فضل فرماتے ہوئے واضح راہنمائی فرمادی گئی۔ آخر میں یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اللہ و رسول ﷺ کی طرف سے اس عاجز و ناتواں پر جو ذمہ داری ڈالی گئی تھی اگرچہ احسن طریقے سے نبھانے سے قاصر رہا تاہم اس سلسلہ میں جو کچھ ہوسکا وہ صرف اور صرف اللہ و رسول ﷺ کے فضل و کرم اور میرے پیرومرشد سخی سلطان قبلہ لاثانی سرکار کی نظر عنایت سے ہی ممکن ہوا۔

میں اپنے قبلہ لاثانی سرکار کا انتہائی ممنون و مشکور ہوں کہ جن کی نظر

عنایت ہر لحہ میرے شامل حال رہی اور آپ حسب عادت انتہائی شفقت فرماتے ہوئے اس ناچیز کو اپنی صحبت بابرکت سے فیضیاب فرماتے رہے۔ خصوصاً نماز اور ذکر کے فضائل آپ نے خود تحریر کروائے۔

میں اپنے ان تمام پیر بھائیوں بالخصوص یامین صاحب کا بھی شکر گذار ہوں۔ جنہوں نے اس کتاب کی تکمیل میں تعاون کیا۔ اپنے خواب و مشاہدات، کیفیات و احوال اور پیرومرشد کے کشف و کرامات کے واقعات تحریری صورت میں مہیا کئے۔ چونکہ ناچیز کی اس سلسلہ میں یہ پہلی کوشش ہے۔ عین ممکن ہے کہ جو ذمہ داری مجھ پر ڈالی گئی میں اسے صحیح طریقے سے نبھا نہ سکا ہوں۔ اس لئے آئندہ اشاعت کو بہتر بنانے کیلئے میں قارئین بالخصوص اہل سلسلہ کی مدد کا طلب گار ہوں کہ وہ اپنے اوپر وارد ہونے والے فیض و کرم کے واقعات مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ اس سلسلہ میں اپنے قیمتی مشوروں سے بھی نوازیں۔

غلام لاثانی سرکار
رفاقت علی
اسسٹنٹ مائننگ انجینئر
پنجاب معدنی ترقیاتی کارپوریشن قائد آباد
رکن مرکزی تنظیم فیضانِ لاثانی سرکار فیصل آباد
۳۹/۴ غلام رسول نگر صدیق اکبر روڈ
فیصل آباد فون: ۷۲۰۳۵۲

بارگاہ رب العزت میں حمد و ثنا

ہر اک صفت ہے عیاں تیری خودنمائی میں
ترا ظہور ہے یارب تری خدائی میں

تری ہی ذات ہے بے مثل، واحد و یکتا
کوئی شریک نہیں تیرا کبریائی میں

نہیں ہے تیرے سوا کوئی قادرِ مطلق
ہے اقتدار خدایا ترا خدائی میں

نجوم و ماہ کو جلووں نے تیرے ضو بخشی
ہے محو رنگ و شجر تیری جبہ سائی میں

ملائکہ جن و بشر و انبیاء و رسل
ہے سب کو فخر کہ ہم ہیں تری گدائی میں

گلہائے عقیدت بحضور رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

عالم آب و خاک میں، تیرے ظہور سے فروغ
ذرۂ ریگ کو دیا تو نے طلوع آفتاب

شوکت و سنجر و سلیم تیرے جلال کی نمود
فقر جنید و بایزید تیرا جمال بے نقاب

شوق اگر ترا نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل غیاب و جستجو، عشق حضور و اضطراب

منقبت بحضور

غوث الاغیاث مجددِ عصر حضرت پیر سیّد ولی محمد شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ

المعروف چادر والی سرکار

تیرے میخانے دی خیر ساقی شان وکھری تیرے میخوار دی اے
میں عاجز نمانے نے کی کرنی صاحبا صفت جو تیرے کردار دی اے

لیکے نذرانہ دل تے ہنجواں دا تیرے در تے تیرا غلام آیا
پا مہر دی نظر بیمار اتے خستہ حالت ہوئی اس لاچار دی اے

سدا جگ اتے تیرا نام زندہ فیض عام زندہ صبح و شام زندہ
خالی تک جھولی حاجت مند والی ندی فیض والی ٹھاٹھاں مار دی اے

شاناں والیاں نوں بخشے شان اللہ ہر کسے دا نہیں نصیب ہندا
صدقہ نبی دا ولیاں نوں ہے ملیا شاہی جگ تے اوس سردار دی اے

میری عین گرداب دے وچہ بیڑی پھاتی ہوئی اے نال مہانیاں دے
آ کے شوہ دریا تھیں کڈھ سائیاں منتظر بیڑی کھیون ہار دی اے

آوے کوئی منگتا تے کوئی گاہک بن کے تیرے قدماں دی آیا میں خاک بن کے
میں دنیا دی دولت نوں کی کرنا بیوں لوڑ بس تیرے دیدار دی اے

سوہنی پیراں دیوچہ ہے شان سوہنی سوہنے ولی محمد سرکار دی اے
جیکر وچہ سینے ہووے کجھ الفت صفت تاں ہندی سوہنے یار دی اے

نذرانۂ عقیدت بحضور سخی سلطان قبلہ حاجی مسعود احمد صاحب المعروف لاثانی سرکار

میرا سوہنا آقا تے رہبر حضرت مسعود لاثانی اے
گل لا لیندا سانوں گندیاں نوں سوہنے دی خاص نشانی اے
لڑ لگیاں دی لج پالدے نیں دکھیاں دے دکھ نوں ٹالدے نیں
در مرشد توں جو مل جاوے او نوکری وی لاثانی اے
در آیاں نوں خالی موڑ دے نئیں جدی باں پھڑدے اونوں چھوڑ دے نئیں
جیہڑا فیض ملے در مرشد توں او فیض بڑا لاثانی اے
آقا دی شان بیان کراں مرشد اپنے تے مان کراں
سارے جگ دے نالوں سوہنا اے سوہنے دی اکھ مستانی اے
در مرشد اساں پہچان لیا اس در نوں کعبہ جان لیا
جس در تے ساڈا حج ہووے اور در کتاں لاثانی اے
میں وانگ بلال دے پیار کراں آقا توں جان نثار کراں
لوکی آکھن کملی آقا دی ایہو ناں میرا لاثانی اے
میرے دل دا آقا جانی اے آقا دا روپ نورانی اے
منظور نصیباں والا اے جیہدا مرشد پاک لاثانی اے

محمد منظور احمد نقشبندی خانیوال

ذکر الٰہی

معنی و مفہوم:۔

عربی زبان میں ذکر یذکر سے مصدر ہے جس کے معنی یاد کرنا، ذہن میں کسی چیز کو دہرانا، بھولی ہوئی چیز کو یاد کرنا، بار بار ذہن میں لانا اور دل و زبان سے یاد کرنا ہیں۔

قرآن حکیم میں "ذکر" کا لفظ یاددہانی نصیحت، دعا، اللہ کی یاد، نماز اور تلاوت کیلئے آتا ہے۔ جن میں ذکر خداوندی اور یاد الٰہی مشترک ہے۔ قرآن مجید میں "ذکر" کے الٹ، غفلت اور نسیان کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ جن کے معنی بھول جانا اور فراموش کر دینا ہے۔ لہذا ذکر کا مفہوم یہ ٹھہرا کہ مسلمان ہر وقت اور ہر حالت میں اپنے معبود حقیقی کو یاد رکھے اور اس کی یاد کی طرف سے کبھی غافل نہ ہو۔ علماء کے نزدیک ذکر حکمت کی ساتویں قسم ہے اور یہ ادائے حقوق (حقوق اللہ و حقوق العباد) کا دوسرا نام ہے۔ اس طرح دنیا کا کوئی پسندیدہ کام، مستحسن اقدام، بھلائی اور نیکی کا کوئی کام ایسا نہیں جو ذکر اللہ میں شامل نہ ہو اہل تصوف کے نزدیک ذکر کا مفہوم بہت بلند ہے وہ کہتے ہیں "جو دم غافل سو دم کافر" یعنی انسان کا ایک ایک سانس خدا تعالیٰ کی یاد میں خارج ہو ورنہ کفر ہو گا اہل تصوف کے ہاں "ذکر" یاد الٰہی کا وہ طریق ہے جس سے نفس معرفت ربانی پا لیتا ہے۔

حاصل یہ ہوا کہ "ذکر" کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنا اور اس تعلق کو مستحکم کرنا ہے۔

ذکر کی اہمیت :-

قرآنِ حکیم سے ذکر الٰہیٰ کا مامور بہ ہونا ثابت ہے۔ بیسیوں آیتیں موجود ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا حکم پایا جاتا ہے اور یہ حکم کثرت کی قید سے ثابت ہے۔ البتہ کمیت و کیفیت کی کوئی قید نہیں۔ کمیت سے مراد یہ کہ ذکر کی کوئی مقدار یا حد مقرر نہیں۔ کیفیت سے مراد کہ کسی خاص حالت کی قید نہیں۔ یعنی انفرادی ہو یا اجتماعی، قیام یا قعود، دنیاوی کاموں میں مشغول ہو یا دینی احکامات پر عمل پیرا ہو۔ غرض کوئی بھی کیفیت ہو انسان ذکر میں مصروف رہ سکتا ہے۔ لہذا کسی خاص حالت یا نوعیت پر اصرار کرنا یا اعتراض کرنا کہ یہ طریقہ بدعت ہے۔ بے جا اعتراض ہے ایسا اعتراض ذکر الٰہیٰ سے منع کرنے کے مترادف ہے۔ ایسے شخص کیلئے وعید موجود ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو" میں فرماتےؒ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بندوں پر ایسی فرض نہیں فرمائی جس کی حد مقرر نہ کر دی ہو اور پھر اس کے عذر کو قبول نہ فرما لیا ہو۔ بجز اللہ کے ذکر کے نہ اس کی کوئی حد مقرر فرمائی جس طرف اس کی رسائی ہو اور نہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ترک پر کوئی عذر قبول فرمایا بلکہ یہ فرمایا "اللہ کا ذکر کرو "کھڑے ہو کر، بیٹھ کر اور اپنی کروٹوں کے بل" یعنی رات کو، دن کو، خشکی میں، سمندر میں، سفر میں، حضر میں، تونگری میں، فقر میں، بیماری میں اور صحت میں آہستہ اور پکار کر اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

(تفسیر ابن کثیر ج۳ ص۴۹۵)

یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

۵۵ ے ۹۵

میرے پیر و مرشد قبلہ لاثانی سرکار کو اللہ کی طرف سے حکم ہوا کہ اپنے مریدین سے کہہ دو "نماز اور میری یاد سے اپنے دلوں کو آباد کرو"

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے واضح ہوتا ہے کہ جس دل میں خدا کی یاد نہیں وہ بے آباد اور بنجر ہے۔

قرآن حکیم اور احادیث نبوی میں ذکر کے احکامات

۱۔ یایها الذین امنوا اذکروا الله ذکراً کثیراً
اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا خوب کثرت سے ذکر کیا کرو۔

(سورہ الاحزاب:۴۱، پارہ ۲۲)

۲۔ وسبحوه بکرة واصیلاً
اور صبح شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔ (سورہ الاحزاب:۴۲، پارہ ۲۲)

۳۔ واذکر ربک کثیراً و سبح بالعشی والابکار
اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کیا کیجئے اور تسبیح کیا کیجئے دن ڈھلے بھی اور صبح کو بھی۔ (سورہ آل عمران:۴۱) پارہ ۳)

۴۔ فاذا قضیتم الصلوٰة فاذکروا الله قیاماً و قعوداً وعلیٰ جنوبکم
پھر جب تم اس نماز (خوف) کو ادا کر چکو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کھڑے بھی، بیٹھے بھی اور لیٹے بھی۔ (کسی حال میں بھی اس کی یاد اور ذکر سے غافل نہ رہو)
(پارہ ۵ (سورۃ النساء:۱۰۳)

۵۔ فاذا قضیتم منا سککم فاذکروا الله کذکرکم اباء کم او اشد ذکراً
پھر جب تم اپنے اعمال حج پورے کر لو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو جس طرح تم اپنے آباء (و اجداد) کا ذکر کیا کرتے ہو (کہ ان کی تعریف میں رطب اللسان ہوتے ہو) بلکہ اللہ کا ذکر اس سے بھی بڑھ کر کیا کرو۔ (سورۃ البقرہ:۲۰۰) پارہ ۲)

۶۔ یایها الذین امنوا لاتلهکم اموالکم ولا اولا دکم عن ذکر

الله- ومن یفعل ذلک فاؤلئک ھم الخسرون-
اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اور اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرنے پائیں اور جو ایسا کریں گے وہ ناکام رہنے والے ہیں۔ (سورہ المنفقون:۹) پارہ ۲۸)
۷- فادعو الله مخلصین لہ الدین ولوکرہ الکافرون-
سو تم لوگ پکارو اللہ کو خالص کرتے ہوئے اس کے لئے دین کو گو کافروں کو ناگوار ہو۔ (سورۃ المومن:۱۴) پارہ ۲۴)
۸- یایھا الذین امنوا اذا لقیتم فئة فاثبتوا واذکروا الله کثیراً لعلکم تفلحون-
اے ایمان والو! جب تم کو کسی جماعت سے مقابلہ کا اتفاق ہوا کرے تو ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کا خوب کثرت سے ذکر کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔
(پارہ ۱۰ (سورۃ الانفال:۴۵)
۹- فاذا قضیت الصلوٰة فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل الله واذکروا الله کثیراً (سورۃ الجمعہ:۱۰، پارہ ۲۸)
پس جب نماز پوری ہو چکے تو تم زمین میں چلو پھرو اور خدا سے روزی تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہو۔ (الجمعہ)

احادیث مبارکہ میں بھی کئی جگہ ذکر کے احکامات آئے ہیں۔

۱- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کیا کرو کہ (لوگ) مجنوں کہنے لگیں۔ (مسند امام احمد بن حنبل)
۲- حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے اللہ کا ذکر کر ہر پتھر اور درخت اور ہر مکان کے نزدیک اور اس کا ذکر خوشی میں کرتا کہ تکلیف کے وقت وہ تجھے یاد رکھے۔ (الدر المنثور ج صفحہ ۱۵۱)

۳۔ حضرت ابو جوزاءؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے فرمایا کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو حتیٰ کہ منافق کہیں کہ یہ دکھاوا کرتے ہیں۔ (اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا)

۴۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے فرمایا اللہ کے ذکر کے بغیر کثرت سے کلام نہ کرو کیونکہ اللہ کے ذکر کے بغیر دل سخت ہو جاتا ہے اور لوگوں میں سے وہ شخص اللہ سے دور ہے جو سخت دل ہے۔ (الترمذی صفحہ ۶۳)

میرے پیر و مرشد آستانہ عالیہ پر آنے والوں کو تلقینِ خاص فرماتے ہیں "ہر وقت اور ہر حال میں اللہ کا ذکر کریں۔"

اے عظیم قدرت والے مالک ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں اپنے ذاکرین کے صدقے، ہمیں بھی اپنے اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ (آمین)

ذکر کی فضیلت

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں

بارگاہ رب العزت میں قبولیت:۔

فاذکرونی اذکرکم واشکروالی ولاتکفرون

سو تم میرا ذکر کرو، میں تمہارا ذکر کروں گا اور میری شکر گذاری کرو اور ناسپاسی مت کرو۔ (سورۃ البقرہ: ۱۵۲، پارہ ۲)

ذکر کا سب سے بڑا انعام اور فضیلت یہی ہے کہ جب بندہ اپنے محبوب حقیقی کو یاد کرتا ہے اس کا ذکر کرتا ہے تو رب العالمین اس کا ذکر کرتا ہے اسے یاد رکھتا ہے۔ ایک عاشق کی خوشی اس سے بڑھ کر کیا ہو گی جب اسے پتہ چلے کہ اس کا محبوب بھی اس کو یاد کرتا ہے۔ اگر سالک یہی تصور لئے ذکر کرے تو جو مٹھاس اور لذت اسے ذکر میں ملے گی وہ کسی چیز سے بھی حاصل نہ ہو گی۔ قرآن کی یہ آیت "ذکر" کے تمام انعامات و اکرام سموئے ہوئے ہے۔ عاشق کیلئے یہی کافی ہے کہ جس ذات کی یاد وہ دل میں بسائے ہوئے ہے، وہ ذات بھی اسے نہیں بھولے گی۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ جب مالک اپنے غلام کو یاد رکھے گا یا ذکر کرے گا تو لامحالہ غلام کی تمام تر ضروریات و خواہشات، دکھ، سکھ، تکالیف سب اس کی نظر میں ہوں گی۔ ایسے مالک کی نظر میں ہوں گی جو کہ ہر چیز پر قادر ہے۔ پھر اس کا ذکر کرنے والا غلام کیسے دکھ، تکالیف اور پریشانی میں مبتلا رہ سکتا ہے۔

تسکین قلب کا حصول

ویھدی الیہ من اناب۔ الذین امنو وتطمئن قلوبھم بذکر اللہ

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔
اور جو شخص اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس کو ہدایت فرماتے ہیں۔ وہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو (اللہ پر) ایمان لائے اور اللہ کے ذکر سے ان کے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔ خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر سے (ہی) دل اطمینان پاتے ہیں۔ (سورہ الرعد: ۲۷-۲۸)

مذہب اور روحانی اقدار سے دوری نے لوگوں کو ذہنی اذیت اور عدم سکون جیسی لعنتوں سے دوچار کر دیا ہے۔ مندرجہ بالا آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ذہنی سکون حاصل کرنے کا نسخہ بتایا ہے۔

خشیت الٰہ کا حصول

وبشر المخبتین۔ الذین اذا ذکر اللہ و جلت قلوبھم۔
(سورة الحج۔۳۴-۳۵)
اور آپ خوشخبری سنا دیجئے ایسے لوگوں کو (جن کا یہ حال ہے) کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل کانپ اٹھتے ہیں۔

اس آیت مبارکہ سے واضح ہے کہ ذکر الٰہی سے ذاکر کے دل میں انکساری اور خوف خدا پیدا ہوتا ہے۔ دل کی سختی کا علاج بھی اسی آیت سے مل جاتا ہے۔ یہ چیز تبھی حاصل ہوتی ہے جب ذکر کرتے وقت دل و دماغ میں یہ بات رہے کہ وہ کس عظیم ہستی کا ذکر کر رہا ہے۔ رب تعالیٰ کی عظمت و جلالت اور اس کی کبریائی کا تصور رکھے۔ حضرت علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے:

زباں سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ

والذاکرین اللہ کثیراً والذاکرات اعداللہ لھم مغفرۃ واجراً عظیماً۔

(پہلے مومنوں کی صفات کا بیان ہے اس کے بعد ارشاد ہے) اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے (مرد) اور اللہ کا ذکر کرنے والیاں (عورتیں) ان سب کیلئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔ (سورۃ احزاب-۳۵)

جب بندہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو دھوتا رہتا ہے۔ اگر ذکر پر دوام رہے تو اس کے لئے بخشش کا اور بڑے انعام کا وعدہ ہے۔

سورہ آل عمران رکوع ۱۴ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

''متقی وہ لوگ ہیں کہ ان سے اگر برا کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر کے اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو خدا تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور کون ہے جو گناہوں کو معاف کرے سوائے اللہ کے''۔

اگر انسان سے غلطی ہو جائے اور وہ خدا کے حضور ندامت کا اظہار کرتے ہوئے ذکر کرے تو رب تعالیٰ ضرور معاف فرمائے گا۔

کامیابی کی ضمانت

واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون۔ (سورۃ الجمعہ: ۱۰، پارہ ۲۸)

اور اللہ تعالیٰ کا خوب کثرت سے ذکر کرو تاکہ تم کامیابی حاصل کرو۔

اس آیت مبارکہ میں خدا تعالیٰ نے کامیابی و فلاح کا طریقہ بھی بتا دیا ہے۔ دنیا اور آخرت کی کامیابی و فلاح کیلئے شرط صرف یہی ہے کہ بکثرت ذکر الہٰی میں مصروف رہے۔ جب کبھی کسی قسم کی آزمائش کی گھڑی آئے تو بندہ خلوص دل سے اپنے رب کی یاد میں مشغول ہو کر تو دیکھے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور

کامیابی سے نوازدیں گے۔

اسلامی عبادات کی روح /افضل العبادت

ولذکر اللہ اکبر۔ (سورہ العنکبوت:۴۵)

اور اللہ تعالیٰ کا ذکر (یعنی اللہ کی یاد) سب سے بڑی چیز ہے۔

تمام اسلامی عبادات کی اصل روح "خدا تعالیٰ کی یاد ہے" اگر یہ نہ ہو تو ساری کی ساری عبادات بے روح اور بے کیف ہو کر رہ جائیں۔ ذکر اللہ سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں۔ اس لئے فرمایا گیا کہ اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔

قرب الٰہی کا ذریعہ:۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میرا بندہ میرا ذکر کرتا ہے اور میری یاد کے ساتھ ہونٹوں کو حرکت دیتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (ابن ماجہ بیہقی)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار! کیا تو نزدیک ہے تو میں تیرے ساتھ سرگوشی کروں یا تو دور ہے تو میں تجھے پکاروں۔ میں تیری آواز کی آہٹ محسوس کرتا ہوں اور میں تجھے دیکھ نہیں رہا کہ تو کہاں ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تیرے پیچھے ہوں میں تیرے آگے ہوں اور میں تیرے دائیں اور بائیں ہوں۔ اے موسیٰ! میں اپنے بندے کے ساتھ اس وقت ہم مجلس ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ (اسے دیلمی نے روایت کیا۔ سند امام احمد بن حنبل ص ۳۳۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا یاد رکھو اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی اندیشہ ہوگا اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کو یاد کرتا ہے ان کے ذکر کی بدولت۔ (اسے طبرانی نے روایت کیا)۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے جناب رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کا اس "مجمع" سے بہتر یعنی فرشتوں کے مجمع میں ذکر کرتا ہوں۔ (صحیح بخاری الجلد ثانی ص ۱۱۰۱)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ محبت کرے گا"۔ (ویلمی نے روایت کیا۔ سند امام احمد بن حنبل ص ۳۲۹)

روحانی اور اخلاقی بیماریوں کا علاج

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول ﷺ فرمایا کرتے تھے "ہر شے کیلئے ایک صاف کرنے والی چیز ہے اور دلوں کو صاف (روشن) کرنے والی چیز اللہ کا ذکر ہے اور اللہ عزوجل کے ذکر سے بڑھ کر اس کے عذاب سے نجات دینے والی کوئی چیز نہیں۔" صحابہؓ نے عرض کیا کہ جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا خواہ وہ تلوار سے مارا جائے یہاں تک کہ وہ ختم ہو جائے اور بے شک دلوں کو زنگ لگ جاتا ہے۔ جیسا کہ تانبا اور چاندی وغیرہ زنگ آلود ہو جاتے ہیں اور اس کی جلا اللہ کا ذکر ہے کیونکہ ذکر دل کو اس طرح صاف (روشن) کر دیتا ہے۔ جیسے صاف شفاف شیشہ ہوتا ہے۔

پھر جب (آدمی) ذکر کو ترک کر دیتا ہے تو (دل) زنگ آلود ہو جاتا ہے اور جب ذکر کرنے لگ جاتا ہے پھر دل روشن ہو جاتا ہے اور دو باتوں سے دل زنگ آلود ہوتا ہے۔ پہلی "غفلت" دوسری "گناہ"۔ دل کی صفائی بھی دو چیزوں کے ساتھ ہوتی ہے ایک استغفار کے ساتھ اور دوسرے ذکر کے ساتھ۔ تو جس شخص کی غفلت اکثر اوقات ہو گی اس کا زنگ بھی تہہ بہ تہہ دل پر ہو گا اور اس کا زنگ غفلت کے لحاظ سے ہو گا اور جب دل پر زنگ چڑھا ہوتا ہے تو اس میں اصل صورت میں معلومات کی صورتیں ظاہر نہیں ہوتیں۔ اس وجہ سے وہ باطل کو حق کی صورت میں اور حق کو باطل کی شکل میں دیکھتا ہے کیونکہ جب تہہ بہ تہہ دل پر زنگ چھا جاتا ہے تو وہ (سخت) سیاہ ہو جاتا ہے جس وجہ سے حقائق کی صورتیں کما حقہ ظاہر نہیں ہو سکتیں نیز دل کی سیاہی اور زنگ کی پختگی سے اس کا تصور اور ادراک فاسد ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ حق کو قبول نہیں کرتا اور باطل کا انکار نہیں کرتا۔ (رواہ البیہقی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والا ہے وہ نفاق سے بری ہو جاتا ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ا صفحہ ۳۲۹)

مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ اللہ کی یاد سے غفلت برتنے اور گناہوں کی کثرت سے دل سیاہ اور سخت ہو جاتے ہیں۔ نتیجتاً آدمی کو اچھے برے کی تمیز نہیں رہتی اور وہ گمراہی کے راستے پر چل نکلتا ہے۔ اس کا علاج احادیث میں ذکر الٰہی بتایا گیا ہے جب آدمی کا دل صاف و شفاف ہو گا تو تسکین قلب کی دولت کے ساتھ ساتھ اس کا تعلق بھی اپنے مقصود حقیقی سے مستحکم ہونا شروع ہو جائے گا۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ وہ تمام روحانی اور اخلاقی بیماریاں جن کا تعلق دل سے ہے ان کا علاج اور ان کی شفاء "ذکرالٰہی" ہے۔

خشیت الٰہی کا حصول

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ذکر کی مجلسیں علم کو زندہ رکھتی ہیں اور دلوں میں خشوع و خضوع پیدا کرتی ہیں۔ (اسے ابن عساکر نے روایت کیا۔ مسند امام احمد بن حنبل ص ۳۳۳)

گناہوں سے بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک صرف ذاکرین کیلئے ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ ہر چیز کی صفائی (نکل) ہے اور دلوں کی صفائی اللہ کا ذکر ہے اور کوئی چیز اتنی اونچی نہیں جو اللہ کے عذاب سے نجات دلوائے سوائے ذکر کے۔ انہوں نے عرض کیا کہ اللہ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا اگر وہ تلوار سے زخمی کیا جائے یہاں تک کہ تلوار ٹوٹ جائے (اس سے بھی ذکر افضل ہے)۔ (روایت کیا بیہقی نے، الترغیب والترھیب)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے فرمایا جس دن اور رات کو اللہ تعالیٰ کسی (بندہ) پر مہربان ہوتا ہے تو اس پر خاص کرم فرماتا ہے اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر مہربان ہوتا ہے جس کو اپنے ذکر کا الہام فرماتا ہے۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے فرمایا کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ دنیا میں نرم نرم بستروں پر اللہ تعالیٰ کا

ذکر کرتے ہیں جس کی وجہ سے اللہ سبحانہ ان کو جنت کے اعلیٰ درجوں پر پہنچا دیتا ہے۔ (الترغیب والترھیب ص۳۹۸)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی مثال اس شخص کی ہے جو بھاگنے والوں میں ثابت قدمی سے جہاد کرنے والا ہو۔ غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسے تیز ہوا سے پتے جھڑ جانے والے درختوں کے درمیان سرسبز و شاداب درخت ہوتا ہے اور غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اس کا مقام جنت میں دکھا دیتے ہیں۔ تمام مخلوق کے شمار کے برابر مغفرت فرماتے ہیں۔ غافلوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا ایسے ہے جیسے اندھیرے گھر میں چراغ ہوتا ہے۔

(مسند امام احمد بن حنبل ج ا ص ۳۲۹)

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جن لوگوں کی زبانیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہتی ہیں وہ لوگ ہنستے ہوئے بہشت میں داخل ہوں گے۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ا صفحہ ۳۳۰)

حضرت حارقؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات میرا گزر ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو اللہ کے عرش کے نور میں ڈھانپا گیا تھا۔ میں نے کہا کہ کیا یہ کوئی فرشتہ ہے۔ مجھے بتایا گیا کہ نہیں۔ میں نے کہا یہ کوئی نبی ہے کہا گیا کہ نبی بھی نہیں میں نے کہا پھر یہ کون ہے۔ آواز آئی کہ یہ وہ آدمی ہے جس کی زبان دنیا میں ذکر سے تر تھی اور اس کا دل ہر وقت مسجد سے لگا ہوا تھا اور اس نے کبھی اپنے ماں باپ کو گالی نہیں دی تھی۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ صفحہ ۳۹۵)

دین کا نچوڑ

اصبہانی نے ترغیب میں حضرت ابو رزین عقیلیؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول ﷺ نے اسے فرمایا "کیا میں تمہیں دین کا نچوڑ نہ بتا دوں جس سے تو دنیا اور آخرت کی بھلائیاں پا لے" اس نے عرض کیا "ہاں یا رسول اللہ ﷺ"۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ذکر کی مجلسوں کو مضبوط پکڑ اور جب تو لوگوں سے علیحدہ ہو تو اپنی زبان کو اللہ کے ذکر سے ہلاتا رہ۔

اللہ کے نزدیک سب سے پاکیزہ عمل

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتا دوں کہ کونسا عمل ہے جو تمہارے مالک کے نزدیک اچھا اور پاکیزہ ہے اور تمہارے درجوں میں سب اعمال سے بلند ہے اور تمہارے لئے اللہ کی راہ میں سونا چاندی خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے اور تمہارے لئے اس سے بھی اچھا ہے کہ تم اپنے دشمنوں سے لڑو۔ تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ضرور بتایئے۔ فرمایا "وہ اللہ کا ذکر ہے۔"

حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں اللہ کے نزدیک ذکر الٰہی سے بڑھ کر کوئی دوسری چیز اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں (جامع الترمذی صفحہ ۱۷۴)

حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول ﷺ سے پوچھا یارسول اللہ ﷺ اسلام کے احکام مجھ پر غالب آگئے تو آپ مجھے کوئی ایسی چیز بتلایئے جس کے ساتھ میں منہمک رہوں۔ فرمایا تجھے چاہیئے کہ ہمیشہ تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے۔ (جامع الترمذی صفحہ ۱۷۴)

حضرت معاذؓ جناب رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ کونسا مجاہد اجر میں بڑھ کر ہے؟ آپ نے فرمایا جو ان میں سے اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرنے والا ہے۔ سائل نے پھر پوچھا صالحین میں سے کونسا اجر میں بڑھ کر ہے؟ آپ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ کا زیادہ ذکر کرنے والا ہو۔ پھر سائل نے نماز، زکوۃ، حج اور صدقہ کا ذکر کیا ان میں سے کونسا اجر میں بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے سب کے جواب میں یہی فرمایا ان اعمال کے بجا لانے والوں میں جو زیادہ ذکر کرنے والا ہو پھر حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو کہا اے ابو حفصؓ ذکر کرنے والے ہر چیز لے گئے ہیں۔ پھر جناب رسول ﷺ نے (بھی) فرمایا ہاں۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۴۰۰)

حضرت سہیل بن معاذؓ اپنے والد حضرت معاذؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول ﷺ نے فرمایا "اللہ کا ذکر کرنا اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے سات سو درجہ بڑھ جاتا ہے۔" حضرت یحیٰی کی روایت میں آیا ہے کہ سات لاکھ درجہ بڑھ جاتا ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۳ صفحہ ۴۳۸)

ذاکرین پر اللہ کا سایہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے فرمایا "سات قسم کے اشخاص پر اللہ اپنا سایہ رکھتا ہے۔ منجملہ ان کے ایک وہ ہے جو اللہ کا ذکر کرے اور اس کے خوف سے رو رو پڑے"

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۵۹)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ مکہ معظمہ کے راستہ پر جا رہے تھے کہ ایک پہاڑی آپ کے راستہ میں پڑی جس کو جمدان کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے (پہاڑی کو دیکھ کر) فرمایا "چلو یہ ہے جمدان۔ سبقت لے گئے مفردون۔" صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول ﷺ مفردون کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں (صحیح مسلم جلد ثانی ص۳۴۱)

ذاکر زندہ اور غافل مردہ ہے

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے فرمایا مثال اس شخص کی جو ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے اور اس شخص کی جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا زندہ اور مردہ کی سی ہے۔ (صحیح بخاری ج ۲ صفحہ ۹۴۸)

اعمال صالحہ کا نعم البدل ذکر

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کی بندگی کرنے سے تھکاوٹ محسوس کرے اور مال خرچ کرنے میں بخل سے کام لے اور میدان حرب میں دشمن سے مقابلہ کرنے میں بزدلی اختیار کرے اس کو چاہیئے کہ اللہ کا ذکر کرے۔ اسے طبرانی نے روایت کیا۔ (ترغیب والترھیب ج ۳ ص ۳۹۶)

میرے قبلہ لاثانی سرکار کثرت سے ذکر کرنے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں "جو شخص ہر وقت اور ہر جگہ خدا کا ذکر کرتا ہے تو اللہ رسول ﷺ بھی اسے خوب نوازتے ہیں کہ تو ہر جگہ ہمارا بھکاری بنا ہوا ہے۔ ہمارا ذکر بلند کر رہا ہے آ ہم تجھے بھی بلند کر دیتے ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ اگر کسی سالک کا روحانی معاملہ رک جائے یا کسی

قسم کا مسئلہ درپیش ہو تو ذکر کی طرف دھیان دینا چاہیئے۔ انشاءاللہ کرم ہو گا۔
یا احکم الحاکمین ہمیں اپنی ان تمام نعمتوں میں سے حصہ عطا فرما جو تو نے
اپنے ان نیک بندوں پر تمام کیں جو تیری یاد میں مشغول رہتے ہیں۔ (آمین)

❄ ❄ ❄

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا
اکمل اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ یہ قدرت عطا فرماتا ہے کہ وہ بیک وقت متعدد
مقامات پر تشریف فرما ہوتے ہیں۔
(مکتوب نمبر ۵۸۔ جلد دوم صفحہ ۱۱۵)

انبیاء علیہ السلام و اولیاء کرام کی پاک روحوں کو عرش سے فرش تک ہر جگہ برابر کی
نسبت ہوتی ہے کوئی چیز ان سے دور و نزدیک نہیں۔
(امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ)
(مکتوب نمبر ۲۸۹۔ جلد اول صفحہ ۳۷۱)

ذکر والی جگہ کی فضیلت

ذاکرین کے فضائل کا تو کیا کہنا احادیث سے ثابت ہے اس جگہ کو بھی فضیلت عطا ہو گئی جہاں کسی ذاکر نے ذکر کیا ہو کیونکہ اس جگہ کو ذاکر سے نسبت ہو گئی اور اپنی اس نسبت پر زمین کا وہ ٹکڑا فخر کرتا ہے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ زمین کا وہ ٹکڑا جس پر اللہ کا ذکر ہوتا ہے یا نماز پڑھی جاتی ہے۔ دوسری زمین پر فخر کرتا ہے اور ساتوں زمین کے اخیر تک اللہ کے ذکر کی وجہ سے خوش خبری دیتا ہے۔

(الزھد والافاق عبداللہ بن مبارک صفحہ ۱۱۵)

بفضل خدا آستانہ عالیہ لاثانیہ پر دن اور رات کے بیشتر اوقات میں اللہ کا ذکر اس کے پیارے حبیب ﷺ پر درود و سلام کے نذرانے اور اللہ کے محبوبوں کا ذکر جاری و ساری رہتا ہے اور عقید تمندوں کیلئے بھی یہ حکم خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اس آستانہ کی عظمت کا یہ تقاضا ہے جب بھی کوئی عقیدت مند حاضر ہو اور آستانہ پر نظر پڑے تو وہ اللہ کا ذکر شروع کر دے اور جب رخصت کی اجازت ملے تو جاتے ہوئے بھی اللہ کا ذکر کرے جس جگہ پر اس کثرت سے ذکر ہو اور ذکر بصورت نماز باجماعت بھی ہو جہاں خود خدا تعالیٰ ذکر کرنے کا حکم دے اس زمین کے ٹکڑے کا کیا کہنا۔ احادیث کی روشنی میں ذکر والی جگہ (زمین) کا فخر کرنا ثابت ہے۔ اس چیز کا مشاہدہ شہنشاہ اعظم سخی سلطان قبلہ لاثانی سرکار کو اور سلسلہ کے کئی درویشوں کو اللہ تعالیٰ نے کروایا آپ کا فرمان ہے کہ انسان ذکر تو زبان سے کرتا ہے لیکن جس دل میں اللہ کی یاد آجائے اس کے اثرات

زمین پر بھی آجاتے ہیں ایک مرتبہ سرکار نے ارشاد فرمایا کہ آج رات عالم رویاء میں اس جگہ (آستانہ عالیہ لاثانیہ) کا مشاہدہ کروایا گیا دیکھا کہ اس زمین پر بہت زیادہ تعداد میں نہایت خوبصورت پھول اگے ہوئے ہیں، زمین جگہ جگہ سے بلند ہو رہی ہے۔ دل میں سوچا کہ زمین اتنی زور زور سے کیوں ہنس رہی ہے اسی وقت اللہ تعالیٰ کی آواز آئی اور فرمایا "کثرت ذکر کی وجہ سے یہ (زمین) دوسری جگہوں پر فخر کر رہی ہے" (آپ چلتے پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے الغرض ہر وقت اس زمین پر ذکر کرتے ہیں)۔

محمد اختر صاحب جو خانیوال سے تعلق رکھتے ہیں ذکر کی محفل کے دوران ہونے والا مشاہدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا جس جگہ پر ہم ذکر کر رہے تھے زمین کا وہ ٹکڑا بلند ہونا شروع ہو گیا۔ جیسے جیسے ذکر کرتے گئے وہ جگہ بلند ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ آسمان تک وہ ٹکڑا بلند ہوتا گیا۔ گویا کہ زمین کا وہ حصہ دوسرے حصوں سے فخر محسوس کر رہا ہے۔ وہ مشاہدہ کر کے بڑے حیران ہو رہے تھے کیونکہ یہ حدیث ان کے علم میں نہ تھی۔ جب میں نے ان کو یہ حدیث سنائی تو وہ سجدہ شکر بجا لائے کہ اللہ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کے ایک قول کا اس ناچیز و گنہگار کو بھی مشاہدہ کروا دیا۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو اس کا نام لیکر آواز دیتا ہے کہ اے فلاں پہاڑ! کیا آج کوئی تجھ پر (ایسا آدمی) گذرا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہو۔ جب وہ (جواب میں) ہاں کہتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔

ان تمام روایتوں سے ثابت ہوا کہ زمین کا وہ ٹکڑا باقی جگہ سے ممتاز ہو گیا جہاں پر ذکر ہوا۔ جس جگہ ذکر ہو اس جگہ پر کیا اثرات ہوتے ہیں جس کی وجہ سے

وہ ٹکڑا ممتاز ہو گیا۔ آیئے حدیث کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آسمان کے فرشتے اللہ کا ذکر کرنے والوں کے گھروں کو پہچانتے ہیں ان کے گھر روشن ہوتے ہیں جیسے اہل زمین چمکتے ہوئے تاروں کو پہنچاتے ہیں۔ (لدرالمنثورج ص ۱۵۲)

حدیث سے ثابت ہوا جس جگہ ذکر ہو وہاں اللہ کی رحمت اور اس کا نور برستا ہے۔ اس جگہ پر یہ اثرات پیدا ہو جاتے ہیں کہ وہ جگہ نورانی اور روشن ہو جاتی ہے۔ جسے ہم دلوں کے اندھے دیکھ نہیں سکتے۔ ہاں جس کا سینہ اللہ نے اپنی ہدایت کیلئے کھول دیا ہو جن کے دل اللہ اور اس کے محبوبوں کی محبت سے سرشار ہوتے ہیں ان کے دلوں کی آنکھ روشن ہو جاتی ہے۔ وہ اپنی ظاہری آنکھوں سے بھی اس چیز کا مشاہدہ کر لیتے ہیں جس کا مشاہدہ فرشتے کرتے ہیں۔

جناب طاہر حمید صاحب جو کہ لاہور سے تعلق رکھتے ہیں۔ محفل ذکر کے دوران ہونے والا مشاہدہ بیان کرتے ہیں کہ الیاس صاحب کے گھر محفل میں ذکر کے دوران میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر الیاس صاحب (نائب امیر حلقہ شاہدرہ لاہور) کے گھر کے اوپر موتیے کے رنگ کے نور کی بارش ہو رہی ہے۔ تمام گھر اسی نور سے منور ہے۔ کافی دیر تک ایسا ہوتا رہا مجھے اس چیز کا مشاہدہ ہوتا رہا۔

محمد راشد صاحب (نثار کالونی فیصل آباد) نے بتایا کہ میری ہمشیرہ نے خواب میں دیکھا کہ شہر میں کافی اندھیرا چھایا ہوا ہے لیکن ایک گھر ایسا چمک رہا ہے کہ جس کی چمک سے آنکھیں چندھیا جائیں اور زمین سے لیکر آسمان تک سبز و سفید نور میں ڈوبا ہوا ہے۔ چند دن بعد جب انہوں نے پہلی مرتبہ آستانہ عالیہ ۴/۳۹۔ غلام رسول نگر پر حاضری دی تو دیکھا یہ تو وہی گھر ہے جو میں نے نور سے ڈوبا دیکھا تھا۔

حدیث میں آتا ہے ایسی جگہوں کی فرشتے بھی زیارت کرتے ہیں جہاں اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آسمان والے (فرشتے) زمین پر رہنے والوں کے وہ گھر ایک دوسرے کو زیادت کرواتے ہیں جن میں اللہ کے نام کا ذکر ہوتا ہے۔ جیسے تم ایک دوسرے کو آسمان کے ستارے دکھاتے ہو۔ جس قدر کوئی شخص اس میں اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ اسی طرح وہ اس کی زیارت کرتا ہے۔ (کتاب الزھد والرقاق)

اسی لئے ہم عقیدت سے ان جگہوں کی زیارت کرتے ہیں جہاں پر اللہ کے کسی محبوب نے عبادت کی ہو چلہ کشی کی ہو یا وہ خود محو استراحت ہوں جب ان کے ذکر کی بدولت زمین تک روشن ہو جاتی ہے اور اس جگہ پر انوار کی بارش ہوتی ہے تو خود ان کا بارگاہ رب العزت میں کیا مقام ہو گا۔

اے مقصود حقیقی تیری بارگاہ میں ہم عاجزاً عرض کرتے ہیں کہ ہمیں بھی اپنے ان عاشقان کے فیوض و برکات میں سے حصہ عطا فرما۔ جن کے ہمہ وقت ذکر کی بدولت زمین بھی فیضیاب ہو کر روشن و منّور ہو جاتی ہے۔ اپنی قسمت پر رشک کرتی ہے۔ ہمارے دل و دماغ، روح، جسم کو اپنے نور سے منور و معطر فرما۔ (آمین)

ذکر سے غفلت برتنے والوں کیلئے وعید
(آیات قرآنیہ اور احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں)

غافل پر شیطان کا تسلط۔

جو لوگ اللہ کے ذکر سے غافل ہیں شیطان نے ان کے سینوں کو اپنا نشیمن بنا رکھا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطناً فھولہ قرین۔ (سورہ الزخرف۔۳۶)

ترجمہ:۔ جو شخص رحمان کے ذکر سے جان بوجھ کر اندھا ہو جاتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں سو وہ (ہر وقت) اس کے ساتھ رہتا ہے۔

اس شخص کا انجام سوائے تباہی و بربادی کے اور کیا ہو سکتا ہے جس کو شیطان کا قرب مل جائے۔

ذکر الٰہی چونکہ شیطان کیلئے بمباری سے کم نہیں اس لئے وہ جس پر مسلط ہوتا ہے پہلا کام وہ یہی کرتا ہے کہ بندہ کو اللہ کے ذکر سے غافل کر دے۔ چنانچہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

استحوذ علیھم الشیطن فانسھم ذکر اللہ۔ اولٰئک حزب الشیطن۔ الا ان حزب الشیطن ھم الخسرون۔ (سورۃ المجادلہ۔۱۹)

ترجمہ:۔ (پہلے منافقوں کا ذکر آرہا ہے) ان پر شیطان نے پورا تسلط کر لیا ہے۔ سو اس نے ان کو ذکر اللہ سے غافل کر دیا یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں خوب سمجھ لو کہ شیطان کا گروہ ضرور برباد ہونے والا ہے۔

جب بھی کوئی دشمن پر قابو پاتا ہے تو سب سے پہلے وہ دشمن کے ہتھیاروں پر قبضہ جماتا ہے اس آیت سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ ذکر شیطان کیلئے حد درجہ ہلاکت آفریں ہے۔ اسی لئے انسان پر قابو پاتے ہی اسے ذکر الہیٰ سے غافل کرنے کی فکر سب سے پہلے ہوتی ہے۔

قرآن پاک میں ہی منافقین کی مذمت میں ارشاد الہیٰ ہے۔

ولا یذکرون اللہ الا قلیلاً۔

ترجمہ:۔ وہ اللہ تعالیٰ کو بہت کم یاد کرتے ہیں۔

قرآن میں ایمان سے بیزاری کی کیفیت اور منافقوں کی علامت کثرت سے ذکر الہیٰ نہ کرنا بتایا گیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے "اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے اس کی معیشت تنگ کر دیں گے (قبر تنگ کر دیں گے) اور قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ (سورہ طٰہ)

امام بخاری نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شیطان آدمی کے دل پر جم کر بیٹھتا ہے جب آدمی اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جونہی انسان ذکر سے غافل ہوتا ہے جی (دل) میں وسوسے ڈالتا ہے۔ (بخاری شریف)

اس سے معلوم ہوا کہ جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان کو جو ابن آدم کے دل پر جم کر بیٹھتا ہے اور لوگوں میں خون بن کر دوڑتا ہے۔ آدمی کے جثے سے باہر آنا پڑتا ہے اور جب تک آدمی ذکر میں مشغول رہتا ہے ذکر کا نور اسے قریب نہیں آنے دیتا لیکن جیسے ہی وہ ذکر سے غافل ہوتا ہے تو وہ وسواس میں مبتلا کر دیتا ہے۔

حدیث شریف میں ہے حضرت یحیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا "میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم اللہ کا ذکر کرو کیونکہ اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے پیچھے دشمن دوڑتا ہوا نکلا اور اس نے ایک مضبوط قلعہ میں پہنچ کر اپنے آپ کو بچا لیا اسی طرح بندہ اپنے آپ کو بغیر ذکر خداوندی کے نہیں بچا سکتا"۔ (جامع ترمذی ص ۱۰۹)

اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شیطان سے بچنے اور اس کو دور بھگانے کا ہتھیار ذکر الہیٰ بتایا ہے اکثر لوگ کہتے ہیں کہ شیطان بہت وسوسے ڈالتا ہے اس سے گھبرانا نہیں چاہیئے اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ وسواس کو رد کر کے یاد الہیٰ میں مشغول ہو جائے۔ اللہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے محبوبوں کے ذکر کے قلعوں میں پناہ لے لے۔

اہل جنت کیلئے غافل گھڑی باعث حسرت:۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اہل جنت کو بھی سوائے اس گھڑی کے جو اللہ کے ذکر کے بغیر گزری ہوگی اور کسی بات پر حسرت اور افسوس نہیں ہوگا۔ (طبرانی)

ایمان سے بیزاری کی علامت:۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کا کثرت سے ذکر نہ کرے وہ ایمان سے بیزار ہے۔ (اسے طبرانی نے روایت کیا)۔

میرے قبلہ لاثانی سرکار نے فرمایا جو شخص نماز اور ذکر سے غفلت برتتا ہے اس سے زمین بھی پناہ مانگتی ہے۔

رب العزت کی بارگاہ میں عرض ہے کہ وہ ہم غافلوں کو اپنے ان خاص محبوبوں میں شامل فرما لے جو ہمہ وقت اس کی یاد میں مشغول رہتے ہیں۔ (آمین)

ذکر کی اقسام

ذکر کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ذکر خفی ۲۔ذکر جلی ۳۔ فعلی یا عملی ذکر

ذکر خفی:۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

واذکر ربک فی نفسک تضرعاً و خیفة ودون الجھر من القول۔
(سورہ اعراف۔۲۰۵)

ترجمہ:۔ اپنے رب کی یاد کرو اپنے دل میں اور ذرا دھیمی آواز سے بھی اس حالت میں کہ عاجزی بھی اور اللہ کا خوف بھی۔

اس آیت مبارکہ میں ذکر خفی کا حکم ملا ہے۔ذکر خفی سے مراد وہ ذکر ہے جو مخفی اور پوشیدہ ہو یعنی دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جائے اس میں زبان خاموش رہتی ہے اور دل بیدار اور متحرک ہوتا ہے۔ اس لئے اسے قلبی ذکر بھی کہتے ہیں۔ صوفیاء کرام کے نزدیک تو قلبی ذکر میں درمیان میں سے کائنات کا واسطہ بھی ہٹا دیا جاتا ہے اور براہ راست یادالٰہی کے تصور کو اپنے دل میں جگہ دے دیتے ہیں۔ اس کیفیت میں دوام (استقامت) ان کے نزدیک نہایت ضروری ہے۔ اس لئے ان کا قول ہے

"جو دم غافل سو دم کافر"

یعنی جو سانس خدا کے ذکر سے خالی (یعنی غافل) ہوئی وہ کفر کی حالت میں گذری۔

اس کی تائید حضرت معاذؓ کی اس روایت سے ملتی ہے۔

"اہل جنت کیلئے بھی وہ لمحہ باعث حسرت و ندامت ہوگا جو یادِ الٰہی کے بغیر گذرا"۔

امام قیشری نے لکھا ہے کہا جاتا ہے دل کا ذکر مریدین کیلئے تلوار ہے اس سے وہ اپنے دشمنوں سے لڑتے ہیں اور ان آفتوں کو دور کرتے ہیں جو ان پر آتی ہیں اور جب بندے کا امتحان آپڑتا ہے تو اگر وہ اپنے دل سے اللہ کے ساتھ پناہ لیتے ہیں تو ہر بات جیسے وہ ناپسند کرتے ہیں فوراً دور ہو جاتی ہے۔

اولیاء کرام نے ذکر خفی کے بااعتبار کیفیت و مقام کے مختلف طریقے بتائے ہیں۔ بعض نے سانس کو ناف کے نیچے روک کر مختلف طاق اعداد میں نفی اثبات (لاالٰہ الااللہ) کا ذکر بتایا بعض مقام پر اسم ذات (اللہ) کا ذکر۔ جو طریقہ سخی سلطان قبلہ لاثانی سرکار نے اجازت فرمایا وہ یہ ہے کہ تصور شیخ کے ساتھ ہر سانس کے ساتھ اللہ اللہ کرے۔ تفصیل سے طریقہ آگے بیان کیا گیا ہے۔ ہمارے سلسلہ میں سب سے پہلا وظیفہ ذکر خفی ہی بتایا جاتا ہے۔

ذکر خفی کے فضائل

ستر گنا زیادہ اجر:۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ذکر خفی کی فضیلت کہ جسے کوئی نہ سنے ستر گنا زیادہ ہے۔ فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا اور اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کو ان کے حساب کیلئے جمع فرمائے گا اور اعمال لکھنے والے فرشتے جو کچھ انہوں نے لکھا ہوگا پیش کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو کوئی چیز اسکے اعمال میں سے رہ گئی ہے فرشتے جواب دیں گے اے ہمارے رب! ہم نے کوئی چیز جو ہمارے علم میں آتی ہے نہیں چھوڑی اور ہم نے اسے محفوظ کر لیا ہے اور لکھ لیا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس شخص کو

فرمائیں گے کہ میرے علم میں تیرا خفیہ عمل ہے جسے تو نہیں جانتا اور میں تجھے اس کی جزا دوں گا اور وہ (عمل) ذکر خفی ہے۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد ج ۱۰۔ ص ۸۱)

اس حدیث سے واضح ہوا کہ ذکر خفی بندہ کا وہ عمل ہے جسے فرشتے کاتبین بھی نہیں سن سکتے یہ صرف اللہ اور اس بندہ کے درمیان راز و نیاز کا معاملہ ہے۔ اس لئے ذکر خفی مبتدی کو ریا و سمعہ سے محفوظ رکھتا ہے اور منتہی کیلئے ماسوائے اللہ کی محبت سے انقطاع کل کا فائدہ دیتا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جس نے اللہ کو پہچانا اس کی زبان گنگ ہو گئی"۔

بہترین ذکر:۔

تفسیر ابی السعود میں ہے "اخفاء (ذکر خفی) تمام اذکار کیلئے عام ہے کیونکہ اس میں اخلاص کا عنصر سب سے زیادہ پایا جاتا ہے اور قبولیت کے لحاظ سے اقرب ہے"۔

معلوم ہوا عبادات کی قبولیت کا انحصار اخلاص پر ہے اور ذکر خفی میں سب سے زیادہ اخلاص پایا جاتا ہے۔ عبادت کا مقصد قبولیت ہے۔ اس لئے ذکر خفی اقرب الی المقصود ہے۔

شجاعت کی علامت:۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا چھپ کر ذکر کرنا ایسا ہے جیسا کہ خالی صفوں سے کفار کو جنگ کی دعوت دینا (مسند امام احمد بن حنبل ج ۱ صفحہ ۳۲۹)

ذکر خفی کی یہ فضیلت ہے کہ اس سے دل کی صفائی جلد ہوتی ہے۔ دل کی بیماریاں جن میں ریا و سمعہ سب سے بڑی ہے اس سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اس

کے علاوہ حسد، بغض، دنیا کی محبت وغیرہ ان سے بھی دل جلد صاف ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے شیطان ذکر خفی میں مصروف ذاکر پر شدید حملے کرتا ہے اور اس کو اس ذکر سے ہٹانے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ اس کے دل میں وسوسے، شکوک و شبہات اور دنیاوی خیالات کی بھرمار کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اس لئے ذکر خفی کرنے والوں کو شروع شروع میں دقت پیش آتی ہے۔ ان کا دل و دماغ مرتکز نہیں ہو پاتا۔ دنیاوی خیالات بہت آتے ہیں لیکن اگر وہ مسلسل کوشش میں لگے رہیں تو جلد ہی ان کو اس ذکر میں یکسوئی حاصل ہونا شروع ہو جائے گی۔ شیطان کے حملے ناکام ہونا شروع ہو جائیں گے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر خفی کو جہاد سے تعبیر فرمایا کیونکہ اس میں نفس کو بار بار یادالہٰی کی طرف راغب کرنا پڑتا ہے۔ ذکر خفی سے بہت جلد دل کی پختگی حاصل ہوتی ہے۔

۲- ذکر بالجہر / ذکر جلی :-

ذکر جلی سے مراد وہ ذکر ہے جس میں اللہ تعالیٰ کو بلند آواز سے یاد کیا جائے تاکہ سامعین اور پوری محفل بھی شریک ہو- اسے لسانی ذکر، زبانی ذکر یا ذکر بالجہر بھی کہتے ہیں- اونچی آواز سے ذکر کی یہ فضیلت ہے کہ دل کے وسواس بہت جلد دور ہو جاتے ہیں ذاکر کی توجہ ذکر کی طرف لگی رہتی ہے- اس کا ذوق و شوق بڑھتا ہے اور رغبت ولذت جلد ملنا شروع ہو جاتی ہے- اسی لئے سالک کو آغاز میں ذکر بالجہر کی تلقین کی جاتی ہے-

ذکر جلی کی آگے دو اقسام ہیں-

۱- انفرادی ذکر جلی ۲- اجتماعی ذکر جلی

انفرادی ذکر جلی :-

انفرادی ذکر جلی کا ثبوت احادیث سے مل جاتا ہے-

بیھقی نے حضرت جابرؓ سے روایت کیا کہ ایک آدمی بلند آواز سے ذکر کیا کرتا تھا اسے کسی نے کہا کاش یہ اپنی آواز کو پست کرے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اسے کچھ نہ کہو کیونکہ یہ تو گڑگڑانے والا ہے"-

(الحادی للفتاوی- علامہ سیوطی)

حضرت ابو جوزاءؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو حتیٰ کہ منافق کہیں کہ یہ دکھاوا کرتے ہیں"-

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کیا کرو کہ وہ (منافق تمہیں) مجنوں کہنے لگیں"-

ان احادیث میں دلیل یہ ہے کہ منافق اس وقت تمہیں مجنوں کہیں گے جب ذکر بلند آواز سے ہو نہ کہ پست آواز سے۔ ذکر بالجہر سے توجہ الفاظ پر رہتی ہے اور دل وسوسوں سے جلد پاک ہو جاتا ہے۔ ذکر بالجہر کے وقت اس چیز کا ضرور خیال رکھنا چاہیئے کہ دوسروں کے اذکار میں خلل نہ ہو۔ اگر کوئی نماز میں یا تلاوت میں مشغول ہو تو ان کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ لوگوں کے آرام کا خیال بھی پیش نظر ہونا چاہیئے۔

اجتماعی ذکر جلی :۔

چونکہ ذکرِ الٰہی وہ واحد عبادت ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے نہ تو کسی مقدار کی شرط رکھی اور نہ ہی اوقات اور کیفیات کی۔ اسی لئے صوفیائے کرام نے ضرورت، مناسبت، موزونیت اور افادیت کے اعتبار سے جو صورت بہتر سمجھی اسے اختیار کر لیا۔ کہیں انفرادی طور پر ذکر کی تلقین کی کہیں اجتماعی ذکر کی صورت بہتر سمجھی تو اسے اختیار کر لیا۔ کہیں ذکر جلی اختیار کیا گیا تو کہیں ذکر خفی کو اختیار کیا گیا۔ اگرچہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں ذکر بالجہر کا بالکل تصور نہ تھا مگر موجودہ زمانہ کے حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے نقشبندی سلسلہ کے کئی صوفیاء عظام نے اپنے سلاسل میں ذکر بالجہر کی اجازت دے دی کیونکہ اس سے نہ صرف ذوق و شوق پیدا ہوتا ہے بلکہ وسواس کو دور کرنے کیلئے ذکر بالجہر اکسیر اعظم ہے۔ بعض نادان لوگ اجتماعی ذکر اور حلقہ ذکر کو بدعت کہہ دیتے ہیں حالانکہ مذکورہ اصول کی بناء پر اسے بدعت کہنا غلطی ہی نہیں بلکہ خود ایک بدعت ہے۔

''میرے پیرو مرشد لاثانی سرکار نے فرمایا تنہا ذکر کے علاوہ اجتماعی ذکر بھی بہت ضروری ہے کیونکہ اس سے بہت جلد دل کی صفائی ہوتی ہے اور یکسوئی عطا ہوتی ہے''۔

اجتماعی ذکر کا حکم

ارشاد باری تعالیٰ ہے

واصبر نفسک مع الذین یدعونؑ ربھم بالغدوۃ والعشی یریدون وجھہ ولا تعد عینک عنھم۔

ترجمہ:۔ اور آپ ﷺ اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ (بیٹھنے کا) پابند رکھا کیجئے جو صبح وشام اپنے رب کو محض اس کی رضا جوئی کیلئے پکارتے ہیں اور ان سے نگاہ التفات نہ ہٹایئے۔ (سورۃ الکھف۔۲۸)

طبرانی اور ابن صریر نے حضرت عبدالرحمن بن سہیل بن حنیفؓ سے روایت کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو جناب رسول ﷺ اپنے ایک گھر میں تشریف فرما تھے اور گھر سے نکلے اور آپ ﷺ ان لوگوں کو تلاش کرتے تھے جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہوں پھر آپ ﷺ نے ایک قوم کو پایا جو اللہ کے ذکر میں مشغول تھی ان میں سے ایسے بھی تھے جن کے سروں کے بال پراگندہ تھے اور جن کے جسم لاغر تھے اور جن کے پاس صرف ایک ہی کپڑا تھا۔ جب

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں بیٹھ گئے اور فرمایا سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کئے جن کے بارے میں مجھے حکم دیا ہے کہ ان کے ساتھ صبر سے بیٹھوں۔

(الحادی للفتاوی۔ علامہ سیوطی۔ ص ۳۹۲)

اس آیت کے حصہ "مع الذین" سے اجتماعی ذکر اور حلقہ ذکر کا ثبوت ملتا ہے۔

حضرت ابی رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "کیا میں ایسے بہترین عمل کی خبر نہ دوں جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی سمیٹ لو۔ سنو مجالس ذکر کو لازم پکڑو"۔ (مشکوٰۃ۔ ۴۲۷)

محافل ذکر کے فضائل

اجتماعی ذکر کی صورت میں جذبات و خیالات میں یکجہتی و ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ طریقہ بہت ہی مؤثر ہے۔ ذکر کا ایک ماحول پیدا ہو جاتا ہے اور اس سے دوسروں میں ذکر الٰہی کا شوق اور رجحان پیدا ہوتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جماعتی ذکر کی بہت فضیلت بیان فرمائی۔

قیامت کے دن قابل رشک لوگ:۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بعض قوموں کا حشر اس طرح فرمائیں گے کہ ان

کے چہروں پہ نور چمکتا ہوگا۔ وہ موتیوں کے ممبروں پر تشریف رکھے ہوئے ہوں گے لوگ ان پر رشک کریں گے وہ لوگ انبیاء اور شہداء نہ ہوں گے" ایک دیہاتی نے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! ان کا حال بیان فرمادیجئے تاکہ ہم ان کو پہچان لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا " یہ وہ لوگ ہوں گے جو اللہ کی محبت میں مختلف خاندانوں سے مختلف جگہوں سے آکر ایک جگہ جمع ہوگئے ہوں اور اللہ کے ذکر میں مشغول ہوں "۔

(اسے طبرانی نے روایت کیا)۔

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ کے حلقہ میں تشریف لائے اور فرمایا کس بات نے تم لوگوں کو یہاں بٹھایا ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم اللہ کے ذکر اور اس کی حمد و ثناء کیلئے بیٹھے ہیں تو آپ نے فرمایا میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے ہیں انہوں نے مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر فرما رہے ہیں۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۴۶)

ان احادیث سے واضح ہوا کہ جو اصحاب اکٹھے ہو کر صرف اللہ کی رضا کیلئے اس کے ذکر کی محفلیں سجاتے ہیں تو خود خدا تعالیٰ فرشتوں میں ان پر فخر فرماتا ہے اور بروز حشر نبیوں اور شہیدوں کے گروہوں میں شامل فرمائے گا۔

گناہوں سے بخشش اور جنت کا وعدہ:۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے فرمایا "جو قوم جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے کرتی ہے ان کو آسمان سے ایک فرشتہ پکارتا ہے کہ تم لوگ بخشے گئے اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں"۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۳ صفحہ ۱۴۲)

ذکر کے حلقوں میں فرشتوں کی حاضری:-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے چند فرشتے راستوں میں ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے پھرا کرتے ہیں اور جب ان کو اللہ کا ذکر کرنے والے مل جاتے ہیں تو وہ (اپنے ساتھی فرشتوں کو) پکارتے ہیں کہ آؤ اپنی حاجت کی طرف۔ پھر یہ فرشتے ان لوگوں کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں (اور) آسمانِ دنیا تک (تہہ بہ تہہ) پہنچ جاتے ہیں۔ فرمایا پھر ذکر کی مجلس برخاست ہونے کے بعد جب یہ فرشتے اپنے قیام پر پہنچتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے (حالانکہ وہ ان سے زیادہ واقف ہے) کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے۔ فرشتے کہتے ہیں تیری تسبیح و تکبیر و حمد و ثناء کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے فرشتو) کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں نہیں۔ واللہ انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا ہوتا فرشتے کہتے ہیں۔ اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو نہایت شدت سے تیری حمد و ثناء اور تسبیح و تقدیس کرتے (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) فرمایا پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے فرشتو) وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کرتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے (جو اس کی طلب کرتے ہیں) فرشتے کہتے ہیں نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اگر وہ اس کو دیکھ لیتے تو بہت شدت سے اس کی خواہش کرتے پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے۔ وہ پناہ کس چیز سے مانگتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کو دیکھ لیتے تو کیا ہوتا فرشتے کہتے ہیں اگر اس کو دیکھ لیتے تو اس سے بھاگتے اور بہت ہی خوف کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے فرشتو) میں

تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ ان لوگوں کو میں نے بخشا پھر ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ان ذکر کرنے والوں میں ایک آدمی ذکر کرنے والا نہیں تھا بلکہ کسی ضرورت سے وہاں چلا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ ایسے لوگ ہیں جن کا ہمنشیں بھی محروم نہیں رہتا۔ (صحیح بخاری ج ۲ صفحہ ۹۴۸)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ

۱۔ مجالس ذکر قائم کرنا ایسا پیارا عمل ہے کہ ملائکہ کرام بھی مجالس ذکر کی تلاش میں پھرتے ہیں۔

۲۔ ذکر الٰہی ایسی عبادت ہے جس پر مغفرت کا اعلان کیا جاتا ہے کسی اور عبادت پر نہیں۔

۳۔ وسیلہ صلحاء اور صحبتِ مشائخ کا محمود ہونا ثابت ہوا۔ ذاکرین کی جماعت میں شمولیت سے سیہ کار بھی نجات حاصل کر لیتا ہے۔

۴۔ اولیاء کرام کی ذرا سی صحبت ایماندار آدمی کو جنتی بنا دیتی ہے۔

اس حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ فرشتے اپنے پروں سے مجلس ذکر کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ اس چیز کا مشاہدہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کے طفیل محافل ذکر میں شامل ہونے والوں میں سے جس پر وہ اپنا فضل و کرم چاہے کروا دیتا ہے۔ محفل پاک لاثانی جو کہ سخی سلطان قبلہ لاثانی سرکار کی سرپرستی میں ہر ہفتہ منعقد ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے کہ ان محافل میں شریک ہونے والے اصحاب کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس چیز کا مشاہدہ کروایا۔

میرے محترم جناب فیاض احمد صاحب (شاہدرہ لاہور) بیان کرتے ہیں کہ سالانہ بڑی محفل میں میں حاضر ہوا دوران ذکر توجہ میں یکسوئی پیدا ہو گئی۔

ارد گرد کا ہوش نہ رہا۔ باطنی طور پر اللہ کی رحمت کا مشاہدہ اس طرح کیا کہ آسمان سے فرشتوں کی قطاریں اتر رہی ہیں اور پوری محفل کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیا۔ پھر ایک سبز نور کی چادر جس پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا سٹیج پر آئی۔ ساتھ ہی حضور نبی کریم ﷺ کی جلوہ گری ہوئی۔ اس وقت اہلِ محفل حضور نبی کریم ﷺ پر درود و سلام کے پھول نچھاور کر رہے تھے جب تک محفل جاری رہی آپ ﷺ تشریف فرما رہے اور ملائکہ بھی اسی طرح محفل کو گھیرے رہے۔

اختصار کیلئے ایک مشاہدہ ہی نقل کر رہا ہوں مقصد صرف یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو معلوم ہو جائے آج بھی اللہ انہیں فیوض و برکات سے نواز رہا ہے احادیث کی کتب میں درج ہیں۔ اس چیز کے حصول کی شرط صرف عقیدے کی پختگی اور اللہ رسول ﷺ اور اس کے محبوبوں کی محبت ہے۔

جہاد اور غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب عمل:۔

حضرت عبادہؓ سے روایت ہے کہ اگر میں صبح کی نماز پڑھ کر طلوع آفتاب تک ایسی قوم کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ کا ذکر کرتی ہو مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کیلئے گھوڑوں کی پیٹھ پر بیٹھوں اتنی ہی دیر اور میں اگر عصر کی نماز پڑھ کر غروب آفتاب تک ایسی جماعت کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ کا ذکر کرتی ہو مجھے زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ اتنا عرصہ گھوڑوں کی پیٹھ پر بیٹھ کر اللہ کے راستے میں جہاد کروں۔

(الدرج المنثور ج۱ ص۱۵۱)

جنت کے باغات:۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتے زمین میں سیر کرنے کیلئے خاص مقرر کئے ہیں۔ وہ ذکر کی مجلسوں میں جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لہذا تم بھی بہشت کے باغوں میں پھرا کرو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بہشت کے باغ کہاں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا "ذکر کی مجلسیں"۔ صبح اور شام اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو۔ (الحادی للفتاوی۔ السیوطی ص ۳۸۹)

آپ ﷺ نے ذکر کی مجالس کو جنت کے باغات سے تشبیہ دی اور ذکر کو جنت کے میوہ جات سے۔ جب بندہ خلوص دل سے ایسی محافل کا طالب ہوتا ہے تو خود خدا تعالیٰ اس کی راہنمائی فرما دیتا ہے۔

ایک عقید تمند نے خواب میں ندائے غیبی سنی کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ اس نے دیکھا سامنے جنت تو نہیں البتہ وہ جگہ ہے جہاں پر سلسلہ کی ہفت روزہ محفل ذکر ہوا کرتی ہے۔ اس نے دوڑ کر حکم کی تعمیل کی۔ صبح جب شہنشاہ اعظم سخی سلطان لاثانی سرکار سے رات کا خواب سنایا تو آپ نے فرمایا تم نے درست دیکھا اور مندرجہ بالا حدیث مبارکہ سنائی۔

محافل ذکر پر رحمت کا نزول:۔

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے فرمایا "جو قوم اللہ کا ذکر کرتی ہے اس کو فرشتے سب طرف سے گھیرا ڈال لیتے ہیں اور ان کو (اللہ تعالیٰ کی) رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان (فرشتوں) میں کرتا ہے جو اس کے پاس رہتے ہیں"۔ (صحیح مسلم جلد ثانی صفحہ ۳۴۵)

جب خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کیلئے اکٹھے ہو کر ذکر کیا جاتا ہے تو جن کے دلوں میں اس ذات حقیقی کا عشق موجزن ہوتا ہے وہ اپنی ظاہری آنکھوں سے ایسی محافل پر رب تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتے دیکھ لیتے ہیں۔

فعلی یا عملی ذکر

بعض علماء نے قرآن پاک کے الفاظ "فاذکرونی" کے معنی یہ لکھے ہیں کہ اطاعت کے ذریعے میری یاد کرو۔ گویا اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کو عملی ذکر میں شمار کیا گیا ہے۔ بندہ کا اپنے مالک کو یاد کرنا یہی ہے کہ اس کی بتائی ہوئی راہ پر ہمت اور شوق سے چلتا رہے۔ یہ یادالہیٰ کسی خاص وقت اور خاص کیفیت کے ساتھ محدود و مقید نہیں، لکھتے، پڑھتے، بولتے، چلتے، سوتے، جاگتے غرض سب حالتوں میں رضائے الہیٰ کو مقدم رکھنا یہی بندہ کی طرف سے یادالہیٰ ہے۔ علماء کے نزدیک ذکر ادائے حقوق کا دوسرا نام ہے۔ ادائے حقوق میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں شامل ہیں اس طرح دنیا کا کوئی پسندیدہ کام، مستحسن اقدام، بھلائی اور نیکی کا کوئی کام ایسا نہیں جو ذکر میں شامل نہ ہو۔

ذکر کے درجات:۔

تمام عبادات کی روح یاد الٰہی ہے ان تمام عبادات کا مقصد دل میں ذات حقیقی کی محبت اور پھر اس ذات حقیقی کا وصول ہے یعنی ذکر کا مقصد و غایت یہ ہے کہ بندہ اپنے رب سے واصل ہو جائے۔ راہ سلوک میں قدم رکھنے والوں کو یہ نقطہ اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ نماز ذکر یا دیگر نفلی عبادات، ریاضت و مجاہدات میں حلاوت و لذات مقصود نہیں اور نہ ہی ان کے فضائل میں شامل دوزخ سے پناہ یا جنت کا حصول مقصود ہے۔ درحقیقت مقصود حقیقی تو رب تعالیٰ کی ذات ہے جس کے حصول کے لئے یہ تمام چیزیں ممدو معاون ثابت ہوتی ہیں۔ اس لئے سالک کو چاہیئے کہ وہ لذات و مشاہدات اور انعامات میں ایسا نہ کھو جائے کہ راہ سے ہی بھٹک جائے۔ ہمیشہ اپنی طلب یعنی مقصود حقیقی کی طرف ہی دھیان رکھے اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ وہ ذکر و عبادات کو چھوڑ دے ہرگز ہرگز نہیں۔ جب تک سالک ان سیڑھیوں پر پاؤں نہیں رکھے گا تو اوپر کیسے پہنچے گا۔ اس لئے شروع شروع میں گھبرانا نہیں چاہیئے کہ دل تو ذکر کی طرف مائل نہیں یا دل سے نماز تو پڑھی جاتی نہیں تو پھر ایسی عبادت کا کیا فائدہ۔ یہ شیطان کا دھوکہ ہے کہ وہ دل میں وسواس اور شکوک و شبہات اور دنیاوی خیالات کی بھرمار کر کے پھر یہ سوال ابھار دیتا ہے۔ اصل میں وہ تو چاہتا ہی نہیں کہ کوئی اللہ کے راستے پر چلے اسی لئے پہلے مرحلہ ہی سے ورغلاتا ہے اور آخر تک ورغلاتا رہتا ہے۔ آگے جا کر اس کے حربے اور ہوتے ہیں بس اپنی منزل کی طرف گامزن رہیں مقصود لذات و حلاوت اور انعامات نہ ہوں بلکہ ذہن میں یہ بات رہے کہ ہم نے تو رب کو پانا ہے۔ بزرگوں کا قول ہے کہ کبھی کبھی ذکر کرتے کرتے دل میں محبت کا بیج پھوٹ پڑتا ہے یعنی اگر

ارواح کی زیارتیں کرواتا ہے۔

پہلا مرحلہ طے ہونے کے بعد جب دل بھی اس کی یاد میں لگنا شروع ہو جاتا ہے تو سالک کو ذکر میں ایسی لذت کا حصول ہوتا ہے جس کے سامنے سب لذتیں ہیچ ہیں اور انعامات و اکرام کی بارش شروع ہو جاتی ہے۔ عطاؤں کے مشاہدات ہوتے ہیں۔ اکثر سالکین اسی مرحلہ میں رہ جاتے ہیں۔ وہ انعامات و اکرام کے چکر میں ایسا پھنستے ہیں کہ ان کا دھیان اصل ذات کی طرف سے ہٹ جاتا ہے۔ اس لئے بہت سے درویش اسی مرحلہ میں اپنے مقام سے گر جاتے ہیں یا رک جاتے ہیں۔

اس مرحلہ میں سب سے بڑی روحانی بیماری حسد و بغض کا جڑ پکڑنا ہے اور سالک اپنا مقابلہ سلسلہ کے دوسرے سالکین سے کرنا شروع کر دیتا ہے۔ حتیٰ کہ یہ نوبت آجاتی ہے کہ وہ اپنے شیخ پر ہی اعتراض کر بیٹھتا ہے کہ فلاں کو اس کرم سے کیوں نوازا۔ اس میں کیا خوبی ہے مجھے کیوں نہیں نوازا جب یہ نوبت آ جاتی ہے تو فیوض و برکات کے دروازے اس کے لئے بند ہونا شروع ہو جاتے ہیں کیونکہ مشائخ عظام کا فرمان ہے "اعتراض فیض کے دروازے بند کر دیتا ہے"۔ اگر پھر بھی حسد، بغض اور انا کی وجہ سے اپنے شیخ پر اعتراض دل میں رکھتا ہے اور مخالفت پر اتر آتا ہے تو پھر اس سے توفیق سلب ہو جاتی ہے اور اس کو کچھ نظر نہیں آتا شیطان اسے پچھلے تمام مشاہدات و کیفیات بھلا دیتا ہے اور بندہ گمراہی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتا ہے مگر جب ڈور ہی اپنے شیخ کے ہاتھ سے چھڑوالی ہو تو ایسے تکلے کتنی دیر فضا میں قائم رہ سکتے ہیں۔ ان کا انجام یہی ہوتا ہے کہ آخر کار ڈوب جاتے ہیں اس لئے نہ تو انعامات کی طرف دھیان ہونا چاہیئے۔ نہ مشاہدات کرامات اور لذات کی طرف۔

شروع میں دل ساتھ نہ دے تو نہ دے اپنی زبان سے ہی اس کو یاد رکھیں۔ آہستہ آہستہ دل بھی اس کے ذکر میں مشغول ہو جائے گا۔ حضرت احمد المسجدی فرماتے ہیں کہ ابو عثمان سے کسی نے سوال کیا کہ ہم اللہ کا ذکر تو کرتے ہیں مگر اپنے دل میں حلاوت نہیں پاتے۔ آپ نے فرمایا اللہ کی تعریف اور شکر کرو کہ اس نے تمہارے عضو یعنی زبان کو اپنی عبادت میں لگا رکھا ہے تاکہ دوسرے اعضاء بھی لذتیں حاصل کرلیں۔ یہ سن کر وہ مرید پہلے سے زیادہ یکسوئی کے ساتھ ذکر میں مصروف ہو گیا۔

حضرت ابو علی دقاق فرماتے ہیں کہ ذکر ولایت کا پروانہ ہے جسے ذکر کی توفیق مل جائے اسے پروانہ مل گیا اور جس سے ذکر چھن گیا وہ معزول ہو گیا امام غزالی نے ذکر کو چار درجوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ ذکر صرف زبان پر جاری رہے اور دل اس سے غافل رہے۔

۲۔ دل پر سختی کر کے اسے ذکر کا خوگر بنانا یعنی دل سے کوشش کر کے ذکر کروانا۔ اگر کوشش میں ذرا سی بھی ڈھیل ہو جائے تو دل پھر اپنی طبعی حالت کی طرف لوٹ آتا ہے اور نفس کی باتوں میں آکر غافل ہو جاتا ہے۔

۳۔ دل میں ذکر خداوندی اس قدر پختہ ہو جائے کہ بلا تکلف زبان پر جاری ہو جائے۔

۴۔ دل ذکر الٰہی میں اس حد تک مشغول ہو جائے کہ اپنے آپ کی خبر نہ رہے صوفیاء کی اصطلاح میں اس کا نام استغراق ہے اس حالت میں بندہ اپنے رب سے واصل ہو جاتا ہے۔

پہلے مرحلہ میں مرید کا شیخ اسے عقیدہ پختہ کرنے کے لئے ذوق و شوق اور رغبت بڑھانے کے لئے عالم رویاء میں یا مشاہدات میں بزرگ ہستیوں اور نیک

کیونکہ یہ سب حجابات ہیں۔ جن پر توجہ یا طلب مقصد سے دور کر دیتی ہے اور نہ ہی دوسرے سالکین پر نظر رکھے جو بعد میں شیخ پر اعتراض کا سبب بنے ہر وقت اس ذات کا شکر دل وزبان پر جاری رہے جس نے یہ انعامات واکرام عطا کیئے اگر وہ پکا ہو کر اپنے مقصد کی طرف لگا رہے تو ترقی ہو کر آگے نکل جاتا ہے۔ پھر اس کے اور ذات حقیقی کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا نہ لذات کا پردہ ہوتا ہے نہ ہی کرامات و مشاہدات واحوال کا۔ یہ مرحلہ صبر ورضا سے طے ہوتا ہے۔ باقی رہنے والوں میں سے اکثریت یہیں پر رہ جاتی ہے کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شائد میرا جو تعلق تھا وہ کمزور ہو گیا کہ اب وہ چیزیں حاصل نہیں۔ حالانکہ وہ اگلی منزل میں پہنچ چکے ہوتے ہیں۔ چونکہ دھیان پچھلی منزل کی طرف ہوتا ہے اس لئے مقصود حقیقی کی طرف سے ذہن ہٹ جاتا ہے اس کے برعکس ہونا یہ چاہیئے کہ خلوص کے ساتھ مالک حقیقی کی یاد میں مگن رہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں ذکر فکر کی اصل روح سے مالامال کرے ہم کمزوروں کو شیطان لعین کے چنگل سے نجات دے اور اپنی پناہ میں رکھے۔
(آمین ثمہ آمین)

محفل پاک لاثانی کی فضیلت

تصور اسم اللہ کے بغیر نہ دل زندہ ہوتا ہے اور نہ باطنی راستہ کھلتا ہے کیونکہ مرید کو معبود حقیقی تک اور مخلوق کو خالق تک پہنچنے کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کی معرفت، قرب اور وصال کی کلید محض ذکر ہے اور جملہ اذکار میں اسم ذات "اللہ" کا ذکر جامع ترین اور افضل ترین ذکر ہے۔ ہمارے سلسلہ نقشبندیہ میں اسم اعظم "اللہ" کے ذکر کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

جس وقت طالب کے تصور، تفکر اور مرشد اکمل کی توجہ اور تصرف اسم اللہ ذات پر مرکوز اور متحد ہو جاتی ہے تو اس سے نور اور برق جلال پیدا ہو کر طالب کو باطن میں غرق اور بے خود کر دیتا ہے۔ اس سے باطنی واردات یاد نہیں رہتیں اور اگر اسے جذب جمال کی بجلی نے کھینچ لیا ہو تو اس کو باطنی واردات، مشاہدات، خواب یا مراقبے میں یاد رہتی ہیں۔

مشائخ نقشبند میں حضرت توکل علی شاہ انبالوی فرماتے ہیں "تصورِ شیخ بہت جلد فائدہ دیتا ہے اور یہ بہت آسان اور جلد مقصود کو پانے کا طریقہ ہے کیونکہ جب مرشد کا تصور پختہ ہو جاتا ہے تو کمالات و تجلیات جو پیشوا پر وارد ہوتی ہیں وہ بوجہ اس کی محبت کے اس پر بھی وارد ہونے لگتی ہیں اور پیشوا کے ساتھ ساتھ اس کی بھی ترقی ہوتی جاتی ہے"

حصولِ فیض کے لئے محبت اور عقیدے کی درستگی شرط ہے۔ اللہ کے انوار و رحمت کا مشاہدہ اور مقدس ہستیوں کی زیارت انہیں کو عطا ہوتی ہیں جو جذبہ محبت سے سرشار اور عقیدے کی پختگی رکھتے ہوں محفلِ ذکر میں آنے والے بہت سے طالبین کو تصورِ شیخ کی دولت حاصل ہے اور وہ ذکر کے دوران مرشد کے تصور میں غرق ہو جاتے ہیں اور ان سے فیض لینے کی کوشش کرتے ہیں اس

لئے ان پر بہت تیزی سے کرم ہوتا ہے اور وہ محفلِ ذکر پر ہونے والی سکینہ و رحمت کو محسوس کرتے ہیں۔ بعض اوقات وہ اس لذت میں اپنے اردگرد کے ماحول سے بے خبر ہو جاتے ہیں اور باطن کی آنکھ سے محفلِ ذکر پر ہونے والی اللہ تعالیٰ کی رحمت سکینہ انوار و تجلیات، مقدس ہستیوں اور فرشتوں کی تشریف آوری کا نظارہ کرتے ہیں اس طرح کے مشاہدہ سے ذاکرین کا یقین حق الیقین اور عین الیقین میں بدل جاتا ہے۔ اور انہیں ذکر الٰہی پر دوام حاصل ہو جاتا ہے۔

جہاں تک ہمیں پتہ چلا محفل پاک لاثانی میں شریک ہونے والے اہل سلسلہ اور دوسرے عقیدت مندوں کو بھی کثیر تعداد میں اللہ رسول ﷺ اور پیرومرشد نے کرم فرماتے ہوئے حالت بیداری میں مشاہدات، انوار و تجلیات سے نوازا۔ میں خود حیران رہ گیا کہ اتنے لوگوں کو بار بار ایسے مشاہدات ہوئے جن کی تصدیق حضور نبی کریم ﷺ کی ان احادیث مبارکہ سے ہوتی ہے جو فضائل ذکر سے متعلقہ ہیں پھر احساس ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے بار بار کیوں ارشاد فرمایا کہ تم اہل سلسلہ اور عقیدت مندوں کے مشاہدات اور کرم کے واقعات کو جمع کر کے اشاعت کرو تاکہ دوسرے لوگ بھی پڑھ کر سمجھ جائیں کہ جو کرم آپ ﷺ نے احادیث مبارکہ میں اپنے امتیوں کو بتایا ہے آج بھی وہی کرم و عطا آپ اپنے محبوب اولیاء اللہ کے آستانوں سے جاری کروا رہے ہیں۔

نہ صرف سخی سلطان قبلہ حاجی مسعود احمد صاحب المعروف لاثانی سرکار کے مریدین نے اپنے مشاہدات سنائے بلکہ ان عقیدت مندوں نے بھی اپنے کرم کے واقعات سنائے جو دوسرے سلاسل میں بیعت ہیں اور محفل پاک لاثانی میں بھی محبت و عقیدت سے شامل ہوتے ہیں اسی طرح خواتین کی محافل ذکر

مختلف شہروں میں قبلہ لاثانی سرکار کی اجازت اور کرم سے منعقد ہوتی ہیں ان محافل میں بھی بہت سی پیر بہنوں اور عقیدت مندوں کو مشاہدات ہوئے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ ان لوگوں کا خیال غلط ہے جو کہتے ہیں کہ عورتوں کو فیض نہیں ہو سکتا بلکہ جس طرح مردوں کو فیض ہوتا ہے اسی طرح عورتوں پر بھی یہ کرم ممکن ہے اور ہو رہا ہے اگر تمام واقعات و مشاہدات تحریر کروں تو ایک علیحدہ ضخیم کتاب بن جائے مقصد صرف عام لوگوں کو اس (محافل ذکر) طرف رغبت دلانا ہے اس لئے چند واقعات و مشاہدات تحریر کرتا ہوں۔

۱۔ غلام محی الدین صاحب (سمن آباد فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں محفل ذکر میں شرکت کرنے کیلئے گھر سے نکلتا ہوں راستہ میں دل و دماغ محفل ذکر کی برکات اور ذکر الہیٰ سے حاصل ہونے والے سکون و اطمینان کی طرف تھا۔ کھلی آنکھوں سے کیا دیکھتا ہوں کہ میرے آگے نور کا فوارہ زمین سے آسمان کی طرف بلند ہو رہا ہے۔ میں جیسے جیسے آگے بڑھتا ہوں تمام راستہ مسلسل یہی منظر نظر آتا ہے اور مجھے یہ منظر محفل ذکر میں پہنچنے تک نظر آتا رہا۔

۲۔ ثریا عبدالغفور (غلام رسول نگر فیصل آباد) بیان کرتی ہیں کہ پیر بہنوں کی محفل ذکر ہو رہی تھی جب اسم اعظم "اللہ" کا ذکر شروع ہوا تو میری کیفیت بدل گئی اور میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ دادا مرشد پاک حضور میاں صاحب چادر والی سرکار اور میرے آقا سخی سلطان حضور لاثانی سرکار محفل میں تشریف فرما ہیں۔ آپ اہل محفل کو اس قدر گرم جوشی سے ذکر کرتے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور حضور میاں صاحب چادر والی سرکار حضرت محمد ﷺ سے کہنے لگے۔ اجی دیکھو جی محفل پر کتنا رنگ چڑھا ہوا ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے بھی محفل کی تعریف فرمائی اور فرمایا۔ یہ لاثانی سرکار کی محفل ہے رنگ تو

چڑھنا ہی تھا۔ پھر میں نے دیکھا کہ محفل پر سبز رنگ کے نور کی بارش ہو رہی ہے۔ پھر چادر والی سرکار نے مجھے فرمایا ذرا اوپر دیکھو میں نے جب اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتی ہوں کہ محفل سے لیکر آسمان تک فرشتوں کی قطاریں لگی ہوئی ہیں اور تمام محفل کو فرشتوں نے چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے اور مسلسل سبز نور کی بارش ہو رہی ہے۔

۳۔ محمد اصغر (ذوالفقار کالونی فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ایک رات نماز و وظائف سے فارغ ہو کر ذکر الٰہیٰ کرتے ہوئے سو گیا خواب میں رحمت الٰہیٰ سے کیا دیکھتا ہوں کہ ذکر کر رہا ہوں اور ہر طرف نور ہی نور ہے اور سامنے نور سے لکھا ہوا ہے۔

اللہ نورالسموٰات وما فی الارض

ترجمہ: اللہ زمین و آسمان کا نور ہے۔

آواز سنائی دیتی ہے "یہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے"

۴۔ محمد عامر حمید صاحب (شاہدرہ لاہور) نے بتایا کہ اکتوبر ۱۹۹۳ء کی بات ہے میں محفل پاک لاثانی میں حاضر تھا دل ہی دل میں اپنے پیر و مرشد سخی سلطان قبلہ لاثانی سرکار سے عرض کر رہا تھا کہ سرکار آج آپ اپنے اس غلام پر کرم فرمائیں میری آنکھوں سے حجابات دور فرما کر انوار و تجلیات دکھائیں کیونکہ احادیث سے ثابت ہے کہ جہاں اللہ کا ذکر ہوتا ہے وہاں پر اللہ کے نور کی بارش ہوتی ہے۔ آپ کرم فرما کر مجھے بھی اس چیز کا مشاہدہ کروائیں۔ عرض کرنے کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ ضرور میرے قبلہ دستگیری فرمائیں گے۔ دوران محفل جب اللہ کا ذکر شروع ہوا میری کیفیت بدل گئی۔ میری آنکھوں سے پردے ہٹا دیئے گئے میں دیکھ رہا تھا کہ آسمان سے سبز و سفید نور کی بارش ہو رہی ہے اور محافل میں

شریک ہونے والے سب عقیدت مندوں پر ان انوار کی بارش ہو رہی ہے۔ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کہ سبحان اللہ مجھ جیسے سیہ کار کو بھی اللہ تعالیٰ نے پیرو مرشد کے صدقے اپنے انوار کا مشاہدہ کروایا۔

۵۔ جاوید اقبال صاحب (شاہدرہ لاہور) بیان کرتے ہیں کہ حاجی محمد یونس صاحب کے ہاں محفل ہو رہی تھی۔ سب اہل محفل بڑے جوش و خروش اور محبت و عقیدت سے اسم اعظم اللہ کا ذکر کر رہے تھے کہ میں دیکھتا ہوں سفید نور محفل پر چھایا ہوا ہے۔ اس رحمت کے اثر سے دل کی گہرائی سے ذکر کرنے لگا دوبارہ پھر نظر آیا کہ سفید انوار نے محفل کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ یہ مشاہدہ کرتے ہوئے اتنی لذت و حلاوت ملی کہ مجھ پر وجدانی کیفیت طاری ہو گئی۔ اسی کیفیت میں تیسری مرتبہ پھر مجھے اسی چیز کا مشاہدہ ہوا۔

۶۔ نعیم شہزاد صاحب (اسلام نگر فیصل آباد) نے بتایا کہ میں محفل میں بیٹھا ذکر کر رہا تھا کہ دورانِ ذکر اونگھ آ گئی دیکھتا ہوں کہ سبز نور آسمان سے آ رہا ہے اور محفل میں موجود تمام پیر بھائیوں کے جسموں میں سرایت کر رہا ہے اور سب کے دلوں کو صاف کر رہا ہے۔ جیسے جیسے ہم اللہ کی ضربیں دل پر لگا رہے تھے اس کی نورانیت میں اضافہ ہو رہا تھا۔ بے شک حضور نبی کریم ﷺ نے حق فرمایا کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کی صفائی ہوتی ہے۔

۷۔ محمود احمد صاحب شاہدرہ والے لکھتے ہیں کہ نومبر ۱۹۹۴ء کی بات ہے مجھے محفل پاک لاثانی میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ دوران ذکر میں نے دیکھا کہ تمام محفل انوار کی بارش میں ڈوبتی جا رہی ہے اور سب لوگ اس نور میں چھپتے جا رہے ہیں میں بڑا حیران ہوتا ہوں پھر دیکھا کہ میرے قبلہ لاثانی سرکار بھی روحانی طور پر محفل میں تشریف لائے ہیں اور یہ نور آپ کے جسم مبارک

سے نکل کر محفل والوں پر برس رہی ہے۔

۸۔ محمد سلمان (غلام رسول نگر فیصل آباد) نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں ذکر کی محفل میں بیٹھا تھا اور میرے آقا قبلہ لاثانی سرکار ذکر کروا رہے تھے۔ ذکر کے دوران میرے قبلہ نے کرم فرمایا اور مجھے مشاہدہ کروایا کہ آسمان سے لیکر محفل تک سفید سی نور کی کرنیں پڑ رہی ہیں اور آپ سرکار پر ان کی بارش ہو رہی ہے۔ کبھی یہ سبز ہو جاتی ہیں اور کبھی سفید اور ان انوار کی بدولت آپ کا رنگ بھی کبھی بالکل سفید ہو جاتا ہے اور کبھی سبز اور پھر یہ نور کی کرنیں پوری محفل پر چھا جاتی ہیں بے شک اللہ اپنے محبوب بندوں پر اپنے انوار کی ہر وقت بارش کرتا ہے اور ان محبوب ہستیوں کے طفیل ان کی صحبت میں بیٹھنے والوں پر بھی اللہ اپنے انوار کی بارش کرتا ہے۔

بالکل اسی طرح کا مشاہدہ ہمارے پیر بھائی محمد اکبر صاحب (منصور آباد فیصل آباد) کو بھی ہوا۔ وہ بیان کرتے ہیں ۲-اپریل ۱۹۹۵ء میں محفل پاک لاثانی میں حاضر تھا۔ منصور آباد ڈاکٹر محمد انور صاحب کے کلینک پر محفل ہو رہی تھی۔ دوران ذکر میں نے دیکھا کہ میرے قبلہ مرشد اکمل لاثانی سرکار بھی روحانی طور پر محفل میں جلوہ افروز ہیں اور آسمان سے سفید نور تیزی سے قبلہ لاثانی سرکار پر پڑ رہا ہے اور بعد میں وہ نور تمام اہل محفل کی طرف جا رہا ہے۔

۹۔ محمد حسین ٹھیکیدار صاحب (پیپلز کالونی نمبر ۲ غوثیہ چوک فیصل آباد) نے ۳-فروری ۱۹۹۵ء کو آکر اپنا واقعہ بتایا کہ رات کو تقریباً ۲-بجے آنکھ کھل گئی میں نے چاہا کہ ذکر کروں جونہی ذکر شروع کیا تو "اللہ" کہتے ہی اس قدر روشنی ہوئی کہ میری آنکھیں چندھیا گئیں اور ذرہ ذرہ روشن ہو گیا۔ میں ذکر کرتے کرتے سو گیا۔

۱۰۔ محمد اکمل انجم (غلام رسول نگر فیصل آباد) بیان کرتے ہیں دوران ذکر میں نے فیوض و برکات کا یوں مشاہدہ کیا کہ زمین سے آسمان تک نور کا ہالہ مینار کی طرح قائم ہے اور اس میں سے سبز رنگ کا نور نکل کر میرے جسم میں آرہا ہے۔

۱۱۔ عبدالقیوم صاحب (خادم آستانہ عالیہ فیصل آباد شریف) بیان کرتے ہیں کہ آستانہ عالیہ ۳۹/۴ غلام رسول نگر پر محفل منعقد ہوئی جب میرے قبلہ حاجی صوفی مسعود احمد صاحب المعروف لاثانی سرکار نے درود پاک پڑھا تو مجھ پر ہلکی سی غنودگی طاری ہو گئی اور میں نے دیکھا کہ آسمان سے سفید نور کی بارش ہو رہی ہے اور اتنی نورانیت تھی کہ میری آنکھیں چندھیا گئیں۔ محفل کے اختتام پر میں نے اپنے قبلہ لاثانی سرکار سے یہ مشاہدہ عرض کیا۔ آپ نے اس مشاہدہ کی تصدیق فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا "ہاں جی درود پاک کے ذکر کے دوران اللہ کی طرف سے بڑی تیز کرم نوازی ہوئی تھی"۔ میں خوشی سے جھوم اٹھا کہ واقعی جو مجھے مشاہدہ ہوا حق ہوا۔

۱۲۔ اقبال افضل صاحب (شاہدرہ لاہور) نے اپنی والدہ مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے اپنے گھر محفل پاک لاثانی کروائی۔ جب ڈاکٹر محمد الیاس صاحب نائب امیر حلقہ شاہدرہ لاہور نے اقبال صاحب کی والدہ کیلئے مغفرت کی دعا کی اور ساتھ ہی یہ دعا کی کہ یا اللہ اقبال صاحب کی والدہ کی قبر کو محفل ذکر کی برکت اور مرشد اکمل لاثانی سرکار کے طفیل اپنے نور سے روشن کر دے تو عامر حمید صاحب کو ان کی قبر کا مشاہدہ ہوا دیکھا کہ قبر میں اندھیرا ہے اور خوفناک آوازیں آرہی ہیں لیکن جیسے ہی ڈاکٹر صاحب نے یہ دعا کی تو دیکھا نور کی ایک کرن قبر میں داخل ہوئی جس سے ساری قبر روشن ہو جاتی ہے اور اقبال صاحب

کی والدہ حیران ہو کر ادھر ادھر دیکھتی ہے کہ یہ کرم کیسے ہو گیا۔ ساتھ ہی آواز آتی ہے کہ اس کی تصدیق جلد ہی دوسروں کو بھی ہو گی۔

۱۳۔ فیصل آباد میں خواتین کی محفل ذکر کے دوران ہماری ایک پیر بہن کو مشاہدہ ہوا کہ سخی سلطان قبلہ لاثانی سرکار روحانی طور پر محفل میں تشریف لائے اور فرمایا آج جو جو مرادیں لیکر محفل میں آیا ہے انشاءاللہ اس کی مراد ضرور پوری ہو گی واقعی جیسا میرے آقا نے فرمایا تھا ایسا ہی ہوا۔ اس محفل میں ایک عورت نے اپنے شوہر کی ملازمت کی دعا کی۔ جمعرات کے روز محفل تھی صرف ایک دن بعد یعنی بروز ہفتہ اس کے شوہر کو ملازمت مل گئی۔ اسی طرح ایک لڑکی کو ٹیچنگ کا شوق تھا اور کافی کوششوں کے بعد بھی اسے نوکری نہ ملی اس نے محفل میں دعا کی چند دن بعد ہی اسے بھی نوکری مل گئی۔ ایک عورت نے اپنی لڑکی کے رشتہ کے لئے دعا کی کچھ دن بعد ہی اس کا رشتہ ہو گیا۔

اس کے علاوہ اکثر پیر بہنوں نے اپنے روحانی معاملات کی ترقی کی دعا کی۔ آپ سرکار کی نظر عنایت سے سب کو تصدیق ہوئی بذریعہ خواب اور مشاہدات کہ ان کے روحانی درجات بلند کر دیئے گئے ہیں۔

۱۴۔ ہمارے پیر بھائی نثار ولد خلیفہ محمد صدیق صاحب (منصور آباد فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ڈاکٹر انور صاحب کے کلینک پر محفل ہو رہی تھی اس محفل میں میں نے قبلہ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کی زیارت بابرکت کی پھر جب محفل کے اختتام پر ڈاکٹر صاحب نے دعائے خیر کی اور یہ کہا کہ یااللہ میری بیوی کو صحت یابی عطا فرما (ان کی بیوی بہت بیمار تھیں) اسی وقت شہنشاہ صداقت حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے خاص کرم نوازی فرمائی اور میں نے دیکھا کہ آپؓ نے ڈاکٹر انور صاحب کی بیوی کے سر پر دست مبارک پھیرا اور

دم فرمایا اور اسی وقت ان کی حالت بہتر ہونا شروع ہو گئی۔ ڈاکٹر انور صاحب نے چند دن بعد اس غلام کو بتایا کہ اب میری بیوی بالکل ٹھیک ہے۔

۱۵۔ جناب محمد ساجد صاحب (کوٹ بیربل خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ محمد احسان (جو کہ حضرت محمد یوسف شاہ بخش ملتانی کے مرید ہیں) کو محفل پاک لاثانی میں مشاہدہ ہوا وہ یہ سن کر آئے کہ جو محفل پاک میں آرزو لیکر جاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے پورا فرماتے ہیں۔ وہ بھی اپنی کوئی خواہش لیکر محفل پاک میں آئے۔ محفل ذکر کے دوران انہوں نے دیکھا کہ حضرت محمد یوسف شاہ بخش ملتانی، حضرت پیر عبدالسلام صاحب اور حضرت قبلہ لاثانی سرکار محفل میں تشریف لائے اور حضرت محمد یوسف حسین شاہ بخش ملتانی نے حضرت قبلہ لاثانی سرکار سے فرمایا "ہمارا یہ مرید آپ کی محفل میں اپنی آرزو لیکر آیا ہے آپ اس پر توجہ فرمائیں جو یہ چاہتا ہے اسے عطا کر دیں۔ آپ نے اسی وقت کرم فرمایا یہ غلام بھی خانیوال اس محفل میں حاضر تھا۔ ایک ہفتہ کے بعد اگلی محفل میں جب احسان صاحب آئے تو بڑے خوش تھے اور انہوں نے حاضرین محفل کو بتایا کہ پچھلی محفل میں میں نے جو دعا کی تھی وہ میری پوری ہو گئی۔

محافل پاک لاثانی کی مقبولیت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرامؓ اور اولیاء کرام کی محفل پاک میں تشریف آوری

ارشاد باری تعالی ہے "ذکر صالحین کے وقت رحمتوں کا نزول فرماتا ہوں" جب اللہ تعالی اپنے نیک صالح بندوں کے ذکر کے وقت رحمتوں کا نزول فرماتا ہے تو اسکے محبوب ہمارے کی نظر کرم سے ہونے والی ذکر کی محلفوں پر ہونے والی رحمتوں اور برکتوں کا کون اندازہ لگا سکتا ہے وہ ذات پاک اپنا ذکر کرنے والی محافل پر فرشتوں کے درمیان فخر کرتی ہے اور اسے ان ذاکرین پر بے حد پیار آتا ہے اس لیے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذاکرین کے ساتھ بیٹھنے کا پابند فرمایا ارشاد باری تعالی ہے "اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنے کا پابند رکھا کیجئے جو صبح وشام اپنے رب کو محض اس کی رضا جوئی کے لیے پکارتے ہیں اور ان سے نگاہ التفات نہ ہٹائیے" اللہ تعالی اپنے ذاکرین کے ذوق وشوق میں اضافہ کیلئے دوران ذکر ایسی لذت وحلاوت سے نوازتے ہیں کہ ان کے ظاہری محسوسات تقریباً منقطع ہو جاتے ہیں اور باطن ذکر الہی کے انوار سے اتنا روشن اور منور ہو جاتا ہے کہ حجابات مفقود ہو جاتے ہیں اور اہل ذکر ان رحمتوں اور نعمتوں کا اتنا مشاہدہ کرتے ہیں جتنا ان کا رب چاہتا ہے حتی کے وہ رحمان و رحیم ذات اپنے حبیب پاک شافع محشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف فرماتی ہے تاکہ اس کا کثرت سے ذکر کرنے والوں پر اس کے محبوب کی شفاعت و قرب واجب ہو جائے۔ یہاں میں کچھ ایسے خواب اور مشاہدات نقل کرتا ہوں جس سے اس بات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ محافل ذکر جو سخی سلطان

قبلہ حاجی صوفی مسعود احمد صاحب المعروف لاثانی سرکار کی اجازت سے منعقد ہوتی ہیں اللہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں بہت پسندیدہ ہیں کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرامؓ اور اولیاء کرام خود اس محفل میں تشریف لا کر اہل محفل پر کرم فرماتے ہیں اور اپنی زیارتوں سے نوازتے ہیں۔

حکیم غلام محیی الدین صاحب (سمن آباد فیصل آباد) نے بتایا کہ میں نے اپنے گھر محفل پاک لاثانی منعقد کروائی، میرے پیرومرشد سخی سلطان صوفی مسعود احمد صاحب المعروف لاثانی سرکار عزت بخشتے ہوئے میرے غریب خانہ پر تشریف لائے۔ آپ سرکار کی آمد کا سن کر ارد گرد کے لوگ بھی کافی تعداد میں دروازے پر جمع ہونا شروع ہو گئے۔ محفل پاک میں جب ذکر ہوا تو تمام پیر بھائیوں پر بڑا کرم ہوا۔ بہت سے پیر بھائیوں کی کیفیت بدل گئی اور بڑی لذت و حلاوت محسوس ہوئی۔ ایسا لگتا تھا کہ آج کی محفل پر خاص کرم ہوا ہے۔ رات کو جب میں سویا تو دیکھا وہی محفل میرے گھر ہو رہی ہے۔ قبلہ لاثانی سرکار کمرے میں تشریف فرما ہیں اور اس کمرے پر نور کی بارش ہو رہی ہے۔ تمام پیر بھائی محفل میں تشریف فرما ہیں لیکن محلہ کے لوگ دروازے پر کھڑے ہوئے ہیں۔ اتنے میں خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دروازے پر کھڑے ہونے والوں کو قدرے جلالی کیفیت میں فرمایا تمہیں پتہ نہیں کہ سرکار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ پھر فرمایا یہ ہماری محفل ہے اور اس محفل میں ہم خود اکثر تشریف لاتے ہیں۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ سبحان اللہ میرے آقا قبلہ لاثانی سرکار کے کرم سے خلفائے راشدین نے اپنی زیارت سے نوازا اور غلام کو ان محافل کی فضیلت کے بارے میں بھی بتایا گیا۔

یہ اشعار میری زبان سے۔بے اختیار جاری ہو گئے۔

لاثانی آقا کی ہم پہ نظر ہو گئی
زندگانی جو رشک قمر ہو گئی

مشکلوں میں لاثانی پکارا جو میں
ہر دعا ہی میری پراثر ہو گئی

تپتے صحرا میں ہم کو جو سایہ ملا
چادر والے کی چادر شجر ہو گئی

کہہ دیا کہہ دیا جو بھی سرکار نے
بات وہی جہاں میں امر ہو گئی

ان کی نظر کرم کا اثر دیکھیئے
تیرگی میں بھی یارو سحر ہو گئی

دیکھ کر میرے شوق جنوں کو ذرا
ساری محفل میرے ہم سفر ہو گئی

ملا ان کی عنایت سے جو آسرا
کہکشاں میری راہ گذر ہو گئی

چشتی آئے قضا ان کے قدموں میں جو
پھر میں سمجھوں گا زندگی بسر ہو گئی

(حکیم غلام محی الدین چشتی نقشبندی سمن آباد فیصل آباد)

محمد یامین صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ کے
م کی کوئی حد نہیں اور بندہ تو ہر گز اس قابل نہیں کہ ان بزرگ

ہستیوں کی زیارت کر سکے۔ یہ سب تو میرے قبلہ حضور لاثانی سرکار کی ہم گنہگاروں پر نظر عنایت ہے۔

آٹھ مارچ ۱۹۹۵ء کی محفل ذکر میں میں نے مشاہدہ کیا کہ جب ہم محفل میں درود و سلام کے نذرانے پیش کر رہے تھے تو حضور نبی کریم، خلفائے راشدین اور میرے قبلہ لاثانی سرکار محفل میں تشریف لائے۔ آپ بہت خوش تھے اور اہل محفل پر نظر کرم فرمائی۔ محفل پاک میں ایک آدمی ادب سے نہیں بیٹھا تھا (حالانکہ میں نے نہیں دیکھا) میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ نے اس کو ناپسند فرمایا۔ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اس کو معلوم ہی نہیں کہ یہ آپ کے محبوب لاثانی سرکار کی محفل ہے اور اس محفل کی کیا شان ہے آپ اسے معاف فرمادیں۔ آپ ﷺ نے تبسم فرمایا اور فرمایا کہ ہم نے پوری محفل پر کرم کر دیا ہے۔ یہاں یہ عرض کرتا چلوں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے اس مشاہدے کی تصدیق اس محفل میں موجود دوسرے پیر بھائیوں کو بھی کروائی اور اپنے کرم سے جسے جتنا چاہا دکھایا۔

محمد عامر (شاہدرہ، لاہور ۱۸/۸/۹۴) بیان کرتے ہیں کہ محفل پاک میں مجھ پر غنودگی طاری ہوئی اور میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ محفل میں تشریف لائے۔ اس کے بعد میرے پیر و مرشد قبلہ لاثانی سرکار بھی تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ محفل میں لوگوں کو جوش و خروش اور محبت و دیوانگی کے ساتھ ذکر کرتا دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا

"لاثانی سرکار کے غلاموں کی کیا بات ہے"۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے کرم فرمایا اور میرے آقا قبلہ لاثانی سرکار کو گلے سے لگا لیا۔

عزیز صاحب (پرانا خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے

غریب خانہ پر محفل پاک لاثانی ہوئی۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ محفل میرے غریب خانہ پر ہو رہی ہے آسمان سے بہت ہی نورانی پانچ ہستیاں اتریں اور وہ سب نور کی چادر میں چھپے ہوئے ہیں۔ پانچ مسندیں بچھی ہوئی ہیں اور وہ ایک ایک کر کے تشریف فرما ہو گئے اور اہل محفل پر خوب کرم فرمایا۔ صبح اٹھا تو سرکار سے اپنا خواب عرض کیا۔ آپ نے فرمایا وہ پانچ ہستیاں پنج تن پاک تھے ان کی تشریف آوری آپ کے گھر ہوئی۔ میں یہ سن کر بہت خوش ہوا کہ محفل پاک کے صدقے آج مجھ گنہگار پر بھی کرم ہو گیا اور نبی کریم ﷺ اپنے اہلبیت کے ہمراہ میرے غریب خانہ پر تشریف لائے اور کرم فرمایا۔

محمد نثار صاحب (منصور آباد فیصل آباد ۹۵/۱/۲۷) بیان کرتے ہیں کہ ڈاکٹر انور صاحب کے ہاں میں نے محسوس کیا کہ پوری محفل پر نور کی چادر تنی ہوئی ہے۔ میرے قبلہ حضرت لاثانی سرکار بھی محفل میں موجود ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک بزرگ ہستی پرواز کرتی ہوئی تشریف لائی اور تخت پر جلوہ نما ہو گئی۔ پہلے تو میں نے خیال کیا کہ یہ قبلہ عالمین جناب رسالتماب ﷺ ہیں لیکن فوراً ہی مجھے القاء ہوا کہ یہ پر نور بزرگ ہستی ہمارے سلسلہ کے سردار، یار غار سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ نے سب کی کمر پر تھپکی دی۔

عبدالرحمٰن (جھلاراں چوک شاہدرہ لاہور۔ ۹۴/۱۰/۲۱) یہ پیر بھائی حضرت بابا نم پیر سے بہت عقیدت رکھتے ہیں۔ جب مرشد اکمل قبلہ حضور لاثانی سرکار لاہور تشریف لائے تو حضرت بابا نم پیر نے ہی انہیں آپ کے دست اقدس پر بیعت کا حکم فرمایا۔ وہ دیکھتے ہیں کہ حضرت قبلہ لاثانی سرکار اور بابا نم پیر دونوں بزرگ محفل پاک میں روحانی طور پر تشریف لائے اور اہل محفل کو اپنے لطف و کرم سے نوازا۔

منظور صاحب (قاضی پارک شاہدرہ لاہور) بیان کرتے ہیں کہ حضور سیدنا صدیق اکبرؓ نے اپنی زیارت پاک سے نوازا۔ میں نے دیکھا کہ وہاں شاہد صاحب کے والد بھی موجود ہیں۔ انہوں نے حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ سے عرض کی سرکار! حاجی مسعود احمد المعروف لاثانی سرکار کی ذات گرامی کے متعلق ارشاد فرمائیں کہ ان کی کیا شان ہے؟

عاشق مجتبےٰ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کی رحمت جوش میں آئی اور آپ نے اپنے محبوب قبلہ لاثانی سرکار کے متعلق ارشاد فرمایا:

"یہ ہمارے محبوب ہیں اور ان کی بڑی شان ہے"۔ شاہد صاحب کے والد نے پھر عرض کی میرے آقا! قبلہ حضور لاثانی سرکار کی اجازت سے جو محفلیں ہو رہی ہیں ان کی کیا فضیلت ہے؟ شہنشاہ نقشبند قبلہ حضور سیدنا صدیق اکبرؓ نے ارشاد فرمایا جس طرح وہ لاثانی ہیں اسی طرح ان کی محفل بھی لاثانی ہے۔ اسی طرح آپ نے یہی الفاظ دو مرتبہ دہرائے۔

محمد ابراہیم صاحب (ذوالفقار کالونی فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب میں خانیوال رہائش پذیر تھا۔ ایک مرتبہ قبلہ حضور لاثانی سرکار محفل میں شرکت کی غرض سے خانیوال تشریف لائے۔ میں اپنے عزیزوں کو جو کہ میاںچنوں میں رہتے ہیں اور حضور لاثانی سرکار کے دست حق پر بیعت ہیں۔ محفل کی اطلاع دینے کی غرض سے میاں چنوں گیا۔ واپسی پر بس میں ذکر کرتے کرتے مجھے اونگھ آ گئی اور میں نے دیکھا کہ بہت سے مست مجذوب اولیاء کرام کہیں تشریف لے جا رہے ہیں۔ ان میں سب سے آگے حضرت بابا بلھے شاہ ہیں۔ میں نے ان سے عرض کی سرکار آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔

"کیا تمہیں نہیں پتہ کہ آج خانیوال میں لاثانی سرکار تشریف لائے ہوئے ہیں اور ان کی محفل ہے ہم وہیں جا رہے ہیں"۔

اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔

محمد مظہر حسین قادری (۱۹/۳/۹۵) بیان کرتے ہیں کہ مجھے محفل پاک میں حضرت پیران پیر غوث اعظم عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی حضرت غوث الاعظم جیلانی رحمتہ اللہ علیہ محفل میں تشریف فرما ہیں اور بہت سے عقید تمند بھی آپ کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ آقائے کل کی ثناء خوانی ہو رہی ہے اور باقاعدہ دربار لگا ہوا ہے۔

عبدالعزیز صاحب (پرانا خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ ہمارے گھر کے نزدیک محفل پاک گیارہویں شریف حضور غوث پاک منعقد ہوئی۔ اس میں اس ناچیز کو بھی حاضری کا شرف حاصل ہوا۔ وہاں پر جتنے حاضرین محفل تھے ان میں سے اکثر شرما شرما کر ذکر کر رہے تھے۔ یہ غلام حسب معمول جوش و خروش سے ذکر کرنے لگا۔ جب صاحب محفل نے اللہ ہو کا ذکر شروع کیا تو اس وقت میرے پیرومرشد کی نظر کرم سے میری کیفیت بدل گئی۔ صاحب محفل گھبرا گیا اور اس نے ذکر کرنا بند کر دیا لیکن ہمارے پیر بھائی یامین صاحب جو کہ میرے ساتھ ہی بیٹھے تھے انہوں نے میری کیفیت دیکھ کر اپنا ذکر جاری رکھا تو حاضرین محفل نے بھی باآواز بلند ذکر شروع کر دیا۔ یہ ذکر تقریباً آدھ گھنٹہ جاری رہا۔ اس دوران مجھے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی نے کرم فرماتے ہوئے اپنی زیارت بابرکت سے نوازا۔ آپ کے قدموں میں آپ کے بہت سے مریدین بھی بیٹھے ہیں۔ آپ نے اہل محفل سے ارشاد فرمایا کہ ذکر اس طرح کرنا چاہیئے کہ دل میں اتر جائے۔ آپ نے اپنے مریدین سے ہمارا تعارف

کراتے ہوئے مزید ارشاد فرمایا یہ ہمارے بیٹے لاثانی سرکار کے غلام ہیں۔ یہ جہاں بھی جاتے ہیں محفل سجا دیتے ہیں۔ ان کے ذکر کا طریقہ ہمیں بہت پسند ہے۔ باقی محفلیں بھی ہوتی ہیں لیکن ان کی خاص طریقت کی محفل ہوتی ہے۔ جس میں ایک آواز سے ذکر کیا جاتا ہے۔

حاجی ارشد صاحب پولٹری فارم والے (پیپلز کالونی نمبر ۲ راجہ چوک فیصل آباد) بتاتے ہیں کہ میں محفل پاک میں حاضر تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں نذرانۂ عقیدت پیش کیا جا رہا تھا۔ مجھے پوری طرح محسوس ہوا کہ میرے آقا ﷺ خود محفل میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اسی خوشی کے عالم میں مَیں نے پیسے نچھاور کرنے شروع کر دیئے۔ رات کو جب میں سویا تو میرے شہنشاہ نے مجھ پر کرم فرمایا دیکھا کہ جو دن میں محفل پاک ہو رہی تھی وہی محفل ہے اور حضور نبی کریم ﷺ اس محفل میں جلوہ افروز ہیں۔ میں خوشی سے آپ پر نوٹ نچھاور کر رہا ہوں کہ میرے آقا ﷺ خود محفل میں تشریف لائے ہیں۔ آپ نے میرے اس عمل کو بہت پسند فرمایا اور خوش ہوئے۔

محمد رضوان الحق مرزا نقشبندی (محلہ مسلم پارک لاہور) بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا ایک جگہ محفل پاک ہو رہی ہے۔ سٹیج بنا ہوا ہے اور اس پر جناب شیر محمد صاحب شرقپوری اور میرے قبلہ جناب حضرت لاثانی سرکار تشریف فرما ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں منقبت شریف

بولی مرشد والی بول

پڑھتا ہوں تو میاں حضرت شیر محمد صاحب بہت پسند فرماتے ہیں اور اس غلام کو اپنے پاس بلا کر شاباش دیتے ہیں۔

محمد اعظم وحید نقشبندی (منصور آباد فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میں

نے محفل پاک لاثانی میں شرکت کی رات کو جب گھر آ کر سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ داتا صاحب کے دربار پر وہی محفل پاک روحانی طور پر منعقد ہو رہی ہے۔ حضور داتا صاحب محفل میں موجود ہیں اور بہت سے اولیاء کرام باادب قطاروں میں کھڑے ہیں۔ بندہ ناچیز سرکار داتا صاحب کے آگے دھمال ڈال رہا ہے۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے قبلہ حضرت لاثانی سرکار تشریف لے آتے ہیں۔ جب میں اپنے قبلہ کو دیکھتا ہوں تو حیران ہوتا ہوں۔ میری حیرانگی کو دیکھ کر غوث الاغیاث محبوب مصطفےٰ حضرت داتا صاحب فرماتے ہیں۔

''حیران کیوں ہوتے ہو جہاں ہم ہیں وہاں لاثانی سرکار ہیں اور جہاں لاثانی سرکار ہیں وہاں ہم بھی ہوتے ہیں''۔ حضور داتا صاحب کے اس فرمان سے میرے آقا کی شان کا بہت اچھی طرح اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

مسعود آباد فیصل آباد والی اماں بیان کرتی ہیں کہ دوران ذکر مجھ پر غنودگی طاری ہوئی اور میں نے دیکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے اور محفل میں رونق افروز ہو گئے۔ اس کے بعد کثیر تعداد میں اولیاء کرام جن میں سے مجھے صرف سرکار حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ، داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ، لعلاں والی سرکار رحمتہ اللہ علیہ، میرے دادا پیر قبلہ حضور ولی محمد شاہ صاحب المعروف چادر والی سرکار رحمتہ اللہ علیہ، قبلہ لاثانی سرکار کے نام مبارک یاد رہے، محفل میں تشریف فرما ہو گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بہت کرم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا محفل میں جو لوگ آئے ہیں ان سب کا حج قبول ہے اور کہہ دو کہ یہاں آ کر نمازیں پڑھا کریں، توبہ استغفار کیا کریں اور محفل میں باقاعدگی کے ساتھ شرکت کیا کریں۔ آپ کے اس فرمان مبارک سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر میں ان محافل ذکر کی محبوبیت و مقبولیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ نے

اس محفل میں آنے والوں کو حج کا ثواب عطا کیا اور محفلوں میں شرکت کی تاکید کی۔ یہاں یہ بات توجہ طلب ہے کہ اس محفل میں کئی ایسی خواتین بھی شامل تھیں جنہوں نے صرف ذکر سن کر ہی پہلی مرتبہ محفل میں شرکت کی۔ یہ کتنا بڑا کرم ہے کہ مختار کل حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے محبوب حضرت لاثانی سرکار کی ان محفلوں کی بدولت نہ صرف یہ کہ تمام حاضرین محفل کو مقبول حج کے ثواب سے نوازا اور ان کے اس بابرکت محفل میں شرکت کو پسند فرمایا بلکہ آپ نے انہیں اس محفل میں شرکت کیلئے خود حکم فرمایا۔

محمد اصغر صاحب (ذوالفقار کالونی فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ جب سے اپنے قبلہ حضور لاثانی سرکار کے دست اقدس پر بیعت ہوا محفل پاک میں شرکت کرتا ہوں اور آپ کی نظر کرم سے فیضیاب ہوتا ہوں۔ اس محفل پاک کی اولیاء کرام کی بارگاہ میں کتنی مقبولیت ہے اس کے متعلق اللہ تبارک و تعالیٰ نے اکثر و بیشتر اپنے اس گنہگار بندے کو اس بات کا مشاہدہ کرایا۔

ایک مرتبہ جب اتوار کے روز محفل ہوئی تھی تو اس سے پہلے رات کو عالم رویاء میں میں نے دیکھا کہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے اور مجھے مبارکباد دی اور فرمایا "تمہیں مبارک ہو کہ تم محفل پاک لاثانی میں شرکت کرتے ہو"۔

اس کے تھوڑی دیر بعد حضرت بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ، حضرت سخی سرور رحمتہ اللہ علیہ اور سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے اور مبارکباد دی اور ساتھ ہی یہ شعر ارشاد فرمایا

الف اللہ چنبے دی بوٹی

مرشد من میرے وچ لائی ہُو

خورشید عالم صاحب (غازی آباد فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ دوران محفل مجھے روضہ رسول ﷺ کی زیارت ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ رحمت اللعالمین، سیدنا حضرت محمد ﷺ کے ساتھ کثیر تعداد میں اولیاء کرام تشریف فرما ہیں۔ جن میں حضور داتا صاحب واضح نظر آئے۔ نبی کریم ﷺ نے اولیاء کرام سے ارشاد فرمایا "آؤ جی محفل پاک لاثانی میں چلیں"۔

عبدالغفور صاحب نعت خواں (گلی نمبر ۳ یٰسین آباد فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میں محفل پاک میں سرور کونین حضرت محمد ﷺ کے حضور نعت شریف کی صورت میں نذرانہ عقیدت پیش کر رہا تھا حضور رحمتہ للعالمین ﷺ نے اس ناچیز پر کرم فرمایا اور اپنی زیارت بابرکت سے نوازا۔ میں نے دیکھا کہ میرے آقا حضرت محمد ﷺ خود اس محفل پاک میں تشریف لے آئے میں نعت شریف ختم کرنے والا تھا کہ میرے آقا نے اپنے اس غلام پر شفقت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھک گئے ہو؟ یہ سننا تھا کہ میں نے دوبارہ نعت شریف پڑھنی شروع کر دی اور اپنی قسمت پر ناز کرنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی میں نے دیکھا کہ آسمان سے فرشتے محفل پاک میں اتر رہے ہیں۔

ندیم شہزاد صاحب (اسلام نگر فیصل آباد) کو دوران ذکر مشاہدہ ہوا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ محفل پاک لاثانی ہو رہی ہے اس کے ایک طرف خانہ کعبہ شریف اور دوسری طرف گنبد خضریٰ ہے۔ محفل اپنے پورے عروج پر ہے۔ بہت جوش و خروش کے ساتھ ذکر جاری ہے کہ اتنے میں میرے آقا حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ تشریف لائے اور آپ نے کرم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"یہ محفل قبول ہو گئی ہے"۔

خلیفہ مجاز صوفی محمد سلیم صاحب کی اہلیہ جو کہ خواتین کی محفل کرواتی ہیں نے بتایا جب میں شروع میں عورتوں کی محفل میں حاضر ہوئی تو اسی رات خواب میں دیکھا کہ حضرت بی بی فاطمتہ الزہرہؓ خاص کرم فرماتے ہوئے میرے غریب خانہ پر تشریف لائیں اور آپ نے ارشاد فرمایا "اب تم ہماری محفل میں آجاؤ"۔ آپؓ کے فرمانے پر اس طرح محسوس ہوا کہ آپؓ کا اشارہ ان محافل کی طرف ہے جو میری پیر بہنیں قبلہ سرکار کی اجازت سے منعقد کرتی ہیں۔

مسعود آباد میں محفل پاک لاثانی منعقد ہوئی۔ اسی رات مسز نذیر بٹ نے خواب میں دیکھا وہی محفل منعقد ہو رہی ہے۔ سخی سلطان قبلہ لاثانی سرکار اور آقائے کل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "لاثانی سرکار اللہ کے بہت ہی زیادہ محبوب ہیں انہیں کوئی عام چلے کر کے تعویز کرنے والے پیروں جیسا نہ سمجھنا۔ یہ اللہ کے اور ہمارے بہت محبوب ہیں اور یہ جہاں بھی ہوتے ہیں اور جہاں بھی جاتے ہیں ہم ہر وقت ان کے ساتھ رہتے ہیں۔

یامین صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے محفل پاک لاثانی اپنے غریب خانہ پر کروانے کا شرف حاصل ہوا۔ ذکر کے بعد جیسے ہی ہم نے درود پاک پڑھنا شروع کیا اسی وقت میں نے مشاہدہ کیا کہ آقائے نامدار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور میرے پیرومرشد لاثانی سرکار تشریف لے آئے اور جتنی دیر محفل جاری رہی آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف فرما رہے۔ اس محفل میں دیگر کئی پیر بھائیوں کو بھی آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور لاثانی سرکار کی موجودگی کا شدت سے احساس ہوا۔

ذوالفقار صاحب (فیصل آباد) بیان کرتے ہیں آستانہ عالیہ پر محفل پاک

ہو رہی تھی اسی دوران میں نے دیکھا کہ یہ محفل یہاں نہیں بلکہ روضہ رسول ﷺ پر ہو رہی ہے اور ہم سب بھی وہاں محفل میں موجود ہیں میں نے دیکھا کہ محفل میں حضور نبی کریم ﷺ، حضرت قبلہ ولی محمد شاہ صاحب المعروف چادر والی سرکار اور قبلہ لاثانی سرکار بھی محفل میں تشریف فرما ہیں۔

میں نبی کریم ﷺ کی قدمبوسی کرنے لگتا ہوں تو آپ ﷺ پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور آپ نے ارشاد فرمایا

''پہلے اپنے آقا کے قدم چومو کیونکہ ہم تک تمہیں تمہارے مرشد پاک ہی لیکر آئے ہیں''۔ اسی وقت میری کیفیت بدلتی ہے اور میں حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق پہلے اپنے قبلہ حضور لاثانی سرکار کی قدمبوسی کرتا ہوں پھر آقائے نامدار حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سید ولی محمد شاہ صاحب المعروف چادر والی سرکار کی قدمبوسی کرتا ہوں۔

محمد اشرف صاحب (کالونی نمبر ۳۔ خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ میں نے فیوض و برکات کے حصول کیلئے اپنے گھر محفل پاک منعقد کرائی اسی رات خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ملنگ میرے دروازے پر آئے ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا کہ مجھے بھی محفل پاک لاثانی کا لنگر دو۔ میں سوچتا ہوں کہ لنگر تو سارا ختم ہو گیا ہے۔ لیکن جو میں نے اپنے قبلہ لاثانی سرکار کیلئے کھانا پکایا تھا وہ بچا ہوا ہے وہ میں ملنگ کو دے دوں چنانچہ میں نے وہ سارا کا سارا کھانا ملنگ کو دے دیا وہ بزرگ کہتے ہیں سبحان اللہ۔ جیسے سخی لاثانی سرکار ہیں ایسے ہی سخی ان کے غلام ہیں۔ لنگر کھانے کے دوران ملنگ بابا کہتے ہیں کیا تم جانتے ہو ہم کون ہیں؟ میں نے عرض کی بابا جی میں نے تو آپ کو پہلی بار دیکھا ہے۔ تب بابا صاحب نے فرمایا کہ میں شمس تبریز ہوں اور تبریز سے آیا ہوں میرے ذہن میں آیا کہ

شاہ شمس تو ملتانی ہیں انہوں نے میرے دل کی بات جان لی اور فرمایا جو ملتان شریف میں ہیں وہ حضرت شمس سبزواری ہیں۔ ہم تو واپس تبریز چلے گئے تھے اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ لاثانی سرکار کی محفلوں کی دھومیں تو ہماری محفلوں میں بھی ہیں اور عنقریب محفل پاک لاثانی کے ڈنکے سرعام بجیں گے۔

جس وقت یہ خواب اشرف بھائی کو آیا اس وقت خانیوال کی محفل میں چند پیر بھائی اور عقیدت مند شامل ہوتے تھے اور صرف دو جگہ خانیوال اور فیصل آباد میں محافل ذکر ہوتی تھیں مگر الحمد اللہ اب تک تقریباً چالیس شہروں میں قبلہ لاثانی سرکار کے مریدین ہیں اور اکثر شہروں میں محافل ذکر ہوتی ہیں۔

جو خوشخبری حضرت شاہ شمس تبریز نے سنائی تھی آج اس کا ہم خود مشاہدہ کر رہے ہیں کہ واقعی ہر جگہ محفل پاک لاثانی کے ڈنکے سرعام بج رہے ہیں۔

O۔ محمد اسلم صاحب (سمن آباد فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میرے آقا نے ایک مرتبہ فضائل ذکر کے بیان میں ارشاد فرمایا اور اکثر و بیشتر یہ حکم اپنے غلاموں کو بھی فرماتے رہتے ہیں کہ ہمارے سلسلہ کا سب سے بڑا وظیفہ ہی اسم اعظم اللہ کا ذکر ہے چلتے، پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے، حتیٰ کہ سوتے وقت بھی ذکر کرتے کرتے سونا چاہیئے تمام رات ذکر میں شمار ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک رات جب میں ذکر کرتے کرتے سو گیا تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری روح کی ذکر کی طرف بہت رغبت ہو رہی ہے اور میں سوتے میں بھی اللہ کا ذکر کر رہا ہوں۔ کئی مرتبہ بلند آواز سے اللہ کہا اسی دوران میری آنکھ کھل گئی۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ کائنات

کی ہر شے اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہے۔ اس کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسلم کے فرمودات عالیہ سے بھی اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ انسان کے علاوہ چاند ستارے، شجر وحجر بھی اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔

اسی آیت واحادیث کا میرے قبلہ لاثانی سرکار نے ایک غلام کو مشاہدہ کرایا۔

عبدالمجید صاحب (مہدی محلہ منصور آباد فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ الحمدللہ جو کچھ کتابوں میں پڑھا اور سنا تھا آج قبلہ حضور لاثانی سرکار کی نظر کرم سے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ ایک رات میں سویا تو خواب میں دیکھا کہ میں ایک پہاڑی علاقہ میں موجود ہوں اور وہاں چھوٹے چھوٹے پتھر پڑے ہوئے ہیں اور اسم اعظم اللہ کا ذکر کر رہے ہیں ان کے ذکر کی آواز مجھے صاف سنائی دے رہی ہے۔

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ چادریہ لاثانیہ کے وظائف

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا

وسجوه بكرة واصيلاً

ترجمہ:- اور صبح شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔ (سورہ الاحزاب:۴۱)

سورہ عمران کی آیت نمبر ۴۱ میں ارشاد ہوتا ہے۔

واذكر ربك كثيراً و تسبيح بالعشي والابكار۔ پارہ۳)

اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کیا کیجئے اور تسبیح کیا کیجئے دن ڈھلے بھی اور صبح کو بھی۔

اس سے قبل بھی ان احادیث کا مطالعہ ہو چکا ہے جن کا مفہوم یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صبح فجر کی نماز کے بعد سے سورج طلوع ہونے تک اور عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے تک اللہ کی یاد میں بیٹھنا دنیا ومافیہا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے۔ دوسری جگہ فرمایا اس سے زیادہ محبوب ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کر دوں ان آیات ربانی اور احادیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہے کہ پورے دن میں صبح اور شام کے اوقات میں رب کو یاد کرنے کی بہت اہمیت وفضیلت ہے اس لئے مشائخین عظام اپنے متوسلین کو ان اوقات میں ذکر کا حکم دیتے ہیں۔ لاثانی سرکار بھی سالکین کو جن وظائف کی اجازت فرماتے ہیں ان کا وقت صبح اور شام ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر صبح کے وظائف کسی مجبوری کی وجہ سے صبح کے وقت ادا نہ ہوں تو سارے دن میں ان کی تعداد ضرور پوری کر لیں اور شام کے وقت ادا نہ کر پائیں تو رات کو سونے سے پہلے ضرور ادا کر لیں۔ اگر بحالت مجبوری اس دن، رات میں بھی

وظائف پورے نہ ہوں تو ان کی قضا اگلے دن ضرور کر لینی چاہیئے دوسرے مشائخین نے بھی فرمایا کہ سالک کو جن وظائف کی اجازت ہو اور جن کو وہ ادا کر رہا ہو اگر مجبوری سے کسی دن ادا ہونے سے رہ جائیں تو ان کی قضا لازمی ہے۔

حضرت بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا صاحب ورد سے کسی ورد کا چھوٹ جانا اس کی موت کے مترادف ہے۔ حضرت بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اہل ورد کو چاہیئے کہ جو کچھ پڑھتا ہے اگر دن کو نہ پڑھ سکے۔ رات کو پڑھ لے۔ ہر گز ہر گز ترک نہ کرے کیونکہ اس کا اثر اس سے گذر کر تمام شہر والوں پر پڑتا ہے گویا اس کے ساتھ تمام مخلوق خدا کی شامت آ جاتی ہے۔ (ضیائے حرم)

قبلہ حضور میاں صاحب چادر والی سرکار نے وظائف کی اہمیت کے متعلق فرمایا کہ اللہ کے ذکر کی مثال ایسی ہے جیسا کہ پرندہ میں جان اور دوسرے وظائف ایسے ہیں جیسا کہ پرندہؑ کے پر یعنی اگر پرندہ میں جان ہے اور پر نہیں تو پرواز ناممکن ہے۔ اس لئے ذکر اللہ کے ساتھ ساتھ دوسرے وظائف بھی بہت ضروری ہیں۔

وظائف کی فضیلت :۔

ان وظائف کی فضیلت بیان فرماتے ہوئے میرے قبلہ لاثانی سرکار نے فرمایا میرے قبلہ حضور میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ

''جو شخص نماز پنجگانہ اور صرف ایک سال اپنے شیخ کی بتائی ہوئی تسبیحات پوری پڑھتا رہے تو اللہ اس کا کم از کم یہ اجر دے گا کہ اس کی تقدیر بدل جائے گی''۔ حضور میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ

''نماز باقاعدگی سے ادا کرو اور ہمارے بتائے ہوئے وظائف کرتے رہو

پھر آپ کی پریشانیاں کم نہ ہوں تو ہمیں آ کر کہو"۔

نوٹ:۔ ان وظائف سے متعلق دو باتیں ذہن میں رکھیں۔

۱۔ صرف ان وظائف کو ادا کرنا ہے جن کی اجازت شیخ نے فرمائی ہے۔ کوئی دوسرا وظیفہ یا تسبیح خواہ سلسلہ کی ہی کیوں نہ ہو یا کوئی دوسرا بزرگ اجازت دے رہا ہو یا خود کہیں فضائل پڑھ کر ادا کرنے کو دل چاہ رہا ہو شیخ کی اجازت کے بغیر نہ کریں۔

۲۔ جتنی تعداد میں شیخ وہ وظائف ادا کرنے کا حکم دے صرف اتنی ہی تعداد میں ادا کرے اپنی طرف سے زیادتی یا کمی نہ کرے ہاں اگر زیادہ کا دل چاہ رہا ہو تو اس کی اجازت بھی شیخ سے حاصل کر لے اگر کسی کے ذہن میں یہ خیال آرہا ہو کہ اللہ کا نام ہے اس میں پابندی کیوں جتنا زیادہ ادا کریں گے اتنا ہی فائدہ ہوگا تو عرض ہے کہ شیخ بمنزلہ طبیب کے ہوتا ہے۔ جس طرح جسمانی ڈاکٹر کو پتہ ہوتا ہے کہ اس جسم کو کون کون سی بیماریاں ہیں اور کونسی بیماری زیادہ ہے اور کون سی کم ہے اسی حساب سے وہ دوائی، گولیاں، کیپسول اور ٹیکے دیتا ہے اگر مریض یہ سمجھ کر کہ یہ بیماری دور کرنے کی دوا ہے اس میں کمی یا زیادتی کر بیٹھے تو لامحالہ شفا ہونے کی بجائے مرض بڑھنا شروع ہو جائے گا۔ اسی طرح شیخ کو اپنے مرید کا پتہ ہوتا ہے کہ اس کو کون کون سی روحانی بیماریاں ہیں جن کا علاج وہ تسبیحات کی اجازت دے کر کرتا ہے۔ اس لئے بتائے ہوئے طریقہ سے وظائف ادا کریں ہر تسبیح پڑھتے وقت اول و آخر ایک یا تین مرتبہ درود شریف لازمی پڑھیں۔

صبح کے وظائف

سبحان اللہ:۔

سبحان اللہ کے معنی ہیں اللہ جل شانہ ہر عیب اور برائی سے پاک ہے اور میں اس کی پاکی کا پورا پورا اقرار کرتا ہوں۔ فرشتے اور دوسری مخلوقات اللہ کی پاکی کا اقرار و بیان کرتی رہتی ہیں۔

قرآن پاک اور احادیثِ مبارکہ میں جگہ جگہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی تسبیح کا حکم ہے۔ اس کی پاکی بیان کرنے اور اقرار کرنے کا حکم ہے۔

حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ چند پیچھے آنے والے (کلمات) ایسے ہیں جن کا کہنے والا نامراد نہیں ہوتا وہ یہ ہیں کہ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳۔ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳۔ مرتبہ الحمدللہ، ۳۴۔ مرتبہ اللہ اکبر۔

حضرت زیدؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر ہر ایک کو ۳۳۔ مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھنے کا حکم فرمایا تھا۔

عمران بن حصین سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ روزانہ احد کے برابر عمل کر لیا کرے؟ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ (کہ اتنے بڑے پہاڑ کے برابر عمل کرے) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر شخص طاقت رکھتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ ارشاد فرمایا کہ سبحان اللہ کا ثواب احد سے زیادہ ہے۔ لا الہ الا اللہ کا احد سے زیادہ ہے۔ الحمدللہ کا احد سے زیادہ اور اللہ اکبر کا احد سے زیادہ ہے۔

بہت سی احادیث میں وارد ہے کہ شب معراج میں آسمانوں کی تسبیح نبی پاک ﷺ نے خود سنی۔

O۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ کھیتی بھی تسبیح کرتی ہے اور کھیتی والے کو ثواب ملتا ہے۔

O۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں (کھانا) ثرید تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ کھانا تسبیح کر رہا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بہت سے جانور سواروں سے بہتر اور ان سے زیادہ اللہ کا ذکر کرنے والے ہوتے ہیں۔

O۔ حدیث میں آیا ہے سبحان اللہ، الحمد للہ سارے آسمانوں اور زمینوں کو ثواب سے بھر دیتے ہیں۔ ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ سبحان اللہ کا ثواب آدھی ترازو ہے اور الحمد للہ اس کو پر کر دیتی ہے اور اللہ اکبر آسمان اور زمین کو پُر کر دیتی ہے۔

O۔ ایک اور حدیث میں ہے۔ سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر آفتاب نکلے۔ یعنی ساری دنیا اس کے واسطے خرچ کر دو تو یہ اس سے بھی زیادہ محبوب ہے۔

O۔ حضرت ام ھانی فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول پاک ﷺ تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں بوڑھی ہو گئی ہوں اور ضعیف ہوں کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ بیٹھے بیٹھے کرتی رہا کروں۔ حضور ﷺ نے فرمایا سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے سو غلام عرب آزاد کیئے اور الحمد للہ سو مرتبہ پڑھ لیا کرو اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے سو گھوڑے مع سامان لگام وغیرہ جہاد میں سواری کیلئے دے دیئے اور اللہ اکبر سو مرتبہ پڑھ لیا

کر دیہ ایسا ہے گویا تم نے سو اونٹ قربانی میں ذبح کئے اور وہ قبول ہو گئے اور لاالہ الااللہ سو مرتبہ پڑھ لیا کرو اس کا ثواب تو تمام زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے اس سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں جو مقبول ہو۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ ایک درخت کے پاس سے گذرے جس کے پتے خشک تھے۔ آپ ﷺ نے اس کی ٹہنیوں پر لاٹھی ماری پتے جھڑ کر زمین پر آ رہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا الحمدللہ، سبحان اللہ، لاالہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنے سے بندے کے گناہ اسی طرح جھڑتے ہیں۔ جیسے اس درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ (ترمذی)

O۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دو کلمات ہیں جو خدا کو بہت محبوب ہیں اور پڑھنے میں بہت ہلکے ہیں لیکن قیامت کے دن میزان میں بہت بھاری ہوں گے وہ دو کلمات یہ ہیں۔

سبحان اللہ وبحمدہ۔ سبحان اللہ العظیم۔ (بخاری و مسلم)

O۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے جس رات معراج ہوئی اس رات ساتویں آسمان پر میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ انہوں نے فرمایا اے محمد ﷺ! اپنی امت کو میرا سلام پہنچا دینا اور ان سے کہنا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ اور خوشبودار ہے اور اس کا پانی شیریں ہے اور اس کے میدان درختوں سے خالی ہیں اس کے درخت سبحان اللہ، الحمدللہ، لاالہ الااللہ اور اللہ اکبر ہیں۔ (ترمذی)۔

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کونسا کلام بہتر ہے آپ ﷺ نے فرمایا وہ کلام جسے خدا نے فرشتوں کیلئے پسند کیا ہے اور وہ سبحان اللہ وبحمدہ ہے (مسلم)۔

ملائکہ جو عرش کے قریب ہیں اور ان کے علاوہ سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مشغول رہتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ آسمان میں ایک بالشت جگہ بھی ایسی نہیں جہاں کوئی فرشتہ سجدہ کی حالت میں اللہ کی تسبیح و تحمید میں مشغول نہ ہو۔

O۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم اس سے عاجز ہو کہ ہزار نیکی روزانہ کما لیا کرو۔ کسی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہزار نیکیاں روزانہ کس طرح کمائی جاتی ہیں۔ فرمایا کہ سبحان اللہ سو مرتبہ روزانہ پڑھو ہزار نیکیاں ہو جائیں گی۔

ایک مرتبہ میرے پیرومرشد قبلہ حاجی مسعود احمد صاحب المعروف لاثانی سرکار فضائل ذکر بیان فرما رہے تھے۔ اس میں آپ سرکار نے اپنا ایک مشاہدہ بھی سنایا کہ شروع شروع کی بات ہے ایک دن میں اپنے سلسلہ کے صبح کے وظائف پڑھ رہا تھا۔ سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر کا ذکر زبان سے جاری تھا۔ ان تمام تسبیحات کے دوران ہر مرتبہ میں نے دیکھا کہ میری زبان اور دل سے نور نکل کر آسمان کی طرف جاتا ہے۔ اور ان کلمات کے ذکر سے آسمان تک نور کا ہالہ قائم ہوتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ احادیث میں ذکر کی فضیلت کے بارے میں جو آیا ہے کہ آسمان والے ان گھروں کو جن میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے ایسا چمکدار دیکھتے ہیں جیسے زمین والے ستاروں کو چمکتا دیکھتے ہیں اور ایک دوسرے کو دکھاتے ہیں اور اس چمک کو دیکھ کر اللہ کی نوری مخلوق فرشتے ذکر کے حلقوں کو پہچانتے ہیں اور ان میں پہنچ جاتے ہیں ذکر کے حلقوں میں یہ چمک اس نور کی بدولت ہوتی ہے جو خلوص سے ذکر کرنے والوں کے منہ سے کلمات کی شکل میں نکلتا ہے اور حدیث میں آیا ہے ذاکر کے منہ سے نکلنے والے ان نوری

کلمات کو فرشتے پکڑنے کے لئے لپکتے ہیں اور ایک دوسرے سے سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں پھر ارشاد فرمایا کہ ذکر کے دوران لذت یا حلاوت اسی انوار نیت کی وجہ سے محسوس ہوتی ہے۔

جناب محمد ارشد صاحب (راجہ چوک فیصل آباد) کہتے ہیں کہ میں گنہگار اس قابل کہاں کہ اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کا مشاہدہ کر سکوں یہ تو رب تعالیٰ کا فضل خاص اور مرشد پاک کی نظر کرم کا ہی نتیجہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس ناچیز کو اپنے ذکر کی برکتوں کا مشاہدہ کروایا۔

ایک دن جب ہم محفل پاک میں ذکر کر رہے تھے تو میری کیفیت بدل گئی اور میں نے مشاہدہ کیا کہ سبحان اللہ کے ذکر کے دوران سبز اور سفید رنگ کے انوار آسمان سے میرے دل کی طرف آ رہے ہیں اور جیسے جیسے میں یہ کلمات ادا کرتا ہوں تو میرا جسم ہلکا ہو جاتا ہے اور میرا جسم پرواز کرنے لگتا ہے۔ اسی طرح محمد شہزاد صاحب (سوڈیوال لاہور) تحریر کرتے ہیں جب ہم محفل پاک میں سبحان اللہ کا ذکر کر رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھے دکھایا کہ سبحان اللہ میرے سینے پر سنہری حروف میں لکھا ہوا ہے اور جیسے جیسے ذکر کرتا جاتا ہوں اس کی چمک بڑھتی جاتی ہے اور اس سے مختلف رنگوں کے انوار ظاہر ہوتے ہیں۔

سبحان اللہ کے ذکر کا طریقہ :-

پڑھتے وقت ذہن میں اس کا مفہوم رکھے اور تصور یہ ہو کہ دل پر نور سے سبحان اللہ لکھا ہوا ہے جب یہ الفاظ زبان سے ادا ہوتے ہیں تو دل چمک اٹھتا ہے۔

الحمد للہ

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں جگہ جگہ تسبیح کے ساتھ دوسرے کلمۂ تحمید یعنی (اللہ کی تعریف کرنا، اس کی حمد بیان کرنا) الحمد للہ کہنا بھی ذکر فرمایا ہے اور سب سے اہم یہ کہ اللہ جل شانہ کے پاک کلام کا شروع ہی الحمد للہ رب العالمین سے ہے۔ اس سے بڑھ کر اس کلمہ پاک کی اور کیا فضیلت ہوگی کہ قرآن پاک کا آغاز اس سے ہوتا ہے۔

احادیث میں بھی کثرت سے اللہ کی تعریف کرنے والوں کے فضائل خاص طور پر ذکر کیے گئے ہیں۔

O۔ ایک حدیث میں ہے کہ جنت کی طرف سب سے پہلے وہ لوگ بلائے جائیں گے جو ہر حال میں راحت ہو یا تکلیف اللہ کی تعریف کرنے والے ہوں گے۔

O۔ دوسری حدیث شریف ہے کہ اللہ جل شانہ کو اپنی تعریف بہت پسند ہے اور ہونا بھی چاہیئے کہ درحقیقت تعریف کی مستحق صرف اللہ ہی کی پاک ذات ہے۔

O۔ حدیث شریف میں ہے قیامت کے دن افضل بندے وہ ہوں گے جو کثرت سے اللہ کی حمد و ثناء کرتے ہوں۔

O۔ حدیث شریف میں ہے حمد شکر کی اصل بنیاد ہے جس نے اللہ کی حمد نہیں کی اس نے اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کیا۔

O۔ حدیث شریف میں ہے۔ کسی نعمت پر حمد کرنا اس نعمت کے زائل ہو جانے سے حفاظت ہے۔

O۔ حدیث شریف میں ہے اگر ساری کی ساری دنیا میری امت میں سے کسی کے ہاتھ میں ہو اور وہ الحمد للہ کہے تو یہ کہنا اس سے افضل ہے۔

O- حدیث شریف میں ہے جب حق تعالیٰ شانہ کوئی نعمت کسی بندہ کو عطا فرماتے ہیں اور وہ اس نعمت پر حمد کرتا ہے تو وہ حمد بڑھ جاتی ہے خواہ نعمت کتنی ہی بڑی ہو۔

O- یہ حدیث تو مشہور ہے کہ جو مہتم بالشان کام بغیر اللہ کی تعریف کے شروع کیا جائے گا وہ بے برکت ہوگا۔ اسی وجہ سے عام طور پر ہر کتاب، اللہ کی تعریف کے ساتھ شروع کی جاتی ہے۔

O- حدیث میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ اس سے بے حد راضی ہوتے ہیں کہ بندہ کوئی لقمہ کھائے یا پانی کا گھونٹ پیئے اور اس پر الحمدللہ کہے۔

O- ایک مرتبہ ایک صحابی حضور ﷺ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے آہستہ سے الحمدللہ کثیراً طیباً مبارکاً فیہ کہا۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ دعا کس نے پڑھی۔ وہ صحابیؓ اس سے ڈرے کہ شائد کوئی نامناسب بات ہوگئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں ہے اس نے بری بات نہیں کہی۔ تب ان صحابیؓ نے عرض کیا کہ یہ دعا میں نے پڑھی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تیرہ فرشتوں کو دیکھا کہ ہر ایک ان میں سے اس کی کوشش کرتا تھا کہ اس کلمہ کو سب سے پہلے وہ لیجائے۔

O- حدیث شریف میں ہے کہ جب کسی کا بچہ مر جاتا ہے تو حق تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میرے بندے کے بچہ کی روح نکال لی۔ وہ عرض کرتے ہیں کہ نکال لی۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ پھر میرے بندے نے اس پر کیا کیا۔ عرض کرتے ہیں کہ تیری حمد و ثناء بیان کی اور "انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پڑھا۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا اس کے بدلے میں جنت میں ایک گھر اس کے

لئے بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد (تعریف کا گھر) رکھو۔

O۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے بہترین ذکر لاالہ اور سب سے بہترین دعا الحمد للہ ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

O۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ نے فرمایا جس شخص نے سبحان اللہ العظیم و بحمدہ ایک بار کہا اس کے لئے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگایا جاتا ہے۔ (ترمذی)

O۔ عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز جن لوگوں کو سب سے پہلے جنت کی طرف بلایا جائے گا وہ، وہ لوگ ہوں گے جو خوشی و راحت اور تکلیف و غم الغرض ہر حال میں خدا کی حمد کرتے ہوں گے یعنی الحمد کہتے ہوں گے۔ (بیہقی)

O۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے سبحان اللہ و بحمدہ دن میں سو بار کہا اس کے سب گناہ دور کئے جاتے ہیں۔ اگرچہ دریا کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔ (بخاری و مسلم)

O۔ حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ جن چیزوں سے تم اللہ کا ذکر کرتے ہو۔ ان میں سے سبحان اللہ، الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ بھی ہیں اور یہ عرش الہیٰ کے چاروں جانب چکر کاٹتے رہتے ہیں اور ان میں ایسی آوازیں آتی ہیں جیسا کہ شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے اور وہ اللہ کو اپنے پڑھنے والے کی یاد دلاتے رہتے ہیں کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ تمہارا بھی عرش الہیٰ کے پاس اسی طرح ذکر ہوتا رہے۔ (حاکم)

O۔ حدیث شریف میں ہے کہ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب چار کلمات ہیں۔ سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور تمہیں اختیار ہے کہ ان میں سے

جونسا چاہے پہلے پڑھو۔

مشاہدہ الحمدللہ:۔

مردانہ محافل کے علاوہ خواتین کی بھی ماہانہ و ہفت روزہ محافل ذکر منعقد ہوتی ہیں۔ خانیوال میں خواتین کی محفل میں ایک پیر بہن (مسز ظہور) کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم کا مشاہدہ کچھ اس طرح کروایا۔ (مسز ظہور) بتاتی ہیں کہ محفل ذکرمیں میں نے دیکھا کہ جب ہم "الحمدللہ" کا ذکر کرتی ہیں تو وہ ذکر نور کی صورت میں اہل ذکر کے منہ سے ظاہر ہو رہا ہے یہ نور آسمان کی طرف بلند ہو رہا ہے اور اس نور کی بدولت تمام محفل منور ہو رہی ہے۔

الحمدللہ ذکر کا طریقہ:۔

ذکر کرتے ہوئے مفہوم ذہن میں رکھیں اور تصور یہ باندھیں کہ میرے دل پر یہ کلمہ لکھا ہوا ہے جو میرے ذکر کرنے سے چمک اٹھتا ہے اور ہر ضرب سے اس کی چمک میں اضافہ ہو رہا ہے۔

اللہ اکبر

اللہ اکبر کا مطلب ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"بے شک اللہ ہی عالی شان اور بڑائی والا ہے"۔ (سورہ لقمان)

سورہ مومن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"پس حکم اللہ ہی کیلئے ہے جو عالی شان ہے، بڑے رتبہ والا ہے"۔ ان آیات میں اللہ جل شانہ کی بڑائی اور عظمت کی ترغیب اور اس کا حکم فرمایا گیا ہے۔ احادیث میں بھی خصوصیت کے ساتھ اللہ تبارک و تعالیٰ کی بڑائی کا حکم

اور اس کی ترغیب کثرت سے وارد ہوئی ہے۔

O۔ حدیث شریف میں ہے۔ ارشاد ہوتا ہے جب یہ دیکھو کہ کہیں آگ لگ گئی تو تکبیر (یعنی اللہ اکبر کثرت سے) پڑھا کرو یہ اس کو بجھا دے گی۔

O۔ دوسری حدیث شریف میں ہے جب بندہ تکبیر کہتا ہے تو (اس کا نور) زمین سے آسمان تک سب چیزوں کو ڈھانپ لیتا ہے۔

O۔ ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ مجھے جبریل علیہ السلام نے تکبیر کا حکم دیا۔

O۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نماز ختم ہونے کو تکبیر سے پہچانتا۔ یعنی آپ نماز کے آخر میں بلند آواز سے اللہ اکبر فرماتے۔

(بخاری و مسلم)

ضعفاء اور بوڑھوں کیلئے بالخصوص عورتوں کیلئے کس قدر سہل اور مختصر چیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تجویز فرما دی ہے دیکھیئے ایسی مختصر چیزوں پر جن میں نہ زیادہ مشقت ہے، نہ چلنا پھرنا ہے، کتنے بڑے بڑے اجر اور ثواب کا وعدہ ہے۔ کتنی کم نصیبی ہوگی اگر ان کو وصول نہ کیا جائے۔

O۔ حضرت ام سلیمؓ کہتی ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ کوئی چیز مجھے تعلیم فرما دیجئے۔ جس کے ذریعے سے نماز میں دعا کیا کروں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر۔ ۱۰، ۱۰۔ مرتبہ پڑھ لیا کرو اور جو چاہے اس کے بعد دعا کیا کرو۔ دوسری حدیث میں ہے کہ اس کے بعد یہ ارشاد فرمایا کہ جو چاہے دعا کیا کرو حق تعالیٰ شانہ اس دعا پر فرماتے ہیں ہاں ہاں (میں نے قبول کی)۔ کتنے سہل اور معمولی الفاظ ہیں جن کو نہ یاد کرنا پڑتا ہے نہ ان میں کوئی محنت اٹھانی پڑتی ہے دن بھر ہم لوگ فضول باتوں میں گذار دیتے ہیں۔ کسی بھی کام میں مشغول ہوں اگر زبان سے ان تسبیحوں کو پڑھتے رہیں تو دنیا کی

کمائی کے ساتھ ہی آخرت کی کتنی بڑی دولت ہاتھ آجائے گی۔

O۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ تشریف لے جا رہے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ایک پودا لگا رہے ہیں۔ دریافت فرمایا کیا کر رہے ہو انہوں نے عرض کیا درخت لگا رہا ہوں ارشاد فرمایا میں بتاؤں بہترین پودے جو لگائے جائیں۔ سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہر کلمہ سے ایک درخت جنت میں لگتا ہے۔

O۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تمہیں ہم کوئی حدیث سناتے ہیں تو قرآن شریف سے اس کی سند اور تائید بتا دیتے ہیں۔ مسلمان جب سبحان اللہ وبحمدہ اور الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر پڑھتا ہے تو فرشتہ اپنے پروں میں نہایت احتیاط سے ان کلموں کو آسمان پر لے جاتا ہے اور جس آسمان پر سے گذرتا ہے اس آسمان کے فرشتے اس پڑھنے والے کیلئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

O۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو اپنی حفاظت کا انتظام کر لو۔ کسی نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ کسی دشمن کا حملہ درپیش ہے۔ حضور نے فرمایا نہیں بلکہ جہنم کی آگ سے حفاظت کا انتظام کر لو اور وہ سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر کا پڑھنا ہے کہ یہ قیامت کے دن آگے بڑھنے والے کلمے ہیں اور یہی باقیاتِ صالحات ہیں۔

اللہ اکبر کے ذکر کا طریقہ:۔

اللہ عزوجل کی کبریائی و عظمت ذہن میں رکھتے ہوئے اس طرح ذکر کرے کہ جیسے یہ کلمہ میرے دل پر نور سے نقش ہے اور میری ہر ضرب سے یہ چمکتا ہے اور اس کی چمک میں اضافہ ہوتا ہے۔

پیرومرشد قبلہ لاثانی سرکار فرماتے ہیں کہ جب بندہ اپنے رب کو ان کلمات سے یاد کرتا ہے اور کہتا ہے ''سبحان اللہ'' اے اللہ تو پاک ہے اور روزانہ دن میں کئی مرتبہ یہ الفاظ ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے بندے بے شک تو سچ کہہ رہا ہے میں تو ہوں ہی پاک۔ آ۔ اب تجھے بھی گناہوں غلطیوں اور لغزشوں سے پاک کر دوں اس طرح جب بندہ ''الحمدللہ'' پکارتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے اے بندے بے شک تمام تر تعریفیں میرے لئے ہیں۔ آ۔ اب تجھے بھی اس قابل بنا دوں کہ لوگ تیری تعریف کریں اور جب بندہ اللہ اکبر کے الفاظ سے اپنے رب کو یاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بندے بے شک کبریائی میری ذات کے لئے ہے آ۔ اب تجھے بھی اپنی مخلوق میں بڑا بنا دوں۔

خواتین کی محفل ذکر میں ہماری ایک پیر بہن کو مشاہدہ ہوا وہ کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ گنہگار پر بھی اپنی رحمت کی اور محفل پاک میں جب اللہ اکبر کا ذکر شروع ہوا تو میں نے دیکھا کہ محفل میں چاروں طرف حتی کہ فضا میں بھی اللہ اکبر لکھا ہوا ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ کعبہ شریف فضا میں لہراتا ہوا آیا اور تمام اسم مبارک خانہ کعبہ کے اندر چلے گئے اور اس میں سے سفید رنگ کا نور نکل کر اہل محفل پر بارش کی طرح برس رہا ہے۔

اللہ الصمد

''اللہ بے نیاز ہے''۔

مفہوم یہی ذہن میں رکھنا ہے کہ یا اللہ! تو ہر چیز سے بے نیاز ہے مجھے بھی مخلوق اور دنیاوی مشاغل سے بے نیاز کر دے تصور یہی کرے کہ یہ کلمہ سرخ سنہرے حروف سے دل پر لکھا ہے جو میرے ذکر کرنے پر دل کو جگمگا رہا

ہے "صمد" وہ ذات ہے جسے تمام مخلوق اپنی حاجتوں اور مصائب کے وقت پکارتی ہو اور وہ ذات جو کھانے پینے اور ضروریات بشریہ سے بے نیاز ہو۔

مشائخ عظام فرماتے ہیں اس سے باطن کی صفائی بہت جلد ہوتی ہے۔ تنگی رزق کے دور کرنے کیلئے یہ بہت اچھا نسخہ ہے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں یہ کلمہ اسم اعظم ہے اور تنویر قلب اور تصفیہ قلب کیلئے سریع الاثر ہے۔

اسم صمد کی خاصیت خیر و صلاح ہے۔ پس جو شخص اس کو صبح کے وقت سو بار پڑھے اس پر آثار صدق و صدیقیت ظاہر ہونا شروع ہوں گے اور "لمعہ" میں ہے کہ اس کا ذاکر بھوک کے الم کو محسوس نہ کرے گا جب تک کہ اس کا ذاکر رہے۔ اس اسم کا ورد جو بحالت وضو کرے گا تو خلق سے بے پرواہ ہو جائے گا۔

توبہ استغفار

اسماء الحسنیٰ میں درج ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور رسولوں کو اس لئے معبوث فرمایا کہ انسان کو اپنا برا بھلا اور گناہ و ثواب کا علم حاصل ہو جائے۔ تاکہ وہ اخروی زندگی میں عذاب سے محفوظ رہ سکیں لیکن رشد و ہدایت کے بعد بھی بعض اوقات انسان سے غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں اور شیطان انہیں دھوکہ دے کر راہ حق سے غافل کر دیتا ہے اور انسان خدا کی نافرمانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مالک کی نافرمانی کا تقاضا یہ تھا کہ ہمیں اسی وقت سزا دی جاتی لیکن تب بھی یہ اس کی شان کریمی ہے کہ اس نے وہ ذرائع بھی بیان فرمائے کہ جن سے بندہ پھر قرب الہٰی حاصل کر سکتا ہے اور اپنی غلطی کا ازالہ کر سکتا ہے اور اس کی شکل یہ ہے کہ بارگاہ خداوندی میں معافی کا خواستگار ہو اور گذشتہ غلطی پر معافی کا طالب ہو اور آئندہ کیلئے اس سے عہد کرے کہ کبھی اس غلطی اور گناہ کا

مرتکب نہ ہو گا۔ جب انسان کو یہ احساس ہو جائے تو سمجھ لے کہ غلطی کا ازالہ ہو چکا اور اسے مغفرت خداوندی نے ڈھانپ لیا ہے کیونکہ جو ہمیشہ کیلئے راندہ درگاہ ہوا اسے توبہ واستغفار کی توفیق ہی عطا نہیں ہوتی۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ ہمارے لئے دو امانتیں ہیں۔ ایک نے پردہ کر لیا۔ یعنی حضرت محمد ﷺ اور دوسری قیامت تک ہمارے ساتھ ہے یعنی توبہ۔ اگر یہ بھی نہ رہے تو ہم ہلاک ہو جائیں۔ ثابت ہوا کہ توبہ دراصل انسان کا ذریعہ نجات ہے۔

توبہ اس وقت تک حقیقی نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اللہ کی رضا کی خاطر نہ ہو۔ جو توبہ کر گیا وہ تر گیا۔ توبہ وہ دروازہ ہے جس میں داخل ہونے سے انسان اللہ کی بارگاہ میں مردود کی بجائے محبوب، دشمن کی بجائے دوست، دوزخ کی بجائے جنت کا حقدار بن جاتا ہے۔ توبہ گناہوں کا ایسا تریاق ہے جو انسان کو اس طرح معصوم اور پاک کر دیتا ہے جیسا کہ ماں کے پیٹ سے اس نے ابھی جنم لیا ہو۔ بارگاہ رب العزت کی رحمت اتنی وسیع ہے کہ وہاں بڑے سے بڑے مجرم کو بھی توبہ سے پناہ مل سکتی ہے۔ اللہ کے رحم و کرم کی یہ کتنی بے نیازی ہے کہ خواہ کتنا ہی کوئی خطا کار، سیاہ کار، بدکار یا گنہگار ہی کیوں نہ ہو اگر اللہ کے حضور میں جھک جائے تو معافی ضرور مل جاتی ہے۔

یہ فضیلت صرف استغفار ہی کو حاصل ہے کہ اللہ رب العزت، نبی ﷺ، تمام انبیاء کرام نے استغفار کا حکم دیا اور تمام کا اس پر اجماع رہا۔ اولیاء کرام بھی سالکین کو زیادہ سے زیادہ استغفار کا حکم دیتے ہیں۔

O۔ حدیث شریف میں ہے "قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر تم اتنی غلطیاں کرو جو زمین و آسمان تک بھر جائیں پھر اللہ سے

استغفار کرو۔ وہ تمہاری مغفرت فرمائے گا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم لوگ خطا نہ کرتے تو اللہ تمہاری جگہ نئی قوم پیدا کرتا۔ جو خطائیں کرتی پھر خدا تعالیٰ سے مغفرت کی طالب ہوتی اور خدا تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتے"۔

O۔ حدیث شریف میں ہے۔ ابلیس نے خدا تعالیٰ سے کہا کہ مجھے تیری عزت وجلال کی قسم ہے کہ جب تک انسانوں کا وجود رہے گا۔ میں انہیں ضرور گمراہ کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا مجھے بھی میرے عزت وجلال کی قسم ہے جب تک لوگ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے میں بھی ان کی ضرور مغفرت کرتا رہوں گا اور مغفرت اخروی کے علاوہ دنیا میں بھی اس وقت تک عذاب نازل نہیں ہوتا جب تک لوگ استغفار کرتے رہتے ہیں۔ یعنی استغفار عذاب کو روکنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

O۔ حدیث شریف میں ہے "جب کسی روز کراماً کاتبین انسان کا اعمال نامہ خدا کے سامنے پیش کرتے ہیں اور اس کے اول و آخر استغفار ہوتا ہے (یعنی بندہ کو صبح اٹھتے بھی استغفار کہا ہو اور رات کو سوتے وقت بھی) تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں اس صحیفے میں دونوں استغفاروں کے درمیان جو چیز ہے۔ میں نے اس کی بندے کیلئے مغفرت کی۔

O۔ حدیث شریف میں ہے

"بندہ جب گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے اے میرے پروردگار مجھ سے غلطی سرزد ہو گئی۔ میرے گناہ معاف فرما دیجئے تو اللہ تعالیٰ یہ ارشاد فرماتا ہے کہ میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ میں گناہ معاف بھی کرتا ہوں اور گناہوں پر مواخذہ بھی کرتا ہوں۔ میں نے اپنے بندے کو معاف کیا پھر کچھ روز تک جب تک اللہ چاہے

بندہ گناہ سے رکا رہتا ہے۔ پھر گناہ کرتا ہے اور شرمندہ ہو کر کہتا ہے۔ اے میرے پروردگار! میں نے غلطی کی تو میری غلطی معاف فرما۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ جانتا ہے کہ میں سزا بھی دیتا ہوں اور معاف بھی کرتا ہوں۔ میں نے اپنے بندے کو معاف کیا۔ پھر تیسری بار بندہ غلطی کرتا ہے اور پھر اقرارِ جرم کرتا ہے تو ارشاد ہوتا ہے کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ میں سزا بھی دیتا ہوں اور معاف بھی کرتا ہوں۔ میں نے اپنے بندے کو تین بار معاف کیا۔

O۔ حدیث شریف میں ہے "جو شخص چاہے کہ قیامت کے دن اس کا نامہ اعمال اس کو خوش کردے تو اس کو کثرت سے توبہ استغفار کرتے رہنا چاہیئے۔

جو شخص بدزبان فحش گفتار ہو اسے پابندی سے استغفار پڑھتے رہنا چاہیئے۔

O۔ حدیث شریف میں ہے۔ حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی بدزبانی اور فحش کلامی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا تم استغفار کیوں نہیں کرتے۔ (استغفار ہی تو اس عیب کو دور کرتا ہے)

O۔ حدیث شریف میں ہے۔ جس شخص نے ہر گناہ کے بعد توبہ و استغفار کر لیا اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا۔ اگرچہ وہ ستر مرتبہ توبہ و استغفار کے بعد بھی گناہ کرے۔

O۔ حدیث قدسی میں آیا ہے "اللہ تعالیٰ اولاد آدم سے خطاب فرما کر کہتے ہیں اے آدم کی اولاد! بے شک تو جب تک مجھ سے دعا مانگتا رہے گا اور (مغفرت کی) امید رکھے گا میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا۔ کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں مطلق پرواہ نہ کروں گا۔ اے آدم کی اولاد اگر تیرے گناہ (زمین سے) آسمان کی بلندی تک بھی پہنچ جائیں گے اور پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے گا۔ تو میں تیرے

گناہ بخش دوں گا پھر تو میرے سامنے اس حالت میں پیش ہو گا کہ تو نے کسی بھی چیز کو میرے ساتھ شریک نہیں کیا تو میں بھی زمین بھر مغفرت تیرے لئے ضرور لاؤں گا۔ (وسیع مغفرت سے سرفراز کر دوں گا)

کلمہ طیبہ

کلمہ طیبہ پر ایمان اسلام کا دارومدار ہے۔ اس کے بغیر دنیا کا کوئی عمل مقبول نہیں کوئی بڑی سے بڑی نیکی اور کوئی بڑے سے بڑا عمل کیوں نہ ہو اس کے بغیر سب اکارت ہیں۔ یہی تو وہ کلمہ ہے کہ جو کفر و اسلام میں تمیز پیدا کرتا ہے اور مسلمان کو مسلم کے خطاب سے اسی کلمہ کی بدولت نوازا جاتا ہے اسی کلمہ کی بدولت مکہ کی وادی میں ہلچل مچی تھی۔ اسی کیلئے ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث کیا گیا۔ اسی کیلئے قرآن نازل ہوا اور اسی کی خاطر آدم سے لیکر حضور ﷺ تک تمام انبیاء مبعوث ہوئے۔ یہی وہ کلمہ ہے جس کی بدولت نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے سختیاں اور مصیبتیں جھیلیں۔ اسی کی بدولت ہزارہا نے جام شہادت نوش کئے۔ یہی وہ چیز تھی کہ جس نے مسلمانوں کو ایک روز دنیا کا مالک بنا دیا۔

کلمہ طیبہ کے فضائل قرآن کریم کی روشنی میں

کلمہ طیبہ جس کو کلمہ توحید بھی کہا جاتا ہے۔ جس کثرت سے قرآن پاک اور احادیث شریف میں ذکر کیا گیا ہے شائد ہی اس کثرت سے کوئی دوسری چیز ذکر کی گئی ہو اور جب کہ اصل مقصود تمام شرائع اور تمام انبیاء کی بعثت سے توحید ہی ہے تو پھر جتنی کثرت سے اس کا بیان ہو وہ کم ہے۔ کلام

پاک میں مختلف عنوانات اور مختلف ناموں سے اس پاک کلمہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ جن میں یہ کلمہ طیبہ، قول ثابت، کلمہ تقویٰ، مقالید السموات والارض وغیرہ الفاظ سے ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ آئندہ آیات میں آرہا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

الم ترکیف ضرب اللہ مثلاً کلمۃ طیبۃ کشجرۃ۔ طیبۃ اَصلُھَا ثابت و فر عُھَا فی السماء۔ تؤتی اُکُلَھَا کل حین باذن ربھا۔ ویضرب اللہ الامثال للناس لعلھم یتذکرون۔

(سورۃ ابراہیم۔ نمبر ۲۴-۲۵ رکوع ۶)

ترجمہ:۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی اچھی مثال بیان فرمائی ہے کلمہ طیبہ کی کہ وہ مشابہ ہے ایک عمدہ پاکیزہ درخت کے جس کی جڑ زمین کے اندر گڑی ہوئی ہو اور اس کی شاخیں اوپر آسمان کی طرف جا رہی ہو اور وہ درخت اللہ کے حکم سے ہر فصل میں پھل دیتا ہو اور اللہ تعالیٰ مثالیں اس لئے بیان فرماتا ہے تاکہ لوگ خوب سمجھ لیں۔

سورہ فتح میں ارشاد ہوتا ہے۔

فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی المؤمنین والز مھم کلمۃ التقویٰ وکانوآ احقّ بھا واھلھا۔ (سورۃ فتح۔ رکوع ۲) پارہ ۲۶

ترجمہ:۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنی سکینہ (خاص رحمت) اپنے رسول ﷺ پر اور مومنین پر نازل فرمائی اور ان کو تقوی کے کلمہ پر جمائے رکھا اور وہی اس تقوی کے کلمہ کے مستحق اور اہل تھے"۔

تقوی کے کلمہ سے مراد اکثر روایات میں کلمہ طیبہ ہی وارد ہوا ہے چنانچہ حضرت ابوہریرۃؓ اور حضرت سلمہؓ نے حضور اقدس ﷺ سے یہی نقل کیا ہے کہ اس سے مراد لا الہ الا اللہ ہے۔

ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قد افلح من تزکیٰ۔ (سورہ اعلیٰ، رکوع۱)

''فلاح کو پہنچ گیا وہ شخص جس نے تزکیہ کر لیا۔ (پاکی حاصل کی)۔

حضرت جابرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ تزکیٰ سے مراد یہ ہے کہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دے اور بتوں کو خیر باد کہے۔ حق تو یہ ہے کہ سارا کلام مجید ہی کلمہ طیبہ کا مفہوم ہے کہ اصل مقصد تمام قرآن شریف کا اور تمام دین کا توحید ہی ہے۔

کلمہ طیبہ کی فضیلت احادیث مبارکہ کی رو سے

کلمہ طیبہ کی ترغیب اور فضائل میں بے شمار احادیث مبارکہ ہیں سب کا احاطہ ناممکن ہے۔ اس لئے چند احادیث بطور نمونہ کے ذکر کی جاتی ہیں۔

O۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام اذکار میں افضل لاالہ الا اللہ ہے اور تمام دعاؤں میں افضل الحمدللہ ہے۔

چونکہ یہ کلمہ دین کی اصل، ایمان کی جڑ ہے۔ اس لئے جتنی بھی اس کی کثرت کی جائے گی اتنی ہی ایمان کی جڑ مضبوط ہو گی۔ ایمان کا دارومدار اسی کلمہ پر ہے بلکہ دنیا کے وجود کا مدار بھی اسی کلمہ پر ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

O۔ صحیح حدیث میں وارد ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک کوئی ''لاالہ الا اللہ'' کہنے والا زمین پر ہو۔

O۔ حضرت ابوہریرہؓ نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ نفع اٹھانے والا قیامت کے دن کون شخص ہو

گا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے احادیث پر تمہاری حرص دیکھ کر یہی گمان تھا کہ اس بات کو تم سے پہلے کوئی دوسرا شخص نہ پوچھے گا (پھر ارشاد فرمایا) کہ سب سے زیادہ سعادت مند اور میری شفاعت کے ساتھ نفع اٹھانے والا وہ شخص ہوگا جو دل کے خلوص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہے۔

O۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ دل سے حق سمجھ کر اس کو پڑھے اور اسی حال میں مر جائے مگر وہ جہنم پر حرام ہو جائے گا وہ "کلمہ لا الہ الا اللہ" ہے۔

O۔ حدیث شریف میں ہے کہ لا الہ الا اللہ کہنے والوں پر نہ موت کے وقت وحشت ہوگی نہ قبر کے وقت۔

O۔ حضرت لیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ کی امت کے اعمال (حشر کے ترازو میں) اس لئے سب سے زیادہ بھاری ہیں کہ ان کی زبانیں ایک ایسے کلمہ کے ساتھ مانوس ہیں جو ان سے پہلی امتوں پر بھاری تھا۔ وہ کلمہ "لا الہ الا اللہ" ہے۔

صوفیاء کی اصطلاح میں ایک معمولی چیز پاس انفاس ہے یعنی اس کی مشق کہ کوئی سانس اللہ کے ذکر کے بغیر اندر نہ جائے نہ باہر آئے۔ امت محمدیہ ﷺ کے کروڑوں ایسے افراد ہیں جن کو اس کی مشق حاصل ہے تو پھر کیا تردد ہے حضرت عیسی علیہ السلام کے اس فرمان میں کہ ان کی زبانیں اس کلمہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ مانوس اور منقاد ہوں گی۔

O۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اور حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ اس واقعہ کی تصدیق کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے حضور ﷺ نے دریافت فرمایا "کوئی اجنبی (غیر مسلم) تو مجمع میں نہیں" ہم نے عرض کیا

"کوئی نہیں" ارشاد فرمایا کہ کواڑ بند کر دو اس کے بعد ارشاد فرمایا "ہاتھ اٹھاؤ اور کہو لا الہ الا اللہ" ہم نے تھوڑی دیر ہاتھ اٹھائے رکھے (اور کلمہ طیبہ پڑھا) پھر فرمایا "الحمد للہ۔ اے اللہ تو نے مجھے یہ کلمہ دے کر بھیجا ہے اور اس کلمہ پر جنت کا وعدہ کیا ہے اور تو وعدہ خلاف نہیں ہے" اس کے بعد حضور ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ "خوش ہو جاؤ اللہ نے تمہاری مغفرت فرما دی۔"

صوفیاء کرام نے اس حدیث مبارکہ سے مشائخ کا اپنے مریدین کی جماعت کو ذکر تلقین کرنے پر استدلال کیا ہے۔ چنانچہ "جامع الاصول" میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ کا صحابہ رضی اللہ عنہم سے اجتماعی اور انفرادی ذکر کرنا ثابت ہے اور جماعت کو ذکر تلقین کرنے میں اس حدیث کو پیش کیا ہے۔

O۔ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ فرماتے ہیں کہ ایمان کی ستر (۷۰) سے زیادہ شاخیں ہیں۔ ان میں سب سے افضل لا الہ الا اللہ ہے اور سب سے ادنیٰ راہ سے تکلیف کا دور کرنا اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

O۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک لوگ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہ کر لیں۔"

O۔ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں درخواست کی کہ مجھ کو کوئی ایسی شے بتایئے کہ میں اس کے ذریعے تجھے یاد کیا کروں اور اس کے ذریعے تجھ سے دعا مانگا کروں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام تو لا الہ الا اللہ پڑھا کر۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے مولا تیرا ہر بندہ یہی پڑھتا ہے۔ مجھے کوئی ایسی شے بتایئے جو میرے لئے خاص ہو۔ ارشاد فرمایا اے موسیٰ علیہ السلام! اگر ساتوں آسمان اور میرے سوا ان کی تمام آبادی اور ساتوں زمینیں ایک پلڑہ میں

رکھ دی جائیں اور ایک پلڑہ میں لاالہ الااللہ رکھا جائے تو یہ ان سے بھاری رہے گا۔

O۔ سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تم اپنے ایمان کو تازہ کرتے رہا کرو" صحابہ کرامؓ نے عرض کیا "یارسول اللہ! ایمان کو کس طرح تازہ کریں۔" آپ ﷺ نے فرمایا "کثرت سے لاالہ الااللہ کہتے رہا کرو۔"

O۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لاالہ الااللہ کو اللہ تک پہنچنے سے کوئی چیز نہیں روکتی۔"

O۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب بھی کوئی بندہ دل سے لاالہ الااللہ کہتا ہے تو اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش پر پہنچ جاتا ہے جب تک کہ وہ بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہا ہو۔

O۔ حدیث شریف میں ہے کہ لاالہ الااللہ (کا ذکر) کوئی گناہ باقی نہیں رہنے دیتا اور کوئی بھی عمل اس کے برابر نہیں۔

O۔ میرے آقا شفیع المذنبین ﷺ ارشاد فرماتے ہیں "جس شخص نے (دل سے) لاالہ الااللہ کہا وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اگرچہ اس نے زنا اور چوری جیسے گناہ بھی کئے ہوں اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو۔" (تین مرتبہ فرمایا)۔

O۔ سیدنا رحمتہ للعالمین ﷺ کا ارشاد ہے "جس شخص نے لاالہ الااللہ کہا اور اس کے دل میں جو برابر بھی ایمان یا خلوص ہوگا وہ دوزخ سے نکال لیا جائے گا اور جس شخص نے یہ کلمہ کہا اور اس کے دل میں گیہوں کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوگا، یا خلوص ہوگا وہ بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔"

جہاں بھی ہو، جس وقت بھی جتنا ممکن ہو لاالہ الااللہ کا ذکر کرو۔

O۔ حضرت انسؓ سے مروی حدیث شریف میں ہے جو بندہ رات یا دن میں کسی وقت بھی لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اس کے اعمالنامہ سے برائیاں دھل جاتی ہیں اور ان کی جگہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

O۔ حدیث شریف میں ہے "لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنا جنت کی کنجیاں ہیں۔" حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عرش کے سامنے نور کا ایک ستون ہے جب کوئی شخص لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو وہ ستون ہلنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ ٹھہر جا۔ وہ عرض کرتا ہے کیسے ٹھہروں؟ حالانکہ کلمہ طیبہ پڑھنے والے کی ابھی تک مغفرت نہیں ہوئی۔ ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا میں نے مغفرت کردی تو وہ ستون ٹھہر جاتا ہے۔

کلمہ طیبہ کا کثرت سے ورد کرنا اخلاص پیدا کرتا ہے۔ اسی لئے اس پاک کلمہ کا نام کلمۂ اخلاص ہے اللہ کے ہاں وزن اخلاص کا ہے جس قدر اخلاص سے کوئی کام کیا جائے گا۔ اتنا ہی وزنی ہوگا۔ اسی کلمہ کا نام جلاء القلوب (دلوں کی صفائی) ہے۔ اسی وجہ سے صوفیہ کرام اس کا ورد کثرت سے بتاتے ہیں۔

O۔ حدیث شریف میں ہے "جو شخص سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھا کرے اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائیں گے کہ چودھویں رات کے چاند کی طرح اس کا چہرہ روشن ہوگا۔" لا الہ الا اللہ سب اذکار سے افضل ہے جس کی وجہ صوفیاء کرام نے یہ لکھی کہ دل کے پاک ہونے میں اس ذکر کو خاص مناسبت ہے۔ اس کی برکت سے دل ساری ہی گندگیوں سے پاک ہوجاتا ہے۔

O۔ ہمارے ہادی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں "لا الہ الا اللہ حق تعالیٰ کے غصہ کو دور کرتا رہتا ہے جب تک کہ دنیا کو دین پر ترجیح نہ دینے لگیں اور

جب دنیا کو دین پر ترجیح دینے لگیں اور لا الہ الا اللہ کہتے رہیں تو حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم اپنے دعویٰ میں سچے نہیں ہو۔"

O۔ صاحب " احیاء نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے خطبہ پڑھا۔ جس میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص لا الہ الا اللہ کو اس طرح کہے کہ خلط ملط نہ ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ حضور ﷺ اس کو واضح فرما دیں خلط ملط کا کیا مطلب ہے ارشاد فرمایا کہ دنیا کی محبت اور اس کی طلب میں لگ جانا۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ انبیاء کی سی باتیں کرتے ہیں اور متکبر اور جابر لوگوں کے سے عمل کرتے ہیں۔ اگر کوئی اس کلمہ کو اس طرح کہے کہ یہ عمل نہ کرتا ہو تو جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے۔"

O۔ حدیث شریف میں ہے جو شخص باوضو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے بارہ کرامتیں عطا فرمائے گا۔

اسلام کی حالت میں دنیا سے اٹھایا جائے گا۔
جان کنی کی سختی اس پر آسان ہو گی۔
اس کی قبر روشن ہو گی۔
منکر نکیر اس کے پاس اچھی صورت میں آئیں گے۔
قیامت کے دن شہداء کی جماعت کے ساتھ اس کو نامہ اعمال پا جائے گا۔
میزان عمل میں اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری ہو گا۔
پل صراط پر بجلی کی طرح گذر جائے گا۔
اس کے جسم کو اللہ تعالیٰ دوزخ پر حرام کر دے گا۔

شراب طہور سے وہ سیراب کیا جائے گا۔

جنت میں اس کو ستر حوریں ملیں گی

سرکارِ مدینہ ﷺ کی شفاعت اس کو نصیب ہوگی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا دیدار اس کو حاصل ہوگا۔

(تذکرۃ الواعظین)

O۔ ساقی کوثر ﷺ کا ارشاد ہے "جو کوئی بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک لا الہ الا اللہ کا ورد کرتا ہے اور درمیان میں دنیاوی بات نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور جنت عطا فرمائیں گے اور جو کوئی وضو کرتے وقت یہی کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ ہر قطرے کے بدلے میں ایک فرشتہ پیدا کرے گا جو قیامت تک کلمہ پڑھے گا۔ ان سب کا ثواب اس شخص کو ملے گا۔"

O۔ ایک مرتبہ تاجدار مدینہ ﷺ بیان فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! میں بہت گنہگار ہوں۔ بیان ختم کرنے کے بعد سرکار کل عالم ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تیرے گناہ ستاروں سے بھی زیادہ ہیں؟ اس نے جواب دیا ہاں یارسول اللہ ﷺ، پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا، کیا بارش کے قطروں سے بھی زیادہ ہیں؟ اس نے جواب دیا ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا درختوں کے پتوں سے بھی زیادہ ہیں؟ اس نے جواب دیا، ہاں پھر آپ ﷺ نے پوچھا کیا تیرے گناہ اللہ کی رحمت سے بھی زیادہ ہیں؟ اس سوال پر وہ خاموش ہو کر رونے لگا۔ سرکار نبی کریم ﷺ نے فرمایا لا الہ الا اللہ کہہ، اللہ تیرے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔"

O۔ حدیث شریف میں ہے "جو کوئی صدق دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے تو اس کے منہ سے ایک سبز رنگ کا پرندہ نکلتا ہے جس کے دونوں

بازوؤں میں سفید موتی اور یاقوت جڑے ہوئے ہوتے ہیں اور اس پرندے کے دس ہزار سر ہوتے ہیں۔ ہر سر میں دس ہزار منہ، ہر منہ میں دس ہزار زبانیں اور وہ ہر زبان سے دس ہزار نعمت (بولیوں) میں خدا کی تسبیح کرتا ہوا اور کلمہ پڑھنے والوں کیلئے استغفار کرتا ہوا آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے اور عرش الہیٰ کے نیچے پہنچ کر تسبیح اور استغفار میں مشغول ہو جاتا ہے اس پرندے کو اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے کہ جنت میں داخل ہو جا۔ وہ عرض کرتا ہے کہ یااللہ! میں جنت کی طرف اس وقت تک نہ جاؤں گا جب تک تو اس شخص کو نہ بخش دے گا۔ جس کے منہ سے میں نکلا ہوں۔ ارشاد ہوتا ہے "اے کلمہ طیبہ! سن کہ اس نیک بندے کی زبان پر تو پورے طور سے ابھی جاری بھی نہ ہوا تھا کہ میں اس کے تمام گناہ بخش چکا تھا۔ پھر اس پرندے کو ستر ہزار زبانیں عطا کی جاتی ہیں اور وہ ہر زبان سے اس کلمہ پڑھنے والے کیلئے دعائے مغفرت کرتا ہے۔ جب قیامت کا دن آئے تو یہ پرندہ اس نیک بندے کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ اس کو جنت میں لے جائے گا۔ (تذکرۃ الواعظین)۔

O۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میت کو لاالہ الااللہ کی تلقین کیا کرو جو شخص مرتے وقت اس کلمہ کو کہتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اگر کوئی تندرستی ہی میں کہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا پھر تو اور بھی زیادہ جنت کو واجب کرنے والا ہے۔

O۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نبی پاک ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ لاالہ الااللہ اور استغفار کو بہت کثرت سے پڑھا کرو۔ شیطان کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو گناہوں سے ہلاک کیا اور انہوں نے مجھے لاالہ الااللہ اور استغفار سے ہلاک کر دیا۔ جب میں نے دیکھا (کہ کچھ بھی نہ ہوا) تو میں نے ان کو ہوائے نفس سے ہلاک

کیا اور وہ اپنے آپ کو ہدایت پر سمجھتے ہیں۔

O۔ حضرت ابو علی دقاقؓ فرماتے ہیں جب بندہ اخلاص سے لا الہ کہتا ہے تو ایک دم دل صاف ہو جاتا ہے (جیسے آئینہ پر بھیگا ہوا کپڑا پھیرا جاتا ہے) پھر وہ الا اللہ کہتا ہے تو صاف دل پر اس کا نور ظاہر ہوتا ہے۔

O۔ حضرت خواجہ عبدالخالق سلسلہ نقشبندیہ کے درویش گذرے ہیں مشائخ نقشبند میں درج ہے کہ ان کی ملاقات ایک دن حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا میں تم کو ایک سبق بتاتا ہوں اسے ہمیشہ دہراتے رہنا تم پر اسرار کھل جائیں گے پھر وقوف عددی کی تعلیم کی اور فرمایا حوض میں اترو اور غوطہ لگاؤ اور دل سے کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حضرت خواجہ نے اسی طرح کیا اور اس ورد میں مشغول رہے یہانتک کہ بہت سے اسرار کھل گئے۔

صوفیاء اور عارفین اسی کلمہ کا اہتمام فرماتے ہیں اور سارے اذکار پر اسی کو ترجیح دیتے ہیں اور اس کی جتنی ممکن ہو کثرت کراتے ہیں۔ تجربہ سے اس قدر فوائد اور منافع معلوم ہوتے ہیں کہ کسی دوسرے میں نہیں چنانچہ سید علی بن میمونؓ مغربی کا قصہ مشہور ہے کہ جب شیخ علوان حموی جو ایک معتبر عالم اور مفتی اور مدرس تھے سید صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سید صاحب کی ان پر خصوصی توجہ ہوئی تو ان کو سارے مشاغل درس و تدریس فتویٰ وغیرہ سے روک دیا اور سارا وقت ذکر میں مشغول کر دیا۔ عوام کا تو کام ہی اعتراض کرنا اور گالیاں دینا ہے۔ لوگوں نے بڑا شور مچایا کہ شیخ کے منافع سے دنیا کو محروم کر دیا اور شیخ کو ضائع کر دیا وغیرہ وغیرہ۔ کچھ دنوں بعد سید صاحب کو معلوم ہوا کہ شیخ کسی وقت کلام اللہ کی تلاوت بھی کرتے ہیں، سید صاحب نے اس کو

بھی منع کر دیا۔ پھر تو کہنا ہی کیا سید صاحب پر زندیقی اور بدعتی کا الزام لگنے لگا لیکن چند ہی روز کے بعد شیخ پر ذکر کا اثر ہو گیا اور دل رنگ گیا تو سید صاحب نے فرمایا کہ اب تلاوت شروع کر دو۔ کلام پاک جو کھولا تو ہر ہر لفظ پر وہ وہ علوم و معارف کھلے کہ پوچھنا ہی کیا۔ سید صاحب نے فرمایا کہ میں نے خدانخواستہ تلاوت کو منع نہیں کیا تھا بلکہ اس چیز کو پیدا کرنا چاہتا تھا۔

O۔ حضرت فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر شخص کیلئے ضروری ہے کہ کثرت سے لاالہ الااللہ پڑھتا رہا کرے۔

درود شریف

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم

اے اللہ رحمت اور سلامتی بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ پر آپ ﷺ کی آل پر اور آپ ﷺ کے اصحاب پر۔

درود شریف ہزارہ

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کل ذرة مائة الف الف مرة۔

الٰہی رحمت بھیج ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کی آل پر ہر ذرے کے شمار سے دس لاکھ بار۔

طریقہ:۔

باوضو ہو کر اور دو زانوں (جس طرح التحیات میں بیٹھتے ہیں) بیٹھ کر مقررہ تعداد میں درود شریف پڑھیں۔

نوٹ:۔اس وظیفہ کیلئے یہ تنبیہہ ہے کہ قطعاً بے ادبی اور بے وضو نہیں کرنا چاہیئے نہ ہی چلتے پھرتے درود شریف پڑھنا ہے جب کہ سلسلہ کے دیگر تمام وظائف میں یہ رعایت ہے کہ باامر مجبوری چلتے پھرتے اور بغیر وضو کے بھی تعداد پوری کر سکتے ہیں۔

قبلہ لاثانی سرکار ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے کا طریقہ بیان فرما رہے تھے کہ باادب باوضو پڑھنا چاہیئے آپ نے فرمایا اگرچہ درود شریف وہ واحد عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ ہر حالت میں قبول فرما لیتا ہے مگر عقیدت و محبت کا تقاضا یہ ہے کہ بندہ آقائے کل حضور ﷺ کی بارگاہ میں درود و سلام کا نذرانہ باادب بھیجے۔ ایک واقعہ بھی آپ نے سنایا کہ ایک مرتبہ ایک شخص دم کروانے کیلئے آیا۔ اس کے سارے جسم میں درد تھا میرے قبلہ کا مجھ پر کرم ہے کہ ہر چیز کی اجازت ہے دم کیا تو کوئی فائدہ نہ ہوا۔ دوبارہ کیا پھر بھی کوئی فرق نہیں ہوا۔ مجھے بڑی حیرانی ہوئی جب مراقبہ کیا تو دیکھا کہ اس شخص کے جسم میں سبز نور بھرا ہوا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم کثرت سے درود شریف پڑھتے ہو لیکن باادب نہیں اس نے اقرار کیا کہ میری عادت ہو گئی ہے چلتے، پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے بے وضو ہو یا باوضو درود شریف پڑھتا رہتا ہوں۔ القاء ہوا کہ اس کا علاج ناممکن ہے اگرچہ درود شریف کے اثرات پورے جسم پر آئے لیکن بے ادبی کی وجہ سے وہ تکلیف میں مبتلا کر دیا گیا اس لئے باادب باوضو درود شریف پڑھنا چاہیئے۔

فضائل درود شریف

درود شریف حصول خیر و برکت، ترقی معرفت اور قربت رسول ﷺ کا بہترین ذریعہ ہے۔ قلم کی روشنائی اور بیان کے الفاظ تو ختم ہو سکتے ہیں مگر درود شریف کے فضائل و ثمرات کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جو صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ خود اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی کرتے ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ اللہ نے قرآن کریم میں کافی احکامات صادر فرمائے مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ۔ مگر کسی جگہ پر ارشاد نہیں فرمایا کہ یہ کام ہم بھی کرتے ہیں۔ ہمارے فرشتے بھی کرتے ہیں اور ایمان والو! تم بھی کیا کرو۔ چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے بے شک اللہ اور اس کے فرشتے حضور ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجو۔

O۔ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول ﷺ نے فرمایا "جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس درود شریف پڑھنے والے کے سانس سے ایک سفید بادل پیدا فرماتا ہے۔ پھر اسے برسنے کا حکم دیتا ہے جب وہ برستا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین پر برسنے والے ہر قطرے سے سونا پیدا فرماتا ہے اور پہاڑ پر گرنے والے ہر قطرہ سے چاندی اور کافر پر گرنے والے ہر قطرہ کی برکت سے اس کو ایمان کی دولت نصیب فرماتا ہے۔"

(مکاشفۃ القلوب)۔

O۔ حضرت ابودرداءؓ سے مروی ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ سے زیادہ درود پڑھا کرو، اس لئے کہ وہ یوم مشہود ہے۔ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں کوئی بندہ (کسی جگہ سے) مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے وہ جہاں بھی ہو۔ حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ ہم

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے (صحابہ کرامؓ) نے عرض کیا حضور ﷺ آپ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا ہاں میری وفات کے بعد بھی بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے۔"

O۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اس کو چاہیئے مجھ پر درود بھیجے۔ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔ (مسند احمد، نسائی)

O۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجنے والا ہے۔" (ترمذی۔ ابن حبان)

O۔ حضرت ابوالدرداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو دس مرتبہ اور شام کو دس مرتبہ مجھ پر درود بھیجے گا وہ قیامت کے روز میری شفاعت پائے گا (طبرانی)

O۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے فرمایا جس شخص کے پاس صدقہ خیرات کرنے کیلئے مال نہ ہو اس کو چاہیئے اپنی دعا میں درود شریف پڑھا کرے۔

O۔ حضرت ابی کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں آپ پر کثرت سے درود بھیجنا چاہتا ہوں تو اس کی مقدار اپنے اوقات دعاء میں سے کتنی مقرر کر دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا تم چاہو کر سکتے ہو۔ میں نے عرض کیا اوقات دعا میں سے ایک چوتھائی درود شریف کیلئے مقرر کر لوں تو کیسا ہے؟ فرمایا کہ چوتھا[illegible] اور زیادہ کر لو تو

تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ تو میں نے عرض کیا نصف؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اختیار ہے مگر زیادہ کر لو تو زیادہ بہتر ہے تو میں نے عرض کیا دو تہائی وقت درود شریف میں صرف کر دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں اختیار ہے اور اگر زیادہ کرو تو زیادہ بہتر ہے میں نے عرض کیا اب تو میں اپنی دعا اور وظیفہ کا پورا وقت درود شریف میں صرف کروں گا تو حضور ﷺ نے فرمایا اگر تم نے ایسا کر لیا تو اللہ تعالیٰ تمہارے سب کاموں کا کفیل ہو جائے گا اور تمہارے گناہوں کا کفارہ کر دیا جائے۔ (ترمذی شریف)

O۔ امیر المومنین حضرت مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہر روز بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک قبلہ رو بیٹھتے اور درود شریف پڑھتے تھے۔

O۔ حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ شب برات میں ایک تہائی رات درود و سلام پڑھا کرتے تھے۔

O۔ حضرت سیدنا امام جعفر صادق ماہ شعبان میں ہر روز سات سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت بیان فرماتے ہیں۔

O۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی روزانہ رات کو تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے۔

O۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے حضرت بابا فرید رحمتہ اللہ علیہ کی قدم بوسی کی سعادت حاصل ہوئی۔ درود شریف کے فضائل بیان فرماتے ہوئے آپ پُرنم ہو گئے اور یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک شب حضرت خواجہ کلیم سنائی قدس نے حضرت محمد ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ اپنا روئے مبارک ان سے چھپاتے ہیں۔ خواجہ صاحب دوڑے اور قدم مبارک کو بوسہ دے کر عرض گذار ہوئے کہ یارسول اللہ ﷺ!

میری جان آپ ﷺ پر قربان کیا سبب ہے کہ جو آج مجھے یہ محرومی ہو رہی ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ نے حضرت خواجہ سنائی کو گلے لگا لیا اور فرمایا کہ تم نے اس قدر درود شریف پڑھا ہے کہ مجھے تم سے حجاب آتا ہے بعد ازاں حضرت شیخ الاسلام نے فرمایا سبحان اللہ یہ بھی بندگان خدا ہیں جن کی کثرت درود خوانی سے حضور ﷺ کو حیا آتی ہے۔ لاکھوں رحمتیں ہوں ان کی روحوں پر۔

O۔ حضرت عبدالرحیم دہلوی فرماتے ہیں۔ ہم نے جو کچھ حاصل کیا وہ درود شریف ہی سے حاصل کیا۔ نیز فرمایا کہ درود شریف کے فضائل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کا پڑھنے والا دنیا کی رسوائی سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی آبرو میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

O۔ حضرت میاں برکت علی قادری نے اپنی وفات کے وقت فرمایا تھا کہ میں نے اپنی زندگی میں جس قدر درود شریف پڑھا ہے میں امید کرتا ہوں کہ قبر میں میرے جسم کو مٹی وغیرہ کوئی چیز نہیں کھائے گی۔ حضرت خواجہ تونسوی فرماتے ہیں کہ ایک شخص نابینا ہو گیا تھا، اس نے کثرت سے درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ اللہ کے فضل سے ایک ماہ میں بینا ہو گیا۔

O۔ حضرت سید وارث علی شاہ فرماتے ہیں اگر محبت الہٰی کا شوق ہو تو درود شریف بکثرت پڑھا کرو۔

O۔ درود شریف فاقہ اور تنگدستی سے نجات دلاتا ہے کثرت اور خلوص کے ساتھ درود شریف پڑھنے والا حضور ﷺ کی زیارت بابرکت سے فیضیاب ہوتا ہے۔

O۔ حضرت سیدنا عبدالعزیز دباغ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھنا ہر ایک شخص کا قطعی طور پر قبول ہوتا ہے آپ نے مزید فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی پاک ﷺ پر درود پاک تمام اعمال سے افضل ہے اور یہ ان ملائکہ کا ذکر ہے جو اطراف جنت میں رہتے ہیں اور جب وہ حضور ﷺ پر درود پاک پڑھتے ہیں تو اس کی برکت سے جنت کشادہ ہو جاتی ہے۔

O۔ حضرت محمد بن سعد سونے سے پہلے ایک مقررہ تعداد میں درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ نے میرے گھر کو منور فرمایا اور مجھ سے فرمارہے ہیں "اپنا منہ قریب کر جس سے تو مجھ پر درود بھیجا کرتا ہے تاکہ میں اس پر بوسہ دوں"۔ فرماتے ہیں کہ مجھے بڑی شرم آئی کہ میں اپنا منہ سرکار ﷺ کے دہن مبارک کے قریب کیسے کروں؟ پس میں اپنا رخسار (گال) آپ ﷺ کے منہ کے قریب لے گیا۔ آپ ﷺ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا۔ جب میں بیدار ہوا تو میرا سارا گھر خوشبو سے مہک رہا تھا اور آٹھ یوم تک معطر رہا اور میرے رخسار سے بھی آٹھ روز تک خشبو آتی رہی۔ (جذب القلوب)۔

قبلہ لاثانی سرکار کے کرم کے صدقے بہت سے پیر بھائیوں کو بھی حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی زیارت عالیہ سے نوازا۔ ان میں سے چند کے واقعات حصول برکت کے تحریر کرتا ہوں۔

درود پاک سبب قبولیت دعا ہے، اس کے پڑھنے سے شفاعت مصطفےٰ ﷺ واجب ہو جاتی ہے۔ نبی ﷺ کا باب جنت پر قرب نصیب ہو گا۔ درود پاک تمام پریشانیوں کو دور کرنے اور تمام حاجتوں کی تکمیل کیلئے کافی

ہے۔ درود پاک گناہوں کا کفارہ ہے اور صدقہ کا قائم مقام بلکہ صدقہ سے بھی افضل ہے۔

درود پاک سے مصیبتیں ٹلتی ہیں۔ بیماریوں سے شفاء حاصل ہوتی ہے۔ خوف دور ہوتا ہے۔ ظلم سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے۔ اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور دل میں اس کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ فرشتے اس کا ذکر کرتے ہیں۔ اعمال کی تکمیل ہوتی ہے۔ دل و جان، ذات و مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ پڑھنے والا خوشحال ہو جاتا ہے۔ برکتیں حاصل ہوتی ہیں اولاد در اولاد چار نسلوں تک برکت رہتی ہے۔

درود پاک پڑھنے سے قیامت کی ہولناکیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ سکرات موت میں آسانی ہوتی ہے۔ دنیا کی تباہ کاریوں سے نجات ملتی ہے۔ تنگدستی دور ہوتی ہے۔ بھولی ہوئی چیز یاد آ جاتی ہے، ملائکہ درود پاک پڑھنے والے کو گھیر لیتے ہیں۔ درود پاک پڑھنے والا جب پل صراط سے گزرے گا تو نور پھیل جائے گا اور وہ اس میں ثابت قدم ہو کر پلک جھپکنے میں نجات پا جائے گا اور عظیم تر سعادت یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کا نام حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ نبی ﷺ کی محبت بڑھتی ہے محاسن نبویہ دل میں گھر کر جاتی ہے۔ بکثرت درود پاک پڑھنے سے صاحب لولاک کا تصور ذہن میں قائم ہو جاتا ہے۔ درجہ قرب نبوی ﷺ حاصل ہوتا ہے اور خواب میں دیدار فیض آثار نصیب ہوتا ہے۔ روز قیامت تاجدار مدنی سے مصافحہ کی سعادت نصیب ہوگی۔ فرشتے مرحبا کہتے ہیں اور محبت رکھتے ہیں۔ فرشتے اس کے درود کو سونے کے قلموں سے چاندی کی تختیوں پر لکھتے ہیں اور اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور تین دن تک فرشتے اس کے گناہ نہیں لکھتے (جذب القلوب)

O۔ شیخ محمد ابوالسمواھب شاذلی دن میں ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف "اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل محمد" پڑھا کرتے تھے۔ آپ ایک ہزار تعداد پوری کرنے کیلئے بعد دفعہ جلدی جلدی پڑھا کرتے تھے۔ نبی ﷺ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا کیا تجھے نہیں معلوم کہ جلد بازی شیطان کا کام ہے۔ ٹھہر ٹھہر کر ترتیب سے بنا سنوار کر پڑھا کر، اگر کبھی وقت تنگ ہو جائے تو پھر جلدی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

فضائل درود شریف

فضائل درود شریف میں ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کو نبی پاک ﷺ اپنی زیارت سے نوازتے ہیں۔

۔ ... اب حاجی محمد ارشد صاحب (راجہ چوک فیصل آباد) لکھتے ہیں کہ میں اپنے دل میں نبی پاک ﷺ کی زیارت کا بہت شوق رکھتا تھا اپنے قبلہ حضور لاثانی سرکار کے حکم سے روزانہ دو سو مرتبہ درود شریف بھی پڑھتا تھا اور یہ امید کرتا تھا کہ میرے آقا ﷺ ایک دن ضرور میرے دل کی حسرت پوری فرمائیں گے۔ ایک رات میرے مقدر کا ستارہ چمکا اور تاجدار مدینہ، سرور سینہ، شہنشاہ کون مکاں حضرت محمد ﷺ نے مجھ خطاکار کو اپنی زیارت بابرکت سے نوازا۔ رات کو میں درود شریف پڑھتے پڑھتے سو گیا تو عالم رویاء میں کیا دیکھتا ہوں کہ درود شریف کا ورد کر رہا ہوں۔ اتنے میں میرے آقا رحمۃ اللعالمین نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور آپ نے اپنے دونوں پاؤں مبارک اس گنہگار کے سامنے کرتے ہوئے فرمایا

"لو اپنا شوق پورا کر لو"

جب میں نے راحت قلب و جاں، سرور عالم نبی کریم ﷺ کو یوں اپنے روبرو دیکھا تو میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور میں فوراً اپنے آقا کے قدموں میں گر گیا۔

فضائل درود شریف میں ہے کہ درود شریف مراتب کو بلند کرتا ہے۔ اس کی کثرت سے روحانی ترقی بہت جلد ہوتی ہے۔

O۔ ہماری پیر بہن عارفہ افضل صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن میں اپنے قبلہ حضور لاثانی سرکار کے بتائے ہوئے درود ہزارہ کا ورد کر رہی تھی اسی دوران میں نے مشاہدہ کیا کہ وہ جگہ جہاں پر بیٹھ کر میں درود شریف پڑھ رہی تھی بلند ہونا شروع ہو گئی اتنی بلندی پر پرواز کرنے لگی کہ جہاں سے زمین بھی نقطے کے برابر نظر آنے لگی۔ پھر میں نے دیکھا کہ میرے قبلہ لاثانی سرکار پرواز کرتے ہوئے تشریف لائے۔ آپ کے ہاتھ میں نور کا ایک رسہ ہے آپ نے اس کا ایک سرا مجھے پکڑایا اور دوسرا اپنے ہاتھ میں لے کر مجھے مزید بلندیوں کی طرف لے گئے جب تک درود شریف پڑھتی رہی پرواز جاری رہی۔

احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تبارک و تعالیٰ رحمتوں اور برکتوں کا نزول فرماتے ہیں۔

O۔ محترم جناب اعجاز احمد المعروف باباجی سرکار فرماتے ہیں کہ جب سے میرے آقا نے درود شریف کے فضائل اور اجازت فرمائی میں فارغ اوقات میں زیادہ تر درود پاک ہی پڑھتا ہوں۔ ایک دن میں مسجد میں بیٹھا نماز کے بعد درود شریف پڑھ رہا تھا۔ اسی دوران کیا دیکھتا ہوں کہ درود شریف کی بدولت مجھ پر آسمان سے نور کی بارش ہو رہی ہے۔ اسی طرح ایک مرتبہ درود شریف

کے وظائف کے دوران کیا دیکھتا ہوں کہ پورا کمرہ بھینی بھینی خوشبو سے مہک گیا۔

O۔ عبدالقیوم صاحب (خادم آستانہ عالیہ فیصل آباد) نے بتایا کہ میں درود ہزارہ کی تسبیح کر رہا تھا۔ مراقبہ کی حالت میں دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہیں اور روئے زمین کے خاص فقراء بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہیں اور آپ ﷺ مسکرا کر ان سے گفتگو فرما رہے۔ سبز انوار کی بارش بھی ہو رہی تھی۔

O۔ میری بیوی سمیرا رفاقت جو کہ قبلہ لاثانی سرکار کی عقیدت مند ہیں نے بتایا کہ ایک رات سوتے وقت حضور ﷺ کی طرف توجہ و تصور کافی تیز ہوا زبان پر نبی کریم ﷺ کا ذکر جاری ہو گیا اسی کیفیت میں نیند آ گئی عالم رویاء میں دیکھا کہ زبان پر درود شریف جاری ہے۔ غیبی آواز سنائی دیتی ہے کہ "درود پاک کی برکتوں کے سامنے کائنات کی وسعتیں بھی کچھ نہیں"۔

پیرومرشد قبلہ لاثانی سرکار نے بھی تمام وظائف میں سے صرف درود شریف کیلئے اجازت فرما دی ہے کہ اگر کسی کا دل زیادہ ذکر کی طرف مائل ہو تو وہ اپنے وظائف میں جتنا اس کا دل کرے درود شریف کی تسبیحوں کا خود اضافہ کر لے اجازت کی ضرورت نہیں۔

O۔ جناب اعجاز احمد صاحب المعروف باباجی سرکار نے مجھے اپنا یہ واقعہ سنایا جو کہ میں نے انہی کی زبانی آپ تحریر کرتا ہوں۔

"ایک مرتبہ جب میں حضور لاثانی سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت کیا باباجی! آپ درود شریف کی کتنی تسبیحاں کرتے ہو؟ میں گھبرا گیا۔ اس قدر ڈر گیا کہ حلق خشک ہو گیا۔ دل میں کہا چوری پکڑی گئی۔ کیونکہ میں

خود بخود اپنی مرضی سے بہت زیادہ تعداد میں (مقررہ تعداد سے زیادہ) درود ہزارہ پڑھا کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا گھبرا کیوں گئے؟ لگتا ہے کافی تعداد میں درود شریف پڑھتے ہو۔ عرض کی جی ہاں سرکار آپ نے ناچیز کو درود شریف کی تین تسبیحاں کرنے کا حکم دیا تھا مگر ایک مرتبہ جب آپ نے یہ فرمایا کہ دورہ ہزارہ ہمارے سلسلہ کا خاص ورد ہے اس وقت سے میں ہر وقت جب بھی فرصت میسر ہو درود شریف ہزارہ پڑھتا رہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا رات کو سلسلہ کے دو عقید تمندوں کو نوازا گیا جس میں سے ایک آپ تھے۔ آپ کی ولایت کبریٰ میں منظوری کی گئی جب مہر لگائی گئی تو دوسرے سے زیادہ روشن اور چمک دار تھی جب غور کیا تو پتہ چلا کہ آپ کی مہر کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی وجہ سے زیادہ چمکدار اور روشن ہے۔ درود شریف پڑھنے کی وجہ سے آپ کا منہ (دونوں ہونٹ) نورانی ہیں۔ میں نے عرض کی میرے آقا یہ آپ کی اس ناچیز پر کرم نوازی ہے۔ وگرنہ میں اس قابل کہاں تھا۔ آپ نے پھر یہ فرمایا جس کا دل زیادہ ذکر کی طرف مائل ہو تو اپنے وظائف میں درود شریف کا مزید اضافہ کر لے۔ مجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔

درود شریف نہ پڑھنے پر وعید

حضور ﷺ نے فرمایا کہ ذلیل و خوار ہو وہ آدمی جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (ترمذی شریف)

جناب رسول ﷺ نے فرمایا کہ بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

(ترمذی، وقال حدیث حسن صحیح)

حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے اوپر نہیں جاتی جب تک اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھو۔ (ترمذی)۔

شام کے وظائف

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وللہ الا سماء والحسنیٰ فادعوہ بھا (سورۃ اعراف آیت ۱۸۰ پارہ ۸)

اور اچھے نام اللہ ہی کے واسطے ہیں سوان ناموں کے ساتھ اللہ کو پکارو۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

''آپ فرما دیجئے خواہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر پکارو جس نام سے بھی پکارو گے (وہی بہتر ہے) سواس کے بہت سے اچھے نام ہیں''۔

ا۔ یااللہ:۔

اے میرے محبوب، اے میرے معبود حقیقی، اے میرے مقصود۔

ذہن میں تصور کرتے ہوئے کہ اسم ذات ''اللہ'' میرے دل پر نور سے نقش ہے اور یہ میرے دل کو جگمگا رہا ہے۔ جو بھی مشکل پریشانی ہو اس کا تصور کر کے دل سے یہ ذکر کرے انشاءاللہ ضرور مسئلہ حل ہو جائے گا۔

صحیح مسلم کی حدیث ہے حضور نبی ﷺ نے فرمایا قیامت برپا نہ ہوگی یہاں تک کہ زمین میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہیں رہے گا۔

لفظ ''اللہ'' کی توجہ یعنی اصطلاح تصوف میں مطلب یہ ہے کہ اے خدا! مجھ کو اپنی طرف راستہ دکھا اور مجھ کو اپنے آگے ادب والا اور ثابت قدم بنا اور اپنی محبت دے اور میرے دل کو اپنی ذات کیلئے مظہر اور اپنے احکام کیلئے سرچشمہ بنا۔ (حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ)

۲۔ الودود:۔

ودود، وُد سے مشتق ہے جس کے معنی محبت کرنے کے ہیں اور چونکہ خداتعالیٰ مومنین سے محبت فرماتا ہے اور مومنین اس سے محبت فرماتے ہیں اس لئے اسے ودود کہا جاتا ہے۔

امام بیہقی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ مومنین سے راضی اور ان کے اعمال سے خوش ہے یا انہیں لوگوں کی نظروں میں محبوب بناتا ہے اس لئے اسے ودود کہا جاتا ہے۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ ودود وہ ذات ہے جو اپنے متبع اور فرمانبردار پر خود احسانات کرتا ہو۔ امام غزالی فرماتے ہیں کہ ودود رحمت کے قریب المعنیٰ ہے اور رحمت کا مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنا اور جن کیلئے بھلائی صادر ہوتی ہے وہ محتاج اور پریشان ہوتا ہے۔ لہذا رحمت کیلئے ضروری ہوتا ہے کہ جس پر رحم کیا جائے وہ مجبور اور لاچار ہو۔ لیکن ودود کیلئے یہ بات ضروری نہیں کہ جس پر احسان واکرام کیا جائے وہ مجبور ہو بلکہ وہ چاہے مجبور ہو یا نہ ہو دونوں اس کے معنی میں شامل ہیں۔ دوسرا فرق رحیم اور ودود میں یہ ہے کہ رحمت ہر کافر و مومن نیک و بد پر ہو سکتی ہے لیکن ود (یعنی محبت واحسان) صرف مومنین کیلئے خاص ہے اور چونکہ مومنین خدا کے خاص بندے ہیں اس لئے محبت کو ان کے ساتھ خاص فرمایا۔ جو شخص کثرت سے اس اسم کا ورد کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ مشائخ کرام اس کا ورد کرتے ہیں اور اپنے مریدین کو بھی اس ورد کا حکم فرماتے ہیں۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں اس حرف کی توجہ یہ ہے کہ اے خدا مجھ کو نیک لوگوں کی محبت عطا کر۔ اے خدا مجھ کو مخلوق کے شر سے بچا کیونکہ ان کے شر کے بند کرنے کی تجھ میں کامل طاقت ہے۔

۳- یامبدی :-

"اے پیدا کرنے والے، اے زندگی دینے والے، میرے دل کو بھی زندہ کردے۔ تصور وہی رہے جیسا اسم ذات "اللہ" کا ہے۔

۴- یافتاح :-

فتاح وہ ذات ہے جس کی عنایت سے ہر مصیبت دور ہوتی ہے اور اسی کی ہدایت سے ہر مشکل آسان ہوتی ہے اور اسی کے ذریعے دشمنوں پر فتح حاصل کی جاتی ہے اور فتوح خداوندی کے مختلف طریقے ہوتے ہیں۔ کبھی انبیاء کرام کے ذریعے رشد وہدایت سے کھولے جاتے ہیں اور خدا کے دشمنوں کو ذلیل کیا جاتا ہے۔ کبھی اولیاء کرام کے قلوب پر کشف والہام کے ذریعے فتوح فرمایا جاتا ہے۔ جو شخص اس اسم کا ورد کرے گا اس کا دل ہدایت وایمان سے منور ہوگا۔ اس اسم کا ذکر اس تصور سے کرے کہ اے اللہ تو میرے لئے اپنی رحمت اپنی بخشش اور اپنی عطاؤں کے دروازے کھول دے۔

۵- اللھم یارزاق :-

رزاق کا مطلب ہے رزق اور اس کے اسباب پیدا فرمانے والا اور وہ چیزیں وجود میں لانے والا جو جسم وروح کیلئے معاون ومددگار ثابت ہوں جیسے غذائیں اور علوم ومعارف وغیرہ۔

رزق کی دو قسمیں ہیں ایک رزق ظاہر، ایک رزق باطن۔ رزق ظاہر تو

غذائیں اور وہ چیزیں ہیں جو بدن کیلئے فائدہ مند ہوں اور رزق باطن علوم و معارف ہیں اور یہ اشرف رزق ہے کیونکہ رزق ظاہر تو صرف بدن کیلئے کارآمد ہے اور وہ بھی ایک مدت معینہ تک۔ لیکن رزق باطن ابدی ہے جس کا فائدہ آخرت میں بھی جاری ہو گا اور اللہ تعالیٰ دونوں قسم کے رزقوں کا کفیل ہے جس کیلئے چاہتا ہے اور پسند فرماتا ہے اس کے لئے ہر دو رزق کشادہ فرماتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے اسے ایک رزق عطا فرماتا ہے۔ اس صفت سے انسان پر دو قسم کے احکام صادر ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ جب انسان کو یہ امر معلوم ہو گیا کہ خدا تعالیٰ ہی رزق عطا فرماتا ہے اور اس کے علاوہ کسی میں رزق دینے کی طاقت نہیں تو اسے چاہیئے کہ بجز خدا کے کسی سے رزق کا طالب نہ ہو۔

دوسری چیز یہ ثابت ہوتی ہے کہ جب رزق کی دو اقسام ہیں تو خدا تعالیٰ سے روحانی رزق طلب کرے۔ یعنی ہدایت کا علم اور وہ زبان جو لوگوں کو ہدایت کرے اور وہ مال جو اللہ کی راہ میں لٹایا جائے۔

جو شخص اس اسم کو کثرت کے ساتھ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر رزق کی کشادگی فرمائے گا۔ اس اسم کی توجہ یہ ہے کہ یا اللہ تو مجھے حلال و پاکیزہ وسیع رزق عطا فرما۔ ایسا رزق عطا فرما جو میرے لئے تیری محبت کا باعث ہو تاکہ تجھ سے دوری کا سبب نہ بنے۔

لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظلمین

''تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تیری ہی ذات کیلئے پاکیزگی ہے بے شک میں ہی ظالموں میں سے ہوں''۔

جب حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی نگل گئی تھی تو آپ نے تین اندھیروں (مچھلی کے پیٹ کے اندر کی تاریکی، سمندر کی تاریکی اور رات کی

تاریکی) میں رب العزت کی بارگاہ میں یہ عرض کی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلامتی بخشی تھی۔ اگر سالک جس کی روح تین تاریکیوں (نفس کی تاریکی، دل اور دنیا کی تاریکی) میں مبتلا ہے۔ صدق دل سے بارگاہ الٰہیٰ میں یہی عرض کرتا رہے تو انشاءاللہ ان تاریکیوں سے سلامتی حاصل کرے گا۔ آخر میں دعا کریں کہ میرے رب۔ میرے دل کی تاریکی، میرے نفس کی تاریکی، میرے گناہوں کی تاریکی دور فرما۔

۷۔ (لاحول ولاقوۃ الا باللہ) العلی العظیم :۔

"نہیں ہے طاقت مجھ میں گناہوں سے بچنے کی اور نہ نیکی کرنے کی مگر اے اللہ! تیری توفیق سے"۔ تیری ذات ہی عالی اور عظیم ہے ننانوے مرتبہ صرف اتنا کلمہ پڑھنا ہے "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" اور تسبیح کے آخری دانہ پر یعنی سویں مرتبہ پورا کلمہ یعنی العلی العظیم بھی پڑھنا ہے۔ اس کلمہ کی توجہ اس طرح کرے کہ میرے شیخ سے نور میرے دل کی طرف آرہا ہے۔ اللہ رب العزت بوسیلہ میرے شیخ کے مجھے گناہوں سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی قوت عطا فرمارہے ہے۔

اس کلمہ میں وحدانیت و قوت خداوندی کا اثبات ہے اور جس کلمہ میں وحدانیت خداوند کا اقرار ہو وہ کلمہ دیگر کلمات سے بدرجہا افضل و بہتر ہے۔

اس کی فضیلت کی وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں بندہ تمام قوتوں کا مالک اللہ تعالیٰ کو تسلیم کرتا ہے اور اس کا اقرار کرتا ہے تو گویا وہ خداوند تعالیٰ سے ایک قسم کی امداد طلب کرتا ہے کہ میں تیرا ایک عاجز بندہ ہوں نہ مجھ میں ہدایت پر چلنے کی طاقت ہے اور نہ بنیادی امور انجام دہی کی۔

تمام طاقتوں کا عطا کرنے والا تو ہی ہے۔ ہاتھ، کان، ناک، پاؤں، عقل و علم وغیرہ اور جب اے خداوند مجھ میں کوئی قوت نہیں تو میں خود کو خطاؤں سے روکنے پر قادر نہیں ہوں بلکہ وہ قدرت بھی تیری عطا کردہ ہے۔ اس لئے میں تیری درگاہ میں اپنی عاجزی کا اظہار کرتا ہوں اگر مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو مجھے معاف فرما دیجئے۔ یہ شرح سید المرسلین ﷺ کی بیان فرمودہ ہے۔

O۔ لاحول۔۔۔۔ باللہ بھی سبحان اللہ الحمدللہ کی طرح ایک کلمہ ہے اور نبی کریم ﷺ نے ہمہ وقت اس کے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔

O۔ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

O۔ جناب رسول کریم ﷺ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ کلمات کثرت سے پڑھا کرو کیونکہ یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ہیں اور ذکر کے علاوہ یہ مصائب و مہمات، رنج و تکلیف اور امراض جسمانی کے دفع کا بھی ایک طریقہ ہے۔

O۔ حدیث شریف میں نبی ﷺ نے اسے باقیات صالحات یعنی باقی رہنے والی نیکی کے خطاب سے بھی نوازا ہے۔

O۔ آپ نے اسے جنت کا دروازہ بھی فرمایا ہے تو جو شے جنت کا دروازہ ہو اس کی فضیلت کا کیا ٹھکانہ ہے۔ یعنی یہ کلمہ دخول جنت کا سبب ہے تو جو شے دخول جنت کا سبب ہو تو اس کا ذکر ہر وقت زبان پر جاری رہنا چاہیئے۔ احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ یہ کلمہ ہمہ قسم کے گناہوں کے جھاڑنے کا سبب اور ننانوے بیماریوں کی دوا ہے جس میں سب سے کم درجہ کی بیماری فکر و غم ہے اور حضور ﷺ نے اس کی کثرت کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ ان کے علاوہ بھی

بہت سی احادیث ہیں۔ جن سے اس کلمہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

سلام قولاً من رب رحیم :۔

"پروردگار مہربان کی طرف سے سلام کیا جائے گا"۔

قرآن پاک کا دل سورۃ یٰسین شریف کہا گیا ہے اور سورۃ یسین شریف کا دل یہ آیت مبارکہ ہے۔

تمام بیماریوں کی شفا کے لئے بھی نہایت مجرب ہے۔ یہ تمام وظائف اللہ کے ذکر میں شامل ہیں کیونکہ اُس کو جس نام سے اور جس صفت سے یاد کریں وہ یادالٰہیٰ میں ہی شمار ہوتا ہے۔

طریقہ محفل پاک لاثانی و ختم خواجگان نقشبند

جس جگہ، جس شہر میں بھی سلسلہ کے چند سالکین ہو جائیں تو وہ پیر و مرشد لاثانی سرکار سے اجازت لیکر ہر ہفتے کوئی دن اور وقت مخصوص کر کے یہ محفل ضرور سجائیں اور اس محفل میں ہر خاص و عام کو شرکت کی اجازت ہے۔ خواہ آپ کہیں بھی نسبت رکھتے ہوں یا ابھی نسبت قائم نہ کی ہو۔ اگر روحانی فیض کے طالب ہیں تو عقیدت و محبت سے ان محافل میں شریک ہو کر دیکھیں۔

ختم خواجگان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ، چادریہ، لاثانیہ

محفل میں باوضو اور باادب دوزانو ہو کر بیٹھیں خصوصاً جب درود شریف یا نعت شریف پڑھی جا رہی ہو اس وقت تو لازمی باادب بیٹھیں۔ ختم خواجگان نقشبند اور شجرہ شریف پڑھنے کے دوران بھی دوزانوں بیٹھیں اگر مجبوری ہو تو جس طرح آسانی سے اور سکون سے بیٹھ سکیں بیٹھ جائیں۔ ایک مرتبہ الحمد شریف (سورۃ فاتحہ) تین مرتبہ قل ہو اللہ (سورہ اخلاص) اور ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر صاحب محفل کی مِلک کریں۔ وہ اس کا ثواب حضور ﷺ اور سلسلہ کے تمام مشائخ عظام کی بارگاہ میں پیش کر دے۔

جو لوگ محفل میں دیر سے آئیں وہ بھی پہلے خود یہ پڑھ کر حضور نبی کریم ﷺ اور سلسلہ کے تمام مشائخ کو ثواب پیش کریں پھر وہ کلمات ادا کرنا شروع کر دیں جو اس وقت صاحب محفل ادا کروا رہا ہو۔

دوسرا کلمہ:-

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمد اعبدہ و رسولہ ایک بار پڑھیں۔

۱- سورہ فاتحہ (الحمد شریف) ۷ مرتبہ

۲- درود شریف- ۱۰۰ مرتبہ

۳- سورہ الم نشرح- ۷۹ مرتبہ

۴- سورہ اخلاص- ۱۰۰۱ مرتبہ

۵- سورہ فاتحہ (الحمد شریف) ۷- مرتبہ

۶- درود شریف- ۱۰۰ مرتبہ

اس کے بعد یہ کلمات بلند آواز سے معنی و مفہوم ذہن میں رکھتے ہوئے خلوص دل سے سو سو مرتبہ ادا کریں۔

نوٹ:- جو حاجت ہو، مسائل، بیماریاں ہوں ان کو ذہن میں رکھیں۔

۱- اللھم یاحل المشکلات:- اے مشکلوں کے حل فرمانے والے۔

۲- یاکافی المھمات:- اے سخت مشکلات میں پوری مدد کرنے والے۔

۳- یاشافی الامراض:- اے بیماریوں کی شفا دینے والے۔ مجھے بھی روحانی و جسمانی بیماریوں سے نجات دے۔

۴- یادافِعَ البلیات:- اے بلاؤں کو دفع فرمانے والے۔

۵- یامجیب الدعوات:- اے دعائیں قبول فرمانے والے۔

۶- یامسبب الاسباب:- اے اسباب پیدا فرمانے والے۔

۷- یارافع الدرجات:- اے درجات بلند فرمانے والے۔

۸- یامفتح الابواب:- اے رحمت و برکت محبت و معرفت کے دروازے کھولنے والے۔

۹۔ یامنزل البرکات:۔ اے برکتوں کے نازل فرمانے والے۔

۱۰۔ یاقاضی الحاجات:۔ اے اللہ! حاجتوں کے برلانے والے۔

۱۱۔ یادلیل المتحیرین:۔ اے اللہ اپنی محبت میں حیران و سرگرداں رہنے والوں کی رہنمائی کرنے والے۔

۱۲۔ یاامان الخائفین:۔ اے ڈرنے والوں کو پناہ دینے والے۔

۱۳۔ یاغیاث المستغثین:۔ اے فریاد کرنے والوں کی فریاد کو پہنچنے والے۔

۱۴۔ یاارحم الراحمین:۔ اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

شجرہ شریف سلسلہ عالیہ نقشبندیہ، چادریہ، لاثانیہ

شجرہ شریف پڑھنے سے پہلے تین بار درود شریف ہزارہ اور تین بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ کر دل پر اور سارے جسم پر دم کر لیں۔ شجرہ شریف کے دوران سانس کے ساتھ ذکر (ذکر خفی) جاری رہے۔ تصور یہ رکھیں کہ ہمارے مرشد کے دل سے سبز نور ہمارے دل کی طرف آ رہا ہے۔ جس میں سفید نور سے ''اللہ'' لکھا ہوا ہے اور یہ نور ہمارے دل کو چمکا رہا ہے۔ ذہن میں یہ خیال رہے کہ یہ دعا صاحب محفل کے ساتھ میں خود بھی رب العزت کی بارگاہ میں عرض کر رہا ہوں۔ دعا کے پورے الفاظ اور معنی و مفہوم پر توجہ رہے۔

حمد بے حد خالق ارض و سما کے واسطے!
جس نے ہم کو دل دیا یاد خدا کے واسطے
گرچہ ہے وقت اجابت تجھ سے لیکن اے مجیب
التجا پہلے ہے توفیق دعا کے واسطے

میں وہ سائل ہوں کہ جس کو مانگنا آتا نہیں
گرچہ دروازہ کھلا ہے ہر گدا کے واسطے
تیری ہی توفیقِ سے اور تیری ہی تعلیم سے
ہاتھ اٹھاتا ہوں میں عرضِ مدعا کے واسطے
یاالٰہی اپنی ذات ذوالعلا کے واسطے
اپنے سارے انبیاء و اولیاء کے واسطے
آ پڑا ہوں تیرے در پر بخش دے میرے گناہ
سیدِ کونین شاہ انبیاصلی اللہ علیہ وآلہ وسلمء کے واسطے
ہو مجھے باغ صداقت سے عطا بوئے یقیں
حضرت صدیق اکبرؓ باصفا کے واسطے
قلب محزوں کو میرے یارب بنا قلب سلیم
حضرت سلمان فارس باخدا کے واسطے
میرے دل کا رابطہ قائم ہو میرے پیر سے
حضرت قاسم امام اولیاء کے واسطے
میری طاعت کو مبرا رکھ ریا و سمعہ سے
جعفر صادق امام بے ریا کے واسطے
یاالٰہی دے مجھے توفیق تسلیم و رضا
بایزید صاحبِ صبر و رضا کے واسطے
نیکیاں دنیا و دیں کی ہوں مجھے حاصل تمام
بوالحسن خرقانی پیر ھدیٰ کے واسطے

بے ریا طاعت کی مجھ کو عمر بھر توفیق دے
بوعلی محبوب خاص مصطفٰے کے واسطے
یاالٰہیٰ ہر غم دنیا و دیں سے دے نجات
خواجہ بو یوسف نورالھدیٰ کے واسطے
فضل حق ہر دم ہو میرے حال پر دارین میں
عبد خالق مہبط فضل خدا کے واسطے
علم و عرفان حقیقی سے مجھے حصہ ملے
خواجہ عارف حبیب کبریا کے واسطے
حشر میں ظل لوائے حمد ہو مجھ کو نصیب
خواجہ محمود، محمودالثناء کے واسطے
ہوں قیامت میں عزیزان علی حامی مرے
حضرت بابا سماسی پیشوا کے واسطے
میرا دل اور میری جاں دونوں نثار شیخ ہوں
خواجہ میر کلال رہنما کے واسطے
نام جن کا ہے بہاؤالدین پیر نقشبند
ہو عطا مجھ کو بھی کچھ اس رہنما کے واسطے
خاص کر میرے لئے بھی ان کا فیض عام اب
رد نہ کر التجا میری خدا کے واسطے
اپنے عشق عطر سے کر دے معطر اے خدا
حضرت علاؤالدین عطار خدا کے واسطے
چرخ ناہنجار کی گردش سے عاجز کو بچا

خواجہ یعقوب چرخی پارسا کے واسطے
یاالٰہی نارِ دوزخ سے بچانا حشر میں
اس عبیداللہ فخرِ اتقیا کے واسطے
دین و دنیا میں لباس زہد و تقویٰ کر عطا
خواجہ زاہد محمد باصفا کے واسطے
شیخ کے در کا مجھے درویش رکھ سائل بنا
خواجہ درویش محمد باصفا کے واسطے
اقتداء پیر کی توفیق ہو ہر حال میں
خواجہ امکنگی محمد مقتدا کے واسطے
حشر تک باقی رہے دل میں محبت پیر کی
خواجۂ باقی باللہ شاہ بقا کے واسطے
قلب میں تجدیدِ نور معرفت ہوتی رہے
الف ثانی کے مجدد مقتدا کے واسطے
بقعۂ رحمت بنایا آپ نے سرہند کو
اک نگاہ رحم مجھ پر بھی خدا کے واسطے
یاالٰہی کفر و عصیاں سے مجھے معصوم رکھ
خواجہ معصوم امام الاتقیاء کے واسطے
منزلیں طے کر کے پہنچوں منزل مقصود پر
حجتہ اللہ ہادی راہ ھدیٰ کے واسطے
شیخ میں مجھ کو فنا کر اے میرے مولا کریم
حضرت خواجہ زبیر پیشوا کے واسطے

میرے دل سے محو ہو جائے محبت غیر کی
خواجہ قطب الدین حیدر رہنما کے واسطے
حشر میں آنکھوں سے دیکھوں میں جمال اللہ کا
شاہ جمال اللہ امام اصفیاء کے واسطے
فقر و زہد و اتقا کا چرخ چہارم ہو مقام
خواجۂ عیسی امام و پیشوا کے واسطے
دل میرا بن جائے مہبط فیض قلب شیخ کا
شاہ فیض اللہ فیض حق نما کے واسطے
بعد مردن نور سے معمور میری قبر ہو
خواجہ نور محمد مقتدا کے واسطے
اے محمد کے فقیرہ اے شاہ عالم کر مدد
تیرے در پر آ گیا ہوں التجا کے واسطے
قبر سے اٹھوں جماعت میں علی کی اے خدا
حضرت شاہ جماعت مقتدا کے واسطے
منبع فیض الہیٰ سید والا نسب
مصدر لطف و عنایات و عطا کے واسطے
دین و دنیا کی ہیں جتنی مشکلیں آسان کر
یاالہیٰ پیرومرشد کی چادر کے واسطے
یاالہیٰ وقت نزع میں مدد فرمایئے
ولی محمد شاہ امام اصفیاء کے واسطے
میرا ماویٰ میرا ملجا ہو میرا مرشد خدا
میرے ہادی میرے رہبر پیشوا کے واسطے

اپنے قربِ خاص کی مجھ کو سعادت کر عطا
مرشدی مسعود احمد راہنما کے واسطے
تاجدار انبیاء نے خود جنہیں بخشا لقب
لاثانی سرکار کی شان عطا کے واسطے
فیض لاثانی الہیٰ تاابد جاری رہے
آستانہ عالیہ کے ہر گدا کے واسطے
رہ نہ جائیں آپ کے یہ خادم دیرینہ آج
ہاں اٹھیں دست مبارک اب دعا کے واسطے
رنج و غم سے کر خلاصی اے میرے مولا کریم
چار یار مجتبےٰ و مصطفےٰ کے واسطے
مغفرت ہو میری مولا اور میرے ماں باپ کی
اور بخشش ہو میرے سب اقربا کے واسطے
مشکلیں آسان ہوں اور حاجتیں بر آئیں سب
نقشبندی سلسلہ کے اولیاء کے واسطے
یاالہیٰ سب دعائیں لطف سے منظور ہوں
جب چلیں اس دنیا سے تیری یاد میں مشغول ہوں

شجرہ شریف پڑھنے کے بعد بلند آواز سے ذکر شروع ہوتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ بلند آواز سے اور ایک آواز سے ذکر کرنا ہے اور "اللہ" کی ضرب جس طرح ذکر خفی میں تصور کیا تھا اسی طرح تصور کرتے ہوئے دل پر لگائیں۔ تصور کریں کہ ہر اللہ کی "ضرب سے میرے دل کا زنگ دور ہو رہا ہے اللہ کی

"ہ" ضرور ادا کریں اور باہر نکالیں۔ کھل کر باآواز بلند ذکر کریں۔ شرم و جھجک کے پردے دلوں پر نہ ڈالیں لاثانی سرکار نے فرمایا ذکر کے دوران لوگوں کی طرف دھیان دینے کی بجائے ذات میں غرق ہونے کی کوشش کریں۔

اسی طرح معنی و مفہوم ذہن میں رکھ کر مندرجہ ذیل کلمات کا ذکر کریں بلند آواز سے۔

۱۔ سبحان اللہ:۔ اے اللہ تیری ذات پاک ہے۔ ۳۳ مرتبہ۔

۲۔ الحمد اللہ:۔ اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ ۳۳ مرتبہ۔

۳۔ اللہ اکبر:۔ تمام بڑائیاں اللہ کیلئے ہیں۔ ۳۳ مرتبہ۔

۴۔ انت الھادی انت الحق:۔ اے اللہ تو ہی ہدایت دینے والا ہے اور تو ہی حق ہے۔ (۳، ۵، ۷) یعنی طاقت اعداد میں)۔

۵۔ لیس الھادی الا ھو:۔ کوئی ہدایت دینے والا نہیں مگر تیری ذات۔ (طاق اعداد میں، ۳، ۵، ۷، ۱۱)

۶۔ اللہ ھو:۔ لفظ اللہ کو سر سے لا کر دل پر ضرب لگانی ہے۔ اور ھو کو باہر نکالنا ہے۔ تصور یہ کرنا ہے کہ میرے دماغ میں یہ حروف نور سے لکھے ہیں جو میں دل میں کہہ رہا ہوں۔

درود شریف

صلِّ علیٰ نبینا صلِّ علیٰ محمّدٍ
صلِّ علیٰ رسولنا صلِّ علیٰ محمّدٍ
صلِّ علیٰ شفیعنا صلِّ علیٰ محمّدٍ
صلِّ علیٰ اولنا صلِّ علیٰ محمّدٍ

صلّ علیٰ آخرنا صلّ علیٰ محمّد
صلّ علیٰ سیدِنا صلّ علیٰ محمّد
صلّ علیٰ مرشدنا صلّ علیٰ محمّد
صلّ علیٰ نورنا صلّ علیٰ محمّد
صلّ علیٰ محبوبنا صلّ علیٰ محمّد
صلّ علیٰ روٴفنا صلّ علیٰ محمّد
صلّ علیٰ رحیمنا صلّ علیٰ محمّد
صلّ علیٰ حبیبنا صلّ علیٰ محمّد
صلّ علیٰ رحمتنا صلّ علیٰ محمّد
صلّ علیٰ کریمنا صلّ علیٰ محمّد

درود شریف باادب دوزانوں بیٹھ کر پڑھنا ہے باآواز بلند اور یک زبان ہو کر۔ روضۂ انور کا تصور اس طرح کریں کہ سنہری جالیاں سامنے ہیں اور ہاتھ اٹھا اٹھا کر اپنے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھیک مانگ رہے ہیں جو بھی الفاظ ادا ہوں ان کا مفہوم بھی ذہن میں ہو۔

میرے قبلہ مرشد اکمل لاثانی سرکار نے بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ محفل میں جو درود شریف پڑھا جاتا ہے اس میں "صل علیٰ روٴفنا صل علیٰ محمد" صل علی رحیمنا صلی علی محمد" پہلے میں نہیں پڑھتا تھا۔ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم روٴف ورحیم بھی ہیں ہمیں اس نام سے بھی پکارا کرو۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارا درود شریف خود سنتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمارا درود شریف پڑھنا بہت پسند بھی ہے اس سے محفل پاک میں درود شریف پڑھنے کی مقبولیت کا پتہ چلتا ہے۔

درویشوں کے آستانوں پر جو بھی ذکر جس طریقہ سے کیا جاتا ہے۔ وہ اللہ رسول کا بتایا ہوا ہوتا ہے کیونکہ درویش اللہ رسول کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے۔

محافل ذکر میں درود شریف پڑھنے کے فضائل کے مشاہدات

آب کوثر میں تحریر ہے کہ نبی پاک ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ یہ فرمایئے جو لوگ آپ ﷺ پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں اور وہ لوگ جو آپ ﷺ کے وصال کے بعد آئیں گے ان کے درود پاک کے متعلق آپ ﷺ کیا ارشاد فرمائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ محبت کرنے والوں کا درود شریف میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔

اس چیز کا مشاہدہ قبلہ لاثانی سرکار کے کرم سے بہت سے پیر بھائیوں کو ہوا۔ حصول برکت کیلئے چند کے مشاہدات درج کرتا ہوں۔

O۔ محمد شفیق صاحب (کوٹ بیربل خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ جب سے قبلہ لاثانی سرکار کے قدموں میں آیا ہوں میری تو قسمت ہی بدل گئی آپ نے ایسی نظر کرم فرمائی کہ جب بھی ذکر شروع کرتا ہوں تو فوراً ہی کیفیت بدل جاتی ہے۔ ایک مرتبہ محفل پاک میں نبی کریم ﷺ کے حضور درود و سلام پیش کیا جارہا تھا تو میری کیفیت بدل گئی اور میں نے دیکھا کہ ایک پہاڑ ہے اس پر سبز جھنڈا جس پر اسم اعظمؐ اللہ لکھا ہوا ہے لہرا رہا ہے پاس ہی آقائے کل حضرت محمد ﷺ تشریف فرما ہیں اور آپ اہل محفل پر کرم فرما رہے ہیں۔

O۔ عبدالقیوم صاحب (غلام رسول نگر فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ محفل ذکر کے دوران میں نے مشاہدہ کیا کہ جب نبی پاک ﷺ پر درود پاک پڑھنا شروع کیا تو آپ ﷺ سفید گھوڑے پر سوار تشریف لائے اور درود پاک سنا۔

O۔ محمد عامر صاحب (شاہدرہ لاہور) لکھتے ہیں کہ جب محفل پاک میں ہم نے درود شریف پڑھنا شروع کیا تو نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور تخت پر جلوہ افروز ہو گئے۔ پھر دادا مرشد حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے اور نبی پاک ﷺ کے بائیں جانب رونق افروز ہو گئے جب تک محفل جاری رہی آپ جلوہ افروز رہے اور کرم فرماتے رہے۔

O۔ محمد کامران صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ جب محفل شروع ہوئی حضور نبی کریم ﷺ اپنے خلفائے راشدین کے ہمراہ نورانی لباس میں تشریف لائے جب تک محفل ہوتی رہی آپ حاضرین پر لطف و عنایت فرماتے رہے۔

O۔ محمد شہزاد صاحب (سوڈیوال لاہور) بیان کرتے ہیں کہ مجھے بڑی خواہش تھی اور تڑپ تھی کہ میں بھی اپنے پیارے نبی ﷺ کی زیارت کروں میرے آقا مدنی سرکار نے اس گنہگار پر کرم فرمایا۔ جنوری ۱۹۹۴ء میں میں محفل پاک لاثانی میں درود شریف پڑھ رہا تھا کہ سرکار نبی پاک ﷺ نے میری آنکھوں سے حجابات دور فرمائے اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ خود محفل میں جلوہ افروز ہیں اور اپنے غلاموں کا درود پاک سن رہے ہیں۔

O۔ محمد فاروق صاحب (سوڈیوال لاہور) نے ۱۳۔ مئی ۱۹۹۴ء کی محفل پاک میں مشاہدہ کیا اس کے متعلق وہ بتاتے ہیں کہ ابھی ہم نے درود شریف

پڑھنا شروع ہی کیا تھا کہ میرے آقا حضرت محمد ﷺ محفل میں تشریف لائے اور درود شریف سنتے رہے۔

O۔ عذرا ابراہیم (فیصل آباد) بیان کرتی ہیں کہ پیر بہنوں کی محفل میں درود شریف کے ذکر کے دوران میں نے دیکھا کہ حضرت محمد ﷺ دادا مرشد پاک حضور میاں صاحب چادر والی سرکار اور آقا لاثانی سرکار تشریف لائے آپ نے محفل میں ذکر کرنے والوں کا جوش و خروش دیکھ کر خوشی کا اظہار فرمایا اور پھر نبی کریم ﷺ نے اپنے دل مبارک کی طرف سے نور لیکر ہاتھ کے اشارے سے پوری محفل پر پھیلا دیا اسی وقت پوری محفل پر سبز رنگ کی چادر پھیل گئی۔

پیر طریقت جناب حضرت صوفی سلیم صاحب کے ہاں خواتین کی محفل منعقد ہوئی اس میں ایک پیر بہن (مسز عذیر بٹ فیصل آباد) نے کھلی آنکھوں سے اس چیز کا مشاہدہ کیا کہ جب نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں درود سلام کا نذرانہ پیش کیا جانے لگا تو روضۂ رسول ﷺ کی زیارت کی اور نبی کریم ﷺ قبر انور سے باہر تشریف لائے آپ ﷺ نے اہل محفل کے درود پاک پڑھنے پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور اتنا مسکرائے کہ آپ ﷺ کے دندان مبارک نظر آنے لگے آپ ﷺ کے دہن مبارک سے نور نکلا جس سے پوری محفل جگ مگا اٹھی اس کے بعد میرے قبلہ لاثانی سرکار تشریف لائے تو نبی کریم ﷺ نے خوش ہو کر میرے پیر و مرشد کے کندھوں پر اپنی کملی ڈال دی۔ ان مشاہدات سے پتہ چلتا ہے کہ درود پاک پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔

لاالہ الااللہ

حضور قبلہ لاثانی سرکار فرماتے ہیں اس ذکر سے دل کی صفائی ہوتی ہے اور دل کی سختی دور ہوتی ہے۔ یہ ذکر اس طریقہ سے کرنا ہے کہ لا الہ سے تمام موجودات ماسوا اللہ سب کی نفی ہو جائے یا یہ ذہن میں رکھے کہ کوئی مقصود نہیں کوئی محبوب نہیں یا یہ کہ میں نہیں ہوں میں نہیں ہوں اور الااللہ کی ضرب دل پر اس تصور سے لگاؤ کہ یااللہ بس تیری ہی ذات مقصود، محبوب اور مطلوب ہے یا یہ ذہن میں ہو کہ بس "توہی تو ہے" یعنی تمام موجودات میں اللہ کا ظہور یا اس کی ذات جلوہ گر ہے۔ محفل کے آدھے آدمی لاالہ کا ذکر کریں اور دوسرے مل کر الا اللہ کا ذکر کریں۔

جب پوری محبت اور عقیدت کے ساتھ ہم ذکر کریں گے تو انشاءاللہ پیرو مرشد کے صدقے اللہ تعالیٰ ہمارے حجابات دور کر دے گا اپنی آنکھوں سے ہم انوار و تجلیات دیکھیں گے۔ محفل پاک لاثانی میں شریک ہونے والے بہت سے عقیدت مندوں نے اپنے مشاہدات سنائے۔

O۔ محمد ابراہیم صاحب (شاہدرہ لاہور) بتاتے ہیں کہ ۹-اپریل ۱۹۹۵ء محفل پاک میں ذکر کے دوران ایسی لذت محسوس ہوئی جو بیان سے باہر ہے اسی کیفیت میں میں نے دیکھا کہ میرے آقا بھی محفل میں تشریف فرما ہیں جب نفی اثبات کا ذکر شروع کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سفید رنگ کا نور مبارک میرے آقا کے وسیلہ سے میرے دل کی طرف آرہا ہے اور اس نور میں پورا کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ جب وہ نور میرے دل میں آتا ہے تو مجھے اپنے جسم میں اس نور کی نورانیت محسوس ہوتی ہے۔

O۔ عامر صاحب (شاہدرہ لاہور) کہتے ہیں کہ محفل پاک میں ہم نے جب

کلمہ نفی اثبات کا ذکر شروع کیا تو پہلے تو ذکر تیز آواز میں شروع کیا مگر پھر آواز کم کر دی جب میری آواز کم ہوئی تو مجھے محسوس ہوا کہ نبی کریم ﷺ محفل پاک میں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے آواز کیوں آہستہ کر دی۔ عشق کم ہو گیا یا جوش ختم ہو گیا ہے پھر آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ پُورے جوش و خروش سے ذکر کرو۔ چنانچہ میں نے پھر ویسے ہی جوش و خروش اور بلند آواز سے ذکر شروع کر دیا۔ اس مشاہدے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ محافل ذکر جو کہ قبلہ لاثانی سرکار کی اجازت اور آپ کے کرم سے منعقد ہوتی ہیں وہ اللہ رسول ﷺ کی بارگاہ میں کتنی مقبول ہیں اور آپ کو محفل ذکر میں جوش و خروش کے ساتھ ذکر کرنا کتنا پسند ہے۔

نماز۔ معنی و مفہوم

لغوی معنی :۔

نماز کو عربی میں صلوۃ کہتے ہیں اور نماز کے لغوی معنی کسی کی طرف رخ کرنا، بڑھنا، دعا کرنا اور قریب ہونا ہے۔

"صلوۃ" صلی سے بنایا گیا ہے جس کے معنی ہیں ٹیڑھی لکڑی کو آگ کی گرمی اور سینک پہنچا کر سیدھا کیا جائے نماز کو صلوۃ اس مناسبت سے بھی کہتے ہیں کہ انسان میں نفس امارہ کے باعث کجی اور ٹیڑھا پن موجود ہے اس لئے اس کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ نماز پڑھے "صلوۃ" صلتہ سے بنائی گئی اور صلتہ عربی میں تعلق کو کہتے ہیں پس اس صورت میں نماز کو تعلق اس بناء پر کہتے ہیں کہ یہ عبادت مولیٰ اور اس کے بندے کے درمیان تعلق پیدا کرنے والی ہے جو کسی اور عبادت سے نہیں ہوتا۔

اصطلاحی مفہوم :۔

اسلام میں صلوۃ سے مراد وہ عبادت ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عمل سے مخصوص ہیئت کے ساتھ ادا کی اور لکھائی اور جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کے متواتر عمل کے ساتھ ہم تک پہنچی۔

نماز کی اہمیت قرآن کریم کی روشنی میں

نماز کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ خود رب العزت نے قرآن حکیم میں سات سو سے زائد مرتبہ نماز قائم کرنے کی تاکید

فرمائی اور از روئے قرآن دنیا میں جتنے بھی انبیاء تشریف لائے ہیں۔ انہوں نے اپنی اپنی امتوں کو نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اسلام کے بعد مسلمانوں سے اولین مطالبہ نماز کا ہے جو عملی اطاعت کی سب سے پہلی علامت ہے۔ جس طرح خدا کی توحید پر ایمان پورے دین کا سرچشمہ ہے اسی طرح اعمال کے باب میں نماز پورے دین کی عملی بنیاد ہے۔ اسی لئے نماز کو دین کا ستون کہا گیا ہے۔ خداوند کریم نے نماز کو اپنی خوشنودی و اطاعت کا نشان اور ایمان کی دلیل قرار دیا ہے اور اپنے کلام مبین میں بار بار اس مقدس فریضہ کی بجا آوری کی تاکید فرمائی ہے۔

نماز کا حکم :۔

ارکعوا و اسجدوا

رکوعؑ اور سجدہ کرو۔

بے نمازی مشرک ہے :۔

اقیموا الصلوٰۃ والاتکونا من المشرکین

نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

یہ آیت مبارکہ ظاہر کرتی ہے کہ نماز ادا نہ کرنا ایک قسم کا شرک ہے۔

اہل خانہ کو نماز کا حکم :۔

وامر اهلاء بالصلوٰۃ واصطبر علیها

اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور پھر دوام اختیار کر۔

حل المشکلات کا بہترین ذریعہ:-

سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

یایہا الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ

اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لو۔ (سورۃ البقرہ پارہ ۲ آیت ۱۵۳)

دائرہ اسلام میں داخلہ کا شرف

فان تابوا واقامو الصلوٰۃ واتواالزکوٰۃ فاخوانکم فی الدین۔ (التوبہ پارہ ۱۰ آیت ۱۱)

پس اگر یہ توبہ کرلیں اور نماز کا حکم دیں اور زکوۃ دیں تو یہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ ایمان کا اعتبار اسی وقت کیا جاسکتا ہے جب کوئی شخص عملاً نماز قائم کرے اور زکوۃ دے گویا نماز دائرہ اسلام میں داخلہ کا ثبوت ہے۔

اوقات مقررہ میں نماز کی ادائیگی کا حکم:-

ان الصلوٰۃ کانت علیٰ المؤمنین کتاباً موقوتاً

بیشک نماز کا مومنوں پر اوقات مقررہ میں ادا کرنا فرض ہے۔ (النساء-۱۰۳) پارہ ۵

نماز کی اہمیت احادیث مبارکہ کی رو سے

نبی کریم ﷺ نے تمام عبادات سے زیادہ تاکید نماز کی فرمائی ہے اور اس کی اقامت پر اتنا زور دیا ہے کہ سارے دین کا دارومدار اسی پر ہے گویا نماز کو دین میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اسی لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ بچوں کو شروع ہی سے نماز کا عادی بنائیں کیونکہ بچپن میں اگر بچوں کو شروع سے نماز نہ پڑھائی تو بڑے ہو کر ان کا نماز پڑھنا مشکل ہو گا۔ گیلی لکڑی

کو جس طرف چاہو موڑ لو لیکن جب وہ سوکھ جائے تو سوائے آگ کے سیدھی نہ ہوگی۔

مسلمان اور کافر میں فرق کرنے والی:۔

اسی اہمیت کے پیش نظر ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

"جس نے جان بوجھ کر نماز ترک کی وہ کافر ہو گیا۔ (ترمذی)

دین کا ستون:۔

"نماز دین کا ستون ہے جس نے اسے قائم رکھا، اس نے دین کو قائم رکھا۔ جس نے اسے گرادیا، اس نے دین کو گرادیا۔"

بروز قیامت سب سے پہلا سوال:۔

"قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا"۔

ایمان کی علامت:۔

ہر چیز کی ایک علامت ہے اور ایمان کی علامت نماز ہے۔

نبی ﷺ کے آخری الفاظ:۔

حضرت علیؓ کا فرمان ہے کہ آخری لمحات میں نبی کریم ﷺ کی زبان پر یہ الفاظ تھے۔

"الصلوة، الصلوة" نماز، نماز۔ (الادب المفرد)

آنکھوں کی ٹھنڈک:۔

اور نماز ہی کیلئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا

"میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے"۔

حضور ﷺ اسی لذت کی وجہ سے رات کا اکثر حصہ نماز میں گذارتے تھے اور جب بھی کوئی سخت امر پیش آتا تو فوراً نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔

بے نمازی کا دل بے آباد ہے:۔

میرے قبلہ لاثانی سرکار اپنے تابعین کو نماز کی بہت زیادہ تلقین فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم آیا ہے اپنے مریدین سے کہہ دو۔

"نماز اور میری یاد سے اپنے دلوں کو آباد کرو"۔

آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ کے اس فرمان سے واضح ہوتا ہے کہ جو نماز نہیں پڑھتا اس کا دل بے آباد اور بنجر ہے۔ اہل طریقت کیلئے آپ نے ارشاد فرمایا ترک نماز فیض کے حصول میں رکاوٹ کا سبب بنتی ہے۔

نماز کی فضیلت
قرآن وحدیث کی روشنی میں

قرآن مجید فرقان حمید نے نماز کو ذریعہ فلاح و کامیابی قرار دیا ہے۔ فلاح کا تعلق دنیا اور آخرت دونوں سے ہے۔ نماز کے بے شمار فضائل ہیں۔

قرب الٰہی کا ذریعہ:۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"واسجد واقترب"۔ (علق پارہ ۳۰ آیت ۱۹)

اور سجدہ کرو اور قرب حاصل کرو۔

سجدہ نماز کا ایک اہم رکن ہے جس کے ذریعے بندہ اپنے پروردگار کے حضور عاجزی کا اظہار کرتا ہے یہ آیت مبارکہ ظاہر کرتی ہے کہ سجدہ کی حالت میں انسان کو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ قرب خداوندی سے بڑھ کر کوئی انعام نہیں اسی لئے نماز کو مومن کی معراج کہا گیا ہے۔

برائیوں سے بچاؤ کا ذریعہ:۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ (عنکبوت۔۴۵) پارہ ۲۱

نماز بے حیائی اور برائیوں سے روکتی ہے۔

جب ایک مسلمان دن میں پانچ مرتبہ وضو کر کے نماز ادا کرتا ہے، معبود برحق کے حضور اپنی بندگی اور عاجزی کا اظہار کرتا ہے یہ احساس ایک مسلمان کی فطرت ثانیہ بن جاتا ہے۔ جب یہ احساس ہونے لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے ساتھ ہے تو اس کی پوری زندگی تعمیل احکام کا نمونہ بن جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے

قرب کا احساس اسے خلوتوں میں بھی گناہوں سے باز رکھتا ہے۔

نصرت خداوندی:۔

سورہ مائدہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وقال اللہ انی معکم لئن اقمتم الصلوٰۃ۔ (المائدہ پارہ ۶ آیت ۱۲)

اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم کرتے ہو۔

یہ آیت مبارکہ ظاہر کرتی ہے کہ نماز قائم کرنے والا خدا تعالیٰ کی امداد اور نصرت حاصل کرتا ہے۔ اس کے عزم اور حوصلے میں کمزوری پیدا نہیں ہو سکتی۔

نجات کی ضامن:۔

قرآن پاک کے پارہ نمبر ۱۸ میں نمازیوں کیلئے خوشخبری ہے۔

قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلوٰتھم خشعون۔

"فلاح پاگئے وہ مومن جو خدا کے خوف سے نماز پڑھتے ہیں"۔ (المومنون:۱، پارہ ۱۸)

نماز موت کے وقت ملک الموت سے شفاعت کرنے والی، قبر میں منکرین کو جواب دینے والی، دوزخ کی آڑ اور بہشت میں لے جانے والی ہے۔ قرآن اس پر گواہ ہے۔

جنت کی بشارت:۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے

والذین ھم علیٰ صلاتھم یحافظون۔ اولئک منی جنتِ مکرمون۔

"وہ لوگ جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں ان کو جنت کی بزرگیاں دی جائیں گی"۔

اس آیت مبارکہ میں خدا تعالیٰ نے نمازیوں کو ان کی نمازوں کے صلہ میں جنت کی خوشخبری سنائی ہے۔

سورہ عنکبوت کی تفسیر:۔

سورہ عنکبوت کی تفسیر میں بعض مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ رب العزت نماز پڑھنے والوں سے ارشاد فرماتے ہیں۔

اے میرے بندے! تو نے باوجود کمزوری کے ہر طرح میری عبادت کی قیام و قصود، رکوع و سجود، قرأت، تحلیل و تکبیر، تسبیح و تحمید تو میں اپنی کبریائی کے ہوتے ہوئے یہ کیونکر اچھا جانوں گا کہ تجھے جنت میں جانے سے روک دوں۔ جس میں انواع واقسام کی نعمتیں ہیں۔ میں نے تجھے جنت بخشی، اس کی نعمتیں بھی تجھے عطا فرمائیں اور تجھے اپنے دیدار کی عزت عطا فرماؤں گا کہ تو نے میری وحدانیت و یکتائی کو پہچانا، میں لطف فرما ہوں، تیرے عذر کو قبول کروں گا، میں رحیم ہوں، تیری نیکیاں میری بارگاہ رحمت میں مقبول ہوں گی اور میرے سوا تیرا کوئی معبود نہیں کہ تیری خطائیں معاف فرمائے۔

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے نماز کی فضیلت میں بہت سی احادیث مبارکہ میں ارشاد فرمایا جن سے ظاہر ہوتا کہ خدا تعالیٰ کے انعام و اکرام کی کوئی حد نہیں۔

جامع حدیث:۔

نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث مبارکہ بہت سی احادیث کی جامع ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا

''نماز پروردگار کی خوشنودی، میری آنکھوں کی ٹھنڈک، فرشتوں کی دوستی، پیغمبروں کا طریقہ اور مغفرت کا ذریعہ ہے۔ ایمان کی اصل اور شرک

سے بریت ہے دعا کی اجابت، اعمال کی قبولیت اور روزے کی برکت ہے۔ دشمنوں کیلئے ہتھیار اور شیطان سے بچاؤ ہے۔ ملک الموت سے سفارش کرنے والی، قبر میں ساتھی اور اندھیرے کا چراغ ہے، قیامت کے روز پڑھنے والے کے آگے نور ہوگی اور دوزخ کے آگے آڑ، پروردگار کے آگے شفاعت کرنے والی اور اطاعت کی سند ہوگی۔

نمازی کا اللہ تعالیٰ کفیل ہوتا ہے:۔

متعدد احادیث میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں اے ابنِ آدم! تو دن کے شروع میں میرے لئے چار رکعت پڑھ لیا کر میں تیرے تمام دن کے کام بنادیا کروں گا۔

صدقات وخیرات کا نعم البدل۔ نماز:۔

حدیث شریف میں ہے کہ "جب بندہ نماز میں رکوع کیلئے جھکتا ہے تو وہ اپنے وزن کے برابر سونا خیرات کرنے کا ثواب پاتا ہے اور جب رکوع میں سبحان ربی العظیم کہتا ہے تو ساری آسمانی کتابوں کی قرأت کا ثواب پاتا ہے۔ (مجالس سینہ)

نمازی کے ساتھ اللہ کا عہد:۔

حضرت ابی قتادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ

"میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس کا میں نے اپنے لئے عہد کر لیا ہے کہ جو شخص ان پانچوں نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے اس کو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا اور جو

ان نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں"۔

کتنی بڑی فضیلت ہے نماز کی کہ اس کے اہتمام سے آدمی اللہ کے عہد اور ذمہ داری میں داخل ہو جاتا ہے۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ کوئی معمولی سا حاکم یا دولت مند شخص کسی کی ضمانت کرے یا اطمینان دلا دے تو وہ کتنا خوش اور مطمئن ہو جاتا ہے اور اس کا کس قدر احسان مند اور گرویدہ ہو جاتا ہے۔ کس قدر عجیب اور قابل غور بات ہے کہ یہاں ایک معمولی عبادت پر جس میں کچھ مشقت بھی نہیں مالک الملک عہد کرتا ہے پھر بھی ہم لوگ نماز سے غفلت برتتے ہیں۔

نمازی کیلئے تین کرامتیں:۔

تنبیہ الغافلین میں درج ہے کہ نمازی کیلئے تین کرامتیں ہیں جب نمازی نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سر سے لیکر آسمان تک رحمت الٰہی کی گھٹا چھا جاتی ہے۔

نیکیاں مینہ کی طرح برستی ہیں۔

ملائکہ اس کی زیارت کرتے ہیں۔

ایک فرشتہ ندا کرتا ہے اے نمازی بندے! اگر تو دیکھ لے کہ تیرے سامنے کون ہے اور تو کس سے ہمکلام ہے تو واللہ تو قیامت تک سلام پھیر نے کا نام نہ لے گا۔

گناہ دھل جاتے ہیں:۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا اگر تم میں سے کسی کے گھر کے آگے نہر جاری ہو اور وہ دن میں پانچ بار اس میں نہائے تو کیا اس کے بدن پر میل و غلاظت رہ سکتی ہے؟ صحابہ

کرامؓ نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا یہی مثال اس شخص کی ہے جو دن میں پانچ مرتبہ نماز پڑھتا ہے اس کے گناہ کے میل دن میں پانچ مرتبہ دھل جاتے ہیں (بخاری و مسلم)

نمازی کی فرشتے زیارت کرتے ہیں:۔

فرشتے نمازی مسلمان کی زیارت کرتے ہیں اور بارگاہ الہیٰ میں صبح و شام اس کا ذکر ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

"رات اور دن کے ملائکہ نماز فجر اور عصر میں جمع ہوتے ہیں جب وہ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے فرماتا ہے کہ کہاں سے آئے ہو؟ حالانکہ وہ جانتا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں تیرے بندوں کے پاس سے، جب ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور انہیں نماز پڑھتا ہوا چھوڑ کر تیرے پاس حاضر ہوئے ہیں۔ (امام احمد)

رزق میں برکت کا ذریعہ:۔

نماز افلاس اور تنگدستی دور کرتی ہے، رزق اور روزگار میں برکت لاتی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوہریرہؓ سے فرمایا

"اے ابوہریرہؓ اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو اللہ تعالیٰ تمہیں ایسی جگہ سے رزق عطا کرے گا۔ جہاں سے تمہارا گمان بھی نہ ہو گا (ابن المبارک)

ابن عطا نے فرمایا کہ جب نمازی کی نماز اللہ تعالیٰ قبول فرمالیتا ہے تو اس نماز سے ایک فرشتہ پیدا فرمادیتا ہے جو رکوع و سجود میں مصروف رہتا ہے اور اس کی عبادت کا ثواب قیامت تک اس بندے کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا رہے گا۔

ارشادات لاثانی

بیماریوں کا علاج:۔

سخی سلطان حضور قبلہ لاثانی سرکار ارشاد فرماتے ہیں کہ نماز بہت سی روحانی اور جسمانی بیماریوں کا علاج ہے۔

شیطان کے ساتھ جہاد:۔

آپ فرماتے ہیں کہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ نماز پڑھنے کو دل نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا شیطان کے غلبہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں نماز پڑھنے کا دوگناہ ثواب ہو گا ایک نماز پڑھنے کا دوسرا شیطان) کے ساتھ جہاد کا ثواب۔

مشکلات و مصائب میں نماز:۔

آپ فرماتے ہیں کہ مشکلات و مصائب میں بھی نماز کی پابندی انعامات ربانی کا موجب بنتی ہے۔

بے نمازی کیلئے وعید اور عتاب

آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں:۔

حضرت مولانا محمد زکریا صاحب اپنی کتاب فضائل اعمال میں لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے جیسا کہ اپنے احکامات کی پابندی پر انعامات کا وعدہ فرمایا ہے ایسے ہی تعمیل نہ کرنے پر ناراضی اور عتاب کا اظہار فرمایا ہے پھر لکھتے ہیں کہ یہ تو

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ تعمیل میں بے گراں انعامات کا وعدہ فرمایا ہے۔ کیونکہ بندے کا فرض ہے تعمیل ارشاد پر اس پر انعامات کے کیا معنی؟ اور نافرمانی کی صورت میں جتنا بھی عذاب ہو وہ برمحل ہے کہ آقا کی نافرمانی سے بڑھ کر اور کیا جرم ہو سکتا ہے پس کسی خاص عتاب یا تنبیہ کی ضرورت نہ تھی مگر پھر بھی خدا کی رحمانیت کے کیا کہنے کہ ہم پر شفقت فرمائی اور طرح طرح سے متنبہ فرمایا اس کے نقصانات بتائے مختلف طور سے سمجھایا پھر بھی ہم نہ سمجھیں تو اپنا ہی نقصان ہے۔ نماز نہ پڑھنے والوں کیلئے جو وعیدیں آئی ہیں ان میں سے چند تحریر کرتا ہوں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

فی جنت یتساء لون۔ عن المجرمین۔ ما سلککم فی سقر۔ قالو الم نک من المصلّین۔ (المدثر: ۴۰تا۴۳ ، پارہ:۲۹)

جنت کے لوگ دوزخ میں جلنے والوں سے پوچھیں گے کس چیز نے تمہیں دوزخ میں ڈالا۔ وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔

سخت عذاب طویل:۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"ان کے بعد کچھ ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نمازیں ضائع کیں اور نفسیاتی خواہشوں کا اتباع کیا عنقریب انہیں سخت عذاب طویل اور شدید سے ملنا ہوگا"۔ (القرآن)

بے نمازی دوزخی ہے:۔

ابوالیث سمرقندی نے قرۃ العیون میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ "جو شخص فرض نماز بھی جان بوجھ کر چھوڑ دے اس کا نام جہنم کے

دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے اور اس کو اس میں جانا ضروری ہے۔

بے نمازی سے اللہ بری الذمہ ہے

''قصداً نماز ترک نہ کرو جو قصداً نماز ترک کر دیتا ہے اللہ رسول ﷺ اس سے بری الذمہ ہے۔ (امام احمد)

بے نمازی کی صحبت حرام ہے:۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا نماز ترک کرنے والا میرا امتی نہیں اس کے پاس بیٹھنا حرام ہے اور وہ جنت سے محروم ہے۔

بے نمازی کا حشر فرعون وہامان کے ساتھ ہو گا:۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جس نے نماز کی حفاظت کی (مدام پڑھتا رہا) قیامت کے دن وہ نماز اس کے لئے نور و برہان و نجات ہو گی اور جس نے محافظت نہ کی اس کے لئے نہ نور ہے، نہ برہان نہ نجات اور قیامت کے روز وہ قارون، فرعون، ہامان ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا اور نزہتہ المجالس میں فرمایا ہے کہ جس نے اپنی تجارت کیلئے نماز چھوڑی وہ ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا اور جو مملکت کے باعث نماز چھوڑے گا وہ فرعون کے ساتھ ہو گا اور جس شخص کا مال نماز سے غافل کر دے وہ قارون کے ساتھ ہو گا۔

بے نمازی بد نصیب ہے:۔

نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہؓ سے فرمایا جانتے ہو بد نصیب کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی خوب جانتے ہیں فرمایا نبی کریم ﷺ نے بد نصیب بے نمازی ہے کیونکہ بے نمازی کو اسلام (اور آخرت) سے کچھ نصیب نہیں۔

حضرت نوفل بن معاویہ ؓ فرماتے ہیں نبی کریم نے ارشاد فرمایا جس شخص کی ایک نماز بھی فوت ہو گئی وہ ایسا ہے کہ گویا اس کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب چھین لیا گیا ہو۔

بے نمازی پر غیب سے مار پڑتی ہے:۔

حضور قبلہ لاثانی سرکار ارشاد فرماتے ہیں کہ بے نمازی پر غیب سے مار پڑتی ہے اسی لئے ان کے اہل و عیال، جان و مال، عمر اور رزق سے برکت اٹھا لی جاتی ہے اور وہ ذہنی سکون اور طمانیت قلبی سے محروم رہتے ہیں۔ ہمارے حال پر افسوس کہ بار بار احکام کے باوجود نماز نہیں پڑھتے، غفلت برتتے ہیں۔

بے نمازی سے زمین پناہ مانگتی ہے:۔

لاثانی سرکار نے فرمایا کہ جو شخص نماز سے غافل رہتا ہے ایسے شخص سے زمین بھی پناہ مانگتی ہے۔ خدا ہم سب کو نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

نماز قضا کر کے پڑھنے والوں کے لئے وعید

بہت سے لوگ نماز تو پڑھتے ہیں مگر وقت گذار کر ایسی نماز پڑھنے والوں کیلئے باعث عذاب ہوتی ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''خرابی ہے ان نمازیوں کیلئے جو اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں، وقت گذار کر پڑھتے ہیں''۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں

نبی کریم ﷺ وقت پر نماز ادا کرنے کے بارے میں کتنی احتیاط

برتتے تھے۔ اس کا اندازہ اس قول (حضرت عائشہؓ کا فرمان) سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضور پر نور کی عادت شریفہ یہ تھی کہ گھر میں تشریف لاتے اور بے تکلفی سے گفتگو فرماتے رہتے لیکن جب اذان کی آواز آتی (نماز کا وقت قریب ہوتا) تو ہمہ تن نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے اور ہم سے ایسے بے تعلق ہو جاتے، جیسے کہ پہلے سے ہماری اور آپ کی شناسائی ہی نہ ہو۔

نماز قضا کر کے پڑھنے والا جہنم میں جلے گا:۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص نماز قضا کر دے گا وہ بعد میں پڑھ بھی لے پھر بھی اپنے وقت پر نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک حقب جہنم میں جلے گا اور ایک حقب کی مقدار اسی (۸۰) برس کی ہوتی ہے اور ایک برس ساٹھ دن کا اور قیامت کا ایک دن ایک برس کے برابر ہو گا۔

(فضائل اعمال۔ ص ۳۷)

نماز قضا کرنے والوں کیلئے پندرہ عذاب:۔

غنیۃ الطالبین شریف میں تحریر ہے کہ جو شخص نماز ادا کرنے میں سستی کرتا ہے یعنی اس سے غافل رہتا ہے رب تعالیٰ اسے پندرہ عذابوں میں گرفتار کرتا ہے۔ ان میں سے چھ عذاب موت سے پہلے ہیں۔

زندگی میں عذاب:۔

۱۔ اس کا نام صالحین کی فہرست سے کاٹ دیا جاتا ہے۔

۲۔ زندگی کی برکت اس سے اٹھا لی جاتی ہے۔

۳۔ اس کے رزق میں خیر و برکت نہیں رہتی۔

۴۔ اس کا کوئی نیک عمل قابل قبول نہیں ہوتا جب تک نماز ادا نہ کرے۔

۵۔اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

۶۔صالحین کی دعاؤں کی برکت سے محروم رہتا ہے۔

موت کے وقت عذاب

۱۔ایسی پیاس میں مبتلا ہوتا ہے کہ سات سمندر بھی اسے سیراب نہیں کر سکتے۔

۲۔اچانک موت میں مبتلا ہوگا (مرتے وقت توبہ نصیب نہ ہونے کا اندیشہ ہے)

۳۔اس کے کاندھے اتنے وزنی ہوں گے گویا اس پر لکڑی اور پتھر کا وزن ہے۔

قبر میں عذاب:۔

۱۔اس کی قبر اس پر تنگ کر دی جاتی ہے۔

۲۔قبر میں وحشت ناک تاریکی رہتی ہے۔

۳۔منکر نکیر کے سوالات کے وقت عاجز رہتا ہے۔ جس کا نتیجہ عذاب قبر ہے۔

قبر سے اٹھتے وقت عذاب:۔

۱۔دربار خدا میں اس حالت میں لایا جائے گا کہ پروردگار عالم اس پر غضب فرمائے گا۔

۲۔اس کا حساب سختی سے لیا جائے گا۔

۳۔اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہوگا مگر یہ کہ رب عزوجل اس کی مغفرت فرمائے۔

ارشاد لاثانی سرکار:۔

آپ فرماتے ہیں کہ ہر ممکن کوشش کریں کہ کوئی نماز قضا نہ ہو لیکن اگر مجبوری میں کوئی نماز قضا ہو جائے تو پہلے اس کو ادا کریں پھر اگلی نماز پڑھیں۔

نماز باجماعت کے احکامات وفضائل

اکثر حضرات نماز تو پڑھتے ہیں لیکن نماز باجماعت کا اہتمام نہیں کرتے حالانکہ جس طرح نماز کے بارے میں سخت تاکید آئی ہے اسی طرح نماز باجماعت کے بارے میں بھی بہت سے احکامات وفضائل ہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

وارکعو مع الراکعین

اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

ستائیس درجے زیادہ فضیلت:۔

حضرت زیدؓ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ ہوتی ہے۔ (مسلم و ترمذی)

درجات کی بلندی:۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر سے وضو اور غسل کر کے مسجد کی طرف جاتا ہے تو ہر قدم پر ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور دوسرے پر ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔ (مسلم شریف)۔

حج کا ثواب:۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ جو اپنے گھر سے فرض نماز کیلئے نکلا اس کا اجر ایسا ہے جیسا حج کرنے والے محرم کا۔ ابوداؤد)

گویا نمازی کے نامہ اعمال میں حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

عالم باعمل کے پیچھے نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے ایک نماز کسی پرہیزگار امام کے پیچھے پڑھی اس نے گویا نبی اسرائیل کے نبی کے پیچھے نماز پڑھی اور جس نے کسی عالم یا عمل کے پیچھے نماز پڑھی، اس نے گویا میرے پیچھے نماز پڑھی۔

(فلاح دارین صفحہ ۱۴)۔

پانچ خوبیاں:۔

فلاح دارین میں درج ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص ہمیشہ پانچوں نمازیں جماعت سے پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے پانچ خوبیاں عطا کرے گا۔

۱۔ اس کی تنگدستی دور کرے گا۔

۲۔ عذاب قبر سے محفوظ رکھے گا۔

۳۔ قیامت کے دن نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

۴۔ پل صراط میں تیز پرند کی طرح گذر جائے گا۔

۵۔ اللہ کریم اپنے علم و قدرت کے سبب بلاحساب اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

باجماعت نماز نہ پڑھنے والوں کیلئے وعید

کافروں اور منافقوں کا فعل:۔

حضرت معاذؓ بن انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے ''سراسر ظلم ہے اور کفر ہے اور نفاق ہے (اس شخص کا فعل) جو اللہ کے منادی (یعنی موذن) کی آواز سنے اور نماز کو نہ جائے''۔

اس حدیث پاک میں نماز باجماعت ادا نہ کرنے والوں کو کافر اور منافق کہا گیا گویا مسلمان سے یہ بات ہو ہی نہیں سکتی۔

بدبختی کی علامت:۔

ایک حدیث میں درج ہے 'آدمی کی بدبختی کیلئے یہ کافی ہے کہ مؤذن کی

آواز سنے اور نماز کو نہ جائے"۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اظہار ناراضی :۔

ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چند صحابہؓ کو جماعت میں نہ دیکھا تو فرمایا اگر مجھے بچوں کے جلنے کا خیال نہ ہوتا تو میں ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دیتا جو جماعت کیلئے گھروں سے نہیں نکلتے۔ (فضائل اعمال)۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی ایسی احادیث مبارکہ ہیں جن میں نماز باجماعت ادا نہ کرنے والوں کو عذاب سے ڈرایا ہے۔ مسلمان کیلئے تو ایک وعید کی بھی ضرورت نہیں کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حکم و ارشاد ہی سب کچھ ہے اور جس کو اس کی قدر نہیں اس کے لئے ہزاروں وعیدیں بھی بیکار ہیں۔

میرے قبلہ لاثانی سرکار نے ارشاد فرمایا نماز باجماعت سے دوسروں کو ترغیب ملتی ہے اسی لئے نماز باجماعت کی فضیلت اکیلے نماز پڑھنے سے زیادہ ہے۔

نماز خوشدلی اور عمدگی سے پڑھو:۔

آپ فرماتے ہیں نماز خدا تعالیٰ کے حضور عاجزی، انکساری اور ادب سے پورے ارکان کے ساتھ ادا کرنی چاہیئے۔ نماز پڑھتے وقت نمازی یہ ذہن میں رکھے کہ گویا میں خدا کو دیکھ رہا ہوں۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو سمجھے کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ خدا کی عظمت کا خیال دل میں رکھے اور یہ جانے کہ میں بحیثیت مجرم اس کے حضور میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوں اور التجا کر رہا ہوں کہ وہ میرے قصور معاف فرما دے اور مجھے اپنی محبت اور معرفت عطا فرمائے۔ ارد گرد سے بے نیاز ہو جائے کیونکہ نماز وہی قابل قبول ہوتی ہے جو حضوری قلب کے ساتھ ادا کی جائے۔

حضرت صادق نے فرمایا کہ جو شخص پانچوں نمازیں کامل وضو اور تعدیل ارکان یعنی پورے آرام اور خشوع و خضوع سے پڑھے گا یہ جان کر کہ یہ فرمان خداوندی ہے صرف اسی کی رضا کیلئے پڑھتا ہوں تو حق تعالیٰ اس کے وجود کو دوزخ کی آگ پر حرام کردے گا (فلاح دارین)

اللہ تعالیٰ ہم سب کی نمازوں میں خشوع و خضوع پیدا فرمائے۔ اور اپنے احکامات کی تعمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)۔

O۔ محمد رضوان الحق مرزا نقشبندی (لاہور) سے بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے شہنشاہ اعظم حضور لاثانی سرکار کے کرم سے عالم رویاء میں دیکھا کہ میں چارپائی پر لیٹا ہوا ہوں ایک بہت ہی خوبصورت عورت میرے قریب آ کر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اس نے ہیرے جواہرات کے بنے ہوئے بہت خوبصورت زیورات پہنے ہوئے ہیں۔ میں اس سے پوچھتا ہوں کہ آپ کون ہیں؟ تو وہ مجھ سے کہتی ہے کہ میں نماز ہوں اور جو مجھے ادا کرے گا وہ فائدہ میں رہے گا۔ اس نے فضائل نماز کے بارے میں اور بھی بہت باتیں بتائی۔ میں اس سے کہتا ہوں کہ جب نماز کا ٹائم ہو تو مجھے جگا دینا۔ صبح تقریباً ساڑھے پانچ بجے وہی خوبصورت سی عورت آئی اور مجھے کہتی ہے اٹھو نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ نماز ادا کرو اسی وقت میری آنکھ کھل جاتی ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ واقعی وہ نماز کا ٹائم تھا۔ میں جلدی جلدی اٹھ کر فجر کی نماز ادا کرتا ہوں۔

فقراء اور اولیاء کرام کی فضیلت

قرآن کریم کی روشنی میں:-

ارشاد باری تعالیٰ ہے

آگاہ رہو جو خاصان خدا ہیں ان کو نہ کچھ ڈر ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور ڈرتے رہے ان کے لئے دنیا کی زندگی اور آخرت میں خوشخبری ہے۔ نہیں بدلتی اللہ کی باتیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

اولیاء کرام کو دنیا میں کوئی خوف نہیں کیونکہ استغراق اور قرب الہیٰ کی وجہ سے ان کے دل ایسے ہوجاتے ہیں کہ جن میں خوف و حزن کیلئے جگہ ہی باقی نہیں رہتی۔ ان پر کیسے ہی مصائب اور سختیاں آئیں ان کو ذرہ برابر پرواہ نہیں ہوتی وہ تو معرفت خداوندی میں محو اور مست ہوجاتے ہیں اور جن کا مددگار خدا ہو انہیں قیامت میں بھی کسی قسم کا خوف اور حزن وملال نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ لوگ ان کے ساتھی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا انعام فرمایا اور وہ نبی، صدیق، شہید اور نیک بندے ہیں اور یہ لوگ (کیا ہی) اچھے ساتھی ہیں یہ اللہ کا فضل ہے اور اللہ ہی کا ماننا بس ہے۔

اور فرمایا اللہ تعالیٰ انہیں دوست رکھتا ہے اور وہ اللہ کو دوست رکھتے ہیں۔

O۔ وہ رحمٰن ہے پس اس کے بارے میں کسی باخبر ہی سے پوچھو۔

O۔ تو کیا جس کا سینہ اللہ نے اسلام کیلئے کھول دیا وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے۔ (سورہ زمر۔ ۲۲)

O۔ ارشاد الہیٰ ہے بے شک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب ایک ہے پھر اس عقیدے پر جمے رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ خوف کرو اور نہ رنجیدہ ہو اور

اس جنت کا مژدہ سنو جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا، ہم تمہارے دوست ہیں۔ دنیا اور آخرت کی زندگی مین اور تمہارے لئے وہاں ہر شے ہوگی جس کو تمہارا جی چاہے اور جو تم مانگو گے وہاں تمہارے لئے موجود ہے یہ بخشنے والے مہربان کی طرف سے بطور مہمانی ہے۔

O۔ فرمایا جن لوگوں نے ہماری راہ میں مشقتیں اٹھائیں ہم انہیں اپنے راستے ضرور دکھائیں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ نیکو کاروں کے ساتھ ہے۔

O۔ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمانبردار بنا دیا ہے تمہارے واسطے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور تمام کر دی اس نے تم پر اپنی ہر قسم کی نعمتیں ظاہری بھی اور باطنی بھی (سورہ لقمان)۔

O۔ رب کائنات کا ارشاد ہے خرچ کیا کرو ان مفلسوں پر جو اللہ کی راہ میں رکے ہوئے ہیں زمین میں چل پھر نہیں سکتے۔ انجان انہیں بے سوالی کی وجہ سے مالدار سمجھتے ہیں۔ آپ انہیں ان کی صورتوں سے پہچان جائیں گے۔ وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے۔

O۔ پروردگار کا ارشاد ہے۔ اے (محمد ﷺ) اپنی جان ان سے مانوس رکھیں جو اپنے پروردگار کو صبح اور شام پکارتے ہیں اور اس کی رضامندی چاہتے ہیں۔ (سورہ کیف۔۲۸)۔

اس آیت کے نزول کے بعد نبی کریم ﷺ گھر سے ان لوگوں کی تلاش میں نکلے ایک جماعت کو دیکھا کہ اللہ کے ذکر میں مشغول ہے ان میں سے بعض خشک کھالوں، بکھرے بالوں اور صرف ایک کپڑے والے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے ان کو دیکھا تو ان کے پاس بیٹھ گئے ارشاد فرمایا تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کئے جن کے پاس بیٹھنے کا

خود مجھے حکم ہے۔

O۔ قرآن کریم میں شیطان لعین کا یہ مقولہ مذکور ہے "مجھے تیری عزت کی قسم میں تیرے مخلص بندوں کے سوا باقی لوگوں کو گمراہ کروں گا"۔

اولیاء کرام وہ نفوس قدسیہ ہیں، جن کی قوتوں کا اعتراف ان کا سب سے بڑا دشمن شیطان لعین بھی کرتا ہے کہ مخلصین، صالحین بندوں پر میرا زور نہیں چلے گا۔

فقراء کی فضیلت احادیث مبارکہ کی روشنی میں

O۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا عالم میرے سینہ سے پیدا ہوئے، سادات میری پشت سے اور فقراء اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔

O۔ مومن کی فراست سے ڈرو وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے (ترمذی شریف)

O۔ وہ (اولیاء) ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ ان کا ہمنشین بدبخت نہیں رہتا"۔ (بخاری، مشکوۃ)

O۔ تحقیق اللہ نے اس بات کی خبر دی ہے کہ جب وہ کسی کو محبوب بنالیتا ہے تو اس کی سمع و بصر بن جاتا ہے۔

O۔ معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ آپس میں ایک دوسرے سے میرے واسطے دوستی رکھتے ہیں ان کے لئے قیامت میں نور کے ممبر ہوں گے ان کے درجے پر انبیاء اور شہدا بھی رشک کریں گے۔

O۔ براء بن عازبؓ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے چند خاص بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنتوں میں سب سے بلند درجے میں

رکھے گا اور وہ لوگ سب سے زیادہ عقلمند ہیں۔ راوی حدیث فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کی کہ وہ سب سے زیادہ عقلمند کس طرح ہوں گے۔ فرمایا ان کی تمام سعی و ہمت اللہ ہی کی طرف ہے اور ان کی تمام کوششوں کا خلاصہ اللہ کی رضامندی ہے۔ وہ دنیا اور اس کی فضولیات اور اس کی ریاست اور عیش سے بالکل بے رغبت ہو گئے ہیں۔ ان کے نزدیک دنیا بالکل حقیر ہے۔ انہوں نے اس دنیا میں تھوڑے دنوں تو مصیبتوں اور مشقتوں پر صبر کیا پھر غیر متناہی زمانہ میں راحت اٹھا رہے ہیں۔

O۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سوال کیا گیا کہ جب ہم کو کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو جسے ہم قرآن و سنت میں نہ پائیں تو کس طرح حل کریں۔ فرمایا نیکوکار لوگوں سے سوال کرو اور ان کے مشورے پر عمل کرو۔ (احیاء العلوم)

O۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک مرد صالح کی برکت سے اس کے پڑوس میں سو گھرانوں سے بلاؤں اور عذاب کو رفع کر دیتا ہے۔ (ابن کثیر ص ۶۰۶)

خطیب نے بذریعہ ابوبکر ابن ابی شیبہ حدیث کا اخراج کیا کہ میں نے کنانی سے سنا کہ نقباء تین سو ہیں۔ نجباء ستر ہیں۔ ابدال چالیس ہیں، اخیار سات ہیں۔ قطب چار اور غوث ایک ہے۔

نقباء کا مسکن مغرب، نجباء کا مصر، ابدال کا شام ہے۔ اخیار سیاح ہوتے ہیں۔ قطب زمین کے گوشوں میں ہوتے ہیں جب مخلوق کو عوامی مصیبت آجائے تو دعا کیلئے نقباء ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ اگر قبول نہ ہو تو نجباء پھر اخیار پھر قطب اگر پھر بھی قبول نہ ہو تو غوث دعا کیلئے ہاتھ پھیلاتا ہے حتیٰ کہ اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔

O۔ حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر میرے مقبول اور مقرب بندے مجھ سے کوئی سوال کریں تو میں ان کو وہ چیز ضرور عطا کرتا ہوں۔

O۔ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دن کعبہ شریف کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ تیری بڑی شان ہے اور تیری بڑی حرمت ہے اور مومن اللہ کے نزدیک حرمت میں تجھ سے بھی زیادہ ہے۔ (ترمذی)۔

O۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دوران تعلیم فرمایا

''اے ابوذر! جس طرح تم زمین پر اکیلے چلتے ہو، فرد ہوتے ہو اسی طرح ذات باری تعالیٰ بھی اپنی ذات میں فرد ہے اور صاف ستھری اشیاء کو پسند کرتا ہے۔ اے ابوذر تو میرے غم و فکر سے واقف ہے کہ میں کس چیز کا مشتاق ہوں''۔ صحابہ کرامؓ نے بارگاہ نبوی ﷺ میں عرض کی حضور آپ ہی بتا دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا ''آہ آہ وا شوقاہ'' میں اپنے رفقاء کی ملاقات کا بہت شوقین ہوں جو میرے بعد ہوں گے اور جن کی شان مثل انبیاء ہو گی اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک شہدا کا مرتبہ پائیں گے۔ یہ لوگ اپنے پدر و مادر اور بھائی بہنوں اور اپنی اولاد سے دور بھاگیں گے اور اللہ تعالیٰ سے واسطہ قائم کر لیں گے۔ یہ لوگ اپنے مال و متاع سے بے پرواہ ہوں گے اور اسے بھی چھوڑ دیں گے اور اپنے سرکش نفوس کو عاجزی سے بدل دیں گے۔ پہلے وہ مجذوب ہوں گے اور ان کے دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے پُر ہوں گے اور ان کا طعام اللہ کا ذکر ہو گا اور ان کے کام اللہ تعالیٰ خود ہی کرتا جائے گا جب کوئی ان میں سے مرض میں مبتلا ہو گا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا بیمار ہونا ہزار سال کی عبادت سے بہتر ہو گا۔

اے ابوذر تم چاہتے ہو تو اور بیان کروں انہوں نے بارگاہِ نبوی ﷺ

میں عرض کی کیوں نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا

ان میں سے ایک کی موت اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسی ہو گی جس طرح آسمان والوں میں سے کوئی مر گیا ہو۔

پھر فرمایا اے ابوذر! اگر تم چاہتے ہو تو اور بیان کروں۔

انہوں نے بارگاہ نبوی ﷺ میں عرض کیا ہاں یارسول اللہ ﷺ اور بیان فرمایئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر ان میں سے کوئی اپنے کپڑے کی جوں مارے گا تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ایسا ہو گا گویا اس نے ستر حج اور عمرے کئے اور ان کے لئے ایسا ثواب ہو گا کہ انہوں نے گویا چالیس غلام آزاد کئے اور فرض کرو کہ وہ غلام بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہیں اور ہر غلام کی قیمت بارہ ہزار دینار ہے۔

پھر فرمایا اے ابوذر! اگر تم کہو تو اور بیان کروں انہوں نے بارگاہِ نبوی ﷺ میں عرض کی ہاں یارسول اللہ ﷺ! تو آپ نے فرمایا کہ ان میں سے جب کوئی اہل محبت ذکر کرے گا اور سانس لے گا تو ہر سانس کے بدلہ میں ان کے کھاتہ میں ہزار ہزار درجات لکھے جائیں گے۔ پھر فرمایا اے ابوذر! اگر تم چاہو تو اور بیان کروں انہوں نے عرض کی ہاں یارسول اللہ، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اگر کوئی ان میں سے جبل نبات کے نیچے دو رکعت نماز پڑھے گا تو اسے حضرت نوح علیہ السلام کی ہزار سال زندگی کا ثواب عطا ہو گا۔

پھر فرمایا اے ابوذر! اگر تم چاہو تو اور زیادہ بیان کروں تو انہوں نے عرض کی ہاں یارسول اللہ! کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر ان میں سے کوئی ایک تسبیح کرے گا تو وہ بروز محشر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بہتر ہو

گی کہ اس کے بدلہ میں اس کے ہمراہ دنیا کے پہاڑ سونے اور چاندی کے بن کر پھرا کریں گے۔

پھر فرمایا اے ابوذر! اگر تم چاہو تو اور زیادہ بیان کروں تو انہوں نے عرض کی ہاں یارسول اللہ کیوں نہیں۔ تو آپ نے فرمایا جب کوئی ان میں سے ایک دوسرے پر نظر ڈالے گا گویا اس نے اللہ کو دیکھا اور جو انہیں خوش کرے گا گویا اس نے اپنے رب کو خوش کیا اور جو انہیں کھانا کھلائے گا گویا اس نے اپنے رب کو کھانا کھلایا۔ پھر فرمایا اے ابوذر! اگر تم چاہو تو اور زیادہ بیان کروں انہوں نے بارگاہ نبوی ﷺ میں عرض کی ہاں یارسول اللہ تو آپ ﷺ نے فرمایا جو گنہگار اپنے گناہوں پر اصرار بھی کرتے ہوں گے جب ان کے پاس بیٹھ کر اٹھیں گے تو وہ اپنے گناہوں سے پاک ہو جائیں گے۔ (عین الفقر)

فقراء و اولیاء کرام سے محبت کے متعلق احادیث مبارکہ

خدا تعالیٰ جن حضرات کے دلوں میں اولیائے عظام کی محبت عطا فرماتا ہے وہ بڑے خوش نصیب اور سعادت مند ہیں، کیوں کہ اولیائے کرام کی محبت اللہ تبارک و تعالیٰ کی محبت کی دلیل ہے۔ یعنی جن بانصیبوں کو اولیاء اللہ سے محبت ہوتی ہے تو ضروری ہے کہ ان کو اپنے مالک و خالق سے بھی محبت ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اولیاء اللہ کی محبت تو محض رضائے الٰہی کیلئے ہوتی ہے جیسا کہ سرکار مدینہ ﷺ کا فرمان ہے۔

O۔ "کوئی بندہ کسی بندہ سے اللہ کیلئے محبت کرتا ہے تو گویا اس نے اپنے رب عزوجل کی تعظیم کی ہے"۔ (نورانی واعظ)

O۔ حضرت سیدنا ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ رسالت

ماب ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! آپ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو ایک قوم یعنی اولیاء اللہ سے محبت رکھتا ہے لیکن ان کی صحبت یا عمل کو نہیں پہنچ سکا؟ آپ نے فرمایا آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ محبت رکھتا ہوگا۔ (مشکوۃ ص ۴۲۶۔ بخاری و مسلم)

O۔ حدیث میں یہ خوشخبری ہے ان کے لئے جو اولیاء اللہ سے محبت رکھتے ہیں چاہے ان سے نزدیک ہوں یا دور امید ہے کہ کل انشاءاللہ ان کا حشر ان کے زمرہ میں ہوگا اور ان کے ساتھ رہیں گے۔

O۔ جس طرح تو اس سے (اللہ کے بندے سے اللہ کی رضا کیلئے) محبت رکھتا ہے اسی طرح اللہ تجھ سے محبت رکھتا ہے۔ (مشکوۃ ص ۴۲۵)

O۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ پاک کو کسی بندہ سے محبت ہو جاتی ہے تو جبرائیل علیہ السلام کو اپنی بارگاہ میں بلاتے ہیں اور فرماتے ہیں مجھے فلاں بندے سے محبت ہو گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے اے جبرائیل علیہ السلام! تو بھی اس سے محبت کر پھر جبرائیل علیہ السلام بھی اس بندے سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر آسمانی مخلوق میں یہ اعلان کر دیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو پھر تمام آسمانی مخلوق اس بندے کو محبوب بنا لیتی ہے۔ فرمایا پھر اس بندے کی مقبولیت اور محبت کو زمین پر اتار دیا جاتا ہے۔ (صحیح بخاری)

O۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری محبت ان کے لئے واجب ہو گئی جو آپس میں میری رضا کیلئے محبت رکھتے ہیں (تفسیر حسینی)

O۔ اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تیری محبت کا اور جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔ اس کی محبت کا جو تیری محبت کے قریب کر دے۔ (امام احمد، ترمذی)

O۔ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر شے کی ایک کنجی ہے اور جنت کی کنجی مساکین، فقراء، صادقین اور صابرین کی محبت ہے۔ وہ قیامت کے دن اللہ کے ہم نشین ہوں گے۔

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں میری محبت ان لوگوں کیلئے واجب ہو چکی جو میرے ہی واسطے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں اور میرے ہی واسطہ سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور میرے ہی سبب ایک دوسرے کی زیارت وملاقات کرتے ہیں اور میری ہی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے پر مال خرچ کرتے ہیں۔ (مشکوۃ۔۴۱۸)

O۔ حضرت حسن بصریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فقراء سے جان پہچان زیادہ رکھا کرو اور ان کے ساتھ سلوک کیا کرو کیونکہ ان کے لئے بڑی دولت ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یارسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دولت کیا ہے۔ فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا ان سے کہہ دیا جائے گا کہ جس نے تمہیں ایک ٹکڑا روٹی کا کھلایا ہو، ایک کپڑا پہنایا ہو یا ایک گھونٹ پانی پلایا ہو اسے تلاش کرو اور ہاتھ پکڑ کر جنت میں جاؤ۔

O۔ حضرت حسن بصریؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندہ فقیر اللہ تعالیٰ کے پاس جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے ایسی معذرت کرے گا جیسا کہ آدمی آدمی سے کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری عزت و جلال کی قسم میں نے تجھ سے دنیا اس لئے علیحدہ نہیں رکھی کہ تو میرے نزدیک ذلیل تھا بلکہ اس لئے کہ میں نے تیرے لئے بڑی بڑی فضیلتیں، عطائیں تیار کی ہیں اور یہ صفیں جو تیرے سامنے کھڑی ہیں ان میں جا کر دیکھ جس نے تجھے کچھ کھلایا (دنیا میں) پلایا یا پہنایا ہو اس کا ہاتھ پکڑ وہ تیرا

ہے جو اس سے چاہے کر۔ اس وقت سب لوگوں کی یہ حالت ہو گی کہ پسینہ منہ تک آیا ہو گا وہ یہ ارشاد سن کر صفوں میں گھس جائے گا اور ان لوگوں کو تلاش کر کے ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ بہشت میں لے جائے گا۔

احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ اولیاء اللہ کی شفاعت حق ہے۔ قیامت کے دن جب ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہو گا۔ سورج سوا نیزے پر ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کا قہر و غضب زوروں پر ہو گا۔ سب دنیاوی دوست دشمن نظر آئیں گے۔ اس دن واضح ہو جائے گا کہ کن لوگوں کی دوستی مفید تھی اور کن کی مضر۔ البتہ ایک گروہ اولیاء اللہ کا ایسا ہو گا جن کی دوستی اس مشکل وقت میں کام آئے گی۔ یہ حضرات ان گنہگاروں کی شفاعت فرما کر ان کی مصیبت دور کریں گے انہیں جنت میں داخل کرائیں گے بشرطیکہ دنیا میں ان کو اولیاء اللہ سے محبت تھی اور وہ ان کے عقیدت مند تھے۔ یعنی محبت اولیاء اکسیر عظیم ہے۔

اولیاء کرام سے محبت کے متعلق بزرگوں کے اقوال

O۔ ایک روز ایک شخص نے سلطان المشائخ سیدنا نظام الدین کی خدمت میں عرض کی کہ ایک مرید ہے جو صرف پنجگانہ نماز پڑھتا ہے اور معمولی وظیفہ کرتا ہے مگر اس کو اپنے شیخ سے کامل محبت ہے اور ایک مرید جو بڑی عبادت کرتا ہے اور تسبیح و دیگر وظائف بھی بہت پڑھتا ہے اور صبح کی عبادت سے بھی مشرف ہے مگر اس کو اپنے شیخ سے کامل محبت نہیں، ان دونوں میں سے کون زیادہ اچھا ہے؟ آپ نے فرمایا ان دونوں میں سے وہ مرید بہت اچھا ہے جو اپنے شیخ سے بہت محبت رکھتا ہے اور فرمایا کہ جو اپنے شیخ سے محبت رکھتا ہے اس کا صرف ایک وقت ہی عبادت گذار کے تمام اوقات کے برابر ہے (فوائد

الفواد ص ۲۰۷)۔

O۔ حضرت شیخ عثمان سعید فرماتے ہیں اولیائے کرام کے ماننے والوں کو اللہ تعالیٰ اولیاء کرام ہی میں شامل کر دیتا ہے۔

O۔ حضرت مولانا رومی فرماتے ہیں۔ ولی خدا کی ایک لمحے کی صحبت سو سالہ بے ریا طاعت سے بہتر ہے۔

O۔ حضرت شجاع کرمانی فرماتے ہیں اولیاء اللہ کی محبت سے بڑھ کر کوئی عبادت نہیں کیونکہ اولیاء اللہ کی محبت اللہ کی محبت پر دلیل ہے۔ (روض الریاحین)

O۔ حضرت ابوعبیداللہ محمد بن حسین فرماتے ہیں کہ جو شخص صدق دل سے مرد حق کی ایک دن کی خدمت کرتا ہے وہ تاحیات اس دن کی برکت سے فائدہ حاصل کرتا ہے۔

O۔ حضرت مولانا رومی فرماتے ہیں شکر کرو اور شکر گذاروں کے غلام بن جاؤ اور ان کی خدمت میں اپنی انائیت کو مٹا کر عمر دوام حاصل کر لو۔

O۔ حضرت خواجہ شمس الدین امیر کلال فرماتے ہیں کہ جان لو کہ کوئی زمانہ ایسا نہیں جس میں خدا کے دوستوں میں سے کوئی دوست موجود نہ ہو۔ جن کی برکت سے خدا تعالیٰ سب کو آفات و بلیات سے بچاتا ہے۔ خبردار! تم ایسے مردوں کے طالب رہنا تاکہ ہر دو جہاں کی دولت نصیب ہو۔

اولیاء اللہ سے بغض رکھنے والوں کیلئے وعید

اولیاء اللہ سے عداوت و دشمنی رکھنا سم قاتل ہے اور سعادت ابدی سے محرومی کا باعث ہے۔ حدیث قدسی ہے۔

O۔ "جو شخص میرے ولی کے ساتھ دشمنی رکھے بے شک میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں"۔

جب اولیاء اللہ کے دشمن کے ساتھ اللہ خود اعلان جنگ کرتا ہے تو بتلاؤ کہ اس کی ہلاکت میں کیا شک و شبہ ہو سکتا ہے۔ ان گستاخان اولیاء کرام کو اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں غور کرنا چاہیے کہ جو بتوں والی آیات اولیاء کرام پر چسپاں کرتے ہیں کہ ان کی دشمنی انہیں جہنم کے کس مقام پر پہنچائے گی۔

O۔ شیخ الاسلام نے فرمایا کہ الہٰی تو جس کو مردود بناتا ہے اس کو ہم پر طعن کرنے میں لگا دیتا ہے۔

O۔ شیخ الاسلام پروی کا فرمان ہے کہ اس گروہ کا بغض زہر قاتل ہے اور ان پر طعن کرنا ہمیشہ کیلئے مایوسی کا باعث ہے۔

O۔ حضرت جنید بغدادی فرماتے ہیں جو شخص اس قوم (اولیاء) کے ساتھ بیٹھے اور ان کی تحقیق شدہ بات کی مخالفت کرے اللہ تعالیٰ اس سے نور ایمان کھینچ لیتا ہے۔

O۔ حضرت سیدنا علی خواص فرماتے ہیں اے برادر! علماء اور اولیاء کے منکر کی بات نہ سن ورنہ تو اللہ عزوجل کی رعایت کی آنکھ سے گر جائے گا اور اللہ کی ناراضی کا مستحق بن جائے گا۔

O۔ مشائخ کرام فرماتے ہیں کہ منکرین اولیاء پر سب سے معمولی عقوبت یہ ہے کہ وہ ان کے فیوض و برکات سے محروم رہے گا۔

ضرورت شیخ

واضح ہو کہ ہر راستے کیلئے راہبر و راہنما کی ضرورت ہوتی ہے اور ہر علم و فن کیلئے معلم درکار ہوتا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ کی طرف اس طول و طویل سفر اور دور دراز بے نام و نشاں راستہ جس میں قدم قدم پر شیطان راہ حق سے ہٹانے کیلئے گھات لگائے بیٹھا ہے کو طے کرنے کیلئے ایک واقف کار راہبر اور کامل راہنما اشد ضروری ہے جیساکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"وہ رحمٰن ہے پس اس کے بارے میں کسی باخبر ہی سے پوچھو"۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں بارگاہ خداوندی میں قرب حاصل کرنے کیلئے صرف قرآن و سنت ہی کافی ہے، ہمیں کسی مرشد یا راہبر کی ضرورت نہیں تو قارئین کرام! بلاشک و شبہ قرآن و سنت ہمارے لئے راہبر و راہنما ہے مگر اس کا فیضان حاصل کرنے کیلئے کسی عارف کامل کی معیت و رفاقت بہت ضروری ہے۔

مذکورہ بالا آیت مبارکہ اس طرف اشارہ کرتی ہے۔ قرآن پاک میں ہی ایک جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ پکڑو اور اس کی راہ میں مجاہدہ کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ"۔

اہل سلوک کا کہنا ہے کہ یہاں وسیلہ سے مراد ایمان نہیں کیونکہ اہل ایمان سے خطاب ہے۔ اس سے مراد عمل صالحہ بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ تقویٰ میں داخل ہے۔ تقویٰ اور چیز ہے وسیلہ اور شے ہے اور یہاں وسیلہ سے مراد جہاد بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ بھی تقویٰ میں شامل ہے۔ پس متعین ہو گیا کہ

وسیلہ سے مراد شیخ ہے پھر اس کے بعد مجاہدہ اور ریاضت ہے ذکر اور فکر میں تاکہ فلاح کامل حاصل ہو جو عبادت ہے وصول ذات پاک، اولیاء کرام وہ نفوس قدسیہ ہے جن کی قوتوں کا اعتراف ان کا سب سے بڑا دشمن شیطان لعین بھی کرتا ہے۔ قرآن کریم میں شیطان لعین کا مقولہ ہے

''تیری عزت کی قسم میں ضرور ان سب لوگوں کو گمراہ کروں گا مگر ان کے سوا جو تیرے چنے ہوئے بندے ہیں''۔

گویا شیطان بھی یہ تسلیم کرتا ہے کہ مخلصین، صالحین بندوں پر میرا داؤ نہیں چلے گا۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ کسی ولی اللہ سے اپنا تعلق قائم کر لو، کسی مرد درویش سے رشتہ جوڑ لو، کسی مرد حق سے اپنی نسبت قائم کر لو تاکہ تم بھی شیطان کے شر سے محفوظ و مامون ہو جاؤ ورنہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''اور جسے وہ گمراہ کرے پس تو اس کے لئے ہر گز کوئی مرشد نہ پائے گا''۔ (پارہ ۱۵)

اس آیت مقدسہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں کو اللہ والوں کا دامن نصیب نہیں ہوا وہ گمراہی کے گڑھے میں پڑے ہیں۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ اولیاء کرام سے وابستگی اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ بہر حال شیخ و مرشد ہر شخص کیلئے ضروری ہے جس کا کوئی مرشد نہیں وہ راہ اسلام سے دور اور اس کی عبادت تباہ و محجوز اور وہ قیامت کے دن گروہ شیطان میں محشور ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

''جس دن ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے''۔

جس شخص نے ائمہ ہدیٰ کو اپنا مرشد و امام نہ مانا تو امام ملامت یعنی

شیطان لعین کا مرید ہوا اور روز قیامت اسی گروہ میں اٹھے گا جیسا کہ حضرت بایزید بسطامی فرماتے ہیں

"جس کا کوئی مرشد نہیں اس کا مرشد شیطان ہے"۔

ارشاد ربانی ہے

"صادقین کا قرب حاصل کرو"۔

دوسری جگہ ارشاد ہے

"اور تم روکے رکھو اپنے آپ کو انہیں کے ساتھ جو اپنے پروردگار کو صبح و شام یاد کرتے ہیں"۔

ان آیات مبارکہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم بھی خدا کو پانا چاہتے ہو تو ایسے لوگوں کی صحبت اختیار کرو جن کا ہر لمحہ یاد خدا میں گذرتا ہے جن کے فکر و خیال اور جذبات کی ڈوری خدا تعالیٰ سے جڑی ہوئی ہے جو جاگتے ہیں تب بھی مولا سے باتیں کرتے ہیں، سوتے ہیں تب بھی مولا کی یاد میں ہوتے ہیں۔ ان کی صحبت اختیار کرو۔ ان پر اپنی نگاہیں بٹھائے رکھو، تمہارا تعلق بھی خدا سے جڑ جائے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی ان دو طائفہ یعنی میری امت کے علماء اور فقیر کامل (دونوں دین کے ستون ہیں) کے ساتھ ہم صحبت ہو اور تعلیم و تلقین ان سے قبول کرے تو قیامت کے دن ہرگز پریشان نہ ہوگا۔

دوسری جگہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "لازم پکڑو تم علماء کے پاس بیٹھنا اور حکیموں کا کلام سننا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ مرے ہوئے دل کو حکمت کے نور کے ساتھ اس طرح زندہ فرماتا ہے جیسے مری ہوئی زمین کو مینہ کے پانی کے ساتھ زندہ فرماتا ہے"۔

ایک جگہ ارشاد فرمایا "وہ ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ ان کا ہمنشیں بدبخت نہیں رہتا"

اکثر لوگ یہ طنز کرتے ہیں کہ پیروں کے پاس آتے ہی لوگوں کو بہشت کا پروانہ مل جاتا ہے اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں ان کو غور کرنا چاہیئے کہ اولیاء کرام کے ہمنشیوں کا خاتمہ بالخیر تو فقط پاس بیٹھنے سے ہی ہو جاتا ہے باقی جو مجاہدات، ریاضتیں کرتے ہیں، ان کے بدلہ میں جو انعامات و مقامات انہیں عطا ہوتے ہیں وہ اس کے علاوہ ہیں گویا خاتمہ بالخیر ان کے لئے سب سے ادنیٰ درجہ ہے۔

شیخ اکبر قدس فرماتے ہیں جب تک تو اپنے آپ کو دوسرے کے حوالے نہ کرے گا، نفسانی خواہشات سے رہائی نہ پائے گا، اگرچہ تمام عمر اپنے نفس کا مجاہدہ کرتا رہ۔

استاد ابوعلی دقاق فرماتے ہیں جس درخت کو کوئی نہ لگائے اور خودبخود اگ آئے اس کے پتے تو نکل آتے ہیں لیکن وہ پھل نہیں دیتا۔ اسی طرح مرید کا جب کوئی استاد نہ ہو جس سے وہ مبدم طریقہ اخذ کرے تو وہ اپنی آرزو کا عابد ہوتا ہے جو کبھی پوری نہیں ہوتی۔

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں ارباب جمعیت کی صحبت بڑی چیز ہے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب صحبت ہی کے باعث انبیاء کے سوا سب پر فضیلت لے گئے۔

الغرض آیات واحادیث اور اقوال بزرگان دین سے ثابت ہوا کہ باطنی امراض کے علاج اور طہارت کیلئے، نفس امارہ کو قتل کرنے، بارگاہ خداوندی میں قرب حاصل کرنے اور باطنی اسرار سے واقف ہونے کیلئے اولیاء اللہ کے

دامن سے وابستگی ضروری ہے۔ مرشد اکمل کی رفاقت و معیت کے بغیر انسان مقبول بارگاہ نہیں ہوسکتا۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزی نہ شد

جو لوگ محض زبانی اقرار کو سب کچھ سمجھتے ہوئے اپنی کور چشمی پر صابر ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آفتاب عالمتاب کی انہیں ضرورت نہیں وہ مجبور اور معذور ہیں کیونکہ ان کے دل مادے کی ظلمت میں محصور اور غفلت کے غلاف میں مستور ہیں۔

❄ ❄ ❄

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں

اے راہ آخرت کے مسافر تو ہر وقت رہبر کے ساتھ رہ یہاں تک کہ وہ تجھے پڑاؤ پر پہنچادے راستے بھر اس کا خادم بنا رہ اس کے ساتھ حسن ادب کا برتاؤ رکھ اور اس کی راہ سے باہر مت ہو کر وہ تجھے واقف کار بنادے گا اور خدا کے قریب پہنچادے گا اس کے بعد تیری شرافت، صداقت دیکھ لینے کی وجہ سے تجھ کو راستہ میں نیابت عطا کرے گا یعنی تجھ کو قافلہ میں سردار اور اہل قافلہ کا سلطان بنادے گا۔ پس تو قائم رہے گا یہاں تک کہ تجھے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے گا اور تجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کر دے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں تجھ سے ٹھنڈی ہو جائیں گی اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھ کو اپنا نائب بنادیں گے قلوب، کیفیت اور معنی پر۔ پس تو حق تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان سفیر اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حاضر باش اور خدمت گار بن جائے گا۔

(الفتح الربانی)

آداب مرشد

اسلام کی تمام تر بنیاد ادب پر ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ بے ادب فضل رب سے محروم رہتا ہے۔ مرید اپنے شیخ کا جس قدر ادب کرے گا اتنی ہی محبت بڑھے گی اور جیسے جیسے محبت بڑھتی جائے گی اس کو کمال حاصل ہوتا جائے گا۔ شریعت و طریقت اور تصوف و سلوک سب مجموعہ آداب ہیں۔ مولانا روم فرماتے ہیں ہم خدا سے ادب کی توفیق مانگتے ہیں۔ بے ادب خدا کی رحمت سے محروم رہتا ہے۔ بے ادب نہ صرف اپنے آپ کو خوار کرتا ہے بلکہ تمام جہان کو خراب کرتا ہے۔

☆☆ شیخ جلال الدین" فرماتے ہیں من لا ادب له لا شریعته (جس کے پاس ادب کا حصہ نہیں اس کے پاس شریعت کا حصہ بھی نہیں۔)

☆☆ حضرت عبداللہ ابن مبارک" کا مقولہ ہے۔ ادب الخدمته اعزمن الخدمته (آداب خدمت کو ملحوظ رکھنا خدمت کرنے سے بڑھ کر ہے۔)

☆☆ شیخ الشیوخ" کا فرمان ہے۔ من لا ادب له ایمان له ولا توحید له (جس میں ادب نہیں اس میں ایمان اور توحید کچھ بھی نہیں ہے)

☆☆ حضرت خواجہ علی دقاق" کا قول مبارک ہے۔ العبد بطاعته یصل الی الجنه و باادبه یصل الی الله (بندہ اطاعت سے جنت میں پہنچ جاتا ہے اور ادب سے حق سبحانہ وتعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے۔)

☆☆ شیخ محی الدین ابن عربی" فرماتے ہیں شیخ کی طرف سے جو کچھ دیکھے اس پر اعتراض نہ کرے بلکہ اس کے اسرار سے واقفیت حاصل کرے اور اس کے ظاہری کلام پر اکتفا کرے تاکہ اشارات پر ترقی کر جائے اور اپنے آپ کو تمام مریدوں میں سب سے کم تر سمجھے اور اپنے نفس کو شیخ کے آداب کے علاوہ کسی دوسرے امر میں مشغول نہ کرے اور شیخ کے سجادہ پر پاؤں نہ رکھے اور نہ بغیر اجازت اس کی کوئی استعمال شدہ چیز اپنے استعمال میں لائے۔ اگر دل میں کوئی خطرہ یا سوال پیدا ہو تو اس کو بلا قیل و قال شیخ پر ظاہر کر دے۔

☆☆ مکتوبات امام ربانی جلد اول مکتوب نمبر 292 میں حضرت مجدد الف ثانی"

فرماتے ہیں۔ "طالب کو چاہیے کہ اپنے دل کو تمام اطراف سے پھیر کر اپنے پیر کی طرف متوجہ کرے اور پیر کی خدمت میں اس کی اجازت کے بغیر نوافل اور اذکار میں مشغول نہ ہو اور اس کے حضور میں اس کے سوا کسی اور کی طرف توجہ نہ کرے اور بالکل اسی کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھا رہے۔ جہاں تک ہو سکے ایسی جگہ بھی کھڑا نہ ہو کہ اس کا سایہ پیر کے کپڑوں یا سایہ پر پڑتا ہو۔ اس کے مصلیٰ پر پاؤں نہ رکھے اور اس کے وضو کی جگہ پر طہارت نہ کرے اور اس کے خاص برتنوں کو استعمال نہ کرے اور اس کے حضور میں نہ کچھ کھائے اور پیئے اور کسی سے گفتگو نہ کرے اور پیر کی عدم موجودگی میں جہاں کہ وہ رہتا ہے اس طرف پاؤں دراز نہ کرے۔ جو کچھ پیر سے صادر ہو اس کو صواب اور بہتر جانے۔ اگرچہ بظاہر بہتر معلوم نہ ہو کیونکہ پیر جو کچھ کرتا ہے الہام سے کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اذن سے کام کرتا ہے۔ اس تقدیر پر اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں۔ اپنی آواز کو پیر کی آواز سے بلند نہ کرے اور بلند آواز سے اس کے ساتھ گفتگو نہ کرے کہ بے ادبی میں داخل ہے۔ کیونکہ کوئی بے ادب خدا تک نہیں پہنچتا۔ اگر مرید بعض آداب کے بجالانے میں اپنے آپ کو قصوروار جانے اور کماحقہ ادا نہ کر سکے اور کوشش کرنے کے باوجود اس سے عہدہ برآ نہ ہو سکے تو معاف ہے لیکن اس کو اپنے قصور کا اقرار کرنا ضروری ہے۔"

☆ ☆ کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس سے مرشد کو بیزاری ہو۔

☆ ☆ جب مرشد پاک مراقبہ کی حالت میں ہوں تو بالکل قریب بیٹھنے سے پرہیز کرنا چاہیے اور سامنے کھڑے ہو کر مراقبہ نہ کرے اور نہ ہی بلند آواز سے ذکر کرے بلکہ خاموشی سے بیٹھنا چاہیے۔

☆ ☆ مرشد کے پاس خاموش ہو کر زیادہ دیر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ جلد اپنا مقصد بیان کر کے ایک طرف بیٹھ جانا چاہیے۔

☆ ☆ اگر مرشد کے ساتھ نماز ادا کر رہے ہوں تو اپنی نماز کو مرشد کی نماز سے طویل نہیں کرنا چاہیے اور صرف فرض، سنت موکدہ اور واجب ادا کرنے چاہئیں۔

☆ ☆ اگر مرشد نے نماز ادا کر لی ہو اور سالک / مرید نے ابھی نماز مکمل نہ کی ہو تو بھی مرشد کے سامنے نماز ادا نہیں کرنی چاہیے بلکہ ایک طرف جا کر اپنی بقیہ نماز ادا

کرے۔

☆ ☆ پیرو مرشد کے چہرہ انور کی مسلسل اور ٹکٹکی باندھ کر (آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر) زیارت نہیں کرنی چاہیئے بلکہ ان کی صحبت میں نظریں جھکا کر رکھنی چاہئیں۔

☆ ☆ اگر پیرو مرشد وضو کر رہے ہوں یا طہارت خانے میں ہوں تو قریب نہیں کھڑا ہونا چاہیے۔

☆ ☆ اگر پیرو مرشد اپنے حجرہ مبارک میں تشریف فرما ہوں تو بلا مقصد اور بغیر اجازت اندر داخل نہیں ہونا چاہیے۔ (خواہ خادم خاص ہی کیوں نہ ہو)

☆ ☆ اگر پیرو مرشد مراقبہ کی حالت میں ہوں یا بیان فرما رہے ہوں یا اپنے حجرہ مبارک کے اندر ہوں اور کسی نے جانے کے لئے اجازت لینی ہوں تو وہ چند مرتبہ درور پاک پڑھے اور اللہ کا ذکر کرتا ہوا چلا جائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ مرشد کی خدمت میں صرف روحانی معاملہ کی عرض کرنی چاہیے۔ دنیاوی مسائل پر زیادہ اصرار نہیں کرنا چاہیے۔ (اگر کوئی دنیاوی مسئلہ ہو تو چاہیے کہ علی الصبح آستانہ عالیہ کی زیارت کرے اور پھر آستانہ عالیہ اور حضور پاک ﷺ کے وسیلہ سے دعا مانگے انشاء اللہ ضرور پوری ہو گی۔)

☆ ☆ بلا مقصد مرشد پاک کے پیچھے پیچھے نہ پھرے۔

☆ ☆ اگر کوئی علیحدگی میں پیرو مرشد سے اپنا مسئلہ عرض کر رہا تو اس وقت قریب نہیں جانا چاہیے۔

☆ ☆ اگر آداب مرشد کا خیال نہ رکھا جائے تو خاص مقام ملنے کے باوجود بھی تنزلی شروع ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ ہمیں اپنے پیرو مرشد کا صحیح ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سے ایسے کام کروائے جس سے ان کی خوشنودی حاصل ہو سکے۔
آمین ثم آمین

بیعت اور اس کی اہمیت

بیعت کے معنی عہد و پیماں کے ہیں یعنی کسی چیز کے ترک یا اختیار پر عہد واثق کرنا۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ"۔

دوسری جگہ فرمان الٰہی ہے

"اس کی پیروی کر جس نے اپنا دل میری طرف پھیر رکھا ہے"۔

ان دونوں آیتوں میں صیغۂ امر استعمال کیا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرشد کامل کی بیعت کرنا ضروری ہے تاکہ ہوائے نفس اور شیطانی وسواس سے محفوظ رہ سکے۔ نیز وصولی الی اللہ اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنا ہاتھ کسی مرشد کامل کے ہاتھ میں نہ دیا جائے۔

طریق بیعت اہل تصوف کا معمول ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خاص سنتوں میں سے ایک سنت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے صحابہؓ سے کئی قسم کی بیعت لی مثلاً بیعت عقبیٰ اولیٰ، بیعت رضوان، بیعت ترک سوال، تجدید بیعت۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تازہ اسلام لانے والوں سے اسلام پر قائم رہنے اور کسی حالت میں اس سے پھر نہ جانے کا عہد و پیماں لیتے تھے۔ مسلمانوں سے ایمان پر ثابت قدم رہنے اور ارکان اسلام و ایمان کو استوار رکھنے کی بیعت لیتے تھے تو کسی کو مرتبہ صدیقیت پر پہنچاتے تھے۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ ہی سے بیعت کرتے ہیں

ان کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے''۔

اس آیت پاک کا مطلب یہ ہوا کہ جن کا ہاتھ محبوب رب العالمین کے دست اقدس پر آ گیا اس کا ہاتھ دست قدرت یعنی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں آ گیا۔

اسی طرح جو مسلمان کسی مرشد اکمل کے ہاتھ میں ہاتھ دیتا ہے تو مرید کے ہاتھ پر مرشد کا ہاتھ اور مرشد کے ہاتھ پر اس کے مرشد کا ہاتھ، یہاں تک کہ واسطہ در واسطہ مرشد کے ہاتھ پر حضرت محمد ﷺ کا ہاتھ اور محبوب خدا کے ہاتھ پر خدائے لم یزل کا بے کیف ہاتھ (جو اس کی شان کے لائق ہے) ہوتا ہے۔ الحمد للہ وہ مسلمان کتنا خوش نصیب ہے جو اپنا ہاتھ کسی مرشد کے ہاتھ میں دیتا ہے۔ پھر واسطہ در واسطہ اس کا ہاتھ تاجدار مدینہ کے دست مبارک میں پہنچ جاتا ہے۔

ہمارے شہنشاہ چادر والی سرکار فرماتے ہیں بیعت کی اہمیت قیامت کے دن کھلے گی۔ مسلمان کیلئے ضروری ہے کسی مرشد اکمل کے ہاتھ پر بیعت ہو جائے۔ چاہے کسی سلسلہ میں ہو۔

حضرات محترم! اگر کسی کو ذکر، فکر، عبادت و ریاضت اور نیک کاموں کی طرف کوئی رغبت نہیں یا ان کاموں میں کوئی لطف، ذوق و شوق اور مزا نہیں آتا تو سمجھ لے کہ اس کی روح بیمار ہے، اسے چاہیے کہ فوراً علاج کی طرف متوجہ ہو جائے یعنی کسی روحانی طبیب کے دست حق پر بیعت ہو جائے کیونکہ اولیاء کرام سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق پہلے اپنی نگاہ پر تاثیر سے روحانی امراض کا علاج کرتے ہیں، پھر من کو مانجتے ہوئے تزکیہ نفس کرتے ہیں اور شیطان کی تباہ کاریوں سے بچا کر منزل ہدایت کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔

پیر ہی کے وسیلہ سے انسان خدا عزوجل تک پہنچتا ہے جو دنیا اور آخرت

کی تمام سعادتوں سے بڑھ کر ہے۔ پیر کے وسیلہ سے مرید نفس امارہ جو بذات خود خبیث ہے سے پاک ہو جاتا ہے اور امارگی سے اطمینان تک پہنچتا ہے اور کفر ذاتی سے اسلام حقیقی میں آجاتا ہے۔

پس اگر خدا عزوجل اپنی عنایت سے طالب کو اس طرح کے پیر کامل کی طرف راہنمائی کر دیں تو چاہیئے کہ اس کے وجود شریف کو غنیمت اور اس کی خدمت اور غلامی کو سرچشمۂ ہدایت سمجھے۔ اس کے متعلق حسن اعتقاد رکھے کیونکہ فیض کے حصول کیلئے عقیدہ بنیادی شرط ہے۔ جیسا عقیدہ ہو گا ویسا ہی فیض ملے گا۔ حدیث مبارکہ ہے

"تمہارا عقیدہ ہی تم کو نفع دیتا ہے"۔

حضرت علی کا فرمان ہے

"عقیدے میں شک کفر ہے"

خواجہ شمس الدین سیالوی فرماتے ہیں علم کی اصل حسن اعتقاد ہے پس طالب صادق کو چاہیئے کہ حسن اعتقاد حاصل کرنے میں زیادہ کوشش کرے اور اطاعت شیخ میں اپنے ظاہر و باطن کو مشغول رکھے تاکہ حق تعالیٰ قسم قسم کے علوم سے فیضیاب کرے۔ سچ تو یہ ہے کہ جب تک اپنے مرشد کے ساتھ والہانہ عقیدت نہ ہو افادہ اور استفادہ کا دروازہ نہیں کھلتا اور طالب کو گوہر مقصود ہاتھ نہیں آتا۔

خواجہ بہاؤالدین نقشبند فرماتے ہیں اگر طالب کو اپنے شیخ کے مقتدا کے معاملہ میں کوئی مشکل پیش آئے تو چاہیئے کہ حتی المقدور صبر کرے اور بے اعتقاد نہ ہو جائے کیونکہ ممکن ہے کہ اس کی حکمت اس پر ظاہر ہو جائے اور اگر صبر کی طاقت نہیں اور مبدی (ابتداء) ہو تو شیخ سے دریافت کر لے کیونکہ اس کے

لئے سوال جائز ہے اور اگر طالب متوسط الحال ہو تو سوال نہ کرے۔

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں۔ مرید کو اپنی سعادت پیر کے قبول کرنے میں جاننا چاہیئے اور اپنی بدبختی کو پیر کے رد کرنے میں العیاذباللہ۔ مرید کی آفت پیر کی ایذا میں ہے۔ اس کے سوا جو لغزش ہو اس کا علاج ممکن ہے لیکن ایذائے پیر کا علاج کسی چیز سے نہیں کر سکتے کیونکہ مرید کیلئے آزار پیر بدبختی کی جڑ ہے۔

حضرت مولانا روم فرماتے ہیں جب کوئی عارف کو (اس کے آثار سے) شناخت کرے اور اس کی قدر نہ کرے تو وہ (اللہ کے) احسان کو فراموش کرتا ہے جو اس کی قوت شناخت کو سلب کردے گا۔

آگے چل کر حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ حق سبحانہ کی رضا کو پیر کی رضا کے پردے کے پیچھے رکھا ہے۔ جب تک مرید اپنے آپ کو اپنے پیر کی پسندیدہ چیزوں میں گم نہ کرے حق تعالیٰ کی مرضیات میں نہیں پہنچ سکتا ہے۔ حضرت ابوالحسن نوری نے فرمایا جو شخص ایثار و قربانی کا جذبہ نہیں رکھتا اور جو اپنی ذات سے باہر نہیں نکلتا وہ کسی بھی شیخ کی صحبت اختیار کرنے کا مستحق نہیں۔

خواجہ علاء الدین عطار قدس فرماتے ہیں۔ صحبت سنت موکدہ ہے ہر روز یا دوسرے روز اولیاء اللہ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیئے اور ان کے آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیئے اگر ظاہری دوری کا اتفاق ہو تو ہر مہینے یا ہر دوسرے مہینے اپنے ظاہری و باطنی حالات خطوط کے ذریعے عرض کرنا چاہیئے اور اپنے مکان میں اس کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھنا چاہیئے تاکہ نسبت میں خلل واقع نہ ہو۔

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ آداب صحبت کی رعایت اس راہ کی

ضروریات سے ہے۔ بغیر ادب کے ان کی صحبت کا کوئی ثمر (فائدہ) نہیں ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ طالب کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو کلی طور پر شیخ کے حوالے کردے اور طالب کو چاہیئے کہ آداب وشرائط پر عمل کرے۔

اپنے دل کی توجہ تمام طرفوں سے پھیر کر اپنے پیر کی طرف کر لے اور اس کی اجازت کے بغیر نوافل واذکار میں مشغول نہ ہو اور اس کے حضور میں سوائے نماز فرض وسنت مؤکدہ کے نہ پڑھے۔ جہاں تک ہو سکے مرید ایسی جگہ نہ کھڑا ہو کہ اس کا سایہ پیر کے کپڑے یا پیر کے سایہ پر پڑے اور پیر کے مصلا پر پاؤں نہ رکھے اور اس کے وضو کی جگہ میں وضو نہ کرے۔ اس کے استعمال کی اشیاء کو اپنے استعمال میں نہ لائے۔ اس کے سامنے کسی اور کی طرف توجہ نہ کرے اور پیر کی غیر حاضری میں جس طرف کہ وہ ہو اس طرف پاؤں دراز نہ کرے اور لعاب دہن اس جگہ نہ پھینکے اور جو کچھ پیر سے صادر ہو اسے درست سمجھے۔ خواہ ظاہر میں درست معلوم نہ ہو کیونکہ پیر جو کچھ کرتا ہے الہام سے کرتا ہے اور باذن الہیٰ کرتا ہے۔ اس صورت میں اعتراض کی گنجائش نہیں اور کلی اور جزوی امور کھانے پینے اور سونے اور اطاعت کرنے میں پیر کی پیروی کرے۔ پیر کے طرز پر نماز کو ادا کرنا چاہیئے اور پیر کی حرکات و سکنات میں کسی اعتراض کو دخل نہ دے۔ خواہ وہ اعتراض رائی کے دانے کے برابر ہو کیونکہ اعتراض کا نتیجہ سوائے محرومی اور بدبختی کے اور کچھ نہیں ہے۔ نیز آپ فرماتے ہیں کہ اعتراض کو زہر قاتل سمجھنا چاہیئے کیونکہ ان کا نفس مطمئن ہے۔ نفس امارہ کی طرح نہیں ہے اور عام لوگ خاصان خدا کے نفس مطمنہ کو اپنے نفس امارہ کی طرح خیال کرتے ہیں حالانکہ عام لوگوں کے کام اپنی خواہش کے موافق ہوتے ہیں اور خاصان حق کے رضائے خدا کیلئے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ

خاصان خدا کے افکار اور ان کے کاموں پر اعتراض کرنے سے بچائے۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"کہا خضر نے سو اگر تم میرے ساتھ رہو تو مجھ سے سوال نہ کرنا"۔

اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شیخ کے مرید کو واجب ہے کہ متحمل ہو، اعتراض نہ کرے۔ شیخ کے روبرو پست رہے چاہے شیخ اس کو تکلیف دے اور اس کی تحقیر کرے۔

حضرت ابو علی دقاق فرماتے ہیں کہ جو مرید اپنے مرشد کے قول فعل پر اعتراض کرتا ہے اس کے لئے مرشد کی صحبت بے سود ہوتی ہے۔

حضرت شیخ اکبر قدس فرماتے ہیں جب تجھے ایسا بزرگ مل جائے جس کی تعظیم تو اپنے نفس میں پائے تو اس کا خادم بن جا اور ایسا ہو جا جیسا مردہ غسال کے ہاتھ میں یعنی بے بس اور عاجز ہو جا۔ کسی قسم کا اعتراض نہ کر۔ اعتراض فیض کے دروازے بند کر دیتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ اگر شیخ کے کسی قول و فعل کے متعلق دل میں شبہ پیدا ہو تو بغیر توقف کے عرض کرے اگر حل نہ ہو تو اپنا قصور سمجھے اور کوئی نقصان پیر کی طرف عائد نہ کرے اور جو واقعہ پیش آئے پیر سے پوشیدہ نہ رکھے اور واقعات کی تعبیر اسی سے طلب کرے۔ اپنے مکاشفات پر ہرگز اعتماد نہ کرے اور بغیر ضرورت اور اذن کے پیر سے جدا نہ ہووے کیونکہ غیر کو اس پر اختیار کرنا ارادت کے خلاف ہے اور اپنی آواز کو اس کی آواز پر تلبند نہ کرے اور بُلند آواز سے شیخ سے بات نہ کرے کیونکہ یہ بے ادبی ہے اور جو فیوض و فتوحات حاصل ہوں ان کو پیر کی وساطت سے تصور کرے اور اگر واقعہ میں دیکھے کہ کوئی فیض دوسرے مشائخ سے پہنچا ہے تو اس کو بھی پیر ہی

سے تصور کرے اور جان لے کہ چونکہ پیر فیوض و کمالات کا جامع ہے۔ وہ خاص فیض پیر سے مرید کی خاص استعداد کے مناسب مشائخ میں سے ایک شیخ کے کمال کے موافق کہ جس سے ظاہر افاقہ ظہور میں آیا ہے مرید کو پہنچا ہے اور پیر کے لطائف میں سے ایک لطیفہ جو اس فیض سے مناسبت رکھتا ہے اس شیخ کی صورت میں ظاہر ہوا ہے لیکن مرید نے بسبب ابتلاء کے اس لطیفہ کو دوسرا شیخ خیال کیا ہے اور فیض کو اس کی طرف سے سمجھا ہے۔ یہ بڑی غلطی کھانے کی جگہ ہے۔ اللہ تعالیٰ لغزش سے بچائے اور پیر کے اعتقاد و محبت پر قائم رکھے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ کوئی بے ادب خدا تک نہیں پہنچتا۔

حضرت شیخ ابو علی محمد بن عبدالوہاب ثقفی فرماتے ہیں جو شخص صحبت میں رہنے کے باوجود مرشد کا ادب نہیں کرتا وہ مرشد کے فیوض و برکات سے محروم رہتا ہے اولیاء کرام فرماتے ہیں کہ جب فقراء کی خدمت میں جاؤ تو اپنے آپ کو خالی کر کے جاؤ تاکہ بھر کر واپس آؤ اور اپنی مفلسی ظاہر کرنی چاہیئے تاکہ مالدار ہو کر واپس جاؤ۔ اکثر لوگ علم و فضل کے باوجود قرب حق تعالیٰ سے محروم ہوتے ہیں اسی لئے آپ کا یہ فرمان ہے کہ ان کے حضور میں اپنے آپ کو حقیر، عاجز اور ذلیل سمجھو۔ اپنی نفی کرتے رہو اور راہ سلوک میں پہلی وادی طلب اور جستجو ہے۔ جب تک کوئی سالک اپنے اندر طلب اور جستجو پیدا نہیں کرے گا۔ کمال کے راستے پر گامزن نہیں ہو سکتا۔ شیخ کی اطاعت و خدمت میں اپنی کامیابی تصور کرے۔

خواجہ شمس الدین سیالوی فرماتے ہیں میں نے مولانا روم کی مثنوی کا مطالعہ کیا تو چھ دفتروں کا حاصل خدمت و اطاعت شیخ ہی نظر آیا۔ سالک جب اطاعت شیخ کی منزل سے کامیابی کے ساتھ گذر جانے تو اسے سلوک و معرفت

کے تمام مراتب حاصل ہو جاتے ہیں کیونکہ اطاعت شیخ ہی اطاعت خدا اور اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

آخر میں اس غلط فہمی کا ازالہ کرنا ضروری سمجھوں گا کہ بعض روحانی مریض طبیب حاذق (پیرومرشد) کی خدمت میں آتے ہیں اور سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں اور یہ امید کرتے ہیں کہ بس ہمارا کام ختم ہو گیا اور اب جو کچھ کرنا ہے وہ پیر خود ہی کرے گا۔

خبردار یہ نفس یا شیطان کا بہت بڑا دھوکہ ہے شیخ کامل علاج تشخیص کرنے کے بعد مرض کے مطابق دوا یعنی تعلیم وہدایت فرماتے ہیں۔ اس کے بعد مرید کا کام ہے کہ جو کچھ پیر نے تعلیم وہدایت فرمائی ہے اسے اچھی طرح سمجھ کر عمل میں لائے۔ اپنی رائے کو پیر کے فرمودہ میں دخل نہ کرے اور حتی الوسعی پیر کی صحبت و مجلس میں رہ کر جو کچھ سیکھے اس پر اعتراض نہ کرے اور اس کے ارشادات عالیہ سے روحانی غذا حاصل کرتا رہے۔ اگر ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اپنے قرب رحمت کی طرف ہدایت فرمائے گا اور جذب خاص سے اپنی بارگاہ میں کھینچ لے گا۔ طالب حق کو چاہیئے کہ اگر پیر اول کے پاس اپنی کامیابی قرب رب نہ پائے تو جائز ہے کہ وہ دوسرے پیر کی خدمت میں بلااجازت اول پیر چلا جائے۔ نہ پیر اول سے انکار کرے اور نہ اس کے ادب میں کمی کرے۔ حق تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بذریعہ پیپر بیعت کا طریقہ

ایسے خواتین و حضرات جو سلسلہ عالیہ' نقشبندیہ' چادریہ' لاثانیہ میں فیض کے طالب ہیں یا قبلہ حضور لاثانی سرکار کے دست اقدس پر کسی بھی قسم کی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن بوجہ مجبوری آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر بیعت کا شرف حاصل نہیں کرسکتے ان کی مجبوریوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تنظیم فیضان لاثانی سرکار نے بذریعہ پیپر (عہد ناموں کے ذریعے) بیعت کا اہتمام کیا ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ مندرجہ ذیل حلف نامہ پڑھ کر یا سن کر دل میں اس عقیدے کا اقرار کریں پھر ایک صاف کاغذ پر اپنا پورا نام عمر/ کاروبار اور مکمل ایڈریس لکھ کر مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کردیں۔

ایڈریس = آستانہ عالیہ نقشبندیہ' مجددیہ' چادریہ' لاثانیہ' کوٹھی نمبر4 / 39 غلام رسول نگر' فیصل آباد۔ نیز یہ بھی لکھیں کہ آپ کس قسم کی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔

بیعت ارادت:۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو سلسلہ عالیہ میں باقاعدہ داخل ہونا چاہتے ہیں اور اس سے پہلے کہیں بیعت نہیں تھے انہیں مریدین کہا جاتا ہے۔۔۔۔۔

بیعت صحبت:۔ دوسری قسم ایسے لوگوں کی ہے جو پہلے کسی سلسلہ میں داخل ہیں لیکن انہیں کسی وجہ سے فیض نہیں ہوا یا وہ اپنے شیخ سے صحیح فیض حاصل نہ کرسکے۔ اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ یا تو انہیں فیض لینے کا طریقہ نہیں تھا یا پیرو مرشد پردہ فرما چکے ہیں اور انہیں بعد میں پتہ چلا کہ ہمیں فیض لینا چاہئے تھا ہمیں عقیدت محبت کرنا چاہئے تھی۔ ایسے لوگ بھی بیعت کرسکتے ہیں۔ اس قسم کی بیعت کو بیعت صحبت کہا جاتا ہے۔ اس کی مشائخ کرام نے اجازت فرمائی ہے۔ بلکہ حکم فرمایا ہے کہ اگر تمہیں ایک جگہ سے فیض نہیں ہوا تو کسی بھی دوسرے پیر/ استاد سے صح...

بیعت کریں یا تعلق رکھیں' تاکہ وہ تمہارے فیض کو کھول دیں اور تمہیں باقاعدہ طور پر روحانی فیض عطا ہونا شروع ہو جائے۔ اور تمہاری نسبت مضبوط ہو جائے ------ اس قسم کی بیعت کرنے والوں کو طالب فیض کہا جاتا ہے۔

بیعت توبہ :- تیسرے وہ جو پہلے سے سلسلہ عالیہ میں داخل ہیں یا تھے' لیکن مخالفین کی باتوں میں آکر یا کسی اور وجہ سے عقیدے میں لغزش ہوئی۔ عقیدہ کمزور ہوا یا خراب ہو گیا' لیکن پھر رب تعالیٰ نے کرم نوازی فرمائی اور اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ عقیدہ دوبارہ ٹھیک ہو گیا تو وہ بھی توبہ کریں کیونکہ ایک مرتبہ عقیدہ خراب ہو جانے کی وجہ سے ویسا روحانی معاملہ نہیں رہتا وہ بیعت کرے تاکہ از سر نو کرم نوازی شروع ہو۔ ایسی بیعت بیعت توبہ کہلاتی ہے۔

میرے آقا حضرت سیدنا ولی محمد شاہ صاحب المعروف چادر والی سرکار'' ارشاد فرماتے ہیں کہ ''بیعت کی حقیقت قیامت کے دن کھلے گی مسلمان کو چاہئے کہ بیعت ہو جائے خواہ کسی بھی سلسلہ میں ہو لیکن بیعت ہونے سے پہلے اتنا ضرور دیکھ لینا چاہئے کہ یہاں اللہ رسول سے نسبت ہے یا نہیں۔''

پیر طریقت جناب لاثانی سرکار اعلانیہ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ رسول سے نسبت قائم کرنا چاہتے ہو یا کسی بھی قسم کا فیض چاہتے ہو تو کچھ عرصہ عقیدت اور محبت کے ساتھ اس فقیر سے نسبت (تعلق) قائم کر کے دیکھو اگر اس عرصہ میں آپ کو حق اور سچ کا مشاہدہ یا تصدیق نہ ہو جائے تو کہنا یہ سب غلط ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ پیر وہ ہے جو مرید کو اللہ رسول کا راستہ دکھائے۔ یعنی بارگاہ رسالت میں پہنچا دے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(الف) میں پیر طریقت جناب حاجی صوفی مسعود احمد صاحب المعروف لاثانی سرکار کے
ست حق پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہونا چاہتا ہوں / چاہتی ہوں۔
(ب) میں روحانی فیض کا / کی طالب ہوں
گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔
اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔
میں پناہ مانگتا ہوں / مانگتی ہوں اللہ تبارک تعالیٰ کی شیطان مردود سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تبارک و تعالیٰ کے نام سے شروع کیا جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول برحق ہیں۔
اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمد اعبدہ ورسولہ
میں گواہی دیتا ہوں / دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں / دیتی ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول برحق ہیں۔
نام ــــــــــــ زوجہ / ولد ــــــــــــــــ
عمر ــــــــ کاروبار ــــــــــــــــ
ایڈریس ــــــــــــــــــــــــ
اقرار کیا میں نے زبان سے اور سچ مانا دل سے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ وحدہ لا شریک ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

میں ایمان لایا / ایمان لائی اللہ تعالیٰ پر اور اس کے نبیوں اور رسولوں پر اس کے فرشتوں پر تمام آسمانی کتابوں پر۔ اچھی بری تقدیر پر۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر۔ جنت دوزخ پر۔ جزا و سزا پر صدق دل سے ایمان لاتا ہوں / لاتی ہوں۔ تمام مخلوقات میں سب سے اول اور سب سے افضل حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ ہیں دوسرے خلیفہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں تیسرے خلیفہ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں چوتھے خلیفہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

تمام صحابہ کرام جنتی ہیں۔ دین کے رہبر ہیں۔ ہمارے پیشوا ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام خزانوں کی کنجیاں ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ کو عطا فرمائیں اور آپؐ نے جتنا چاہا اپنے امتیوں کو عطا فرمایا۔

میں عہد کرتا ہوں / کرتی ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا / گی اس عقیدہ پر قائم رہوں گا / گی۔ قائم رہوں گا / گی۔ قائم رہوں گا / گی۔

یا اللہ۔ میری سب گناہوں سے توبہ۔ توبہ۔ توبہ

دستخط --------

اپنے علاقہ کے امیر حلقہ سے ملیں یا یہ عہد نامہ آستانہ عالیہ نقشبندیہ 39/4 غلام رسول نگر، فیصل آباد آپ خود ارسال کریں۔

نماز کی پابندی کریں آپ کو اسم اعظم اللہ کی اجازت دی جاتی ہے کوشش کریں کہ ہر وقت ہر سانس کے ساتھ اللہ اللہ کا ذکر جاری رہے۔

اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسولؐ آپ پر کرم نوازی فرمائیں۔ انشاء اللہ۔

آمین

نوٹ:۔ آپ کا یہ عہد نامہ آستانہ عالیہ پر موصول ہونے کے بعد تنظیم فیضان لاثانی سرکار آپ کو آپ کے لکھے ہوئے ایڈریس کے مطابق جناب پیر طریقت قبلہ حاجی صوفی مسعود احمد صاحب المعروف لاثانی سرکار کی اجازت سے وظائف ارسال کرے گی اس لئے آپ اپنا ایڈریس مکمل اور صاف ستھرا لکھیں۔

تعارف

سخی سلطان قبلہ حاجی صوفی مسعود احمد صاحب

محبوب ساقی بزم حق، منبع جود و سخا، سرچشمہ الطاف و کرم، مرشدی، نسبی، مولائی قبلہ حضور لاثانی سرکار کے حالات طیبہ و ظہور و کرامات، طریقہ ہائے تزکیہ نفس، روحانی ارتقاء، اقوال زریں یا جو حالات و واقعات دیگر معتقد اور مستند حضرات سے معلوم ہوئے اور جیسا کہ اس ناچیز کو حضور انور قبلہ عالیجاہ لاثانی سرکار نے اپنی خاص بندہ نوازی سے شرف باریابی بخشا اس سے جو حالات و واقعات ذاتی طور پر معلوم ہوئے تحریر کرتا ہوں۔

اسم گرامی :۔

آپ کا اسم گرامی مسعود احمد اور لقب لاثانی سرکار ہے۔

وجہ تسمیہ :۔

اکثر عقید تمندوں کو عالم رویاء اور مشاہدات میں جب بھی حضور نبی کریم ﷺ اور بزرگان دین کرم فرماتے ہوئے قبلہ سخی سلطان پیر و مرشد حاجی مسعود احمد کے متعلق ارشاد فرماتے تو نام کی بجائے "لاثانی سرکار" کے خطاب سے ارشاد فرماتے اور جب اس کے متعلق آپ سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

"درویش کا ایک نام زمین پر ہوتا ہے اور ایک روحانی دنیا (آسمانوں میں) اور اس فقیر کو بھی حضور نبی کریم ﷺ نے روحانی نام یعنی "لاثانی سرکار" کے خطاب سے نوازا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل سلسلہ بھی بزرگان دین

کے فرمان کے مطابق آپ کو لاثانی سرکار کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔

آپ کی ولادت باسعادت خانیوال شہر کے معزز اور متمول گھرانے میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد جناب حاجی مختار احمد صاحب گولڑہ شریف والوں سے بیعت تھے اور حلیم الطبع اور دریادل انسان تھے۔

آپ کے دادا جان:۔

آپ کے دادا جان جناب فضل دین صاحب قادری سلسلہ میں بیعت تھے اور ایک صاحب حال بزرگ گزرے ہیں۔ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

حضور قبلہ چادر والی سرکار کے دست حق پر بیعت ہونے کے کچھ عرصہ بعد ایک دن آپ کی ملاقات گوجرانوالہ شہر سے آئے ہوئے ایک صاحب حال درویش سے ہوئی۔ انہوں (بزرگ) نے جب آپ کو دیکھا تو دیکھتے ہی بے اختیار کہنے لگے۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ، میں آپ کے جسم میں دو قسم کے انوار کے دریا بہتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔

ایک جانب نقشبندیہ سلسلہ کا فیض اور دوسری جانب قادری سلسلہ کا فیض۔ آپ نے عرض کی حضور نقشبندیہ سلسلہ کے فیض کی تو سمجھ آگئی (کیونکہ آپ نقشبندیہ سلسلہ میں بیعت ہوئے تھے) لیکن قادری سلسلہ کا فیض یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی، تو بزرگ نے فرمایا آپ کے آبا و اجداد میں کوئی قادری سلسلہ کے بزرگ گذرے ہیں یہ انہیں کی جانب سے وراثتی فیض ہے۔

جب آپ واپس گھر تشریف لائے تو والدہ محترمہ سے سارا واقعہ بیان فرمایا تب آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کو بتایا کہ آپ کے دادا جان قادری سلسلہ سے بیعت تھے اور ایک صاحب حال درویش بزرگ گذرے ہیں۔ یقیناً یہ

وراثتی فیض ہی کا اعجاز تھا کہ آپ کے دادا حضور جو کہ آپ کی پیدائش سے پہلے ہی وفات پا چکے تھے (بچپن میں) آپ ان کا حلیہ مبارک، عادات و اطوار، اور روزمرہ کے معمولات کے متعلق ایسے بتاتے تھے گویا سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو اور اہل خانہ آپ کی ان باتوں پر بہت زیادہ حیران ہوتے تھے۔

آپ کے دادا جان کی بزرگی سے ہی متعلق ایک واقعہ ہے کہ ایک دن قبرستان (نزد پبلک ہائی سکول خانیوال) کا گورکن آپ کے والد صاحب کی دکان پر آیا اور آتے ہی ان سے کہنے لگا۔ سبحان اللہ کیا شان ہے آپ کے والد محترم کی میں حیران ہوں کہ وہ اتنی محبوب ہستی ہیں کہ ان کے طفیل آج زندگی میں پہلی بار حضور قبلہ غوث الاعظم سرکار نے مجھے اپنی زیارت سے نوازا۔ پھر اس نے بتایا کہ آج رات خواب میں حضرت غوث الاعظم تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا

"کیا تمہیں علم نہیں کہ ہمارے ایک خاص آدمی فضل دین صاحب کا مکان (قبر مبارک بارش کی وجہ سے) کچھ شکستہ ہو گیا ہے پھر مجھے قبر مبارک دکھاتے ہوئے فرمایا اسے ٹھیک کرو" اور میں نے جب صبح قبرستان میں جا کر دیکھا تو واقعی ایسا ہی تھا۔ چنانچہ میں نے فوراً آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ اسی طرح ایک مرتبہ حضرت مولانا سردار احمد صاحب اسی قبرستان سے اپنے عقید تمندوں کے ہمراہ گذر رہے تھے جب وہ آپ کے دادا حضور کی قبر انور کے قریب پہنچے تو انہوں نے اپنے مریدین سے فرمایا

"یہ ہمارے سلسلہ کے درویش ہیں، تم یہاں آیا کرو اور ان کے وسیلے سے دعا کیا کرو"۔

آپ بچپن میں اکثر خواب میں اپنے آپ کو مجذوبیت اور دیوانگی کی حالت

میں دیکھتے گویا آئندہ کی پاکیزہ زندگی کی بشارت خدا تعالیٰ نے بچپن ہی میں دے دی تھی۔ آپ نے چمن زندگی کی کچھ زیادہ بہاریں بھی نہ دیکھیں تھیں کہ والد محترم اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم (اپنے) شہر خانیوال ہی سے حاصل کی پھر مزید تعلیم کیلئے لاہور تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں جب کسی شخص کے ساتھ ہوتی ہے تو اس کی کایا ہی پلٹ جاتی ہے۔ بار ہا ایسا ہوا کہ جب بھی (لہو و لعب) کی جانب مائل ہوئے تو خدا تعالیٰ نے رویائے صادقہ کے ذریعے راہبری فرمائی انسان خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق یوں پا کر آئندہ غلطیوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

آپ پر خدا تعالیٰ کا فضل خاص ہوا، ابھی آپ بارہویں کلاس میں زیر تعلیم تھے کہ معاشرہ میں بڑھتی ہوئی بے حیائی، مادہ پرستی اور نفسا نفسی کا عالم دیکھ کر دل دنیا سے اچاٹ ہو گیا۔ حتیٰ کہ آپ نے دنیاوی تعلیم کو بھی خیر باد کہہ دیا۔ جب دنیا کی حقیقت عیاں ہوئی اور دل میں دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوئی تو اس امر کی ضرورت قدم قدم پر محسوس ہونے لگی کہ کوئی ایسی عظیم المرتبت ہستی ہو جو ان گناہوں سے دور رکھے اور قدم قدم پر راہنمائی و دستگیری فرمائے۔ کچھ اولیاء کرام کے حالات زندگی، کرامات و تصرفات کے متعلق پڑھا تو عقل حیران رہ گئی اور دل نے گواہی دی کہ یہی وہ خاصان خدا ہیں جو تزکیہ نفس اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں اور خدا تک رسائی کا نہایت مؤثر ذریعہ ہیں۔ جب دل میں ولی کامل کا اشتیاق پیدا ہوا تو بہت تلاش کی مگر کامیابی نصیب نہ ہوئی اور کہیں بھی دل کو اطمینان نہ ہوا آخر ایک دن اللہ تعالیٰ سے عرض کی

یا اللہ! تو خود ہی اپنا کوئی ایسا محبوب دکھا جس کا کوئی ثانی نہ ہو۔ اسی لگن

اور دعا میں سات ماہ گذر گئے۔ اس دوران آپ نے گوشہ نشینی اختیار کئے رکھی معرفت الٰہی کا شوق بڑھتا گیا، رو رو کر راتیں گزارتے تھے۔ آپ کا ایک ایک لمحہ اسی اضطراب کی کیفیت میں گذرتا تھا۔

قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

''اور جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں ہم انہیں اپنا راستہ دکھاتے ہیں''۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

''اور اپنی طرف راہ دکھاتے ہیں جو کوئی ارادہ کرے''۔

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ صدق دل سے نکلنے والی پکار پر ہدایت حق ضرور متوجہ ہوتی ہے اور اگر لگن سچی ہو تو منزل مل ہی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ میری راہ میں نکل کر تو دیکھ راہیں نہ کھول دوں تو کہنا۔ آپ بھی جب خدا تعالیٰ کی تلاش میں نکلے تو اللہ بزرگ و برتر نے بڑھ کر آپ کو اپنی رحمت بے پایاں میں لے لیا۔ آپ کی شب بیداریوں اور گریہ زاریوں کو شرف قبولیت بخشا، وعدہ ربانی پورا ہوا اور آخرکار ایک رات عالم رویاء میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اشارہ ہوا (بزرگ ہستی کا حلیہ مبارک اور پتہ بتایا گیا) اور آواز آئی

''جاؤ ہم نے تمہیں اپنے محبوب کا پتہ بتا دیا ہے، دیر نہ کرو، جاؤ ہم نے پتہ بتا دیا ہے، دیر نہ کرو''۔

آواز کی ہیبت اتنی تھی کہ آپ خود بخود سجدے کی حالت میں چلے گئے اور سو فیصد یقین ہو گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کی آواز ہے۔ مسلسل تین راتوں تک یہی حکم ہوتا رہا۔ تب آپ کو سکون و اطمینان حاصل ہوا۔ آپ کی خوشی کی کوئی انتہا

نہ رہی۔ مدد خداوندی شامل حال تھی۔ چنانچہ شوق دید میں مست آستانہ شریف چل دیئے۔

راستے میں سوچا کیا وہ بزرگ مجھے پہچان لیں گے؟ کیا وہ بزرگ مجھے مرید فرما لیں گے؟ یاالہیٰ تیرے ایسے محبوب بندے ہیں تو مجھے تیرے حکم سے حاضر ہونے کے متعلق فرمادیں تاکہ مجھے عین الیقین ہو جائے۔ جب محبوب خدا قبلہ حضور میاں صاحب چادر والی سرکار کے در اقدس پر پہنچے تو دل خوشی سے جھوم اٹھا، سب کچھ بالکل ویسا ہی پایا جیسا عالم غیب میں مشاہدہ فرمایا تھا۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک سولہ یا سترہ برس تھی جب وہاں جا کر بیٹھے تو لوگوں نے پوچھا کس مقصد سے آئے ہو؟ آپ نے بیعت ہونے کا ارادہ ظاہر کیا تو انہوں نے کہا بھائی! یہاں بیعت ہونا آسان بات نہیں، کئی لوگ دس دس گیارہ گیارہ سال سے اس ارادے سے آرہے ہیں لیکن چادر والی سرکار نے بیعت نہیں فرمایا اور فرماتے ہیں

''اجی جب اللہ کا حکم ہوگا تب بیعت کریں گے''۔

وہ یہ بات نہیں جانتے تھے کہ خدا نے ہی تو آپ کو یہاں تک پہنچایا ہے۔ آپ نے ان کی باتیں سن کر دل میں سوچا کہ اگر واقعی مجھے خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے تو انشاءاللہ مجھے ضرور غلامی میں قبول فرمائیں گے۔ کچھ ہی دیر گذری تھی کہ قبلہ حضور میاں صاحب چادر والی سرکار تشریف لے آئے جیسا سوچا تھا ویسا ہی ہوا۔ سیدی، مرشدی قبلہ حضور میاں صاحب کو اپنا منتظر پایا۔ مرشد کی زیارت بابرکت نصیب ہوئی تو بے قرار دل کو قرار ملا۔ سبحان اللہ! ہو بہو وہی حلیہ مبارک جو خواب میں اللہ تعالیٰ نے دکھایا تھا۔ حضور میاں صاحب نے آتے ہی فرمایا

"آ گئے بابو جی! میں آپ ہی کا انتظار کر رہا تھا۔ اجی مجھے بھی تین دن سے حکم ہو رہا تھا کہ آپ آویں گے۔ بیعت کر لینا"۔

پھر کیا تھا مرشد اکمل نے جو نظر کرم فرمائی تو دل کی دنیا ہی بدل گئی۔ ایک ہی نظر میں تمام لطائف جاری ہو گئے۔ دل ذاکر ہو گیا۔ ایک کیف و سرور کی کیفیت طاری ہو گئی۔ ذرا سی توجہ سے اللہ کا ذکر کرتے تو جسم کے مسام سے ذکر جاری ہو جاتا۔ جیسا کہ بیعت کرنے کے بعد حضور میاں صاحب چادر والی سرکار نے اہل محفل کے سامنے فرمایا

"اجی یہ کورا بھانڈا ہے، اس نے زنگ نہیں لگنے دیا ورنہ اس عمر میں زنگ لگ جاتا ہے"۔

پیر و مرشد حضور قبلہ چادر والی سرکار نے تین دن آپ کو اپنے پاس رکھا اس دوران دریائے رحمت مسلسل جوش میں رہا اور آپ علم و معرفت کے خزانے لٹاتے رہے۔ اسی کیفیت میں آپ نے ارشاد فرمایا "بابو جی لوگ ہمارے پاس بارہ بارہ، پندرہ پندرہ سال سے آتے ہیں لیکن ہم نے آج تک کسی کو اتنا نہیں نوازا جتنا کہ آپ کو پہلی رات میں ہی نواز دیا"۔

اس وقت آستانہ عالیہ پر موجود دو تین مریدین نے کہا کہ ہمیں تو اتنے اتنے سال ہو گئے ہیں یہاں آتے ہوئے لیکن سرکار ہم پر کبھی ایسی کرم نوازی نہیں فرمائی تو آپ سرکار نے ان کی یہ بات سن کر فرمایا

"اجی پڑے رہنے سے کچھ نہیں ہوتا جیسے دل سے یہ آیا ہے تم بھی ایسا دل لے کر آؤ" اور اس کے بعد حضور میاں صاحب نے فرط محبت سے آپ کے نام کے نعرے لگوائے۔

آپ پر خدا تعالیٰ کا فضل ہوا عین نوجوانی کے عالم میں جب کہ دنیا انسان

کو بہت پر کشش دکھائی دیتی ہے اور وہ اس کی رنگینیوں میں گم ہو جاتا ہے۔ آپ نے خدا تعالیٰ سے لو لگائی۔

روحانی ارتقاء

آپ کا بیعت ہونا تھا کہ عشق کی جو چنگاری آہستہ آہستہ سلگ رہی تھی شعلہ بن کر بھڑک اٹھی۔ آپ مرشد کے عشق میں تڑپنے لگے۔ دل ہر لمحہ مرشد کے تصور میں غرق اور زباں ہر دم محبوب کے ذکر میں مصروف رہنے لگی۔ عشق ایک آگ ہے جو دل و جاں ہوش و خرد سب کو جلا ڈالتی ہے آپ کو بھی مرشد کے عشق میں نہ کھانے پینے کا ہوش تھا نہ آرام سے کوئی غرض رہی بس اپنی ذات سے بے خبر ہر دم مرشد کی ذات میں فنا رہتے۔ شیخ کی محبتوں نے آپ کو اس مقام پر پہنچا دیا جہاں آپ کو موسم کی شدتوں کا بھی احساس نہ رہا۔ زماں و مکاں سے بے خبر ہو گئے ہر وقت عشق کے نشے میں مخمور، نیم مجذوبانہ کیفیت رہتی۔ جب بھی مرشد و محبوب کے دیدار کا شوق شدت اختیار کرتا تو جس حال میں بھی ہوتے کوئے یار کی جانب چل پڑتے۔ سخت سردیوں کے موسم میں بھی جسم پر ایک باریک سا کرتہ ہوتا اور گرمیوں میں چلچلاتی دھوپ میں برہنہ پا ہی زیارت کے شوق میں مست آستانہ شریف چل پڑتے اگر کوئی اچھی بس نہ ملتی تو ٹوٹی پھوٹی خراب بس میں ہی بیٹھ جاتے اور انتظار نہ کرتے، یہ سوچ کر کہ کبھی تو میرے آقا کے در پر پہنچائے گی۔ عشق بے مثال کا یہ عالم تھا کہ فیصل آباد سے ہر تیسرے چوتھے روز زیارت محبوب سے اپنی آنکھوں کی پیاس بجھانے کیلئے آستانہ عالیہ (ملتان شریف) حاضر ہوتے۔ بارہا ایسا ہوتا کہ ابھی آپ کو آستانہ عالیہ سے واپس آئے چند گھنٹے گذرتے لیکن دل بیتاب ہو

جاتا اور مرشد کی زیارت کیلئے مچلتا، آپ اسی وقت واپس آستانہ عالیہ (ملتان) شریف) حاضر ہو جاتے اور جب خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تو چپ چاپ محبت کے ساتھ چہرہ انور کی زیارت کرتے رہتے۔ مرشد کی خدمت کرتے اور کبھی بھی اپنے دنیاوی مسائل سے ان کو پریشان نہ کرتے۔ آپ کی صرف ایک ہی عرض ہوتی یعنی آپ ہمیشہ طالب ذات رہتے۔ مرشد اکمل حضور قبلہ چادر والی سرکار آپ کے عشق سے بے خبر نہیں تھے۔ آپ کی طلب اور عشق کو دیکھتے ہوئے ایک دن قبلہ حضور میاں صاحب نے آزمائش کی خاطر ایسے فرمایا

"اجی بابو جی فقیری نہ مانگو جی، بڑی مشکل ہے اجی دنیا بھی لے لو اور دین بھی، دنیا میں بھی آرام سے زندگی گذرے گی اور آخرت میں جنت بھی مل جائے گی"۔

لیکن جب محبت الہیٰ کا پوری طرح غلبہ ہوتا ہے تو مادی دنیا کی کشش انسان کیلئے بے اثر ہو جاتی ہے۔ آپ کی نظریں بھی کبھی دنیاوی مال و اسباب پر نہیں گئیں نہ ہی آپ نے کبھی مقام و مرتبہ یا اخروی زندگی کے انعامات کا لالچ کیا آپ تو اس ذات کے طالب تھے جس کے سامنے کل کائنات ذرہ خاک سے بھی کمتر دکھائی دیتی ہے۔ پھر قلیل کو کثیر پر ترجیح کیسے دیتے اسی لئے آپ نے جواب دیا

"میرے آقا دنیا اور آخرت دونوں کو قربان کرتا ہوں۔ میں تو طالب حق ہوں"۔

درویشی راحت و آرام سے نہیں بلکہ اذیتوں اور مشکلات کو برداشت کرنے سے ملتی ہے (جیسا کہ مرشد اکمل نے آپ کو شروع ہی میں آگاہ فرما دیا تھا) پس باوجودیکہ آپ متمول گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، آپ نے قدم اول

ہی میں جاہ وجمال سے کنارہ کشی اختیار کرلی۔ یعنی آپ کا اولین مجاہدہ ہی یہ تھا کہ حقیقت تک پہنچنے کیلئے آپ نے بالاتر مناصب اور مقالات دنیوی کو ترک کر دیا۔ والد محترم کی طرف سے ورثہ میں ملی ہوئی تمام دولت و جائیداد اپنے مطلوب و مقصود کے نام پر قربان کردی۔ آپ کو دولت و جائیداد اپنے مطلوب کی راہ میں رکاوٹ محسوس ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں جانتا تھا کہ راہ حق میں ایک وقت ایسا بھی آسکتا ہے جب مجھے ان تمام چیزوں کو خیرباد کہنا پڑے گا اور یہی آپ کی طلب کا تقاضا بھی تھا۔ جیسا کہ حدیث پاک سے واضح ہوتا ہے جس کا مفہوم ہے جو کوئی مجھ سے محبت کا دعویدار ہو اپنے آپ کو فقر و فاقہ کیلئے تیار کرے۔ (مشکوۃ) آپ فرماتے ہیں کہ میں نے یہی سوچا کہ جو جو چیزیں مجھ پر آئندہ آئیں گی جب مجھے ان تمام چیزوں کو چھوڑنا پڑے گا کیوں نہ آج ہی اپنے مولا کے نام پر قربان کردوں تاکہ جلد از جلد اپنے مقصود تک پہنچ سکوں کیونکہ آپ جانتے تھے کہ مال و دولت راہ حق میں حجاب ہیں اور ان چیزوں کو محبوب رکھنے والا کبھی بھی خدا تک نہیں پہنچ سکتا۔ جو شخص ان لوگوں میں سے ہو جنہیں خدا نے اپنی دوستی کیلئے چن لیا ہو ان پر بلا و مصیبت اور مذمت کا آنا ضروری ہے۔ یہاں بھی کچھ ایسا ہی معاملہ تھا۔ جب تمام دولت جاتی رہی، رہن سہن میں تبدیلی ہوئی تو عزیز و اقارب سب دور ہو گئے اور جب لوگوں نے دیکھا کہ آپ نہ ہی کوئی کاروبار کرتے ہیں نہ ہی دولت و جائیداد باقی رہی تو غلط قسم کی باتیں بنانا شروع کردیں۔ بہتان بازی اور الزام تراشیوں کا ختم نہ ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا لیکن آپ کو ان چیزوں کی پرواہ ہی کب تھی۔ آپ تو بس ہر وقت مرشد کے عشق میں مست رہتے۔ ہمہ وقت بے چینی و بے قراری کی کیفیت طاری رہتی یعنی کسی پل قرار نہیں تھا سوائے دید مرشد کے یہی وجہ تھی کہ ہر

تیسرے چوتھے روز فیصل آباد سے ملتان شریف (آستانہ عالیہ) در اقدس پر حاضر ہوتے۔

کہتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو محبوب کے قرب کا متمنی ہو اپنی تمنا کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے اسے جور و ستم کا بھی عادی ہونا چاہیئے آپ پر کچھ عرصہ ایسی آزمائش بھی رہی کہ آپ جب شوق دید میں آستانہ عالیہ پر حاضر ہوتے تو وہاں کچھ اور ہی منظر دیکھنے میں آتا یہاں آپ کے عشق کا یہ حال کہ ہر لمحہ قرب محبوب کے متمنی اور وہاں مرشد اعظم کی بے نیازی کا یہ عالم ہوتا کہ آپ کی طرف ظاہری طور پر مطلق توجہ نہ فرماتے دیگر حاضرین محفل سے ملاقات کرتے، خیریت دریافت فرماتے، طعام و قیام کیلئے اصرار فرماتے مگر جب عاشق صادق قبلہ حضور لاثانی سرکار بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتے تو حضور میاں صاحب سب سے آخر میں دریافت فرماتے۔

''ہاں جی بابو جی کیسے آئے ہو جی''

آپ ہاتھ باندھ کر عرض کرتے حضور غلام آپ کی زیارت کیلئے حاضر ہوا تھا۔ تب فوراً ہی حضور میاں صاحب فرماتے ''اچھا بابو جی کر لی زیارت، اب اجازت ہے جی''۔ یہی وقت آزمائش کا تھا جب ایک طرف اتنی شدید محبت اور دوسری طرف یہ عالم بے نیازی، لیکن سچے عاشق کیلئے تو اپنے محبوب کی جفا بھی ادا ہوتی ہے اور عشق تو وہ مقام ہے کہ جہاں سر کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔ سر کا نذرانہ تو راہ عشق میں شرط اول ہے اور یہاں جو بھی آتا ہے سر بکف ہی آتا ہے۔ رہا دل، تو دل اور اس کی بیقراری یہ تو متاع عشق ہیں۔ محبوب کی بے نیازی آتش عشق کو مزید بھڑکاتی تھی۔ اکثر ایسا ہونے لگا لیکن اس کے برعکس آپ کی محبت تیز سے تیز تر ہوتی چلی گئی۔ ہاں ایک مرتبہ حضور میاں

صاحب کی بے نیازی سے ایک لحہ کیلئے دل میں خیال گذرا کہ یہ آزمائش کب تک چلے گی قریب تھا کہ مایوسی کی کیفیت پیدا ہوتی، فوراً ہی مرشد برحق کی محبت کا غلبہ ہوا اور سوچنے لگے کہ زیادہ سے زیادہ یہی ہوگا کہ جان چلی جائے گی اگر ایسا ہوا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے عرض کر دوں گا۔

''اے اللہ! میں تیری خاطر مر گیا''۔ مرشد سے محبت مزید تیز ہو گئی حتیٰ کہ آپ محب سے محبوب بن گئے۔

بیعت ہونے کے کچھ عرصہ بعد حضور میاں صاحب نے کرم فرمایا اور آپ کو ہفت روزہ محفل ذکر کی اجازت مرحمت فرمائی اور آپ جوش و خروش سے محفلیں کروانے لگے۔ جو لوگ عالم حقیقت میں قدم رکھتے ہیں وہ کچھ اس طرح محو حقائق اور مست بوئے گل ہو جاتے ہیں کہ اپنے آپ سے بے خبر ہو جاتے ہیں۔ ایسے عاشق بہت کم مگر انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں۔ آپ پر ہر وقت بے خودی طاری رہتی اور زبان ہر دم محبوب کی (ذکر) صفت و ثناء بیان کرتی رہتی اور جب ذکر کرنے بیٹھتے تو زماں و مکاں سے بے نیاز ہو جاتے۔ آپ مذہب سے دور بیگانہ گمراہ لوگوں کے پاس بھی جاتے انہیں اللہ رسول ﷺ کی باتیں بتاتے۔ ان کے سامنے اپنے مرشد کی شان بیان کرتے اور انہیں محفل ذکر میں شرکت کی دعوت دیتے۔ ان کی بے راہروی کی وجہ جان کر ان کی مالی امداد بھی فرماتے اور یہ آپ کی کوششوں ہی کا نتیجہ تھا کہ بالآخر وہ بُرے کاموں سے تائب اور دین کی طرف راغب ہوئے اور آج بھی معاشرے میں باعزت زندگی بسر کر رہے ہیں۔

حاسدین اور مخالفین نے آپ کے ان لوگوں کے ساتھ تعلقات کو غلط رنگ دیا اور وہ جو پہلے ہی آپ کے مخالف تھے اب تو انہیں شکایتوں کا ایک

سنہری موقع ہاتھ آگیا اور اکثر حضور میاں صاحب کے حضور من گھڑت اور بے بنیاد باتیں کرنے لگے۔ لیکن مرشد تو جانتے تھے کہ حقیقت کیا ہے اس لئے ان کی باتوں پر کبھی توجہ نہ فرمائی۔ آپ کو بھی ان سب باتوں کا علم ہوتا لیکن آپ اپنی رحم دلانہ طبیعت کے باعث سب کچھ جانتے ہوئے بھی انہی لوگوں کیلئے حضور میاں صاحب سے سفارشیں کرتے اور دعائیں کرواتے۔ آخر ایک دن ان کے شکایتیں لگانے پر قبلہ حضور میاں صاحب نے انہیں فرمایا

''اجی انسان کی ذہنیت کا اس بات سے ہی پتہ چل جاوے ہے۔ اجی بابو جی آویں ہیں تو آپ کے لئے دعائیں کرواویں ہیں اور آپ ان کی شکایتیں لگاؤ ہو۔ جی''۔

محفل کی اجازت کے بعد اکثر پیر بھائی (فیصل آباد) اپنے کسی مسئلہ کیلئے ملتان حاضری دیتے تو قبلہ حضور میاں صاحب ان سے فرماتے ''اجی بابو جی اتنا کرایہ خرچ کر کے آنے کی کیا ضرورت تھی، تکلیف بھی اٹھائی وہیں صوفی مسعود احمد سے دعا کرالیتے، اجی ان کی محفلوں میں حاضری دیا کرو''۔ ساتھ ہی مٹھائی کا ڈبہ بھی عنایت فرماتے کہ یہ ہماری طرف سے بابو جی کو دے دینا۔

آپ اکثر مرشد کی محبت میں فرماتے۔

''میں اپنے رب سے زندگی اس لئے مانگتا ہوں کہ ساری زندگی اپنے آقا کا ذکر کرتا رہوں''۔

آپ کے ذکر کی بدولت بے شمار لوگ حضور قبلہ چادر والی سرکار کے ارادتمندوں میں شامل ہو کر ان سے بیعت کے اعزاز سے سرفراز ہوئے آپ نے کبھی بھی مرشد کے کسی قول و فعل پر اعتراض نہ کیا۔ ان کی ہر بات کو محبت کی نظر سے دیکھتے اور اپنی نسبت پر فخر کرتے۔ کھانے پینے کا تعلق تو وجود

خاکی سے ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ کے بندے بشریت کی حدود طے کر کے فنا کی حدود میں قدم رکھتے ہیں تو انہیں کھانے پینے کی کوئی حاجت نہیں رہتی۔ پھر وہ اس مقام پر پہنچ جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے خوان نعمت سے انہیں کھانا ملتا ہے۔ ان کا انس ربی ان کی پیاس کیلئے تسکین پیدا کرتا ہے۔ آپ بھی جب عشق و محبت کی بے خودی میں اپنا آپ بھلا بیٹھے تو آپ کا کھانا پینا سب کچھ ختم ہو گیا۔ مرشد کی طرف سے ترک طعام کا حکم ملا۔ جب کھانا پینا ختم ہوا تو جسم لاغر و کمزور ہو گیا کمزوری صحت کا یہ عالم تھا کہ آپ سے پانی کا گلاس بھی نہیں پکڑا جاتا تھا۔

حضرت داتا گنج بخش فرماتے ہیں کہ محبت کرنے والے کیلئے یہ بات کافی ہے کہ وہ محبت کے راستے میں مٹ جائے۔ آپ بھی محبوب کے نام پر مٹ گئے جسم پر گوشت نام کی کوئی چیز نہ رہی، شکل مبارک بالکل بدل گئی۔ حتی کہ لوگ پہچاننے سے انکار کر دیتے تھے۔ انڈا، گوشت، مچھلی بالکل استعمال نہیں کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ڈاکٹر کے پاس تشریف لے گئے۔ اس نے آپ کا بلڈ پریشر چیک کیا تو بہت زیادہ حیران ہوا اور کہنے لگا اس آلہ کو کیا ہوا ابھی تو یہ بالکل ٹھیک کام کر رہا تھا پھر کہا کہ میں نے آج تک ایسا آدمی نہیں دیکھا جس کا بلڈ پریشر اتنا کم ہو اور وہ زندہ بھی ہو۔

ایک حکیم نے نبض چیک کی تو حیران رہ گیا اور کہنے لگا کہ میری زندگی میں یہ پہلا کیس ہے کہ میں کسی ایسے شخص کو زندہ دیکھ رہا ہوں جس میں کچھ بھی نہیں آپ کے لئے خلوت کی کشش بڑھ گئی۔ سب سے الگ تھلگ رہے۔ جب نوبت یہاں تک آ پہنچی تو آپ کی اس حالت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے شیطان نے بھی اپنی سرگرمیاں تیز تر کر دیں۔ مختلف لوگوں کے

بھیس بدل بدل کر آپ کو ورغلانے کی کوششیں کیں۔ لوگوں نے جب دیکھا کہ کسی قسم کی بہتان بازی اور الزام تراشیوں کا آپ پر کوئی اثر نہیں ہوا اور آپ کو اپنی عزت کی کوئی پرواہ نہیں اور اس قدر مذمت کے باوجود بھی آپ کے پائے اثبات میں کوئی لغزش نہیں آئی تو انہوں نے آپ کو راہ حق سے ہٹانے کیلئے دوسرا طریقہ اختیار کیا کوئی آپ سے کہتا کہ تم کس کے پیچھے لگے ہو، بالکل برباد ہو گئے ہو، کوئی کہتا کہ تمہارا پیر کیسا ہے جس نے تمہیں (نعوذ باللہ) بالکل ہی اجاڑ کرر کھ دیا ہے کبھی آپ لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنتے کہ تم کن راستوں پر چل پڑے ہو، دولت و جائیداد ختم ہو گئی اور بیوی بچے بھی نہ رہے غرضیکہ ان گنت مشکلات اور رکاوٹیں آپ کی دیوار بنیں، لوگوں نے آپ کو راہ حق سے دور رکھنے کی بہت کوششیں کیں مگر، جو طالب ہدایت مقبولان خدا اور محبوبان مصطفٰے کا ہمسفر ہو جاتا ہے پھر خدا بھی اس کی اس انداز سے مدد کرتا ہے کہ وہ شیطان کے جال میں نہیں پھنس سکتا۔ سبحان اللہ! مرشد بے بدل قبلہ حضور میاں صاحب نے اس مقام پر بھی آپ کی دستگیری فرمائی اور شیطان کے حربوں سے بچا لیا اور آپ نے لوگوں کو جواب دیا کہ

''مجھے ان چیزوں کی کوئی ضرورت نہیں، بے شک میری جان بھی چلی جائے، مجھے قطعاً پرواہ نہیں مجھے تو میرے آقا کے قدموں میں جگہ چاہیئے تھی جو کہ مجھے مل گئی، یہی میرے لئے دولت کونین ہے''۔ کچھ عرصہ بعد مرشد کی طرف سے حکم ہوا ''اجی بھوک لگے تو دال روٹی کھا لیا کرو''۔

مختصر یہ کہ مرشد اکمل نے اپنی جوہر شناس نظروں سے آپ کے اندرونی اوصاف دیکھتے ہوئے نہایت احسن طریقے سے آپ کی ظاہری اور باطنی تربیت فرمائی اور بہت جلد آپ پر مکاشفات اور تجلیات کی بارش ہونے لگی۔

مرشد اکمل بڑی تیزی کے ساتھ روحانی مدارج طے کراتے گئے۔

ایک رات مرشد نے عالم رویاء میں اسی قسم کے کرم کا مشاہدہ کروایا۔

آپ نے دیکھا کہ حضور میاں صاحب آپ کا ہاتھ پکڑ کر چل رہے ہیں راستے میں حضور میاں صاحب نے آپ کو ایک بزرگ دکھائے جو پانی میں کھڑے مجاہدے میں مصروف تھے۔ قبلہ آقا و مولا نے فرمایا "اجی دیکھو جی! یہ دس سال سے پانی میں کھڑا جس مقام کو طے کرنے کیلئے مجاہدے کر رہا ہے ہم آپ کو پلک جھپکتے ہی میں یہ مقام طے کروا دیتے ہیں پھر ایسا ہی کیا"۔

سبحان اللہ! کیا کہنے مرشد کی عطا کے یہ حضور میاں صاحب کے کرم کی ادنیٰ سی جھلک تھی۔ نظر کامل سے اسی طرح سیراب ہوتے رہے لیکن تشنگی بڑھتی رہی اور آپ مزید کرم کی درخواست کرتے ایک رات کرم کی التجا کرتے کرتے ہلکی سی اونگھ آ گئی کیا دیکھتے ہیں کہ آقا و مولا قبلہ حضور میاں صاحب المعروف چادر والی سرکار تشریف لائے اور فرمایا

"بابو جی! ہمیں توجہ کرنے کیلئے نہ کہو، دیکھو جی ہم تو ہر وقت آپ کی طرف اس طرح متوجہ ہیں"۔ (اس طرح فرماتے ہوئے اپنے جسم کو بے حرکت کر لیا) شب و روز اسی طرح کرم کے سائے تلے بسر ہوتے رہے۔ عشق و محبت تیز سے تیز تر ہوتی چلی گئی۔ آپ فرماتے ہیں میرے قبلہ کا فرمان ہے۔

"محبت کرنے سے بڑھتی ہے"۔

بے شک جب توفیق الہیٰ سے محبت نصیب ہو جاتی ہے تو پھر بندے پر منحصر ہے کہ کوشش کرے، توجہ اور تصور شیخ میں فنائیت حاصل کرے تاکہ معراج محبت حاصل ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ محبوب کی ذات میں اس قدر گم ہو

جاؤ کہ اپنا کہیں پتہ نہ پاؤ، اس قدر فنا ہو جاؤ کہ من و تو کا سوال باقی نہ رہے۔ صرف محبوب کی ذات باقی رہ جائے۔

خواجہ قادر بخش کا قول ہے کہ "ایسا ہونا چاہیئے کہ محبوب و مطلوب کے سوا کسی کی طرف بھی نہ دیکھے، تب طالب کمال کو پہنچتا ہے اور انوار رحمانی اس پروارد ہوتے ہیں۔ محض عبادت پر منحصر نہیں"۔

آپ بھی محبت شیخ میں اس قدر آگے نکل گئے کہ آپ کا انداز خورد و نوش، نشست و برخاست سب کچھ مرشد سے مشابہ ہو گیا۔ اکثر اوقات قریب رہنے والوں نے مشاہدہ کیا کہ آپ کا چہرہ مبارک مرشد کے چہرہ انور میں تبدیل ہو گیا۔ یہ سب غلبہ عشق اور مرشد کی فیض نظر کا نتیجہ تھا۔ اس طرح فنا فی الشیخ کی منزل مکمل ہوئی۔

تقریباً پانچ چھ سال نیم مجذوبانہ کیفیت رہی۔ اس دوران آپ نے کوئی دنیاوی شغل اختیار نہیں کیا۔ دن رات یک گونہ خمار کا عالم طاری رہتا، ایک روحانی نشہ تھا جو آپ کو دنیا ومافیہا سے بے گانہ رکھتا تھا۔ جب فنا فی الشیخ کی منزل مکمل ہوئی تو رفتہ رفتہ طبیعت میں سکون آتا گیا۔ اب آپ نے کاروبار کی طرف دھیان دیا تاکہ رزق حلال کما کر مخلوق خدا کی خدمت کی جائے۔ کئی کاروبار کئے لیکن آپ کی سخاوت کی عادت کی بناء پر کوئی کاروبار نہ جم سکا۔ اگر کوئی غریب گاہک آپ کی دکان پر آتا اور اپنی معاشی تنگدستی کا اظہار کرتا تو آپ خرید سے بہت کم قیمت پر اس کو وہ اشیاء دے دیتے حتیٰ کہ اگر کوئی بہت ہی غریب اور ضرورت مند ہوتا تو نہ صرف یہ کہ اسے مفت اشیاء فراہم کرتے بلکہ اس کی ضرورت کے تحت مالی امداد بھی فرماتے۔ اس طرح سے ہر کاروبار آپ کی سخاوت کی نظر ہو گیا۔ قبلہ حضور میاں صاحب نماز کی تاکید تو شروع ہی

سے فرماتے تھے۔ نیم مجذوبیت کی حالت میں بھی اس قدر سختی فرماتے کہ ترک نماز تو درکنار آپ کو نماز میں سستی بھی گوارہ نہ ہوتی۔ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعہ سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ ایک دن قبلہ لاثانی سرکار نے مرشد پاک کی خدمت میں (ملتان) حاضری دی اور تھوڑی دیر خدمت اقدس میں قیام کے بعد ہی واپس فیصل آباد تشریف لے آئے۔ سارا دن مسلسل سفر میں رہنے کی وجہ سے تھکاوٹ بہت زیادہ ہو گئی تھی۔ چنانچہ آرام کی غرض سے بستر پر لیٹ گئے اور آپ کی آنکھ لگ گئی۔ قریب تھا کہ آپ کی نماز قضا ہو جاتی، عالم رویاء میں دیکھا کہ مرشد اکمل چادر والی سرکار جلالت کے عالم میں تشریف لائے، آپ کو نماز میں سستی پر سخت تنبیہ فرمائی اور اٹھا کر بٹھا دیا۔

تبلیغ دین

جب سلوک کا راستہ طے ہو گیا اور آپ کی تربیت مکمل ہوئی تو قبلہ حضور میاں صاحب نے تبلیغ و ترویج کا حکم دیا۔ اس کار خیر پر آپ عمل پیرا تو ابتداء ہی سے تھے لیکن آپ کا دائرہ عمل صرف اپنے آس پاس کے علاقوں تک محدود تھا۔ جب مرشد نے آپ کو تبلیغ و ارشاد کا حکم فرمایا تو آپ اور زیادہ سرگرمی کے ساتھ اس حکم کی بجا آوری میں مصروف ہو گئے۔ آپ نے تبلیغ و ارشاد کے دائرہ عمل کو بڑھایا اور اس مقصد کیلئے دور دراز کے قصبوں اور دیہاتوں کا رخ کیا۔ آپ جس گاؤں یا مقام پر جاتے تو آپ کو یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا کہ وہاں لوگ دین اسلام، احکام شرعیہ اور سنت نبوی سے بالکل واقف نہیں۔ حتی کہ ان میں سے اکثر لوگ ایسے ہوتے جنہیں نماز بھی پڑھنا نہیں آتی تھی۔

آپ انہیں از سر نو ارکان اسلام اور نماز روزہ کی تعلیم فرماتے۔ اللہ رسول ﷺ کے احکامات سے آگاہ فرماتے۔ وہ آپ کی باتیں سنتے اور بہت حیران ہوتے وہ بتاتے کہ ہمیں آج سے پہلے کبھی کسی نے اس قسم کی باتیں نہیں بتائیں۔ خدا تعالیٰ جب اپنے کسی بندے سے رشد و ہدایت کا کام لینا چاہتا ہے تو اس میں کوئی ایسی خاصیت پیدا کر دیتا ہے کہ مخلوق خود بخود ان کی جانب کھنچتی چلی آتی ہے۔ آپ کو بھی خدا تعالیٰ نے ایسی پرتاثیر زبان عطا فرمائی ہے کہ جو بھی آپ کا وعظ سنتا ہدایت حاصل کرتا۔ آپ کی گفتگو عام فہم ہوتی اور آپ اتنی سادہ مثال اور دلائل کے ساتھ آیات و احادیث کی روشنی میں گفتگو فرماتے کہ ان کا ذہن بلا چون و چرا آپ کی باتوں کو قبول کر لیتا۔ اس طرح بندگان خدا کی اصلاح ہوتی، ان کا ایمان تازہ ہوتا اور وہ راہ ہدایت پاتے۔ آپ لوگوں کو ذکر کی تلقین فرماتے، ضرورت مرشد، بیعت کی اہمیت اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی فضیلت بیان فرماتے۔ آپ کی تبلیغ و ارشاد کے نتیجہ میں بے شمار لوگ قبلہ حضور میاں صاحب کے دست حق پر داخل سلسلہ ہوئے اور آپ قبلہ حضور میاں صاحب کے حکم سے جو محفل ذکر کرواتے تھے ان میں شرکت کرنے لگے۔ اس وقت حضور میاں صاحب چادر والی سرکار نے اپنی نظر کرم سے اتنا نواز دیا تھا کہ فیصل آباد اور اس کے گرد و نواح کے لوگ جب دعا یا کسی مسئلہ کیلئے آستانہ عالیہ ملتان شریف حاضر ہوتے تو آپ ان سے ارشاد فرماتے "بابو جی اتنا لمبا سفر کر کے میرے پاس آنے کی کیا ضرورت، فیصل آباد میں مسعود صاحب ہیں، کوئی مسئلہ کوئی کام ہو ان سے کہہ لیا کرو اور ان کی محفلوں میں شرکت کیا کرو۔ اس کے بعد جب آپ سرکار ایک مرتبہ فیصل آباد تشریف لائے تو محفل میں فرمایا کہ صوفی مسعود صاحب کہاں ہیں جی؟ جب آپ حاضر

خدمت ہوئے تو پیرو مرشد نے اپنے ہاتھ میں آپ کا ہاتھ لیکر بلند کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ سن لو! مسعود احمد صاحب تمہارے اول پیر ہیں میں بعد میں پیر ہوں جو بات ہم سے کہنی ہو ان سے کہہ لیا کرو ایک ہی بات ہے۔

آپ فریضہ تبلیغ جس احسن طریقے سے انجام دیتے تھے آپ کے پیرو مرشد قبلہ حضور میاں صاحب اس سے بہت خوش ہوتے اور اکثر آپ کی تعریف فرماتے اور مختلف لوگوں سے بھی فرماتے کہ یہ درویش ہے۔

آپ دن رات تبلیغ وارشاد کے سلسلہ میں مصروف رہتے گھر والے چاہتے کہ آپ کوئی کاروبار کریں۔ ایک مرتبہ حضور قبلہ چادر والی سرکار آپ کے بڑے بھائی جناب محترم عارف صاحب کے گھر تشریف لائے تو بھائی صاحب نے عرض کی حضور! یہ کوئی کام نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا کہ

"ہاں جی کام تو کرنا چاہیئے"

اس کے بعد آپ کی کیفیت بدلی اور آپ نے فرمایا

"اجی یہ صوفی بھی ہے درویش بھی"

پھر دوبارہ فرمایا کہ

"اجی یہ ولی بھی ہے اور درویش بھی"۔

(سب لوگ اعتراض کرتے تھے کہ آپ کوئی کاروبار کیوں نہیں کرتے)

آپ اس حقیقت کو جانتے تھے چونکہ آپ کے مرشد نے کبھی بھی آپ کو کاروبار کرنے کا حکم نہیں فرمایا تھا اس لئے آپ نے بھی اس طرف دھیان نہ دیا۔ اب جب کہ مرشد نے سب کے سامنے یہ فرمایا کہ

"ہاں جی کام تو کرنا چاہیئے"۔

تو آپ کچھ تذبذب کا شکار ہو گئے کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ اسی رات عالم

رویاء میں دیکھا کہ پیرومرشد تشریف لائے اور حکماً فرمایا "اگر تم نے کاروبار کیا تو دیکھنا پھر"۔

یعنی آپ کا فرمان تھا کہ تمہیں کاروبار کرنے کی ضرورت نہیں۔ یقیناً وہ بہتر جانتے تھے کہ آپ کے لئے کیا صحیح ہے۔ اسی وجہ سے انہوں نے آپ کو فریضہ تبلیغ سونپا۔ تاکہ آپ دین کا کام مکمل یکسوئی کے ساتھ سرانجام دے سکیں۔ اگر کاروبار میں لگ جاتے تو آپ کے لئے ٹھیک نہیں تھا۔ اسی طرح کچھ عرصہ بعد ایک مرتبہ آپ کی والدہ محترمہ آپ کے ہمراہ آستانہ عالیہ (ملتان شریف) حاضر خدمت ہوئیں تو حضور میاں صاحب سے شکایتاً عرض کی حضور! یہ کوئی کاروبار نہیں کرتا اور سگریٹ پیتا ہے آپ ہی اسے کچھ سمجھائیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا "بس بس اللہ بہتر کرے گا"۔

والدہ صاحبہ نے پھر دوبارہ یہی عرض کی تو آپ نے قدرے جلال میں فرمایا

"اماں فکر نہ کر تیرا بیٹا ہزاروں لاکھوں سے اچھا ہے"۔

والدہ صاحبہ خاموش ہوگئیں کہ مرشد جانے اور مرید جانے۔ اس کے بعد آپ کو خانیوال اور لاہور تبلیغ کا حکم ہوا۔ آپ وہاں جاتے، محفلیں کرواتے، محفلوں میں وعظ فرماتے اور لوگوں کو دین کی باتیں بتاتے۔ آپ نے ہزاروں بندگان خدا کی اصلاح کر کے نماز و ذکر کا پابند بنا کر انہیں نفس مطمئنہ کے مرتبہ پر پہنچایا۔ اللہ رسول کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کرنا، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی پر آمادہ کرنا طریقت کی جان ہے۔ ہمہ وقت ظاہر میں خلق اور باطن میں خالق کی یاد میں مشغول رہنا، دشمن کے ساتھ بھی حسن سلوک سے پیش آنا ریاضت و مجاہدہ کی اصل ہے یہی آپ کا معمول ہے اور لوگوں کو

بھی اسی چیز کی تعلیم دیتے ہیں۔ آپ کی تعلیمات و افکار اور فیوض و برکات کے بحر بیکراں سے راہ حق کے متلاشی اپنی علمی اور روحانی پیاس بجھاتے ہیں۔ اس دوران حاسدین و مخالفین نے آپ کی راہ میں بے شمار رکاوٹیں کھڑی کیں۔ فریضہ تبلیغ سے باز رکھنے کی بہت کوششیں کیں لیکن آپ کے پائے اثبات میں لغزش نہیں آئی بلکہ دشواریاں جتنی زیادہ ہوتیں آپ کا حوصلہ اتنا ہی بلند اور عزم اتنا ہی راسخ ہو جاتا اور زیادہ سے زیادہ لوگ حلقۂ معتقدین میں شامل ہوئے۔ یہ آپ کے عزم و استقلال ہی کا نتیجہ ہے کہ الحمدللہ! آج پاکستان کے مختلف شہروں میں مردانہ اور خواتین کی ماہانہ و ہفت روزہ محافل ذکر منعقد ہوتیں ہیں۔ غرضیکہ مرشد اکمل نے جو حکم دیا آپ نے اس کی بجاآوری میں ذرہ برابر بھی کوتاہی نہ برتی۔ ہمیشہ اپنے آقا کی شان بیان کرتے رہتے۔ آپ اپنے مرشد کا ذکر اس انداز سے کرتے کہ کوئی نیا سننے والا بھی ایسا محسوس کرتا گویا وہ قبلہ حضور میاں صاحب سے برسوں سے واقف ہے اور ان کے لئے اپنے دل میں بے پناہ عقیدت و محبت محسوس کرتا۔ آج بھی جب کہ مرشد کو پردہ فرمائے ہوئے کئی سال گذر چکے ہیں۔ وہی عشق و ادب ہے۔ جب اپنے آقا و مولا حضور میاں صاحب چادر والی سرکار کا ذکر فرماتے ہیں تو آنکھیں عقیدت و محبت کے نشے میں مخمور جھک جاتی ہیں اور دل فرط محبت سے معمور ہوتا ہے۔ بڑے فخر کے ساتھ مرشد کی شان اور ان سے نسبت کی عظمت بیان فرماتے ہیں ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے پیرو مرشد کی کرم نوازی ہے کہ مجھے کہاں سے کہاں لا کھڑا کیا۔ کبھی ارشاد فرماتے ہیں کہ اصل بات نسبت کی ہے ہماری نسبت بہت عظیم ہے۔ ہمیں بڑا عظیم در ملا ہے۔ نیز ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم چادر والی سرکار کا فیض آگے لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ ہم انہیں کا عطا کیا ہوا آگے دیتے ہیں آپ نے

اپنے پیرو مرشد کی شان میں کتاب "مرشد اکمل" تحریر فرمائی جو کہ آپ کی اپنے پیرو مرشد سے محبت کا بین ثبوت ہے۔

اوصاف عالیہ

خدا تعالیٰ نے آپ کو اصاف حسنہ سے نوازا ہے۔ آپ صوفی منش اور درویش صفت بزرگ ہیں۔ آپ کی زیارت با برکت سے تطہیر قلب و نگاہ میسر آتی ہے اور انسان اپنے جسم میں بوئے رحمت محسوس کرتا ہے۔ آپ کا دل عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منور ہے۔ معرفت الٰہی، باطنی درجہ کمال، توکل علی اللہ، تسلیم و رضا، صبر و تحمل، قناعت و ایثار، جود و سخا، عفو و درگذر آپ کے اوصاف عالیہ ہیں۔ آپ کا دن خلوت در انجمن اور راتیں ذکر الٰہی اور غور و فکر میں بسر ہوتی ہیں۔ کم کھانا، کم سونا، فضول گوئی سے پرہیز اور خدمت خلق آپ کا شعار ہے۔ آپ نے فرقہ واریت اور لڑائی جھگڑے سے ہمیشہ پرہیز فرمایا۔ آپ کے اوصاف حسنہ خصوصاً اخلاق عالیہ، عاجزی و انکساری، رحم دلی اور مہمان نوازی انسان کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو بھی ایک مرتبہ عقیدت و محبت سے آپ کے پاس آتا ہے بار بار حاضری کیلئے تڑپتا ہے۔ آپ ضبط و تحمل اور عزم و استقلال کے درجہ کمال کو پہنچے ہوئے ہیں۔ ظاہر و باطن میں خوف خدا رکھتے ہیں۔ خدا فراموش انسانوں کے قلب و ذہن سے زنگ عصیاں کو دور کر کے یاد الٰہی کی شمع فروزاں کرنا آپ کی حیات طیبہ کا اصل مشن ہے۔ الغرض آپ کی زندگی راہ حق کے متلاشیوں کیلئے مشعل راہ ہے۔ آپ بندوں کی خدا تک رسائی کا نہایت مؤثر ذریعہ ہیں۔ اس دور میں جب کہ مادیت پرستی اور فحاشی اپنے پورے عروج پر ہے۔ ایسی بزرگ ہستی کا موجود ہونا ہی کرامت ہے۔

اخلاق حسنہ

آپ کی سیرت پاک سے اخلاق عالیہ کا درس ملتا ہے۔ آپ نے اپنی ذات کیلئے بھی غصہ نہیں فرمایا اور نہ ہی کبھی سخت لہجہ میں گفتگو فرمائی۔ ہر کسی سے خندہ پیشانی سے پیش آتے ہیں۔ کوئی نیا ملنے والا بھی آپ کے اخلاق کریمانہ کی وجہ سے اجنبیت محسوس نہیں کرتا۔

عاجزی وانکساری

تواضع اور انکساری آپ کا وصف خاص ہے۔ آپ تشریف لانے پر اہل محفل کو کھڑا ہونے سے منع فرماتے ہیں۔ اگر خود اوپر ہوں تو دوسروں کو بھی اپنے برابر میں جگہ دیتے ہیں۔ حکم دینے کی بجائے اپنا کام خود کر لیتے ہیں بلکہ اگر کوئی آپ کا کام کرنے کیلئے بڑھتا ہے تو آپ منع فرمادیتے ہیں غرور تکبر نام کی کوئی چیز نہیں۔ آپ عام لوگوں میں گھل مل کر رہتے ہیں۔ اس لئے اکثر لوگوں کو غلط فہمی ہو جاتی ہے۔ بارہا دیکھنے میں آیا کہ وہ لوگ جو پہلی مرتبہ آپ کی زیارت بابرکت کیلئے آتے ہیں آپ کی حد درجہ انکساری کی وجہ سے آپ کو پہچان نہیں سکتے اور آپ ہی سے آپ کا پتہ پوچھتے ہیں۔ آپ کی عاجزی کا یہ عالم ہے کہ عقیدتمندوں سے اکثر فرماتے ہیں میرے لئے بھی دعا کیا کرو۔ اگر کوئی دعا کیلئے عرض کرتا ہے تو فرماتے ہیں میں تو خود گنہگار ہوں۔ حاضرین محفل سے فرماتے ہیں کہ آپ سب بھی دعا کریں۔ اللہ سب کی سنتا ہے۔ آپ جب اپنے مرشد کی عطاؤں اور نوازشات کا تذکرہ کرتے ہیں تو عاجزی وانکساری کے ساتھ فرماتے ہیں

میں گلیاں دا روڑا، کوڑا
مینوں محل چڑھایا سائیاں

سادگی

آپ سادہ اور تکلف سے پاک زندگی بسر فرما رہے ہیں۔ کھانے، پینے، اٹھنے بیٹھنے میں کوئی تکلف نہیں، نمود و نمائش کو پسند نہیں فرماتے۔ عام اور سادہ لباس زیب تن فرماتے ہیں۔ زمین، چٹائی اور فرش جہاں جگہ ملے بیٹھ جاتے ہیں۔ آپ کے استعمال کی کوئی چیز علیحدہ نہیں بلکہ بوقت ضرور اپنی ذاتی اشیاء مثلاً کپڑے، جوتے وغیرہ مریدین کو استعمال کیلئے عنایت فرما دیتے ہیں غرضیکہ ہر کام میں سادگی اور بے تکلفی کو پیش نظر رکھتے ہیں تاکہ دوسروں کو کسی قسم کی جھجک یا شرم محسوس نہ ہو۔

حسن معاشرت / خدمت خلق

اقائے نامدار تاجدار مدینہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے کچھ خاص بندے ہیں جو لوگوں کی داد رسی کرتے ہیں اور ضرورت کے وقت لوگ ان سے رجوع کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں عذاب الہیٰ سے امان ہے۔ حضور قبلہ لاثانی سرکار کی ذات بابرکت لطف و عنایات کی زندہ مثال ہے۔ آپ کے دربار میں رنگ و نسل، ملت و مذہب کا کوئی امتیاز نہیں۔ کسی کو تکلیف میں مبتلا نہیں دیکھ سکتے۔ بیماروں کی عیادت کرتے ہیں۔ بیواؤں اور یتیموں پر خاص عنایت فرماتے ہیں جب کوئی حاجتمند عرض گذار ہوتا ہے تو اس کی بات توجہ سے سنتے ہیں اور حاجت روائی کرتے ہیں آپ کی کرم نوازی اور التفات کا دائرہ

عقید تمندوں تک ہی محدود نہیں بلکہ ہر حاجتمند یکساں طور پر فیضیاب ہوتا ہے۔ خدمت خلق کے دائرہ کار میں صرف ایسی خدمت ہی نہیں آتی جس کا تعلق محض جسم سے ہو بلکہ اس میں روحانی، اخلاقی اور دینی خدمت بھی شامل ہے۔ کسی شخص کو روحانی اور اخلاقی طور پر گناہ یا بری چیز سے بچانا، نیکی اور بھلائی کی ترغیب دینا خدمت خلق کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ یہی خلاصہ ہے اس حدیث پاک کا جس میں آپ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی مظلوم کی مدد تو ہوتی ہے لیکن ظالم کی مدد ہم کیونکر کر سکتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے ظلم سے روکنا ہی اس کی مدد ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ مدد یا خدمت روحانی اور اخلاقی ہے آپ سرکار امتِ محمدیہ میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ بطریق احسن انجام دے رہے ہیں۔ ان گنت لوگوں کو پابند صوم و صلوٰۃ بنانا، ماہانہ وہفت روزہ محافل ذکر اخلاقی و روحانی درس، مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں خدمت خلق کا بین ثبوت ہے۔

سخاوت / جود و سخا

سخاوت اور درگذر آپ کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ سخی اس کو کہتے ہیں کہ آدمی کے پاس کچھ ہو نہ ہو وہ لوگوں کو نوازتا رہے اس کی عادت بن چکی ہو کہ وہ تنگی کے وقت بھی خوش دلی اور خندہ پیشانی کے ساتھ سائل کو اس کی ضرورت سے زیادہ عطا کرے۔ سخی یہ نہیں سوچتا کہ اس کے پاس کچھ ہے بھی یا نہیں بخشش و عطا اس کی عادت بن جاتی ہے۔ جب یہ عادت بڑھتی ہے تو جواد کی صفت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر وہ سائل کو سوال کرنے کا موقع نہیں دیتا جو لوگ بھی حضور قبلہ لاثانی سرکار کی زیارت بابرکت سے مستفیض ہوتے وہ اس بات

سے بخوبی آگاہ ہیں کہ آپ سائل کے سوال کا انتظار کئے بغیر اپنی عادت اور سرشت کے مطابق ہر کسی کو اپنے عطیات سے نوازتے ہیں۔ آپ پر خدا تعالیٰ کی خاص عنایت ہے کہ آپ دل کے سخی ہیں آپ کے در سے لوگ روزانہ مرادوں سے دامن بھر کر لے جاتے ہیں۔ آپ دینی اور روحانی نعمتوں کے ساتھ ساتھ لوگوں کی ضروریات کے تحت انہیں مال و متاع دنیوی سے بھی نوازتے ہیں۔ آپ کی سخاوت کی گواہی خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی اور آپ کے ایک عقیدت مند کو عالم رویا میں فرمایا

"اس دور میں لاثانی سرکار سخی ہیں"۔

محبوب حبیب کبریا حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے عالم رویا میں فرمایا

"لاثانی سرکار سخی سلطان ہیں"

مہمان نوازی

در لاثانی پر مہمان نوازی کا انوکھا رنگ دیکھنے میں آتا ہے۔ آپ کے در پر کوئی بھی آجائے خواہ وہ اپنا ہو یا غیر آپ ہر کسی سے حسن اخلاق کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ مہمانوں کی آمد پر خوشی کا اظہار فرماتے ہیں اور انہیں خدا تعالیٰ کا انعام خیال کرتے ہیں اور ان کی خاطر تواضع میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے آپ کی مہمان نوازی میں سنت نبوی کا عکس نمایاں ہے۔ آپ مہمانوں کے آرام کا بذات خود خاص خیال رکھتے ہیں۔ اپنے دست مبارک سے مہمانوں کیلئے اشیاء خورد و نوش لیکر آتے ہیں ان کے لئے بستر بچھاتے ہیں۔ رات کو مہمانوں کے پاس کھانے پینے کی اشیاء رکھ کر سوتے ہیں اس خیال سے کہ شائد رات کو کسی کو بھوک لگے۔ آپ مہمانوں کے ساتھ کھاتے ہیں اور انہیں اصرار کے ساتھ

کھلاتے ہیں۔ آپ کی اعلیٰ درجہ کی مہمان نوازی اور حسن سلوک کا ہی نتیجہ ہے کہ کوئی بھی عقیدت مند کسی بھی وقت آپ کے در اقدس پر جانے میں جھجک محسوس نہیں کرتا۔ دن ہو یا رات جب بھی کوئی زیارت کیلئے بیتاب ہوتا ہے بلاجھجک رخت سفر باندھ لیتا ہے۔ یہی سوچ کر کہ میرے آقا کا در ہر وقت ہر خاص و عام کیلئے کھلا ہے۔ جو بھی عقید تمند در اقدس پر حاضر ہوتے ہیں آپ انہیں خندہ پیشانی کے ساتھ خوش آمدید کہتے ہیں ان سے ان کا اور ان کے اہل خانہ کا حال دریافت فرماتے ہیں۔ نوجوانوں سے ان کی تعلیم اور لوگوں سے ان کے کاروبار اور ملازمت سے متعلق دریافت فرماتے ہیں۔ ان کی دین و دنیا کی بہتری کیلئے دعا فرماتے ہیں اور انہیں بصد خلوص رخصت فرماتے ہیں۔

خواتین کی اصلاح

حضور قبلہ لاثانی سرکار کے فیض عام سے نہ صرف مرد بلکہ عورتیں بھی یکساں فیضیاب ہو رہی ہیں آپ نماز و ذکر کے بعد عورتوں کو سب سے پہلا حکم پردے کا فرماتے ہیں۔ انہیں خاوند کے حقوق، اہل خانہ اور عزیز و اقارب کے ساتھ حسن اخلاق کا درس دیتے ہیں۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ عورتوں کا اپنی گھریلو ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے پورا کرنا اور مہمان نوازی جہاد ہے۔ نیز عورتوں کو حکم فرماتے ہیں کہ اپنے گھروں میں کام کرتے ہوئے زبان، سانس یا دل کے ساتھ اسم اعظم "اللہ" کا ذکر و تصور رکھیں۔ اس سے دل کی صفائی ہوتی ہے آپ فرماتے ہیں کہ اگر عورتیں پابند صوم و صلوۃ، باکردار گھریلو ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے پورا کرنے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو ہر وقت ذکر و فکر میں مشغول رکھنے والی ہوں تو ان کے ہاتھ کے پکائے ہوئے

کھانے میں نورانیت ہوتی ہے اور اس کو کھانے والا بھی نیک اعمال کی طرف راغب ہوتا ہے۔ آپ کی تعلیم وارشاد کے نتیجہ میں بے شمار عورتیں پابند صوم و صلوۃ اور باکردار بن گئیں۔ ان کے اہل خانہ، ملنے جلنے والی عورتیں ان کی سلسل صحبت کے باعث اسی رنگ میں رنگنے لگتی ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے خاندان کا خاندان بدل جاتا ہے اور وہ دل جہاں پہلے دنیاوی مسائل اور پریشانیاں جگہ کئے ہوتی ہیں۔ وہاں آپ کی نظر کرم کے باعث محبت الٰہی کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے جو کہ ہمارا اصل مقصود اور مقصد تخلیق بھی ہے۔ آپ کی فیض نظر سے بہت سی عورتیں روحانیت کے بلند مقام پر پہنچ گئیں۔ آج پاکستان کے مختلف شہروں میں نہ صرف مردانہ محافل ذکر بلکہ خواتین کی ہفت روزہ یا ماہانہ ذکر کی محفلیں بھی منعقد ہوتی ہیں جن میں حلقہ ذکر کے علاوہ شریعت و طریقت کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

یاران طریقت سے محبت

یاران طریقت کے ساتھ آپ کا برتاؤ نہایت مشفقانہ ہوتا ہے آپ کے اس قدر محبت سے پیش آنے کی وجہ سے ہر کوئی یہی خیال کرتا ہے کہ حضور مجھ ہی سے سب سے زیادہ محبت فرماتے ہیں۔ انکساری کا یہ عالم ہے کہ مریدین کیلئے ہمیشہ پیر بھائی کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور انہیں اپنے برابر میں جگہ دیتے ہیں۔ یاران طریقت میں جو بوڑھے اور ضعیف العمر ہیں آپ ان کی بہت عزت کرتے ہیں اور ان کے آرام کا خاص خیال رکھتے ہیں۔ عقید تمندوں سے محبت کی بناء پر ان کے مسائل جاننے کی کوشش کرتے ہیں اور انہیں حل کرنے کیلئے ہر ممکنہ کوشش فرماتے ہیں اگر کسی کا معاشی مسئلہ ہو تو آپ مالی امداد

فرماتے ہیں۔ اگر کبھی کوئی کسی غلط مقصد کیلئے عرض کرتا ہے تو مدلل انداز میں نہایت محبت کے ساتھ اس کی اصلاح فرماتے ہیں۔ اگر کوئی غلطی کرتا ہے تو آپ پردہ پوشی فرماتے ہیں۔ برسر محفل کبھی بھی کسی کا نام لیکر غلطی کا تذکرہ نہیں فرماتے بلکہ عزت نفس کا خیال رکھتے ہوئے مناسب انداز میں اصلاح فرماتے ہیں۔ آپ کا اصلاحی انداز اتنا دلکش ہوتا ہے کہ انسان کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہونے لگتا ہے اور آئندہ غلطی کرنے سے بچ جاتا ہے۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس طرح ماں اپنے بچے کو نقصان کرنے پر سزا نہیں دیتی کیونکہ وہ جانتی ہے کہ بچہ ناسمجھ ہے۔ اسی طرح پیر بھی مریدوں کو ان کی غلطیوں پر سزا دے کر انہیں اپنے در سے دور نہیں کرتے وہ ہر کسی سے نبھاتے ہیں آپ اکثر فرماتے ہیں

لجپال پریت نوں توڑدے نئیں

تعلیم و تلقین

جب بھی کوئی اللہ رسول ﷺ کا طالب آتا ہے آپ بہت خوش ہوتے ہیں اور اس پر خصوصی توجہ فرماتے ہیں آپ کا طریقہ تلقین یہ ہے کہ جس طالب کو سلسلہ میں داخل فرماتے ہیں اول توبہ اور انابت کی طرف راہنمائی فرماتے ہیں۔ پھر عقیدہ درست رکھنے اور نماز کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں۔ وظائف کے علاوہ ہر وقت سانس کے ساتھ ذکر، تصور اور بلند آواز کے ساتھ ذکر کی تلقین فرماتے ہیں۔ پھر اگر کسی طالب میں عقیدت اور محبت زیادہ دیکھتے ہیں تو ذکر کے علاوہ فکر، رابطہ، مراقبہ اور محاسبہ کی تلقین فرماتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس سے بہت جلد طالب کیلئے آگے کا راستہ کھلتا ہے۔ آپ کی

تعلیم و تلقین میں یہ امر قابل غور ہے کہ آپ جس طالب کو ذکر اور توجہ کی تعلیم فرماتے ہیں۔ اس تعلیم کے ساتھ اپنی توجہ اور ہمت کو اس کے شامل حال رکھتے ہیں۔ اس کی توجہ کو منتشر کرنے والے محرکات کو کنٹرول کرتے ہیں جس سے اسی وقت طالب کا دل ذاکر ہو جاتا ہے اور حضور و توجہ اسے اپنی آغوش میں لے لیتا ہے۔ آپ کی یہ عنایت عام طور پر ہے۔ آپ کی توجہ میں اس قدر تیزی ہے کہ بے شمار طالبین آپ کی توجہ کے زیر اثر آگئے اور کئی مغلوب و مجذوب ہونے سے بچائے گئے۔ آپ نے ہمیشہ رضائے الٰہی کے مطابق زندگی بسر کی اور لوگوں کو بھی یہی تعلیم دیتے ہیں۔ نیز اپنے تابعین کو شکر اور عاجزی کی تلقین فرماتے ہیں۔ حقوق اللہ، حقوق العباد پر زور دیتے ہیں۔ فضول گوئی سے پرہیز اور حسن سلوک کی تلقین فرماتے ہیں۔ طالبین حق سے اکثر ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھ سے اللہ رسول ﷺ کیلئے ملو دنیاوی مسائل تو پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں۔ ساتھ ہی ارشاد فرماتے ہیں کہ جو خدا اور رسول ﷺ کی طلب اور محبت رکھتا ہے خدا اس کے مسائل کا حل اپنے ذمہ لے لیتا ہے۔ آپ نے اپنے بیان میں رزق حلال کی اہمیت کو اجاگر کیا آپ فرماتے ہیں کہ ایسا انسان جس کی نظر اپنے اعمال کی بجائے رحمت خداوندی پر ہوتی ہے وہ اپنے حسن ظن کی بدولت جلد منزل کو پالیتا ہے۔

طریقت کے وہ باریک مسائل اور نقاط جو مدتوں غور و فکر کے بعد بھی سمجھ نہ آتے ہوں آپ نہایت سادہ اور جامع دلائل کے ساتھ ان مسائل کو حل فرما دیتے ہیں اور جب تک سائل کو اپنے سوالات کا جامع اور ٹھوس جواب نہ ملے آپ آیات و احادیث اور اولیاء کرام کے واقعات و اقوال سے بات کو واضح فرماتے ہیں۔ بار بار بتانے اور سمجھانے سے بالکل نہیں گھبراتے۔ آپ کی

گفتگو دلائل اور حقوق سے لبریز ایسی پرتاثیر ہوتی ہے کہ انسان بلا چون و چرا انہیں تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور تمام شکوک زائل ہو جاتے ہیں۔ آپ تصوف و فقر اور روحانیت میں بہت وسیع و بلیغ نظر رکھتے ہیں اور اس کے ہر موڑ سے علمی اور عملی طور پر کماحقہ واقف ہیں۔ آپ کی ساری زندگی اسی دشت کی سیّاحی میں گذری اس دوران آپ کو ہر مکتب خیال اور انداز فکر کے لوگوں سے گفتگو کرنے کا موقع ملا یہی وجہ ہے کہ آپ لوگوں میں علم و معرفت کے ایسے خزانے تقسیم کر رہے ہیں جنہیں ان گنت گنہگار اپنی جھولیوں میں سمیٹ کر نیکوکار بن گئے۔ آپ کے سننے والوں میں درویش و مشائخ، امیر و غریب خاص طور پر نوجوان، بچے، بوڑھے الغرض ہر طبقہ فکر کے لوگ شامل ہیں۔

صحبت بابرکت کا فیض

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں بہترین شخص وہ ہے جس کے دیدار سے تم کو اللہ کی یاد آئے، جس کی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو، جس کے عمل سے تمہاری رغبت آخرت کی طرف بڑھنے لگے حضور لاثانی سرکار کی صحبت بابرکت اور تعلیم و تلقین کی بدولت لوگ دین کی طرف راغب ہوئے اور عبادت و ریاضت کو اپنا شعار بنا لیا۔ بے شمار راہ حق کے متلاشیوں نے آپ کی صحبت بافیض سے عشق کی چاشنی اور معرفت حق کی روشنی حاصل کی اور ان گنت گنہگاروں نے اپنی زندگیاں سنواریں۔ بہت سے غیر مسلک لوگوں نے آپ کے دست حق پر بیعت کی اور راہ حق پر گامزن ہوئے۔ آپ کی محبت بابرکت کے طفیل کند ذہنوں کو کشادگی نصیب ہوئی ہے۔ خواہشات نفسانیہ سے دل پاک اور مشاغل دنیا سے لاتعلق ہوتا چلا جاتا ہے۔ آپ کی

صحبت بابرکت کے اثر سے دل ذکر الٰہی کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ خود شناسی اور خدا کی معرفت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور حجابات اٹھتے چلے جاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔

حدیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ انسان اپنے دوستوں کے عادات و اطوار اپناتا ہے اور وہی خصوصیات اس میں بھی پیدا ہوجاتی ہیں۔ حضور قبلہ لاثانی سرکار کو بے نمازی کے ہاتھ کا کھانا پینا منع ہے۔ آپ کی اس عادت مبارکہ کے طفیل آپ کی صحبت میں بیٹھنے والے بھی پابند صوم و صلوۃ بن گئے۔ الغرض آپ کی صحبت بابرکت کا ہر لمحہ فیوض و برکات کا آئینہ دار اور ہر ساعت کرم خاص کا مظہر ہے۔

❋

حضرت سلطان باہو علیہ رحمت فرماتے ہیں

اور یاد رکھو فقیر فنا فی اللہ صاحب حضور ہوتا ہے واحدانیت الٰہی میں غرق کرنا اور مجلس محمدی ﷺ میں پہنچانا اس کے لئے کچھ مشکل نہیں بلکہ آسان ہے اور صرف ذکر و فکر اور زہد و تقویٰ سے یہ بات حاصل ہونا دشوار ہے کیونکہ مرشد کامل و مکمل طالب اللہ کا ہاتھ پکڑ کر منزل مقصود کو پہنچا سکتا ہے جس شخص کو یہ قدرت نہ ہو اسے کامل مکمل کہنا غلط ہے بلکہ وہ راہزن ہے۔ (عین الفقر)

❋ ❋ ❋

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ چادریہ لاثانیہ پر خصوصی عطائیں

شہنشاہ اعظم سخی سلطان قبلہ لاثانی سرکار سے روحانی نسبت / بیعت کی فضیلت

میرے آقا قبلہ چادر والی سرکارؒ نے فرمایا۔ "مرشد کی اہمیت کا آگے پتہ چلے گا۔ مرید ہونا چاہیے خواہ کسی سلسلہ میں ہو۔ لیکن بیعت ہونے سے پہلے اتنا ضرور دیکھ لیں کہ یہاں اللہ رسول ﷺ سے نسبت یا تعلق ہے بھی یا نہیں۔"

آپ کے اس فرمان سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مرشد اور مرید لازم و ملزوم ہیں۔ مرشد اور مرید میں ایک نقطہ ہے۔ اگر ولی کامل کی نظر اس کو سلجھا دے تو بس تقدیر بدل جاتی ہے۔ قلب و نظر میں ایک انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ مرشد کامل پتھر کو ہیرا بناتا ہے' فرش سے اٹھا کر اوج ثریا تک پہنچاتا ہے۔ ایسے ہی ولی اکمل سے نسبت اختیار کرنے کا حکم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا ہے۔ اولیا کرامؒ کا یہ مقدس اور پاکیزہ گروہ ہے۔ جس کے تصدق و توسل سے ہمیں بارگاہ نبوت کا قرب اور عرفان حاصل ہوتا ہے اور یہی عرفان تخلیق انسانی کی غرض و غایت ہے اور مقصود اولین ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے مقصد تخلیق کے حصول کے لئے اولیا کرامؒ کے فیضان کا محتاج ہے۔ انہیں مقدس ہستیوں میں شیخ طریقت' آشنائے حقیقت قبلہ لاثانی سرکار بھی ہیں۔ جن کی نگاہ کرم نے ذروں کو مہر و ماہ کی تابانی بخشی اور لاکھوں گم گشتہ راہوں کو صراط مستقیم پر گامزن کیا۔ انہیں خصوصیات کی بنا پر آپ بارگاہ اللہ و رسول ﷺ میں کتنے مقبول و محبوب ہیں اور آپ کی نسبت کو بارگاہ رسالت ماب میں کس نظر سے دیکھا جاتا ہے؟ آیئے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل خوابوں کی روشنی میں کرتے ہیں۔

ہمارے سلسلہ کے ایک بزرگ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے عالم رویاء میں حضور نبی کریم ﷺ کو جلوہ افروز ہوتے دیکھا۔ ایک عورت آپ ﷺ سے عرض کرتی ہے۔ میرے آقا یا رسول اللہ ﷺ کیا بیعت ہونا ضروری ہے۔ آپ ﷺ نے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا "بالکل' بالکل۔" پھر ایک اور عورت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی ہے اور عرض کرتی ہے۔ میرے آقا ﷺ حضرت لاثانی سرکار کی بیعت کرنا کیسا ہے۔ آپ ﷺ نے مسکرا کر زبان شیریں سے ارشاد فرمایا "خوب تر" (سبحان اللہ)

دختر محمد ریاض (10R / 168' خانیوال) نے بتایا کہ مجھے حضور قبلہ لاثانی سرکار کے دست اقدس پر بیعت ہوئے چند روز ہی ہوئے تھے۔ کہ قبلہ لاثانی سرکار کی کرم نوازی سے شہنشاہ کون و مقاں تاج دار انبیاء حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم نے لاثانی سرکار کے ہاتھ پر نہیں بلکہ ہمارے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔" (یعنی ان کا بیعت ہونا ہمارا ہی بیعت ہونا ہے۔) سبحان اللہ کیا شان ہے میرے پیرو مرشد کی کہ ان کے دست اقدس پر بیعت کی اور فوراً ہی بارگاہ رسالت سے قبولیت کا پروانہ مل گیا۔ ظہوری صاحب نے کیا خوب کہا ہے۔

ہتھ مرشد دے ہتھ تیرے نیں' رب آکھے اے ہتھ میرے نیں

اس لئی میں مرشد کامل دے ہتھاں نوں جا کے چم لیناں

ہماری ایک پیر بہن جو کہ مدرسہ عرفان القرآن لاثانیہ (فیصل آباد) میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ ایک ماہ قبل سلسلہ میں داخل ہوئیں۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ چند پیر بہنیں مسجد میں گئی ہیں۔ کیا دیکھتی ہیں کہ سامنے تین ہستیاں تشریف لا رہی ہیں۔ ان میں درمیان والی بزرگ ہستی کا کچھ ایسا رعب اور دبدبہ ہے کہ ہم آنکھیں نیچی کر کے ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو جاتی ہیں۔ ہم نے پیر بہن (جو کہ محفل کرواتی ہیں) سے پوچھا یہ کون سی جگہ اور یہ کون ہستیاں ہیں۔ انہوں نے پوچھا تو دائیں بائیں جو بزرگ تھے۔ انہوں نے فرمایا یہ مسجد اقصیٰ ہے اور یہ امیر المومنین حضرت سیدنا

صدیق اکبرؓ ہیں۔ پھر وہی بزرگ فرماتے ہیں۔ کہ اگر کوئی چاہتا ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ اس سے راضی ہو جائیں تو اسے چاہیے کہ صحابہ کرامؓ کا پلہ پکڑے۔ پھر میں نے دیکھا حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے بڑی موج میں ایک رسی ہماری طرف پھینکی اور فرمایا کہ اسے پکڑ لو۔ ہم نے اسے پکڑنے کی بہت کوشش کی لیکن رسی میں اتنا جوش تھا کہ ہم اسے پکڑ نہ سکے۔ پھر حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے فرمایا "ہماری رسی کو پکڑنے کے لئے ضروری ہے کہ درمیان میں کوئی مرشد کامل ہو۔" پھر ہم نے دیکھا کہ اسی وقت میرے مرشد قبلہ لاثانی سرکار وہاں تشریف لائے اور رسی کو پکڑ لیا۔ پھر ہم سب پیر بہنوں نے اس رسی کو پکڑنا چاہا تو رسی بڑی آسانی سے ہمارے ہاتھوں میں آگئی۔ پھر آپ نے ہم سے بیعت لی اور فرمایا کہ اب اس رسی کو کبھی نہ چھوڑنا۔ پھر آپ تشریف لے گئے۔ صبح جب میں اٹھی تو خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے ہماری رہنمائی فرمائی اور دکھایا کہ ہمارے قبلہ لاثانی سرکار کا در حق ہے اور آپ سے بیعت کرنے والوں کی نسبت سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے سالار اعظم حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ سے قائم ہو جاتی ہے اور یہی راستہ حق کا راستہ ہے۔

ہماری پیر بہن (واپڈا ہاؤس خانیوال) کے قریب رہتی ہیں بیان کرتی ہیں کہ مجھے بیعت ہوئے ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ خواب میں دیکھا دو بزرگ ہستیاں تشریف لائیں اور فرمایا "تمہیں مبارک ہو کہ تم لاثانی سرکار سے بیعت ہوئی ہو۔ ہم تمہیں مبارک باد دینے آئے ہیں۔" چند دنوں بعد جب میری کزن بیعت ہوئی تو اسے بھی اسی طرح کا خواب آیا کہ آسمان سے ملائکہ تشریف لا رہے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں مائیک کی طرح کی کوئی چیز ہے اور وہ تمام دنیا میں اعلان کر رہے ہیں "لاثانی سرکار کے مریدوں کو مبارک ہو۔ ہم لاثانی سرکار کے مریدوں کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔"

میرے قبلہ لاثانی سرکار ارشاد فرماتے ہیں کہ بروز اتوار 96-05-26 کو عالم رویاء میں دیکھا کہ ایک مجمع ہے جس میں لوگوں کو سنت رسول ﷺ کے مطابق کام کرتے ہوئے دکھایا گیا۔ یعنی کسی کو آپ کی محبت اور سنت سمجھتے ہوئے کدو شریف کھاتے ہوئے، کسی کو مسواک کرتے ہوئے، کسی کو داڑھی رکھے ہوئے دکھایا گیا۔ ان میں ہمارے سلسلہ کے لوگ بھی شامل تھے۔ اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ تشریف

لاتے ہیں۔ آپ ﷺ ان لوگوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "لاثانی سرکار کے سلسلے کا کوئی شخص اگر کم از کم پانچ یا سات سنتوں پر بھی عمل کرتا ہو گا اور اس کے پاس اگر اس دنیا میں گھر نہیں ہے تو ہم اسے بے گھر نہیں رہنے دیں گے اور گھر عطا فرمائیں گے۔" میں خوشی سے سوچتا ہوں کہ میں اہل سلسلہ کو بتاؤں گا کہ میرے قبلہ و کعبہ حضور ﷺ نے اہل سلسلہ پر کتنا کرم فرمایا ہے کہ صرف چند سنتوں پر بھی جو عمل کرتا ہو گا میرے آقا اس کو اور اس کے اہل خانہ کو در بدر کی ٹھوکریں نہیں کھانے دیں گے۔ سبحان اللہ

خالد محمود بسرا ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ حضور لاثانی سرکار سے بیعت ہونے کے بعد میری بڑی بیٹی کو خواب آیا کہ وہ ایک جگہ پر کھڑی ہے اور اس کے پاس ہی قبلہ لاثانی ایک پہاڑی پر موجود ہیں اور اس سے اوپر والی پہاڑی پر سرکار مدینہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہیں۔ نور کی ایک لمبی قطار آسمان سے میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ تک اور پھر آپ ﷺ سے میرے پیر و مرشد تک آرہی ہے۔ میری بیٹی بھی آپ لاثانی سرکار تک پہنچنے کے لئے پہاڑی پر چڑھنے کی کوشش کرتی ہے تو آپ اپنا دست مبارک اس کی طرف بڑھا دیتے ہیں اور نور کی وہ قطار جو نبی کریم ﷺ اور پھر مرشد پاک تک آرہی ہوتی ہے اس تک بھی پہنچنا شروع ہو جاتی ہے اس سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ آپ سے نسبت اللہ اور رسول ﷺ سے نسبت ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو جنہوں نے بھی شہنشاہ اعظم قبلہ لاثانی سرکار سے روحانی نسبت قائم کی ہے یا بیعت کی ہے استقامت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

آستانہ عالیہ چادریہ لاثانیہ کی فضیلت

ارشاد باری تعالیٰ ہے انا الصفا والمروۃ من شعائرللہ ترجمہ:۔ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

صفا اور مروہ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی نشانیاں قرار دیں کہ حضرت بی بی حاجرہ ؓ جو نبی نہیں بلکہ ایک ولیہ تھیں۔ ایک حالت خاص میں اس مقام پر پانی کی

تلاش میں دوڑیں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے قدموں کی برکت سے اس مقام کو شعائراللہ میں داخل فرمایا۔ جب ایک ولیہ کی برکت سے زمین کا ٹکڑا اللہ کی نشانیوں میں ایک نشانی بن جاتا ہے۔ تو جہاں اولیاء کرامؒ ' درویشوں اور فقراء کے اجسام موجود ہوں۔ جس جگہ انہوں نے عمر بھر عبادتیں' ریاضتیں اور مجاہدے کئے ہوں۔ جہاں ان کی بدولت ہر لمحہ انوار الٰہی برستے ہوں۔ تو کیا ایسے مقامات کا شمار شعائراللہ میں نہیں ہو گا۔ اس لئے اولیاء کرامؒ کے ذکر کی بدولت وہ جگہ' وہ زمین مقدس ہو جاتی ہے۔ احادیث سے یہ بات ثابت ہے۔ یہاں میں چند واقعات تحریر کر رہا ہوں۔ جن سے پتا چلتا ہے۔ کہ اللہ رب العزت کے ہاں آستانہ عالیہ چادریہ لاثانیہ کی کیا فضیلت ہے۔

92-12-18 یہ آج سے تقریباً" چار پانچ سال پہلے کی بات ہے۔ کہ ایک دن جب یہ غلام قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ میرے قبلہ آقا و مولا حضرت لاثانی سرکار بہت خوشگوار موڈ میں باہر تشریف لائے۔ دل نے فوراً" محسوس کیا کہ ضرور کوئی خاص کرم ہوا ہے۔ تبھی حضور اتنے مسرور نظر آ رہے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس آستانہ کے متعلق آج میرے مالک نے خاص کرم فرمایا ہے' ندا ہوئی۔

"یہ اللہ کا دربار ہے۔"' یہ کرم ہونے پر 93-01-10 کو رب تعالیٰ نے الہام فرمایا خواہ کیسی ہی محفل ہو اس آستانہ عالیہ کا تقاضا یہ ہے کہ بغیر اللہ رسول ﷺ کے ذکر کے کوئی محفل نہ ہو۔ "اگر کسی مقصد کے لئے لوگ جمع ہوں تو اللہ رسول ﷺ کا ذکر پھر بھی ضروری ہے۔" اور آستانہ عالیہ پر حاضری کے آداب یہ ہیں کہ جیسے ہی آستانہ عالیہ پر نظر پڑے۔ مرد حضرات باآواز بلند اور خواتین دھیمی آواز سے اللہ کا ذکر شروع کر دیں۔ آستانہ عالیہ پر ذکر کرتے ہوئے داخل ہوں' اور پھر آستانہ عالیہ پر کھڑے ہو کر بھی ذکر کریں' اور رخصت ہوتے وقت بھی پہلے کھڑے ہو کر اللہ کا ذکر کریں' پھر آستانہ عالیہ سے ذکر کرتے ہوئے جائیں۔ آستانہ عالیہ کی مزید فضیلت دکھائی گئی کہ "یہاں جو کوئی جیسا گمان لے کر آئے گا اس کو ویسا ہی نوازا جائے گا۔ آپ کا موجود ہونا یا نہ ہونا ضروری نہیں۔" پھر دکھایا گیا کہ ایک عورت کا معاملہ اسی وجہ سے اتنا بلند ہوا کہ اس کا گمان بہت بلند تھا اس نے اس آستانہ عالیہ پر حاضری دے

کر بے حد فیض لوٹ لیا۔ فرمایا "اس در پر فرشتے اور اولیاء کرام" حاضر ہوا کریں گے۔

حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے فرمایا "اگر کوئی فیض لینا چاہے تو آستانہ عالیہ کے تنکوں سے بھی فیض لے سکتا ہے۔ بات تو عقیدت و محبت کی ہے۔"

21-03-93 کو حضرت سیدنا داتا گنج بخش سرکارؒ نے خصوصی نظر کرم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ "اولیاء کرام" اور فرشتے اس آستانہ عالیہ پر ہر جمعرات حاضری دیا کریں گے۔ آئندہ ہماری روحانی محفلیں اس آستانہ عالیہ پر ہوا کریں گی۔"

05-06-95 ڈاکٹر مرزا محمد الیاس صاحب (شاہدرہ' لاہور) بیان کرتے ہیں کہ آج آقا جی کی کرم نوازی سے حاضر خدمت تھا۔ نماز سے فارغ ہو کر صف پر بیٹھا تھا۔ صف کا تنکا میرے ہاتھ میں تھا۔ اس وقت قبلہ سرکار کی کرم نوازی سے سرکار حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کا مندرجہ بالا فرمان یاد آگیا۔ یہ سوچ کر تنکا منہ میں رکھ لیا اور چوسنے لگا۔ فوراً" ہی میرا قلب جاری ہو گیا' اور ذکر کرنے لگا۔ بے حد لذت ملی میں نے لاہور واپس جا کر اپنے پیر بھائیوں سے اس کرم کا تذکرہ کیا تو اگلے ماہ جولائی کی محفل پاک میں انہوں نے بھی ایسا کیا اور وہ بھی قبلہ لاثانی سرکار کی کرم نوازی سے اسی طرح مستفیض ہوئے۔ کچھ لوگ اس قسم کی باتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ جب کہ اللہ و رسول ﷺ کے فضل و کرم سے سب کچھ ممکن ہے اور یہ سب انہی کا کرم اور انہی کی عطا ہے۔ پھر اندازہ کیجئے' اس متبرک مقام کا جہاں ہر وقت اللہ اللہ کی صدائیں فضا میں گونجتی ہوں' جس جگہ اللہ تعالیٰ کی ایسی محبوب ہستی جلوہ افروز ہو' ایسی جگہ کی عظمت و حرمت کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔

26-02-96 محمد اختر صاحب (شاہ گرامی منزل عالمگیر روڈ کراچی) بیان کرتے ہیں کہ ماہ رمضان کی ایک رات میں "نوری کرنیں" کتاب پڑھتے پڑھتے سو گیا۔ کتاب کی برکت اور قبلہ لاثانی سرکار کے کرم سے دیکھا کہ آستانہ عالیہ پر پلاٹ کے درمیان میں آسمان سے نور گر رہا ہے' اور آستانہ عالیہ کی زمین خوش ہو رہی ہے۔ ندا ہوئی "یہ زمین تمام روئے زمین کے خاص ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔" اس زمین کو خاص فضیلت حاصل ہے کہ یہاں ہر وقت انوار کی بارش ہوتی ہے۔

پیر بہن (خانیوال) بیان کرتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں آستانہ عالیہ پر موجود ہوں۔ وہاں ہر طرف روشنی ہی روشنی ہے۔ آستانہ شریف کی زمین سے نور ابل رہا ہے۔ یوں لگتا تھا' گویا زمین سے نور کے چشمے پھوٹ رہے ہیں اور وہ نور زمین مبارک سے چاروں طرف پھیل رہا ہے۔

صوفی مختار احمد صاحب نقشبندی (ریلبازار' فیصل آباد) بیان کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آستانہ عالیہ چادریہ لاثانیہ کو اللہ و رسول ﷺ نے اپنا دربار فرمایا ہے۔ کیونکہ یہاں آنے والے سائلوں کے مسائل پر میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ خود نظر کرم فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ خواب میں آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا تو دیکھا کہ آستانہ عالیہ پر کچھ مریض دم کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ سامنے ہی تخت مبارک پر میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہیں۔ میرے پیرو مرشد قبلہ لاثانی سرکار بھی وہیں تشریف فرما ہیں۔ مریض حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے قدموں میں فرش پر حلقہ کی صورت میں بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ مریضوں کے مسائل سن کر دعا فرماتے ہیں اور ساتھ ہی دم بھی فرماتے ہیں۔ یہ کرم دیکھ کر میں بہت خوش ہوا کہ میرے آقا ﷺ یہاں آنے والے لوگوں کی میرے شہنشاہ لاثانی سرکار کی نسبت کی وجہ سے خود دستگیری فرما رہے ہیں۔

سلسلہ کی ٹوپی کی فضیلت

کئی سال پیشتر میرے قبلہ نے کرم فرمایا۔ اس ناچیز کو آئندہ آنے والے واقعات خصوصاً" سلسلہ عالیہ چادریہ لاثانیہ کے بارے میں گفتگو فرمائی اس وقت آپ نے یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھایا کہ فیصل آباد اور ملتان کے درمیان آنے والے شہروں سے لوگوں کی کثیر تعداد سلسلہ میں داخل ہوگی۔ حالانکہ ان شہروں سے کوئی بیعت نہ تھا۔ لیکن چند سال کے بعد ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت کا آپ کا فرمان بالکل پورا ہو رہا ہے۔ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اہل سلسلہ کے لئے سفید رنگ کی ٹوپی کی منظوری آئی ہے۔ جو کہ منفرد ڈیزائن کی ہے اور ہمارے سلسلہ کے لوگ

اس ٹوپی کی وجہ سے پہچانے جائیں گے۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی انشاء اللہ۔

الحمدللہ آپ کا فرمان ہم پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں اہل سلسلہ جہاں بھی ہیں اس ٹوپی کی برکت سے لوگ انہیں جانتے ہیں کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ چادریہ لاثانیہ میں داخل ہیں۔ قبلہ سرکار کے فرمان کے بعد بہت سے پیر بھائیوں کو ٹوپی کی اللہ و رسول ﷺ کی بارگاہ میں منظوری کی تصدیق ہوئی۔ چند واقعات تحریر کر رہا ہوں۔

محمد عامر صاحب (فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ اتوار کی محفل میں محمد راشد صاحب نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ چادریہ لاثانیہ کی منظور شدہ ٹوپی کے فضائل بیان فرمائے۔ ان کے بیان سے متاثر ہو کر میں نے گھر جا کر اپنے سلسلہ کی ٹوپی پہن لی اور اسی طرح ٹوپی پہن کر سو گیا' اور رات کو خواب میں دیکھا ایک شخص میرے پاس آتا ہے۔ مجھے دل میں یہ محسوس ہوتا ہے کہ جنتی ہے۔ وہ مجھے پکڑ کر ایک بزرگ ہستی کے پاس لے جاتا ہے۔ ان کے پاس ایک بہت بڑی حدیثوں کی کتاب ہے۔ ایک حدیث پاک کی طرف اشارہ فرما کر وہ کہتا ہے کہ باباجی یہ جو حدیث پاک ہے کہ ایک شخص نے قبلہ کی طرف تھوکا تھا تو حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ یہ شخص امامت کے لائق نہیں۔ اس بزرگ نے کہا کہ بالکل ٹھیک۔ پھر میری طرف اشارہ کر کے کہا یہ شخص ہر روز میرے آقا ﷺ کے شہر کی طرف تھوکتا ہے اس کو کیا سزا دی جائے۔ وہ بزرگ کہتے ہیں جو مرضی سزا دو۔ وہ مجھے کمرے میں لے جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں تمہیں کوڑے ماروں گا۔ جب وہ مجھے مارنے لگتا ہے تو میرے سر پر سلسلہ کی ٹوپی دیکھتا ہے۔ پھر کہتا ہے کہ میں مارتا تو ضرور لیکن کیا کروں تم لاثانی سرکار کے مرید ہو۔ جاؤ تمہاری غلطی معاف کی۔ جب اٹھا تو میں بڑا خوش ہوا کہ قبلہ لاثانی سرکار کے سلسلہ کی ٹوپی پہننے کی برکت سے عذاب سے بچ گیا اور اس ٹوپی کی برکت سے مجھے میری غلطی کی نشان دہی کی گئی۔ یہ سب میرے آقا کا کرم ہے۔

ہمارے محترم پیر بھائی عبدالعزیز صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ خواب میں دیکھا کہ قیامت آگئی ہے اور حشر کا میدان قائم ہے۔ لوگوں کا حساب کتاب ہو رہا

ہے۔ جب میرا حساب ہوتا ہے۔ تو نیکیاں کم پڑ جاتی ہیں اور بدیاں زیادہ ہو جاتی ہیں فرشتے مجھے دوزخ میں لے جانے کے لئے پکڑتے ہیں۔ تو میں جان بچانے کے لئے بھاگ پڑتا ہوں۔ اچانک مجھے حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نظر آتے ہیں۔ میں دوڑ کر آپؓ کے قدموں میں گر جاتا ہوں اور عرض کرتا ہوں سرکار مجھے بچا لیجئے۔ آپؓ مجھے فرماتے ہیں کہ تمہاری کہیں نسبت نہیں ہے اور ان کی تمہارے پاس کوئی نشانی نہیں ہے۔ اچانک مجھے یاد آتا ہے کہ میری جیب میں سلسلے کی ٹوپی ہے۔ میں جلدی سے ٹوپی نکال کر پہنتا ہوں۔ جب آپ سلسلہ کی ٹوپی دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں۔ یہ تو ہمارے سلسلہ کی منظور شدہ ٹوپی ہے۔ سامنے سفید جھنڈا لگا ہوا ہے۔ وہاں لاثانی سرکار اور ان کے مریدین جمع ہیں۔ وہاں چلے جاؤ۔ کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا۔ میں ادھر جاتا ہوں تو قبلہ لاثانی سرکار اپنے مریدین کو اکٹھا کرنے کے لئے ادھر ادھر دیکھ رہے ہیں۔ آپ مجھے دیکھ کر فرماتے ہیں کہ تم کہاں رہ گئے تھے۔ تمہاری سیٹ خالی پڑی ہے۔ جاؤ وہاں جا کر بیٹھ جاؤ۔ میں وہاں جا کر بیٹھ جاتا ہوں۔ دوزخ کے فرشتے یہ دیکھ کر واپس چلے جاتے ہیں۔ صبح اٹھا تو مجھے بہت خوشی ہوئی کہ سلسلہ عالیہ کی ٹوپی کی نسبت سے میری جان بچ گئی۔ اس سے قبل میں سر پر ٹوپی نہیں رکھتا تھا۔ اس کے بعد میں نے سر پر ٹوپی رکھنا شروع کر دی۔

96-10-15 قمر محمود صاحب (ڈھکوٹ) بیان کرتے ہیں کہ قبلہ پیرو مرشد کے کرم سے دیکھا کہ روز محشر ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ایک اسٹیج پر جلوہ نما ہیں۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ سب امام اپنے مریدوں (گروہ) کو لے کر الگ ہو جائیں۔ دیکھا کہ بہت سے پیر صاحبان نے کھڑے ہو کر اپنے مریدوں کو آوازیں دے کر بلانا شروع کر دیا۔ قبلہ حضرت لاثانی سرکار بھی جب اپنے مریدوں کو بلانے لگتے ہیں تو حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ کے مریدین بہت زیادہ ہیں آپ صرف یہ اعلان کریں کہ جو سلسلہ کی سفید ٹوپیوں والے ہیں وہ ادھر آ جائیں۔ قبلہ لاثانی سرکار نے حکم کے مطابق اعلان فرمایا تو بے شمار لوگ اکٹھے ہونا شروع ہو گئے۔ تاحد نظر تک مجمع اکٹھا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کہیں بیعت نہیں وہ پیچھے ہو جائیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا جو سلسلہ قیامت تک چلے گا ان سب کے

لئے سلسلہ کی مخصوص ٹوپی ہو گی اور سلسلہ کی یہ ٹوپی بارگاہ الٰہی میں پسند ہے۔ سبحان اللہ جس طرح سے دنیا میں آپ کے مریدین کی پہچان ٹوپی سے ہوتی ہے اسی طرح آخرت میں بھی ٹوپی سے ہو گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ کہ "ہم ہر گروہ کو قیامت کے دن اس کے امام کے ذریعے بلائیں گے۔" یہ فرمان خواب کے پہلے حصے پر دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا سب امام اپنے اپنے گروہوں کو اکٹھا کریں۔ ایک اور نقطہ اس خواب کے آخری حصہ سے یہ نکلتا ہے۔ جس میں فرمایا گیا کہ جو کہیں بیعت نہیں وہ الگ ہو جائیں۔ کہ جو لوگ دنیا میں وسیلہ کو مانتے ہیں اور اللہ و رسول ﷺ سے تعلق قائم کرنے کے لئے ان کے محبوب بندوں کو وسیلہ بناتے ہیں اور ان سے نسبت اختیار کرتے ہیں۔ وہ دنیا کے ساتھ آخرت میں بھی کامیاب رہیں گے اور اپنے مرشد کی شفاعت سے حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت کے مستحق ہوں گے۔

لنگر کی فضیلت

97-04-06 فقیر حسین صاحب (راجہ چوک پیپلز کالونی' فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ خواب میں غیبی آواز آئی کہ تمہاری زندگی کے چار دن باقی ہیں۔ یعنی جمعرات کو آپ کی موت واقع ہو جائے گی۔ مجھے بے چینی ہوئی اور گھبراہٹ سے اٹھ گیا۔ تقریباً" صبح چار بجے کا وقت تھا۔ مجھے خیال آیا کہ صبح کے وقت جو خواب آتا ہے بالکل درست آتا ہے۔ پھر مجھے خیال آیا کہ سرکار صاحب نے بھی کچھ عرصہ پہلے فرمایا تھا کہ تمہارے بارے میں اطلاع ہوئی ہے کہ تم بچوں کی شادی نہ کر سکو گے۔ لیکن بعد میں فرمایا تھا کہ ہم نے تمہارے بارے میں دعا کر دی ہے اور تمہیں اور زندگی لے دی ہے۔ میں نے دل میں سوچا کہ زندگی تو بڑھا دی گئی تھی پھر یہ کیا معاملہ ہے۔ دوبارہ پھر یہ عرض کر کے لیٹا کہ دستگیری فرمائیں کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ تو حضرت سیدنا چادر والی سرکارؒ کی آواز مبارک آئی کہ کچھ نہ کچھ حصہ لنگر میں ڈالو جی' میں پھر عرض کرتا ہوں کہ حضور میں تو آپ سے اپنی زندگی کی عرض کر رہا ہوں آپ نظر کرم فرمائیں۔ آپ

نے پھر فرمایا اجی! لنگر میں حصہ ڈالو جی۔ صبح اٹھا تو مجھے خیال آیا کہ میں نے منت مانی تھی، لیکن میں بھول گیا تھا۔ صبح اٹھا آستانہ عالیہ پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور خواب عرض کیا تو میرے قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ خواب میں جو تمہیں وقت بتایا گیا پہلے اسی طرح تھا لیکن دعا کرنے کے بعد تم پر کرم کر دیا گیا اور زندگی بڑھا دی گئی ہے۔ پھر میں نے منت بھی ادا کی اور لنگر میں بھی حصہ ڈالا۔ اس بات کو کئی ماہ گزر چکے ہیں جیسا میرے قبلہ نے ارشاد فرمایا تھا ویسا ہی مجھ پر کرم ہوا۔

محمد اسلم صاحب نقشبندی (گوجرانوالہ) بیان کرتے ہیں کہ حضور لاثانی سرکار کی نظر کرم سے پچھلے دنوں خواب آیا کہ جیسے میں ایک بازار سے گزر رہا ہوں وہاں پر لوگ حق لاثانی سچ لاثانی کے ورد کی آواز پر دھمال ڈال رہے ہیں اور حضور قبلہ چادر والی سرکار ؒ تشریف فرما ہوتے ہیں۔ میں انہیں سلام عرض کرتا ہوں۔ چادر والی سرکار ؒ ارشاد فرماتے ہیں اجی! یہاں خالی ہاتھ ہی آئے ہو۔ میں عرض کرتا ہوں کہ میری جان بھی آپ پر قربان۔ آپ حکم فرمائیں۔ چادر والی سرکارؒ حکم فرماتے ہیں۔ کچھ تبرک لے کر آؤ۔ میرے پاس دس روپے ہوتے ہیں۔ میں لنگر خرید کر چادر والی سرکا رؒ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ چادر والی سرکار اسے قبول فرماتے ہیں اور بڑی موج میں فرماتے ہیں۔ کہ جی! جو لاثانی سرکار کے در پر حاضری کے لئے لنگر لے کر چلتا ہے۔ جب وہ پہلا قدم ہی اٹھاتا ہے تو عرض اس کے دل مین ہوتی ہے، ہم اسے وہاں پر ہی قبول فرمالیتے ہیں۔

حضور میاں صاحب چادر والی سرکارؒ سلسلہ کے ایک بزرگ کے خواب میں فرماتے ہیں کہ "دیکھو جی! اگر آپ ہوٹل سے روٹی کھائیں گے تو صرف پیٹ بھرے گا، لیکن اگر وہی پیسے لنگر میں شامل کر دیئے اور پھر لنگر کھایا تو پیٹ بھی بھرے گا اور روحانی فائدہ بھی پہنچے گا۔" تو کیوں نہ ایک کے بجائے دو فائدے حاصل کئے جائیں۔

ہماری ایک پیر بہن نے خواب میں دیکھا کہ محفل پاک لاثانی ہو رہی ہے۔ محفل کے بعد تمام پیر بہنوں کے آگے لنگر رکھا گیا۔ اتنے میں قبلہ چادر والی سرکارؒ تشریف لاتے ہیں اور آپؒ کچھ پیر بہنوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ لنگر میں حصہ نہیں ڈالتیں اس لئے ان کے آگے سے لنگر اٹھالیا جائے۔

ان واقعات سے پتا چلتا ہے کہ یہاں کے لنگر کی کتنی فضیلت اور مقبولیت ہے کہ قبلہ چادر والی سرکار" لنگر میں حصہ ڈالنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ چائے کے لنگر کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کرم ہوا کہ یہ لنگر روحانی رکاوٹ اور جسمانی بیماریوں کے لئے فائدہ مند ہے اور اس کی تصدیق بہت لوگوں کو ہو چکی ہے۔

محفل پاک لاثانی کی فضیلت

میرے قبلہ لاثانی سرکار نے فرمایا کہ محفل پاک لاثانی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا کہ "اگر کوئی عقیدت مند ان محافل کا انعقاد اخلاص اور عقیدت سے کرے گا تو ہم اسے سات سو سال کی عبادت کا اجر عطا فرمائیں گے" اور فرمایا کہ "ان محافل میں باقاعدگی کے ساتھ محبت و خلوص سے شرکت کرنے والوں کا کم از کم مقام ولایت کبریٰ ہو گا۔" یعنی اس دنیا میں چاہے اسے اس چیز کی خبر ہو یا نہ ہو لیکن حشر میں اس کو ولایت کبریٰ کے ولیوں میں اٹھایا جائے گا۔ یہ بھی فرمایا گیا کہ یہ مقام و مرتبہ تو ان لوگوں کے لئے ہے جو عقیدت اور محبت کے ساتھ محافل میں شرکت تو کرتے ہیں لیکن انہیں فیض لینے کا طریقہ نہیں آتا یا ان میں فیض لینے کی اہلیت نہیں۔ یعنی وہ مراقبہ، محاسبہ اور ذکر فکر جیسی تصوف کی باتوں کو سمجھ نہیں سکتے تو ان کی یہ محبت و عقیدت ہی انہیں کم از کم اس مقام تک ضرور پہنچا دے گی اور جو لوگ اعتراض کرتے ہیں یا تنقیدی نظر سے بیٹھتے ہیں ان کے لئے اس محفل میں کوئی جگہ نہیں۔ میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "بد عقیدہ کو ہم خود اس محفل سے نکال دیں گے۔ اسے فائدہ کی بجائے نقصان ہو گا۔" اس محفل کی فضیلت کا اندازہ اس بات سے لگا لیجئے کہ اس میں کئے جانے والے ذکر کا حکم وقتاً فوقتاً یکے بعد دیگرے اللہ رب العزت کی جناب سے ہوا۔ ساتھ ہی ان اذکار کے طریقے اور فضیلت بھی بتائی گئی۔ اس لحاظ سے یہ محفل اپنی نوعیت کی لاثانی محفل بن گئی۔

حضور نبی کریم ﷺ صحابہ کرام؃ اور اولیاء و مشائخ عظامؒ نے ارشاد فرمایا یہ ہماری اپنی محفلیں ہیں، اور جو کوئی ان میں شرکت کرتا ہے۔ وہ کبھی خالی

دامن واپس نہیں جاتا۔ جنات و فرشتے ان محافل میں حاضری دیتے ہیں۔ آسمان سے رحمت و سکینہ نازل ہوتی ہے۔ جس سے اہل محفل کے دل و دماغ منور ہو جاتے ہیں۔ اس محفل میں مانگی ہوئی دعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں۔ ان محافل میں مسلسل شرکت سے دل علائق دنیاوی سے پاک اور محبت الٰہی سے سرشار ہو جاتا ہے۔ کیف و سرور طاری ہو جاتا ہے' اور انسان مقام مشاہدہ کو پالیتا ہے۔

نثار احمد (منصور آباد' فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ محفل پاک لاثانی میں ذکر کے دوران حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضور میاں صاحب چادر والی سرکار ؒ کی زیارت پاک ہوئی دونوں ہستیوں نے پوری محفل پر کرم فرمایا ہر شخص کو نوازا اور محفل پاک پر اپنی چادریں پھیلا دیں۔

خانیوال سے ہماری پیر بہن کو دوران ذکر مشاہدہ ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے آپ سرکار نے طریقہ ذکر (لاثانی سرکار کے ارشاد فرمائے ہوئے) کو بہت پسند فرمایا پھر آپ سرکار نے بھی بالکل اسی انداز سے ذکر کر کے دکھایا اور ارشاد فرمایا "اس طرح سے ایک مرتبہ ذکر کرنے سے ایک ہزار نیکیاں ملتی ہیں۔" سبحان اللہ۔

خورشید عالم صاحب (غازی آباد' فیصل آباد) بتاتے ہیں کہ میں محفل پاک لاثانی میں بڑی یکسوئی کے ساتھ ذکر کر رہا تھا۔ ذکر کرتے کرتے میں نے مشاہدہ کیا کہ میرے قبلہ لاثانی سرکار سامنے تخت پر جلوہ افروز ہیں۔ اور آسمان کی جانب سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے ننانوے نام مبارک میرے آقا کی طرف آ رہے ہیں اور ان میں سے بہت نور نکل رہا ہے' اور تمام جگہ روشن ہے۔

محمد شبیر حسین (چونڈہ شریف' ضلع سیالکوٹ) نے بتایا کہ رب العزت نے کرم فرمایا اور مجھے محفل پاک لاثانی میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی دوران ذکر میں نے مشاہدہ کیا کہ حضرت سیدنا غوث الاعظم ؒ اور حضرت سیدنا سلطان باہو ؒ اور سیدنا ولی محمد شاہ صاحب چادر والی سرکار ؒ محفل میں تشریف لائے اور اہل محفل پر کرم فرمایا۔

نثار کالونی' فیصل آباد سے ایک پیر بہن بیان کرتی ہیں کہ میں بذریعہ پیپر بیعت ہوئی اور محفل پاک میں شرکت کی۔ جب ذکر کیا تو میں نے کھلی آنکھوں سے دیکھا میرے پیرو مرشد لاثانی سرکار تشریف لائے' اور فرمایا "آؤ جی ہم آپ کو ایسی جگہ لے

کر بلیں جہاں ہر چیز ذکر کرتی ہے۔" پھر ہم سب ایک ایسی جگہ پہنچ گئے۔ جہاں شجر و حجر سب وجدانی حالت میں اللہ کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا دیکھو ان چیزوں کو کیسے ذکر کرتی ہیں اور تمہیں یہ بتانا مقصود تھا کہ جہاں ذکر ہوتا ہے وہاں ہر چیز ساتھ مل کر ذکر کرتی ہے۔ اور خوشی اور فخر کے ساتھ زمین جھومتی ہے۔

ہمارے ایک پیر بھائی بیان کرتے ہیں کہ محفل پاک لاثانی میں ذکر سے پہلے قبلہ لاثانی سرکار نے تصور کے ساتھ ذکر کرنے کا طریقہ بتایا تو میں نے بالکل اسی طریقہ سے توجہ بنانے کی کوشش کی۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور مرشد پاک کی نظر عنایت سے دیکھا کہ حضرت سیدنا چادر والی سرکار" اور ایک نورانی ہستی محفل میں تخت پر جلوہ افروز ہیں۔ میرے قبلہ لاثانی سرکار بھی تخت پر جلوہ نما ہوتے ہیں۔ اس وقت قبلہ سیدنا چادر والی سرکار" نے اہل محفل سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔ "جہاں لاثانی سرکار ہوتے ہیں وہاں ہم بھی ہوتے ہیں۔" اس کے بعد مجھے محسوس ہوا کہ پوری محفل پر انوار کی بارش ہو رہی ہے۔

ہمارے ایک پیر بھائی نے بروز جمعتہ المبارک محفل پاک میں دوران ذکر مشاہدہ کیا۔ کہ شہنشاہ اعظم آقائے کل حضور سیدنا نبی کریم ﷺ، حضور سیدنا ولی محمد شاہ صاحب" اور قبلہ لاثانی سرکار محفل میں تشریف فرما ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک مہر مبارک حضور چادر والی سرکار" کو عنایت فرمائی جس پر لفظ "اللہ" لکھا ہوا تھا اور ایک مہر مبارک قبلہ لاثانی سرکار کو عطا فرمائی جس پر لفظ "ولی" لکھا ہوا تھا۔ آپ سرکار کل عالم ﷺ نے فرمایا محفل کے ایک جانب سے آپ (لاثانی سرکار) اور دوسری جانب سے آپ (چادر والی سرکار") حاضرین محفل کو مہریں لگائیں۔ آپ محبوبین خدا و رسول ﷺ نے حکم کی تعمیل کی۔ جب میرے پیر و مرشد مہریں لگاتے ہوئے اور حاضرین محفل کو لطف و کرم سے نوازتے ہوئے ان لوگوں کے قریب پہنچے جو محفل میں پہلی مرتبہ شریک ہوئے تھے، تو آپ نے ذرا توقف فرمایا اور نبی کریم ﷺ کی جانب دیکھنے لگے۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا آپ انہیں بھی مہریں لگائیں۔ میرے پیر و مرشد نے عرض کی حضور یہ پہلی مرتبہ محفل میں آئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ لوگ محفل پاک لاثانی میں آئے ہیں ان محفلوں کی شان ہی اتنی ہے کہ ان میں

آنے والا (خواہ وہ پہلی دفعہ آئے) خالی ہاتھ نہیں لوٹ سکتا۔ اس لئے ان کو بھی مہریں لگادیں کہ حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ یہ (ذاکرین) ایسے ہیں کہ ان کا ہم نشین بدبخت نہیں رہتا۔

شبینہ خان (خانیوال) بیان کرتی ہیں کہ محفل کے آغاز میں جب ہم تاجدار انبیاء' راحت قلب و جاں حضور سیدنا نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کر رہے تھے۔ تو میں نے مشاہدہ کیا کہ میرے قبلہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا آج ہم محفل سننے کے لئے تشریف لائیں گے۔ یہ فرماکر آپ تشریف لے گئے۔ پھر جب باقاعدہ محفل کا آغاز ہوا اور ذکر کیا جانے لگا تو اس وقت نہایت پر نور سفید گھوڑوں پر میرے آقا سیدنا نبی کریم ﷺ اور میرے دادا مرشد سیدنا چادر والی سرکارؒ تشریف لائے۔ آپ نے پوری محفل سنی اور حاضرین محفل پر کرم فرمایا۔ جب واپس تشریف لے جانے لگے تو میرے اور میرے ساتھ بیٹھی پیر بہن کے سر پر اپنا دست شفقت رکھا اور تشریف لے گئے۔ سبحان اللہ

علی نواز صاحب (محلہ جعفری پارک' شاہدرہ لاہور) بتاتے ہیں کہ جمعتہ المبارک کو محفل پاک لاثانی ہوئی ذکر کرتے کرتے میری حالت وجدانی ہو گئی میں نے دیکھا کہ سٹیج پر حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ تشریف فرما ہیں اور آپ کے بائیں طرف سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویریؒ تشریف فرما ہیں۔ دورانِ محفل دونوں ہستیاں حاضرین محفل پر کرم فرماتی رہیں۔

تصور حسین صاحب (فیصل آباد) دوران محفل جب "اللہ ہو" کا ذکر ہو رہا تھا تو میں نے مشاہدہ کیا کہ آسمانوں پر بھی یہی ذکر ہو رہا ہے۔

میرے قبلہ کی نظر کرم سے دوران محفل مشاہدہ کیا کہ حضور سیدنا غوث الاعظم سرکارؒ ' حضرت چادر والی سرکارؒ ' حضرت سیدنا داتا صاحب سرکارؒ اور حضور لاثانی سرکار بھی تشریف لائے۔ اس کے بعد کچھ تعداد میں جنات بھی محفل میں آئے۔ جب ذکر شروع ہوا تو انہوں نے دوسرے جنات کو بھی آوازیں دیں اور غول در غول کثیر تعداد میں جنات محفل میں حاضر ہوئے اور محفل پر گل پاشی کی جب درود پاک شروع ہوا تو سردار انبیاء حضور نبی کریم ﷺ بھی تشریف

لے آئے۔ اس وقت مجھے ایسا محسوس ہوا کہ زمین فخر سے بلند ہو رہی ہے اور محفل میں موجود ہر شخص ان بزرگ ہستیوں سے فیض یاب ہو رہا ہے۔

حسینہ بانو (محلہ افغان آباد' فیصل آباد) ہماری پیر بہن بیان کرتی ہیں کہ بعد نماز ظہر قبلہ لاثانی سرکار کی ارشاد فرمائی ہوئی درود پاک کی تسبیح کر رہی تھی۔ میری توجہ بہت زیادہ تھی اور میں بڑی محبت سے درود پاک پڑھنے میں مشغول تھی۔ کہ میں نے مشاہدہ کیا کہ میں روضہ انور ﷺ پر حاضر ہوں۔ آپ ﷺ کی قبر مبارک شق ہو گئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی قبر انور میں رنگ و نور کا موجیں مارتا ہوا سمندر رہے۔ آپ ﷺ نے نہایت خوبصورت لباس زیب تن کیا ہوا ہے۔ سبز و سفید نور مبارک آپ ﷺ کے ارد گرد ہے۔ آپ ﷺ نے اپنا دست کرم مجھ ناچیز کے سر پر رکھا مجھے اپنے سر پر آپ ﷺ کے دست لطف و عنایت کا وزن بھی محسوس ہوا اور آپ کے دست انور سے جو نور کی کرنیں پھوٹ رہی تھیں وہ میں اپنے چہرے پر ملتی رہی۔

سالانہ محفل پاک بسلسلہ جشن ولادت لاثانی سرکار کی فضیلت

یہاں میں محفل پاک لاثانی کی فضیلت کے ساتھ ساتھ سالانہ محفل پاک (جسے جشن ولادت لاثانی سرکار بھی کہا جاتا ہے۔) کی غرض وغایت اور فضائل پر بھی روشنی ڈالنا ضروری سمجھوں گا۔ کیونکہ اکثر لوگ اہل سلسلہ سے پوچھتے ہیں کہ آستانہ عالیہ چادریہ لاثانیہ پر ہر سال جشن ولادت لاثانی سرکار کے نام سے سالانہ محفل کیوں منعقد کی جاتی ہے۔ تو اس کے لئے میں عرض کروں گا کہ ولی اللہ کا کوئی عمل بھی رضائے الہی کے بغیر نہیں ہوتا۔ آج سے تقریباً چھ سال قبل 1991ءمیں میرے مرشد اکمل حضرت لاثانی سرکار کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا لوگ ہر سال سالگرہ (برتھ ڈے) مناتے ہیں۔ تم ان کی مخالفت کرتے ہوئے ہر سال جولائی کی پہلی جمعرات کو جشن ولادت کے نام سے سالانہ محفل پاک کا انعقاد کرو۔ یہ جشن ولادت تمہاری پوری زندگی میں نہایت شان و شوکت اور باوقار انداز میں منایا جانا چاہیے اور تمہارے

پردہ کر جانے کے بعد اسی محفل پاک کو عرس مبارک کا نام دے دیا جائے گا یعنی یہ آپ کا عرس مبارک ہو گا۔ رب العزت نے ارشاد فرمایا اس خاص دن کے موقع پر ہم حاضرین محفل پر خاص لطف و کرم فرمائیں گے کیونکہ لوگ دور دراز سے اس محفل میں شرکت کے لئے آئیں گے۔ اس لئے ہم ہر سال ان دنوں موسم ٹھنڈا کر دیا کریں گے۔ پھر حضور ﷺ صحابہ کرام ؓ اور اولیاء کاملین ؒ نے بھی فرمایا کہ ہماری جانب سے بھی اس دن خصوصی کرم ہو گا اور اس گرمی کے مہینہ میں محفل کے انعقاد میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس محفل میں صرف وہی لوگ شرکت کریں گے جو صحیح عقیدت و محبت رکھتے ہوں گے اور وہ جن کی عقیدت و محبت پختہ نہیں ہو گی' گرمی کے موسم کو جواز بنا کر محفل میں عدم شرکت کی وجہ سے خصوصی کرم سے محروم رہ جائیں گے' اور حکم ہوا یہ محفل جمعرات کے دن بعد نماز عصر سے شروع ہو کر نماز جمعہ سے پہلے اختتام پذیر ہو گی۔ جب تک محفل جاری رہے چائے کا لنگر کسی وقت بھی بند نہ ہو۔ مسلسل چلتا رہنا چاہیے' ہم نے اس چائے کے لنگر میں روحانی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لئے اور جسمانی بیماریوں کے لئے شفاء رکھ دی ہے (حکم کے مطابق آستانہ عالیہ پر چائے کا لنگر پہلے سے جاری و ساری ہے اور چونکہ یہ خاص کرم صرف اہل سلسلہ کے لئے ہی نہیں بلکہ ان سب لوگوں کے لئے بھی جاری ہوا جو صرف روحانی و جسمانی بیماریوں کے لئے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ سرکار نے آستانہ عالیہ پر یہ تحریر لکھ کر لگوا دی تاکہ سب لوگ اس نیت سے چائے پی کر اس خاص کرم سے فائدہ اٹھائیں۔) اور ارشاد ہوا کہ چائے کا لنگر ہر وقت جاری رہنے کی وجہ سے آنے والے وقت میں آپ "چاواں / چاہواں والی سرکار" کے نام سے بھی مشہور ہوں گے۔ آج جب کہ اس حکم کو چھ سال گزر چکے ہیں اہل سلسلہ اس بات کے شاہد ہیں کہ رب العزت کا فرمان جو میرے پیرو مرشد کی زبان مبارک سے سنا اس کا لفظ بلفظ سچ ثابت ہوا۔ الحمدللہ اب 1997ء میں ساتواں جشن ولادت نہایت جوش و خروش سے منانے کی تیاریاں اپنے عروج پر ہیں۔ موسم کے متعلق ہم نے دیکھا کہ ہر سال محفل پاک والے دن صبح سے ہی ابر رحمت برسنا شروع ہو جاتے ہیں اور محفل کے وقت تک موسم نہایت خوشگوار ہو جاتا ہے۔ ہر سال ملک بھر سے زائرین و معتقدین کی کثیر

تعداد محفل میں شریک ہوتی ہے اور فیض و کرم سے جھولیاں بھر کر واپس جاتی ہے۔ ہر وقت چائے کا لنگر جاری رہتا ہے۔ ہزاروں لوگ کھلی آنکھوں سے رب العزت کے انوار کی بارشیں حضور نبی کریم ﷺ صحابہ اکرام ؓ سیدنا غوث الاعظم ؒ اور دیگر بزرگان دین کے خصوصی کرم کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ یہاں نمونے کے لئے صرف چند خواب و مشاہدات کا ذکر کروں گا۔ جو اہل سلسلہ پر وارد ہوئے۔

ہمارے سلسلہ کے ایک درویش بیان کرتے ہیں کہ جشن ولادت لاثانی پاک کے موقع پر دوران ذکر میں نے مشاہدہ کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ محفل میں تشریف لائے آپ کے بعد صحابہ کرام ؓ اور دیگر مشائخ کرام ؒ بھی محفل میں تشریف لائے۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے آقا حضور سیدنا چادر والی سرکار ؒ ملتان شریف سے پرواز کرتے ہوئے محفل میں تشریف لائے۔ تمام ہستیاں اس مبارک موقع پر بہت خوش ہیں' اور اہل محفل پر فیض و کرم کے خزانے لٹا رہی ہیں۔

95-07-08 خورشید عالم صاحب (غازی آباد' فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ جب سالانہ محفل پاک شروع ہوئی تو مجھے ندائے غیبی ہوئی "میرے محبوب کی محفل میں جاؤ' پھر میں نے دیکھا کہ آسمان سے کثیر تعداد میں ملائکہ محفل میں تشریف لائے اور آپ سرکار کے ارد گرد گھومتے رہے' پھر اس محفل میں میں نے نبی کریم ﷺ کو بھی جلوہ نما دیکھا۔

96-10-06 شاہد علی ولد منظور احمد (ذوالفقار کالونی' فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ مجھے بیعت ہوئے ابھی چند دن ہی گزرے تھے' اور میں نے کبھی بھی سالانہ محفل پاک میں شرکت نہیں کی تھی۔ مجھے اس بارے میں کوئی علم نہ تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ میرے دادا مرشد پاک سید ولی محمد شاہ صاحب المعروف چادر والی سرکار ؒ تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا۔ "ابھی تمہیں پتہ نہیں کہ محفل کسے کہتے ہیں۔ ہم تمہیں جولائی میں بتائیں گے کہ درویشوں کی محفل کسے کہتے ہیں۔ جولائی میں ہمارا انتظار کرنا۔" صبح جب میں اٹھا تو قبلہ کی زیارت پاک جیسی نعمت سے سرفراز ہونے پر بہت خوش تھا۔ لیکن ساتھ ہی کچھ حیران بھی کہ یہ میرے آقا کس محفل پاک کے بارے میں فرما گئے ہیں۔ ساتھ ہی کچھ شوق بھی پیدا ہوا کہ ایسی کون

یہ محفل ہے جس کی میرے آقا نے اتنی تعریف فرمائی ہے۔ میں نے آستانہ عالیہ پر حاضر ہو کر اپنا خواب بیان کیا۔ تو خادم آستانہ عالیہ نے مجھے بتایا کہ حضور سیدنا چادر والی سرکار" سالانہ جشن" کے متعلق فرما کر گئے ہیں' کیونکہ وہ جولائی میں منایا جاتا ہے۔

محفل پاک ذکر و نعت بسلسلہ جشن ولادت لاثانی سرکار کا ایک منظر

ہمارے سلسلے کے ایک درویش (فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا ۔ محفل پاک نعت وذکر بسلسلہ جشن ولادت لاثانی سرکار منعقد ہو رہی ہے صدیقی لاثانی سرکار سٹیج پر تشریف فرما ہیں اور محفل پاک کا باقاعدہ آغاز ہو چکا ہے کچھ دیر بعد اعلان ہوتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لا رہے ہیں تمام لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں اور ذکر "اللہ" کرنا شروع کر دیتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ سٹیج پر تشریف لے آتے ہیں آپ کے ساتھ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیائے کرام علیہم الرحمہ بھی ہوتے ہیں اور آپ ﷺ اسی ترتیب سے ذکر کرواتے ہیں جس ترتیب سے محفل میں ذکر ہوتا ہے ذکر کے بعد آپ سٹیج پر ہی جلوہ افروز ہو جاتے ہیں صحابہ کرامؓ اور اولیائے کرامؒ بھی سٹیج پر تشریف فرما ہوتے ہیں صدیقی لاثانی سرکار بھی سٹیج پر تشریف فرما ہوتے ہیں نعت وکلام اور تقاریر کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے تمام لوگ بہت خوش ہوتے ہیں اور حاضرین پر وجدانی کیفیت طاری ہوتی ہے حضور نبی کریم ﷺ محفل کے انتظامات دیکھ کر بہت خوش ہوتے ہیں اور آخر میں ان پیر بھائیوں میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرماتے ہیں جنہوں نے محفل پاک کے انتظامات میں حصہ لیا۔ 6-08-07 میرے قبلہ لاثانی سرکار نے ارشاد فرمایا کہ جشن ولادت سے اگلے مہینے میں نے خواب میں دیکھا کہ کافی سارے ہار اوپر سے آئے اور میرے دائیں بائیں رکھے گئے۔ میں نے عرض کی یہ کن کے لئے ہیں؟ القاء ہوا یہ ان کے لئے ہیں جنہوں نے آستانۂ عالیہ پر سلانہ محفل کے لئے کام کیا۔ انتظامیہ اور خادمین کے لئے ہیں۔ جنہوں نے عقیدت و محبت سے محفل کے انتظام کئے اور محبت سے محفل میں حصہ لیا۔ حکم ہوا یہ ہار انتظامیہ اور خادمین کو پہنا دیئے جائیں۔ میں سوچتا ہوں کہ یہ لوگ کتنے خوش قسمت ہیں کہ انہیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہار پہنائے جائیں گے اور گذشتہ برس بھی اسی طرح کی کرم نوازی ہوئی۔ سرکار سیدنا چادر والی سرکار" تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ہم نے جشن ولادت میں حصہ لینے والے تمام لوگوں کو نواز دیا۔ جس نے بھی کوئی مالی خدمت کی۔ حتیٰ کہ جس نے محفل میں ایک روپیہ نذرانہ بھی شامل کیا اسے بھی نوازا گیا۔ جس نے کوئی معمولی سی بھی مالی اور جسمانی خدمت کی مثلاً جس نے جشن پر آستانہ عالیہ کو سجانے کے لئے جھنڈیاں لگانے میں حصہ لیا اسے بھی نوازا گیا۔ اس دن لگتا تھا میرے آقا بحر جود وسخا سید نا چادر والی سرکار" لطف وکرم کے دریا بہا دینے کے موڈ میں ہیں۔ آپ نے نوازنے میں صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ نہایت جوش و محبت میں فرمایا اجی! ہم نے تو اپنے

، کا جشن منانے والے ان لوگوں کو بھی فیض و کرم سے خالی نہیں چھوڑا۔ جنہوں
ں میں اس مبارک موقعہ پر خوشی محسوس کرتے ہوئے نئے کپڑے ہی پہن لئے۔
بحان اللہ ' بے شک یہ مبارک دن ہے ہی ایسا کہ اس دن ہر کسی کو نوازا جاتا ہے۔ جو
ں عقیدت و محبت سے اس دن محفل پاک میں حصہ لیتا ہے۔

ناصر مسعود صاحب (خادم آستانہ عالیہ فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ
جشن ولادت 1997ء سے قبل میں نے خواب میں دیکھا کہ شہنشاہ اعظم قبلہ لاثانی
سرکار تشریف لائے اور آتے ہی مجھے اپنے سینے سے لگا لیا اور فرمایا کہ ہم نے
حضور پاک ﷺ سے عرض کی تھی کہ آپ ﷺ ہمارے جشن ولادت پر تشریف
لائیں۔ میرے آقا ﷺ نے میری عرض قبول فرمائی اور ارشاد فرمایا اس جشن ولادت
پر ہم خاص کرم فرمائیں گے اور عقیدت مندوں کو اپنی زیارت بھی کروائیں گے۔
میں بھی بہت خوش ہوتا ہوں۔ کئی پیر بھائیوں نے اس خواب کی تصدیق کی کہ سالانہ
جشن ولادت کی محفل کے موقع پر ہمیں اس کرم سے نوازا گیا ہے۔

محمد شفیق ولد محمد بشیر صاحب (مہندی محلہ فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ جولائی
1997ء جشن ولادت کے موقع پر حضور سرور کائنات ﷺ کی زیارت اقدس ہوئی۔
دیکھا کہ آپ ﷺ سٹیج پر تشریف فرما ہیں اور بیان فرما رہے ہیں کہ "یہ لاثانی سرکار
کی محفل ہماری محفل ہے اور یہ محفل ہم کروا رہے ہیں۔" سبحان اللہ جس محفل کو
حضور ﷺ خود اپنی محفل فرمائیں اس کی فضیلت کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟

چند غلط فہمیوں کا ازالہ

1۔ بیعت صحبت / تکرار بیعت

کئی طالبین حق جو کہ پہلے ہی کسی سلسلہ میں بیعت ہوئے ہیں جب سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ چادریہ لاثانیہ کی محافل میں آتے ہیں تو تذبذب کا شکار ہو جاتے ہیں۔ عقیدت مندوں اور مریدین لاثانی سرکار کی کیفیات و احوال دیکھ کر ان کے دل میں شوق پیدا ہوتا ہے کہ وہ بھی راہ سلوک میں مزید فیوض و برکات حاصل کریں مگر اکثریت یہی سمجھتی ہے کہ جب ایک جگہ بیعت ہو جاتے ہیں تو کسی دوسرے بزرگ کے ہاتھ پر بیعت نہیں ہو سکتی۔ ان کی اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے عرض ہے کہ بیعت کے معنی عہد و پیماں کے ہیں کسی چیز کے ترک یا اختیار پر عہد واثق کرنا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین سے کئی قسم کی بیعت لی۔ اسلام میں نئے داخل ہونے والوں سے اسلام پر قائم رہنے اور کسی بھی حالت میں اس سے پھر نہ جانے کی بیعت لیتے۔ مسلمانوں سے ایمان پر ثابت قدم رہنے اور ارکان اسلام کو استوار رکھنے کی بیعت لیتے تھے کسی سے ترک سوال کی بیعت لیتے کسی سے تجدید بیعت فرماتے کسی سے جہاد میں ثابت قدم رہنے کی بیعت لیتے۔

طریق بیعت اہل تصوف کا معمول ہے۔ بیعت کی کئی اقسام ہیں۔

۱۔ طالب حق جب کسی اللہ والے کے ہاں اپنا رشد پائے تو اس کے ہاتھ پر سلسلہ میں داخل ہونے کی بیعت کرے۔

۲۔ جب سالکین سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اپنے شیخ کے ہاتھ پر بیعت توبہ کرے یا کسی بھی اللہ کے ولی کے ہاتھ پر بیعت توبہ کرے۔

۳۔ جب کسی دوسرے شیخ کے پاس اپنا مدعا دیکھے اور اپنے دل کو اس کی

صحبت میں خدا تعالیٰ کے ساتھ جمع پائے تو اس شیخ کے ہاتھ پر بیعت صحبت کرے اور اس کی صحبت سے استفادہ حاصل کرے۔

لاعلمی کی وجہ سے اکثر طالبین حق فیوض و برکات سے محروم رہ جاتے ہیں کئی سالکین کے معاملے درمیان میں اس نکتہ کی سمجھ نہ ہونے کی وجہ سے رک جاتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

کہ اگر طالب اپنے پیر کی زندگی میں دوسرے شیخ کے پاس جائے تو یہ جائز ہے کیونکہ مقصود حق سبحانہ ہے اور پیر وصول الی اللہ کا وسیلہ ہے۔ اگر طالب اپنا رشد دوسرے شیخ کے پاس دیکھے اور اس کی صحبت اس کے لئے قرب الٰہی کا سبب بنے تو جائز ہے کہ پیر کی زندگی میں بغیر اجازت اپنے پیر کے اس شیخ کے پاس چلا جائے اور اس سے رہنمائی حاصل کرے لیکن اسے چاہئے کہ پہلے پیر سے انکار نہ کرے اور اسے بجز نیکی یاد نہ کرے خصوصا" آج کل کی پیری مریدی جو صرف رسم و عادت رہ گئی ہے اگر اس وقت کے پیر جو اپنے آپ سے بے خبر ہیں اور ایمان و کفر میں تمیز نہیں کرسکتے وہ خدا تعالیٰ کی کیا خبر دیں گے اور مرید کو کونسی راہ دکھائیں گے۔

افسوس اس مرید پر ہے جو اس طرح کے پیر پر اعتماد کرکے بیٹھ رہے اور دوسرے کی طرف رجوع نہ کرے اور خدا تعالیٰ کا راستہ معلوم نہ کرے یہ خطرات شیطانی ہیں جو پیر ناقص کی حیات کے سبب سے طالب کو حق سبحانہٗ سے روکتے ہیں۔ اسے چاہئے کہ جس جگہ دل رشد و جمعیت پائے بغیر توقف کے رجوع کرے اور وساوس شیطانی سے پناہ ڈھونڈے۔"

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "پیر تین طرح کے ہوتے ہیں ایک پیر خرقہ دوسرے پیر تعلیم تیسرے پیر صحبت۔

پیر خرقہ وہ ہے جس سے خرقہ ارادت پہنا جائے جس سے خرقہ تبرک واجازت ملے۔ پیر تعلیم کے معنی ظاہر ہیں۔

پیر صحبت وہ ہے جس سے صحبت اختیار کرے اور اس کی صحبت سے منافع اور ترقیات حاصل کرے۔

پیر خرقہ ایک سے زیادہ نہیں ہوتے، لیکن پیر تعلیم اور پیر صحبت کئی ہو سکتے ہیں۔ یہی سالکین کا معمول ہے"

تربیت العشاق میں درج ہے کہ الحاج شاہ محمد ذوقی صاحب سے کسی میجر صاحب نے عرض کی اگر شیخ کا انتقال ہو جائے تو اور جگہ بیعت کرنی چاہئے یا نہیں۔

آپ نے فرمایا اگر تکمیل ہو چکی ہے تو بیعت کی ضرورت نہیں اور اگر روحانی طاقت اس قدر ہو گئی ہے کہ شیخ کے انتقال کے بعد فیضان حاصل کر سکتا ہے تو تب بھی ضرورت نہیں لیکن اگر مبتدی ہے اور ب۔ت میں ہے تو تجدید بیعت فرض ہے پھر فرمایا: "جب ایک خاوند مرجاتا ہے اور عورت جوان ہے تو اسے اور شادی کر لینی چاہئے"۔

پیر و مرشد قبلہ لاثانی سرکار ارشاد فرماتے ہیں۔

شیخ سے کسی بھی قسم کا روحانی فیض نہ حاصل کر پائے یا اس کی نسبت اللہ رسول سے قائم نہ ہو تو بغیر اجازت پیر اول کے وہ شیخ سے رجوع کرے جہاں اپنی نسبت اللہ رسول سے قائم ہوتے دیکھے۔ شیخ کے پاس جاکر بیعت صحبت کرے اپنی ساری عمر ضائع نہ کرے بلکہ جہاں سے راہ ہدایت پائے یا اپنا دل مطمئن پائے اور فیض ملے حاصل کر لے۔

بیعت ارادت تو ایک ہی ہوتی ہے لیکن وصول الی اللہ کے لئے طالبین حق دوسرے مشائخ سے بیعت صحبت کر سکتے ہیں۔ بے شمار ایسے سالکین ہیں جنہوں نے آپ سرکار کے ہاتھ پر بیعت صحبت کی۔

اور میرے قبلہ کے فیض سے مستفید ہو رہے ہیں۔ کئی سالکین جن کے روحانی معاملے رکے ہوئے تھے۔ میرے قبلہ لاثانی سرکار کے ہاتھ پر بیعت صحبت کر کے راہ سلوک کی منازل طے کر رہے حیں۔

میرے قبلہ پیر و مرشد لاثانی سرکار نے کئی مرتبہ کھلے عام محفل میں اعلان کروایا کہ کوئی بھی طالب حق ہو کسی بھی سلسلہ میں داخل ہو۔ اگر اس کا معاملہ رکا ہوا ہے یا اس کو ابھی تک فیض نہیں ہوا وہ اس فقیر کے ہاتھ پر عقیدہ کا وعدہ دے اور محبت و عقیدت سے صحبت اختیار کرے انشاء اللہ اس کی نسبت اللہ رسول سے قائم

ہو جائے گی۔ اس کے روحانی معاملے کی رکاوٹ دور ہو جائے گی۔

ایک مرتبہ منصور آباد میں جب محفل پاک لاثانی کے بعد یہ اعلان کیا تو چار اشخاص اٹھے جو سلسلہ قادریہ سلسلہ چشتہ اور نقشبندیہ سلسلہ میں بیعت تھے۔ آپ نے ان پر توجہ فرمائی اور اسی وقت ان کی روحانی رکاوٹیں دور ہو کر فیض شروع ہو گیا اور انہیں اس کرم کی روحانی تصدیق بزرگان دین نے آکر کی۔ جو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت تھا۔ اس کی حضرت سیدنا صدیق اکبر ﷺ نے چشتیہ سلسلہ والے شخص کی حضرت داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اور قادری سلسلہ والے کی جناب غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ نے آکر تصدیق فرمائی اور ایک شخص کو کعبتہ اللہ کی زیارت ہوئی۔ اگلے دن وہ چاروں خوشی خوشی آستانہ پر اظہار تشکر کے لئے حاضر ہوئے۔

جناب پیر طریقت صوفی فرزند علی صاحب چشتیہ صابریہ سلسلہ میں بیعت تھے۔ اپنے شیخ کی خدمت میں تیس سال گزارنے مجاہدے اور ریاضتیں بھی خوب کیں' مگر اپنی طلب کے مطابق فیض نہ پاسکے۔ میرے قبلہ لاثانی سرکار کے ہاتھ پہ بیعت صحبت کی۔ چند دنوں میں آپ سرکار نے انہیں روحانیت کی منازل طے کروائیں اور تھوڑے ہی عرصہ میں قبلہ لاثانی سرکار نے روحانی معاملہ کی اس قدر ترقی فرمائی کہ ظاہرا" درویش نے آکر تصدیق فرمائی اور مبارک باد دی' پھر آپ سرکار نے مخلوق خدا کی خدمت کرنے کے لئے خلافت عطا فرمائی۔ لاہور سوڈیوال آستانہ عالیہ پر روزانہ لوگوں کی کثیر تعداد جناب پیر صوفی فرزند علی صاحب سے فیض یاب ہو رہی ہے۔

خادم آستانہ محمد راشد صاحب بیان کرتے ہیں کہ منصور آباد فیصل آباد سے ایک بزرگ آستانہ عالیہ پر تشریف لائے۔ بابا جی نے بتایا کہ میں نوشاہی قادری سلسلہ میں مرید ہوں اور میرے مرشد کا بہت کرم ہے۔ انہوں نے پردہ فرمانے سے قبل مجھے ارشاد فرمایا تھا کہ ہم نے تمہیں جہاں تک منزلیں طے کروانا تھیں کروادی ہیں۔ اب تم کو سینہ بسینہ فیض لینے کی ضرورت ہے۔ جو تمہاری ہر وقت دستگیری کرے میں اپنے سلسلہ کے گدی نشین صاحبزادہ صاحب کے پاس گیا' لیکن انہوں نے میری طرف کوئی توجہ نہ دی۔ میں کافی دنوں سے پریشان تھا کہ کیا کروں۔ آج جب میں مسجد میں نماز فجر کے بعد وظائف کر کے بیٹھا تھا کہ مجھے اونگھ آئی اور میں نے اس حالت

میں دیکھا کہ ایک بزرگ تشریف فرما ہیں۔

انہوں نے فرمایا "تم پریشان ہو تمہارے پیر نے تمہیں بہت نوازا ہے۔ لیکن آگے دستگیری کرنے والا کوئی نہیں ہے ہم تمہاری پریشانی دور کرنے آئے ہیں" میں نے عرض کی حضور آپ کون ہیں جو میری دستگیری فرمانے آئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ ہم ملتان سے آئے ہیں اور ہمیں چادر والی سرکار کہتے ہیں میں بہت خوش ہوا پھر آپ نے فرمایا۔ پریشان نہ ہو۔ غلام رسول نگر چلے جاؤ وہاں لاثانی سرکار ہوتے ہیں۔ ان سے ملو وہاں سے تمہارا مسئلہ حل ہو جائے گا"

میں سوچنے لگا کہ غلام رسول نگر کونسی ویگن جاتی ہے اور کس جگہ اترنا ہے۔ دل میں خیال آتے ہی قبلہ چادر والی سرکار رحمتہ اللہ نے ویگن نمبر بتایا اور فرمایا "ٹالی پوٹ" اتر جانا۔ وہاں سے آسانی سے پتہ چل جائے گا۔ یہ فرما کر آپ تشریف لے گئے۔

چند منٹ بعد لاثانی سرکار تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ میرے آقا نے درست فرمایا ہے تم ہمارے پاس آؤ۔ میرے قبلہ ضرور کرم فرمائیں گے۔ میں اٹھا میری خوشی کی انتہا نہ رہی خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے میری راہنمائی فرمائی۔

پھر میں چادر والی سرکار کے فرمان کے مطابق ویگن پر بیٹھ کر یہاں آکر اترا اور آسانی سے آستانہ عالیہ پر پہنچ گیا۔ جیسا میں نے خواب میں قبلہ لاثانی سرکار کو دیکھا تھا آپ کو ویسا پایا۔

محمد طاہر صاحب (اکبر جیورز ریل بازار' فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ علی پور سیداں شریف کے گدی نشین کے ہاتھ پر بیعت تھا۔ میں قبلہ لاثانی سرکار کی محفل میں حاضر ہوا۔ دوران ذکر مجھ پر وجد طاری ہوا۔ اور مجھے بڑی حلاوت ملی۔ میرے دل میں شوق پیدا ہوا کہ قبلہ لاثانی سرکار کی محافل میں حاضر ہوا کروں۔ خواب میں میرے پیرو مرشد کی زیارت ہوئی میں نے ان سے عرض کی کہ سرکار میں لاثانی سرکار کی محفل میں گیا تھا۔ دوران ذکر مجھے بڑا سرور ملا آپ اجازت فرمائیں تو میں ان کی صحبت اختیار کرلوں۔ انہوں نے مجھے بخوشی اجازت عطا فرمائی۔ اور مجھے خود لیکر آستانہ عالیہ نقشبندیہ چادریہ لاثانیہ پر آئے۔ قبلہ لاثانی سرکا

سے کافی دیر راز و نیاز کی گفتگو فرماتے رہے اور جاتے ہوئے قبلہ لاثانی سرکار سے فرمایا "یہ میرا مرید ہے آپ اس کا خاص خیال رکھنا" جب اٹھا تو مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ میرے پیرو مرشد نے مجھے قبلہ لاثانی سرکار کی صحبت اختیار کرنے کی اجازت فرما دی۔ دو دن بعد پتہ چلا کہ میرے پیرو مرشد پردہ فرماگئے۔ سبحان اللہ پردہ فرمانے سے قبل میری راہنمائی و دستگیری فرماگئے میں قبلہ لاثانی سرکار کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا اور آپ کے دست اقدس پر بافرمان اپنے پیرومرشد بیعت صحبت کی چند دن ہی مجھے بیعت صحبت کئے ہوئے ہیں آپ سرکار نے مجھ پر خاص کرم فرمایا اور روحانی فیض سے نواز رہے ہیں۔

حضرت خواجہ معصوم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے ایک مرید نے آستانہ عالیہ پر آکر بتایا کہ میں اپنے پیرومرشد کے مزار پر حاضر ہوا واپس بس میں آرہا تھا کہ اونگھ آئی اور میرے پیرو مرشد نے اپنی زیارت سے نوازا۔ اور واضح ارشاد فرمایا فیصل آباد میں راجہ غلام رسول نگر میں لاثانی سرکار ہوتے ہیں۔ اب تم وہاں صحبت اختیار کرو اس لئے اب میں قبلہ لاثانی سرکار کے دست حق پر بیعت صحبت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

پیر سید محمد نسیم صاحب (ریلوے ہیڈ کوارٹر ریلوے روڈ لاہور) ۲۰ مارچ ۱۹۹۶ء کو آستانہ عالیہ پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں چارپانچ روز سے سخت پریشان تھا کہ خواب میں چادر والی سرکار رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے اور فرمایا "بابا جی کن چکروں میں پڑے ہو ہمارے پاس آؤ" میں نے عرض کی کیا ملتان شریف حاضری دوں۔ آپ نے فرمایا "نہیں فیصل آباد مسعود صاحب کے پاس جاؤ اللہ کرم کردے گا۔ انشاء اللہ"

پیر صاحب نے بتایا کہ میں نے قبلہ چادر والی سرکار رحمتہ اللہ علیہ کی ظاہری زندگی میں بھی آپ کے آستانہ عالیہ پر حاضری دی ہے اور مجھے پندرہ بیس سال پہلے سے معلوم ہے کہ قبلہ چادر والی سرکار رحمتہ اللہ علیہ نے لاثانی سرکار پر خصوصی کرم فرمایا ہوا ہے۔

پیر صاحب نے قبلہ لاثانی سرکار کے دست مبارک سے ٹوپی' خوشبو' ہدیہ

اور ایک وظیفہ کی اجازت حاصل کی۔

خادمین آستانہ عالیہ بیان کرتے ہیں کہ اس در سے ہر طبقہ زندگی کے لوگ فیض یاب ہو رہے ہیں جہاں نہ صرف جسمانی مریض و روحانی فیض کے طالب آتے ہیں بلکہ ہم نے دوسرے درویش و مشائخ کو اس در سے فیض یاب ہوتے دیکھا ہے ان میں سے اکثر نے تو آپ کے فیض کی نوعیت دیکھتے ہوئے اپنی اولاد کو آپ کے دست حق پر بیعت کرالیا ہے۔ خادم آستانہ محمد راشد صاحب بتاتے ہیں بروز جمعتہ المبارک 23-06-95 کو لاہور سے آستانہ عالیہ پر ایک پیر صاحب تشریف لائے ان کی تواضع کی گئی۔ جب ان کی نظر دیوار پر لکھے ہوئے حضور میاں صاحبؒ کی شان میں شعر پر پڑی۔ لکھا ہوا تھا۔

مانگنا کام ہے بھکاری کا

آپ کا کام ہے عطا خواجہ چادر والے

اسی اثنا میں حضرت قبلہ لاثانی سرکار تشریف لائے وہ پیر صاحب شعر پڑھتے جاتے اور روتے جاتے اور انہوں نے عرض کی کہ یا حضرت میں تو بھکاری بن کر آیا ہوں بھکاری کا کام مانگنا ہے آپ کا کام عطا کرنا ہے۔ میری جھولی میں بھی خیرات ڈال دیں۔ آپ کی نظر کرم کا طالب ہوں۔

قبلہ سرکار نے فرمایا میں تو اولیاء اللہ کا خادم ہوں آپ فرمائیں تو سہی کیا بات ہے۔ اللہ ضرور کرم کرے گا۔ انہوں نے عرض کی۔ حضور مجھے چاروں سلسلوں سے خلافت عطا ہے اور میں ظاہری علوم کا بھی عالم ہوں۔ میرے مریدین بھی ہیں لیکن میرے پاس علم معرفت نہیں' میں آگے ان کو کیا دوں۔ بیس سال ظاہری علم پڑھ کر اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ باطنی و روحانی فیض فقیر اکمل کی نظر اور توجہ سے ہی ملتا ہے۔ حضور آپ کی شہرت سن کر گدا بن کر حاضر ہوا ہوں۔ ساری عمر مجاہدے چلے کرکے گزار دی ہے لیکن روحانی ترقی نہیں ہوئی۔ آپ اس فقیر کو بھی اپنی توجہ سے نواز دیں تو بات بن جائے۔

آپ نے دریافت فرمایا آپ کو کس قسم کا فیض چاہئے۔ وہ بس یہی کہتے

رہے کہ حضور کرم فرمادیں۔

آپ اسی وقت کھڑے ہوگئے وہ پیر صاحب بھی ادب سے کھڑے ہوگئے آپ نے ان کے باطن پر توجہ فرمائی۔ اسی وقت ان کا قلب جاری ہوگیا۔ حجابات دور فرماتے ہوئے روحانی ترقی سے نوازا۔ پھر آپ نے ان کے ہاتھ پر دو تین مرتبہ اپنا ہاتھ پھیر کر فرمایا حضرت جی جس پر بھی اپنا ہاتھ پھیرو گے انشاء اللہ کرم ہوگا اور اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائیں گے۔

اسی اثناء میں کچھ مریض دم کروانے کے لئے حاضر ہوئے ان میں ایک آدمی ٹائیفائیڈ بخار میں آٹھ دن سے مبتلا تھا سر اور سینے میں شدید درد تھا اور نیم بے ہوش تھا آپ قبلہ سرکار نے پیر صاحب سے ارشاد فرمایا حضرت جی بسم اللہ کرو۔

وہ بہت حیران ہوئے کہ اتنی جلدی یہ کرم مجھ پر ہوا ہے خیر مریض کو حکم کے مطابق دم کرنا شروع کیا دیکھتے ہی دیکھتے مریض ٹھیک ہونا شروع ہوگیا اور مکمل ہوش میں آگیا جسم کا تمام درد یک دم ختم ہوگیا جیسے تھا ہی نہیں انہوں نے اور بھی کئی مریضوں کو دم کیا۔ اللہ کے فضل اور اس کے محبوب کی نظر سے انہیں بھی شفاء ہوئی یہ دیکھ کر وہ قدموں میں گر گئے۔ آپ کی نظر کرم اٹھی اور آپ نے ارشاد فرمایا۔ حضرت جی جاؤ اور اس فیض کو بینھ کر بانٹو۔

25-08-95 پیر محمد مبین صاحب (لوہاری گیٹ لاہور) بیان کرتے ہیں کہ میں۔ 1947ء میں کراچی کے ایک درویش حضرت فیض محمد کے دست حق پر بیعت ہوا مجھ پر پیرو مرشد کی کرم نوازیاں ہونے لگیں۔ کچھ عرصہ بعد ہی میرے پیرو مرشد نے مجھے اپنی خلافت سے نواز دیا اور لوگ میرے سلسلہ میں داخل ہونے لگے۔ عرصہ دس سال سے میر روحانی معاملہ رک گیا۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ مجھ سے ایسی کونسی غلطی ہوگئی ہے کہ جس کی وجہ سے میرا رابطہ اللہ رسول اور مرشد پاک سے ختم ہوگیا۔ بہت عبادت کی۔ مزاروں پر حاضری دی۔ بہت سے پیر صاحبان سے بھی اس معاملے کے حل کے لئے ملا۔ لیکن بات نہ بنی۔ میں ایک ایسے مرد اکمل کی تلاش میں تھا جو کہ میری مشکل حل فرماتے قبلہ لاثانی سرکار کے ایک مرید عبدالعزیز صاحب (شاہدرہ لاہور) نے مجھ سے قبلہ لاثانی سرکار کا ذکر کیا۔ ذکر سن کر مجھے لگا کہ یہی وہ مرد

اکمل ہیں۔ جہاں سے میرا مسئلہ حل ہو گا میں آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ' چادریہ' لاثانیہ پر حاضر ہوا۔ قبلہ لاثانی سرکار کی زیارت ہوئی۔ میں نے آپ سرکار سے مسئلہ عرض کیا آپ نے فرمایا ہمیں حکم ہے کہ جس شخص کا معاملہ رکا ہوا ہو وہ فقیر کے ہاتھ سے چائے کا لنگر پی لے۔ آپ بھی چائے کا لنگر پی لیں۔ میں نے چائے کا لنگر پیا۔ قبلہ لاثانی سرکار نے فرمایا ایک طرف بیٹھ جائیں۔ میں اکیلا ایک طرف بیٹھ گیا آپ سرکار کی تھوڑی سی توجہ سے میری کیفیت تبدیل ہو گئی۔ اور میرے مرشد ظاہری طور پر تشریف لائے اور اپنی زیارت سے سرفراز فرمایا دس سال بعد مجھے اپنی زیارت کروائی۔ میں نے غلطی کی معافی مانگی انہوں نے معاف فرمایا اور میرا معاملہ کھلنے کی خوشخبری سنائی میں نے خوشی سے قبلہ لاثانی سرکار کا شکریہ ادا کیا۔ قبلہ لاثانی سرکار نے نہایت شفقت سے تھپکی لگائی اور دعائے خیر کی اور چائے کا لنگر اور پینے کو فرمایا میں نے خدا شکریہ ادا کیا کہ جس نے مجھے اپنے درویش اکمل کی طرف راہنمائی فرمائی اور میرا مسئلہ حل فرمایا۔ میں نے جو قبلہ لاثانی سرکار کی شان کے متعلق سنا تھا ویسا ہی پایا۔

یہ چند واقعات اس لئے تحریر کئے ہیں کہ ان لوگوں کی غلط فہمی دور ہو جائے جو کہتے ہیں ایک بزرگ سے بیعت کے بعد دوسرے بزرگ پاس نہیں جانا چاہئے۔ کسی دوسرے بزرگ کی صحبت اختیار نہیں کرنی چاہئے اور نہ ان سے بیعت صحبت یا بیعت توبہ کرنی چاہئے ورنہ بیڑہ غرق ہو جاتا ہے۔

اگر یہ بات درست ہوتی تو کیوں اولیائے کاملین رحمتہ اللہ علیہ طالبین حق کو قبلہ لاثانی سرکار کی صحبت اختیار کرنے اور آپ کے دست حق پر بیعت کرنے کے لئے فرماتے اور کس طرح بیعت صحبت کے بعد ان پر کرم ہوتا اور وہ روحانی فیض سے نوازے جاتے۔

اس لئے ایسے طالبین حق جو لاعلمی کی وجہ سے اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور روحانی فیض سے محروم رہ گئے ہیں اور اس نکتہ کی سمجھ نہ ہونے سے جن سالکین کے معاملے رکے ہوئے ہیں وہ میرے پیرو مرشد قبلہ لاثانی سرکار کی صحبت اختیار کریں انشاء اللہ اس در سے بامراد ہو کر جائیں گے۔

پیرو مرشد سخی سلطان قبلہ حاجی مسعود احمد صاحب کا لقب لاثانی سرکار کیوں مشہور ہوا؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ لاثانی تو صرف اللہ کی ذات ہے۔ اس لئے پیرو مرشد سخی سلطان قبلہ حاجی مسعود احمد صاحب کو "لاثانی سرکار" کیوں کہتے ہیں۔ عرض ہے کہ اگر وہ پہلے ہی تفصیل سے کتاب کا مطالعہ کرتے تو انکو یہ سوال کرنے کی ضرورت نہ رہتی۔ قبلہ لاثانی سرکار کے حالات مبارک میں وجہ تسمیہ میں اس لقب کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ مزید وضاحت کے لئے عرض ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں اور اپنی ربوبیت میں لاثانی ہے اس طرح اس کے محبوب اس کی عطا کردہ صفات اور شانؐ کے اعتبار سے اس کی مخلوق میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء کرام میں لاثانی ہیں۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے دور میں لاثانی ہیں۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ اور اولیا کرامؒ میں سے ہر دور میں کوئی نہ کوئی لاثانی رہا۔ یعنی اس دور میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔ اسی طرح کسی درویش کی کوئی خاص صفت دوسرے درویشوں سے بڑھ جاتی ہے تو اس صفت کی بناء پر وہ دوسروں میں لاثانی ہو جاتا ہے۔

مریدین و عقیدت منداور حضرات صرف محبت و عقیدت کی بناء پر میرے پیرو مرشد کو لاثانی سرکار نہیں کہتے بلکہ خود تاجدار انبیاؐ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پیرو مرشد قبلہ صوفی مسعود احمد صاحب کو یہ لقب عطا فرمایا۔ اسی لئے اکثر عقیدت مندوں کو عالم رویاء اور مشاہدات میں جب بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام اولیاء کرام کرم فرماتے ہوئے قبلہ سخی سلطان حاجی مسعود احمد صاحب کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں تو اکثر اوقات نام کی بجائے لاثانی سرکار کے خطاب سے ارشاد فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ آپ سرکار سے اس لقب کے متعلق

ریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔

درویش کا ایک نام زمین پر ہوتا ہے اور ایک نام روحانی دنیا میں (آسمانوں میں) ہوتا ہے اور اس فقیر کو بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روحانی نام یعنی "لاثانی سرکار" کے خطاب سے نوازا ہے"۔

جب مختلف شہروں اور مختلف علاقوں کے لوگوں کی خواب میں دستگیری ہے اور انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیائے کاملین رہنمائی تے ہیں کہ لاثانی سرکار کے پاس جاؤ۔ ساتھ ہی پیر و مرشد قبلہ حاجی مسعود احمد ب کی شبیہہ مبارک کی زیارت کروائی جاتی ہے اور بعض کو آستانہ عالیہ ' بندیہ ' مجددیہ ' چادریہ ' لاثانیہ کا نقشہ دکھایا جاتا ہے تو وہ لوگ پوچھتے پچھاتے کہ انی سرکار کا آستانہ کہاں ہے جب یہاں آتے ہیں تو کئی لوگوں کو اصل نام معلوم بھی ں ہوتا۔ وہ خواب میں کی گئی راہنمائی کے مطابق آکر قبلہ پیر و مرشد حاجی مسعود احمد ب کے بارے میں آستانہ پر موجود عقیدت مندوں سے اس طرح دریافت کرتے کہ لاثانی سرکار کہاں ہیں؟ عقیدت مندوں کے استفسار پر کہ وہ کس طرح حاضر ئے ہیں اور ان کو قبلہ سرکار کے متعلق کس طرح پتہ چلا پھر وہ بتاتے ہیں کہ اس ح ہماری خواب میں رہنمائی کی گئی ہے اور ہمیں حکم دیا گیا کہ "لاثانی سرکار" کے ں جاؤ۔ اس طرح جب اللہ و رسول ﷺ خود قبلہ حاجی مسعود صاحب کی مشہوری لقب "لاثانی سرکار" سے چاہتے ہیں تو کسی اور کی کیسے مجال ہو سکتی ہے کہ اس پر اعتراض کرے اور کسی میں کیسے جرات ہو سکتی ہے کہ وہ خود ہی اپنے آپ کو "لاثانی سرکار" کے لقب سے بلوانا یا کہلوانا پسند کرے۔

اس ضمن میں یہاں پر میں چند پیر بھائیوں کے خواب تحریر کر رہا ہوں۔

ہماری ایک پیر بہن بیان کرتی ہیں کہ خواب میں دیکھا کہ میں جنگل میں کھڑی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رو رو کر عرض کر رہی ہوں کہ "یا اللہ میرے پیر و مرشد کے اتنے درجات بلند فرما اتنا نواز کہ کوئی ان کا ثانی نہ ہو۔" غیبی نداء آئی کہ "ہم نے تمہارے پیر و مرشد مسعود احمد کو لاثانی بنایا ہے" اس کے بعد میں نے دیکھا ہر

طرف سے آوازیں آرہی ہیں صوفی مسعود احمد لاثانی سرکار ہیں۔ درختوں سے زمین کے ذرات سے پتھروں سے غرض ہر چیز سے یہی آواز آنے لگی کہ صوفی مسعود احمد لاثانی سرکار ہیں۔ جب سرکار سے یہ خواب عرض کی تو سرکار نے انہیں یہ ارشاد فرمایا۔ اچھا یہ راز تم پر بھی کھل گیا یہ خواب انہیں نو سال قبل ۱۹۸۸ء میں آیا تھا۔ اس وقت لاثانی سرکار کا لقب مشہور نہ تھا۔

محترم محمد یامین صاحب (فیصل آباد) نے بتایا۔ ایک مرتبہ تاجدار انبیاء حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زیارت بابرکت سے نوازا اور فرمایا "لاثانی سرکار ہمارے محبوب نظر ہیں اور تم پر جو اتنا کرم ہو رہا ہے یہ صرف تمہارے پیرو مرشد کی وجہ سے ہے اور ہم بھی اسی وجہ سے نواز رہے ہیں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ مبارک بلند کر کے فرمایا۔

"ہم نے لاثانی سرکار کی شان بلند کی ہے"

سبحان اللہ جس ہستی کو خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام اولیاء کرام "لاثانی سرکار" کے خطاب سے مخاطب فرماتے ہیں تو اہل سلسلہ اور عقیدت مندوں کا اس لقب سے آپ سرکار کو پکارنا کیسے غلط ہو سکتا ہے۔ میرے پیرو مرشد قبلہ سخی سلطان حاجی صوفی مسعود احمد صاحب لاثانی سرکار کو مریدین اور عقیدت مند جن القابات سے پکارتے ہیں وہ صرف عقیدت و محبت کی بناء پر نہیں کہتے بلکہ الحمد اللہ میرے پیرو مرشد قبلہ لاثانی سرکار کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ اولیاء کرامؒ نے ان القابات سے نوازا ہے اور آپ پر یہ کرم فرمایا ہے۔ اسی لئے عقیدت مند بھی ان القابات سے آپ کے نعرے لگاتے ہیں۔

منظور احمد صاحب (شاہدرہ' لاہور) بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کرم فرماتے ہوئے اپنی زیارت' بابرکت سے نوازا۔ میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی محفل ہے اور اس محفل میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی جلوہ افروز ہیں۔ محفل میں سے ایک آدمی آپ سے عرض گزار ہوا۔

حضور حاجی مسعود احمد صاحب کے بارے میں کچھ بتائیں یہ سننا تھا کہ آپ پر یکدم محبت کی کیفیت طاری ہو گئی اور اس کیفیت میں آپ نے ارشاد فرمایا "ان کے بارے میں تم کیا پوچھتے ہو وہ تو لاثانی سرکار ہیں ان کا فیض بھی لاثانی ہے اور جس طرح ان کا فیض لاثانی ہے اسی طرح ان کی محفلیں بھی لاثانی ہیں۔ ان کی محفلوں کا رنگ بھی لاثانی ہے"۔ آپ نے یہ الفاظ تین چار مرتبہ دہرائے۔

محمد یامین صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عالم رویاء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا "حاجی مسعود احمد صاحب المعروف لاثانی سرکار محبوب کبریا ہیں۔"

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی زیارت بابرکت سے نوازا اور فرمایا "ہم نے لاثانی سرکار کو ابوالفیض بنا دیا ہے ابوالفیض کا مطلب ہے فیض دینے والوں کے باپ اور قیامت تک آپ کے در سے دنیا فیض یاب ہو گی"

عبدالعزیز صاحب (خانیوال) نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ محفل ہو رہی ہے اتنے میں میرے آقا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضور میاں صاحب چادر والی سرکار اور میرے پیر و مرشد لاثانی سرکار تشریف لے آتے ہیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا "لاثانی سرکار سخی سلطان ہیں"۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے میرے قبلہ کی شان میں نعرہ لگوایا اور سب حاضرین نے جواب دیا۔ اس سے ان معترضین کے اعتراض کا بھی رد ہو جاتا ہے جو کہتے ہیں محفل میں نعرے کیوں لگوائے جاتے ہیں۔ جب عقیدت مند حضرات عالم مشاہدہ میں یا عالم رؤیا میں ایسا عمل دیکھتے ہیں جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ یا اولیاء کرام پسند فرماتے ہیں تو خود بھی اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔

رفاقت علی (قائد آباد) اس ناچیز کو ایک مرتبہ دادا مرشد حضور میاں صاحب چادر والی سرکارؒ نے اپنی زیارت سے نوازا اور ارشاد فرمایا "ہر دور میں ایک ہستی ایسی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اس کو شہنشاہ روحانیت کہتے ہیں اور اب یہ مقام لاثانی سرکار کو عطاء ہے۔"

ان چند واقعات پر اکتفا کر رہا ہوں'

اولیاء اللہ سے مدد مانگنا

ایک مرتبہ محفل ذکر کے اختتام پر دو تین آدمی قبلہ حضرت لاثانی سرکار کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے جی ہم نے محفل دیکھی ہمیں بہت پسند آئی اور یہاں لوگوں پر جو کرم نوازی ہوئی۔ اسے دیکھ کر ہم بہت حیران ہوئے کہ ہم نے آج تک ایسی محفل نہیں دیکھی' لیکن ہمیں ایک بات پر اعتراض ہے کہ آپ یا رسول اللہ کہہ کر یا یاغوث یا داتا کہہ کر انہیں مدد کے لئے پکارتے ہو مزاروں پر فریاد کرتے ہو۔ خدا کے بندے کو داد رس پکار سننے والا اور مشکل کشا سمجھتے ہو یہ شرک ہے۔

آپ نے فرمایا ! کہ پہلے آپ مجھے شرک کا مطلب بتائیں کہ شرک کہتے کسے ہیں وہ کہنے لگے کہ

"اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے سے مانگنا شرک کہلاتا ہے۔ آپ سرکار نے فرمایا۔

اگر شرک کا مفہوم یہی ہو تو کوئی بھی شخص اپنی پوری زندگی میں (بچپن سے لیکر بڑھاپے تک) شرک سے محفوظ نہ ہو گا کیونکہ فطرت انسانی کے تحت بچہ اپنی ماں سے یا باپ سے ہر چیز مانگتا ہے جب تکلیف یا دکھ پہنچتا ہے تو اپنے والدین کے سامنے روتا ہے جب جوان ہوتا ہے تو اسے لازمی طور پر معاشرہ میں زندگی بسر کرنے کے لئے دکھ تکلیف پریشانی کے وقت دوسروں کے سامنے اس کا اظہار کرنا پڑتا ہے۔ اور ان سے مدد کا طالب ہوتا ہے۔ بیمار ہوتا ہے تو ڈاکٹر کے پاس اپنی بیماری کی دوا کے لئے جاتا ہے۔ مقروض ہوتا ہے تو عزیزوں دوستوں سے قرض کی ادائیگی کے لئے مدد کے لئے روتا ہے۔ اگر عورت ہے تو اس کو اپنی ظاہری زندگی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے اپنے خاوند کے آگے ہاتھ پھیلانا پڑتا ہے بڑھاپے میں تو ہر قدم پر اس کو دوسروں کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اعضاء جواب دے دیتے ہیں تو دوسروں کے

سہارے کی طلب ہو جاتی ہے۔ گویا کہ شرک کی اس تعریف کے تحت کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک ہے۔ دنیا کا ہر شخص خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہے یا کسی بھی مسلک کا پیروکار ہے عمر کے کسی بھی حصہ میں ہے۔ شرک سے پاک نہیں۔

یہ باتیں سن کر وہ بڑے حیران ہوئے اور کہنے لگے حضرت آپ نے بجا فرمایا اس طرح کی باتیں تو ہمارے ذہن میں کبھی نہیں آئیں۔ آپ نے تو بڑے سادہ انداز میں ہمارا ذہن صاف کر دیا ہے۔

آپ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ انبیاء اور اولیاء کرام سے امداد لینا حقیقت میں رب ہی سے مدد لینا ہے۔ کیونکہ اللہ کی امداد دو طرح کی ہوتی ہے۔ بالواسطہ اور بلاواسطہ۔ جہاں مدد کو خدا کے ساتھ خاص کیا گیا ہے وہ حقیقی مدد (واسطہ مدد) ہے، جہاں غیر خدا سے مدد لینے کا حکم ہے وہ بالواسطہ مدد ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

استعینو بالصبر والصلوۃ

(اے ایمان والو) "مدد لو صبر سے اور نماز سے"

صبر اور نماز بھی غیر اللہ ہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا ان تنصروالله ینصرکم

ترجمہ:۔ "اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔"

اللہ عزوجل کو بھی کسی کی مدد کی ضرورت ہو سکتی ہے؟ یہ مدد بالواسطہ مدد ہے کہ دین اسلام کی تبلیغ کرو۔ حقیقت میں میں دلوں کو پھیر دوں گا اس کے بدلے میں تمہیں نواز دوں گا۔

آپ نے کرم فرماتے ہوئے مزید وضاحت فرمائی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے تمام خزانوں کی کنجیاں ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائیں اور آپ نے جتنا چاہا اپنے امتیوں کو عطا فرمائیں۔ اور جنہیں ان خزانوں کا مالک و مختار بنایا گیا ہو ان سے مانگنا جائز ہے یہی وجہ ہے کہ جس طرح بچہ اپنے ماں باپ سے مانگتا ہے ہم اپنے بڑوں سے بزرگوں سے مانگتے ہیں۔ ان کے قدموں میں بھی

گر جاتے ہیں کہ حضور ہم نے تو آپ سے لینا ہے آپ ہی لیکر دیں تو یہ شرک نہیں ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ

"شرک کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے برابر کسی کو سمجھ لینا" یا حصہ دار بنا لینا" ہمارا تو مسلمانوں کا پہلا کلمہ ہی یہ ہے کہ

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

جب ہم نے یہ کہہ دیا کہ اے اللہ آپ کے سوا کوئی رب نہیں کوئی معبود ہے ہی نہیں تو شرک تو ہمارا اسی وقت ختم ہو گیا۔ کلمہ پڑھنے کا مطلب یہ اقرار کرنا ہے کہ میں شرک سے پاک ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ

بڑے افسوس کی بات ہے کہ جو آیات کافروں' منافقوں اور بتوں کے خلاف نازل ہوئیں۔ وہ ہی آیات آج لوگ اولیاء کرام حتیٰ کہ نبی پاک ﷺ پر بھی چسپاں کرنے سے گریز نہیں کرتے۔

بخاری و مسلم شریف کی حدیث مبارکہ ہے کہ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ تو خود اس پر ظلم کرے نہ دوسروں کا مظلوم بننے کے لئے اس کو بے یار و مددگار چھوڑے اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت روائی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی تکلیف اور مصیبت دور کرے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے اس کی مصیبت کو دور کرے گا۔

دوسری حدیث میں ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسکین کی حاجت روائی کرنے والا راہ خدا میں جہاد کرنے والے بندے کی مثل ہے۔

اگر کسی کو بھی اللہ رب العزت نے یہ طاقت عطا نہ کی ہو کہ وہ مظلوم کی

مدد نہ کرسکتا ہو یا مصیبت زدہ کی مصیبت دور نہ کرسکے یا کسی کی حاجت روائی نہ کرسکے تو ان احادیث مبارکہ کا مقصد کیا ہے۔

در حقیقت اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے۔ یعنی اسباب بنانے والا ہے اور اسباب اللہ کے بندے ہی بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں یعنی اس کی ذات میں اس کی صفات میں کوئی حصہ دار نہیں ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ معطی (عطا کرنے والا) ہے۔ وہ اپنی شان کے مطابق اپنے محبوبوں کو نوازتا ہے اور ان پر اپنی عطائیں کھولتا ہے ان کو اپنے اختیارات سے نوازتا ہے اور اللہ کے محبوبوں کے یہ اختیارات عطائی ہوتے ہیں ذاتی نہیں ہوتے۔ وہ اپنے رب کی عطا سے اور اس کے فضل و کرم سے مخلوق خدا کی دستگیری کرتے ہیں۔ حاجت روائی کرتے ہیں۔ دکھ' تکلیف' پریشانیوں سے نجات دلواتے ہیں۔ اگر ڈاکٹر یا حکیم کی دوائی لینے سے شرک نہیں ہوتا تو اللہ کے نیک بندے سے دعا کروانے یا دم کروانے سے کیسے شرک ہوسکتا ہے۔ اگر دنیاداروں سے دنیاوی معاملوں میں مدد مانگنا شرک نہیں تو اللہ والوں سے اپنے معاملات میں مدد کا کہنا کیسے شرک ہوگیا' بلکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایک مرد صالح کی برکت سے اس کے پڑوس میں سو گھرانوں سے مصیبتوں اور عذاب کو دور کردیتا ہے (ابن کثیر ص ۴۰۴) یعنی اللہ کے ایک نیک بندے کی شان یہ ہے کہ اس کے قرب کی بدولت رب ذوالجلال خود بخود اس کے قریب رہنے والوں کی مصیبتوں کو دور کردیتا ہے۔ ان سے عذاب ہٹالیتا ہے تو جو شخص مصیبت کے وقت کسی اللہ کے محبوب کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ اس کا قرب حاصل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود بخود اس کی مصیبت دور کردیتا ہے۔ اس کی پریشانی ختم کردیتا ہے۔ اس عقیدہ اور گمان کے ساتھ جو بھی اللہ والوں کے آستانوں اور درباروں پر حاضر ہوتا ہے کہ وہاں پر جاکر ہماری مصیبتیں پریشانیاں ختم ہوجائیں گی تو اسے اللہ تعالیٰ بلاؤں اور عذابوں سے محفوظ کردیتے ہیں۔ مصیبتوں و پریشانیوں سے اسے نجات مل جاتی ہے۔

اللہ کے نیک بندوں کی دست بوسی و قدم بوسی کرنا

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ کسی کے سامنے جھکنا' قدم بوسی کرنا' یا دست بوسی کرنا' شرک ہے کیونکہ یہ سجدہ ہو جاتا ہے اور اللہ کے سوا کسی کو سجدہ جائز نہیں۔ ان کی اس بڑی غلط فہمی کے ازالے کے لئے عرض ہے کہ پہلے یہ سمجھیں کہ سجدہ کسے کہتے ہیں اس کی شرائط کیا ہیں۔ سجدہ کے لئے سب سے پہلے نیت ہوتی ہے۔ اس کے بعد ضروری ہے کہ انسان کے جسم کے پانچ اعضاء زمین پر لگے ہوں۔ (۱) پیشانی (۲) ناک (۳) گھٹنے (۴) ہاتھ (۵) پاؤں کی انگلیاں۔ اور سبحان ربی العلی کہنا۔

اگر بغیر کسی مجبوری کے ان میں سے کوئی بھی عضو زمین پر نہ رکھا تو سجدہ نہیں ہوتا اور اگر نیت ہی نہیں تو لاکھ مرتبہ اپنی پیشانی کو زمین پر رگڑتے رہیں سجدہ ادا نہ ہوگا۔

اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب بندہ نماز ادا کر رہا ہوتا ہے تو اس کے آگے بھی کوئی نمازی نماز ادا کر رہا ہوتا ہے جس طرح جماعت میں پچھلی صف والوں کے آگے بھی آدمی کھڑے ہوتے ہیں تو جب پچھلی صف والے سجدہ ادا کرتے ہیں تو ان کی نیت اگلے نمازیوں یا امام کو سجدہ کرنا نہیں ہوتا اور نہ ہی کعبہ کو سجدہ کرنا ہوتا بلکہ نیتاً" وہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں سجدہ ادا کرتے ہیں۔ اس لئے مسلمان کی نیت کے اعتبار سے سجدہ رب کی ذات کو ہی ہوتا ہے کعبہ کو یا مسجد کی درودیوار یا کسی اور کے سامنے جھکنے سے اسے سجدہ کرنا نہیں ہوتا۔

اسی طرح جب سجدہ کی نیت ہی نہیں ہوتی بلکہ اللہ والوں کی تعظیم کے لئے سر کو جھکایا جاتا ہے تو اس طرح سجدہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح ہاتھ چومنے سے یا پاؤں چومنے سے سجدے ادا نہیں ہو جاتے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے اپنی والدہ کے قدم چومے وہ

ایسے ہے جیسے اس نے جنت کی چوکھٹ کو چوما" (درمختار)

جب والدہ کے پاؤں چومنے سے کوئی شرک یا سجدہ نہیں ہو جاتا بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس حدیث کی روشنی میں والدہ کی قدم بوسی کی ترغیب فرما رہے ہیں تو اللہ کے محبوب بندوں اور اس کی برگزیدہ ہستیوں کے ہاتھ یا پاؤں چومنا کہاں شرک یا سجدہ ٹھہرا۔

کئی ایسے واقعات ہیں کہ اللہ تعالٰی نے گناہ گاروں کی بخشش صرف اس سبب سے فرمادی کہ انہوں نے زندگی بھر چند مرتبہ یا ایک مرتبہ اللہ رب العزت کی تعظیم کے لئے اس کے کسی محبوب بندے کی دست بوسی کی تھی یا قدم بوسی کی تھی یا ان کے آستانہ کی چوکھٹ کو چوما تھا۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے فرمایا اس درخت سے جاکر کہدو کہ تجھے اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بلاتا ہے۔ درخت حکم سنتے ہی آگے پیچھے اور دائیں بائیں کو جھکا جس سے اس کی جڑ اکھڑ گئی۔ پھر وہ زمین کو چیرتا اپنی جڑیں گھسیٹتا اور مٹی اڑاتا ہوا بارگاہ رسالت میں حاضر ہوگیا اور عرض گزار ہوا اسلام علیک یا رسول اللہ۔ اعرابی نے کہا کہ آپ اس درخت کو اپنی اصلی جگہ پر لوٹ جانے کا حکم دیجئے۔ چنانچہ درخت اپنی جگہ لوٹ گیا۔ جڑیں جم گئیں اور وہ بالکل سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اعرابی عرض گزار ہوا کہ مجھے اپنے لئے سجدہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مخلوق میں سے کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کیا کریں۔

اس کے بعد اعرابی نے التجا کی کہ مجھے اپنے دونوں ہاتھوں اور پیروں کو چومنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے چنانچہ اس امر کی اجازت دیدی گئی (کتاب الشیفاء صفحہ نمبر ۴۶۶)

حضرت بابا فرید الدینؒ فرماتے ہیں کہ

"آثار لاولیاء میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک بزرگ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ

جو شخص کسی شیخ یا بزرگ کے ہاتھ کو بوسہ دے گا وہ ضرور بخشا جائے گا۔ جو مشائخ کا ہاتھ پکڑتا ہے گویا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑتا ہے۔ آپ ہی کا فرمان ہے کہ قیامت کے دن کئی گناہگار صرف ہاتھ چومنے کی وجہ سے بخشے جائیں گے اور دوزخ سے نجات پائیں گے۔

آپ فرماتے ہیں کہ بزرگوں کے ہاتھ کو بوسہ دینے میں دین و دنیا کی خیر وبرکت ہے۔ ایک دوسرے کا ہاتھ چومنا رسول پاک ﷺ، صحابہ رضی اللہ عنہم کی سنت مبارکہ ہے۔ جو شخص تعظیماً" مشائخ کے دست مبارک کو بوسہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے گناہ سے اس طرح پاک کردیتا ہے گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ فرمایا کہ جب حق تعالیٰ کی عنایت شامل ہوجاتی ہے تو ذرہ بھر نعمت کے سبب عذاب دوزخ سے خلاصی پاجاتے ہیں"۔ (اسرار الاولیاء)

فرمایا بزرگوں کے ہاتھوں کو بوسہ دینے میں دین و دنیا کی خیر و برکت ہے۔ فرمایا جو شخص کسی بزرگ یا شیخ کے ہاتھوں کو بوسہ دے گا وہ ضرور بخشا جائے گا کیونکہ شیخ کا ہاتھ سرکار کل عالم ﷺ کا دست مبارک ہے۔

پھر فرمایا! ایک مرتبہ ایک نوجوان نشے میں بدمست گلی میں جارہا تھا جب اس نے خواجہ ابراہیمؒ کو آتے دیکھا تو فوراً" سر قدموں میں رکھ دیا اور بڑی عقیدت سے دست مبارک کو بوسہ دیا۔ اسی رات اس نوجوان نے خواب میں دیکھا کہ بہشت میں ٹہل رہا ہے۔ تعجب کرنے لگا کہ مجھ جیسا گنہگار اور یہ نعمت۔ آواز آئی کہ فی الواقعہ ایسا ہی ہے، لیکن آج تو نے میرے دوست کے ہاتھوں کو بوسہ دیا ہے اس کے طفیل تجھے بخش دیا۔ جب وہ صبح جاگا تو حاضر خدمت ہوا اور توبہ کی۔ (اسرار الاولیاء)

پیرومرشد قبلہ لاثانی سرکار کی محبوبیت

اللہ و رسول ﷺ، صحابہ کرام اور اولیاء کاملین کی بارگاہ میں

یہاں میں قبلہ لاثانی سرکار کے ان عقیدت مندوں کے خواب و مشاہدات درج کر رہا ہوں جن میں ان کو آپ سرکار کی اللہ رسول ﷺ، صحابہ کرامؓ اور مشائخ عظام کی بارگاہ میں محبوبیت دکھائی گئی ہے۔ اکثر لوگ رویاء صالحہ پر یقین نہیں رکھتے اس لئے پہلے رویائے صالحہ کے بارے میں چند احادیث درج کر رہا ہوں۔

خواب

خواب ایک وحی ہے جو کہ اللہ تعالیٰ دیکھنے والے کو اس کی بھلائی اور برائی کی بابت کر دیتا ہے جو کہ اسے پہنچنے والی ہے۔

خوابوں کی اقسام

حضور پر نور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا

۱۔ ایک رویاء خدا کی طرف سے

۲۔ اور ایک رویاء شیطان کی طرف سے

خواب اللہ کا فضل ہے

جو خواب تائید الٰہی سے ہوتا ہے اسے رویائے صالحہ کہتے ہیں وہ ایسے نفس کو دکھائی دیتا ہے جو اخلاق حسنہ اور اعمال صالحہ سے آراستہ ہو کر معرفت

الٰہی میں مشغول ہوتا ہے۔

رویائے صالحہ کی اقسام

۱۔ ایک وہ جس میں جمال پروردگار کی زیارت ہوتی ہے یہ سب سے اعلیٰ درجہ کا رویائے صالحہ ہے۔

۲۔ دوسرے وہ جن میں انبیاء کرام، بزرگان دین اور اولیائے کاملین وصالحین کی زیارت ہوتی ہے۔

۳۔ تیسرے وہ جن میں متبرک مقامات مثلاً خانہ کعبہ، مسجد نبوی، بیت المقدس اور دیگر متبرک مقامات وغیرہ۔

۴۔ چوتھے جن میں پاکیزہ چیزیں مثلاً دودھ، شہد، پاکیزہ پھل، گھی وغیرہ۔

رویائے صالحہ کی فضیلت

مبارک اور اچھا خواب ایک بڑی بشارت ہے اتنا ہی اس کی شرافت اور عظمت کیلئے کافی ہے۔

O۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ معمول تھا کہ آپ بعد نماز فجر حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھ جاتے اور فرماتے۔ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے کہ میں اس کی تعبیر دوں۔ پھر آپ فرماتے کہ میرے بعد سوائے سچے خوابوں کے نبوت کا کوئی اور حصہ باقی نہیں رہے گا۔

احادیث صحیحہ کے مطابق جن کو حضرت امام بخاریؒ نے بخاری شریف میں حضرت انسؓ نے حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوسعیدؓ سے روایت کیا ہے فرمایا ہے کہ رویائے مومن اور رویائے صالحہ اجزائے نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے (بخاری و مسلم)

O۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ نبوت کے

آثار میں سے اب کچھ باقی نہیں رہا مگر مبشرات، صحابہ کرامؓ نے عرض کی مبشرات کیا ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اچھے خواب" یعنی خوشخبری دینے والے خواب۔

O۔ حدیث شریف میں ہے جب قیامت کا زمانہ قریب ہو گا تو مومن کے خواب جھوٹے نہ ہوں گے۔

نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت حق ہے

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے حقیقت میں مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

شیخ کامل کی خواب میں زیارت

شیخ رکن الدین عالم ابوالفتحؒ نے فرمایا کہ جس طرح نبی کریم ﷺ کی صورت مبارکہ میں شیطان ظاہر نہیں ہو سکتا اسی طرح مرشد کامل کی صورت میں بھی شیطان ظاہر نہیں ہو سکتا کیونکہ شیخ حقیقی کو نبی کریم ﷺ کی کامل متابعت حاصل ہوتی ہے۔ (انوار صوفیہ ص ۱۳۱)

جھوٹا خواب بیان کرنا بڑا جھوٹ ہے

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو انہوں نے نہ دیکھی ہو یعنی جھوٹا خواب بیان کرے۔ (بخاری)

O۔ حضرت عمرؓ کا مقولہ ہے۔ خواب اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی ہے اور جھوٹا خواب بیان کرنا اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولنا ہے۔ (تربیتہ العشاق)

O۔ حضرت نور محمد سروری قادری اپنی کتاب عرفان میں لکھتے ہیں کہ بعض دفعہ انسان خواب کے اندر ایسی باطنی وادی میں چلا جاتا ہے کہ جہاں روزانہ عادی خیالات، نفسانی ارادات اور دنیوی خطرات کا دخل ہی نہیں ہوتا اور انسان خواب میں صبح صادق کی طرح شک اور شبہ کے غبار سے پاک اور صاف مطلع دیکھتا ہے۔ اس وقت دل کے آئینے پر عالم ملکوت یعنی عالم غیب کے حالات اس طرح منعکس ہوتے ہیں جیسا کہ فلم کے پردے پر متحرک اور متکلم صورتیں یعنی ہو بہو صاف طور پر نمودار ہوتی ہیں۔ اس قسم کے واقعات جب خواب میں انسان دیکھتا ہے تو بیداری میں ہو بہو اسی طرح پایا گیا ہے ہفتہ، مہینہ، سال اور کبھی برسوں کے بعد ضرور رونما ہو جاتے ہیں۔ سو ایسے خواب دل کے سچے حقائق کا نمونہ ہوتے ہیں۔ فرمان الٰہی ہے

"دل جو کچھ دیکھتا ہے اس میں کبھی جھوٹا ثابت نہیں ہوتا"۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک واقعہ خواب میں دیکھا گیا ہے اور صبح کو ہو بہو اسی طرح واقع ہو گیا۔ یا کبھی کسی گمشدہ چیز کی بابت خواب میں اطلاع کے مطابق وہ چیز مل گئی یا کبھی کسی مرض کی دوا بتائی گئی ہے اور اس پر عمل کرنے سے صحت کلی حاصل ہو گئی، کبھی کسی کی موت کی خبر سنائی گئی یا کسی اولاد نرینہ کی پیدائش کی بشارت مل گئی اور اسی طرح ظہور پذیر ہو گیا یا کبھی کسی مقدمے کی فتح یا کسی سفر پر گئے ہوئے خویش یا دوست کی آمد کی خبر مل گئی یا کبھی آئندہ رنج یا خوشی کا واقعہ خواب میں نظر آ گیا۔ بعض اشخاص کو خواب میں بڑے بڑے علوم اور معارف حاصل ہوئے بلکہ انبیاء اور اولیاء کا تو کہنا ہی کیا ان کا دل تو جام جمشید اور آئینہ سکندری ہے جس میں تمام دنیا کے حالات و واقعات رونما ہوتے ہیں الغرض انسانی دل اللہ تعالیٰ کی لوح محفوظ کا ایک ماڈل اور ایک نمونہ ہوا کرتا ہے

اور ہر شخص بقدر وسعت و استعداد اس میں ماضی، حال اور مستقبل کے حالات اور واقعات کا نظارہ کر سکتا ہے۔

بلند روحانی مدارج

خدا تعالیٰ جب اپنے کسی بندے کو اپنے فضل و کرم اور احسان سے ولایت کی خلعت فاخرہ اور کرامت کے رتبہ عالیہ پر مشرف فرماتا ہے تو اس کی شان اور تعظیم و توقیر کی خاطر اسے بعض فضائل اور کرامات سے نواز کر دوسرے لوگوں سے ممتاز اور افضل بنا دیتا ہے۔ لاثانی سرکار کی ذات بابرکت ایسی ہی ہستیوں میں سے ہے۔ آپ نے روحانیت میں درجہ کمال حاصل کئے۔ آپ اللہ کے محبوب بندے ہیں۔ محبوب خدا ہونے کی وجہ سے بارگاہ رسالت مابﷺ، صحابہ کرامؓ اور اولیاء کرام کی جناب میں بھی محبوب و مقبول ہیں۔ یہاں چند سالکین سلسلہ اور عقید تمندوں کے ایسے خواب و مشاہدات و واقعات نقل کرتا ہوں جن میں انہیں اللہ رسولﷺ و بزرگان دین نے پیرو مرشد قبلہ حضور لاثانی سرکار کے متعلق بشارت دی۔

بارگاہ رسالت میں محبوبیت

O۔ رفاقت علی انجینئر (قائد آباد۔ خوشاب) ۲۷۔ رمضان المبارک ۱۴/۱۲/۹۲ عالم رویاء میں میں نے دیکھا کہ میں مدینہ شریف میں حاضر ہوں سامنے ہی مسجد نبویﷺ ہے۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میرے آقا لاثانی سرکار بھی مدینہ شریف میں جلوہ افروز ہیں۔ میں بہت زیادہ خوش ہوتا ہوں کہ دربار رسالتﷺ میں اپنے آقا کے ساتھ حاضری دوں گا۔ یہی سوچتا ہوا روضۂ انور کی جانب بڑھتا ہوں۔ دور سے ہی مجھے نظر آتا ہے کہ صرف چند لوگ غالباً پانچ

یا سات افراد روضۂ انور پر حاضر ہیں اور وہ حضور نبی کریم ﷺ کے قدم مبارک کی جانب بالکل جالیوں کے سامنے کھڑے ہیں میں سوچتا ہوں کہ میں کدھر جا کر کھڑا ہوں کیونکہ ایک طرف میرے مرشد پاک ہیں۔ جنہوں نے مجھے یہاں تک پہنچایا اور دوسری طرف دربار رسالت ہے۔ اس وقت مجھے القاء ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں صلوۃ و سلام عرض کر کے اپنے پیرومرشد کے پیچھے کھڑا ہو جاؤں چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔

کچھ دیر بعد جالیوں کا دروازہ کھلتا ہے اور میرے پیرومرشد قبلہ حاجی مسعود احمد صاحب المعروف لاثانی سرکار اندر تشریف لے جاتے ہیں۔ میں بھی اپنے آقا کے پیچھے پیچھے اندر چلا جاتا ہوں۔ اندر جا کر جب میرے قبلہ حضور لاثانی سرکار قبر انور کے بالکل قریب جا کر سلام عرض کرتے ہیں تو قبر انور ﷺ شق ہو جاتی ہے اور حضور نبی کریم ﷺ چادر سر مبارک پر سے اٹھا کر سرکار کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔ پھر سرکار نبی کریم ﷺ میرے پیرومرشد کو اپنے پاس بٹھالیتے ہیں اتنا قریب کہ اپنے جسم مبارک کے ساتھ لگالیتے ہیں پھر میری طرف مسکرا کر دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں "مجھے ان سے (حاجی مسعود احمد صاحب المعروف لاثانی سرکار) اتنی شدید محبت ہے کہ میں ان کا یہاں بڑی بے چینی سے انتظار کرتا ہوں"۔ پھر میرے آقا کو اپنے گلے سے لگالیتے ہیں۔

O۔ یامین صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ عالم رویاء میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا آپ نے ارشاد فرمایا "حاجی مسعود احمد صاحب المعروف لاثانی سرکار محبوب کبریا ہیں" ایک مرتبہ خواب میں میں نے حضور لاثانی سرکار کی پیشانی پر لکھا دیکھا "خاص الخاص محبوب کبریا،

خاص الخاص محبوب مصطفٰے"۔

O۔ عاطف صاحب (نثار کالونی۔ فیصل آباد) کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے اس گنہگار کو بھی اپنی زیارت بابرکت سے نوازا اور فرمایا کہ

"جو لاثانی سرکار کے قریب ہے وہ ہمارے بھی قریب ہے"۔

O۔ عامر حمید (شاہدرہ ٹاؤن لاہور) نے ہمیں بتایا کہ انہیں خواب میں حضرت سیدنا امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ نے ارشاد فرمایا

"جو لاثانی سرکار سے محبت رکھتے ہیں وہ ہمیں اچھے لگتے ہیں"۔

O۔ ناصر صاحب (بٹالہ کالونی، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ مجھ سیہ کار کو بھی حضور احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفٰے ﷺ نے اپنی نظر عنایت سے نوازا۔ آپ ﷺ خواب میں لاثانی سرکار اور چادر والی سرکار کے ہمراہ تشریف لائے اور لاثانی سرکار کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چادر والی سرکار سے ارشاد فرمایا

"دیکھو جی مسعود احمد کتنا نرم دل ہے۔ اس کے کیا کہنے جی"۔ تو میرے آقا حضور میاں صاحب المعروف چادر والی سرکار نے نبی پاک ﷺ سے عرض کی۔

"سرکار اسی لئے تو اپنا بنایا ہے جی"۔ (سبحان اللہ)

O۔ بشیر صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ ایک دن کچھ لوگوں کی باتیں سن سن کر میرے دل میں لاثانی سرکار کے متعلق غلط فہمی پیدا ہو گئی اسی رات چادر والی سرکار رحمتہ اللہ علیہ نے تنبیہہ فرمائی۔ اس کے بعد نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ نے ارشاد فرمایا

"ہم نے تمہارے پیرو مرشد حاجی مسعود احمد المعروف لاثانی سرکار کو جو

مقام عطا کیا اس کی کسی کو خبر نہیں اسی طرح ان کی شان اور کرم کا بھی کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ تم ان کا بہت ادب کیا کرو"۔

O۔ عبدالقیوم صاحب (خادم آستانہ عالیہ، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ایک رات تاجدار عرب و عجم نے اپنی زیارت بابرکت سے نوازہ اور فرمایا

"ہم نے تمہارے مرشد لاثانی سرکار کو خزانے عطا فرمائے ہوئے ہیں"۔

O۔ جناب طارق علی بھٹی صاحب (گلبرگ کالونی فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ پیرومرشد کے کرم سے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت بابرکت نصیب ہوئی کیا دیکھتا ہوں حضور نبی کریم ﷺ اپنے محبوب سیدالعاشقین حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ اور چادر والی سرکار اور قبلہ لاثانی سرکار کے ہمراہ تشریف لائے پھر آپ تینوں بزرگ ہستیوں نے میرے پیرومرشد لاثانی سرکار کے گلے میں سرخ پھولوں کے ہار ڈالے۔

O۔ ہمارے پیر بھائی ندیم شہزاد (محلہ اسلام نگر، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ نماز فجر ادا کرنے کے بعد سو گیا، تھوڑی ہی دیر بعد آقائے کل حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت پاک ہوئی۔ آپ ﷺ ایک تخت پر جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ آپ کے ساتھ حضرت معین الدین چشتی اجمیری بھی تشریف فرما ہوتے ہیں اتنے میں میں نے دیکھا کہ میرے پیرومرشد قبلہ حضور لاثانی سرکار بھی تشریف لے آتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے میرے پیرومرشد سے فرمایا کہ آپ بھی ہمارے ساتھ تخت پر بیٹھیں۔

میں نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کی حضور ﷺ! میرے

والد صاحب بیمار ہیں۔ ان کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ نے نظر کرم فرمائی اور فرمایا کہ "ہو جائیں گے ٹھیک"۔

اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"جب تمہارے والد ٹھیک ہو جائیں تو سیدھے اپنے پیر و مرشد کے پاس لے کر جانا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے مجھے کچھ عطا فرمایا۔

الحمدللہ اس کے بعد میرے والد آپ ﷺ کے کرم سے بالکل صحت یاب ہو گئے۔

O۔ محمد اشرف صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی یہ میری خوش بختی ہے میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی تھی یا اللہ ہماری نسبت جس ہستی کے ساتھ ہوئی ہے ہمیں ان کے بارے میں کچھ اشارہ فرما۔ تب اللہ رب ذوالجلال نے مجھے میرے آقا کی شان کی ادنیٰ سی جھلک دکھائی جو میں آپ کو بھی سنانا چاہتا ہوں۔

ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑی محفل ہے وہاں میرے آقا حضرت نبی کریم ﷺ اور حضور قبلہ لاثانی سرکار تشریف فرما ہیں۔ نبی کریم ﷺ میرے پیر و مرشد لاثانی سرکار کو ایک جھنڈا عنایت فرماتے ہیں اور فرمایا کہ یہ سامنے پہاڑ کی چوٹی پر لگا دو۔ میرے آقا حضور لاثانی سرکار وہ جھنڈا مجھے لگانے کا حکم دیتے ہیں جب میں جھنڈا لگا کر واپس آیا تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ

"تم لاثانی سرکار کے بھی نعرے لگایا کرو"

میں جب صبح سو کر اٹھا تو بہت خوش تھا کہ میرے اللہ نے میری عرض کیسے سنی اور میرے سرکار کی جناب رسالت مآب ﷺ سے نسبت کو

کس بہترین انداز سے دکھایا۔

O۔ مسز نذیر بٹ (مقصود آباد، فیصل آباد) بیان کرتی ہیں کہ محفل ہو رہی ہے اتنے میں میرے آقا سید الثقلین مراد العاشقین حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور آپ نے فرمایا

''لاثانی سرکار اللہ کے بہت محبوب ہیں۔ انہیں کوئی عام چلے وظیفے کر کے بن جانے والے پیروں جیسا نہ سمجھنا۔ یہ اللہ کے اور ہمارے بہت محبوب ہیں یہ جہاں بھی ہوتے ہیں اور جہاں بھی جاتے ہیں ہر وقت ان پر ہماری نظر کرم ہوتی ہے۔

O۔ محمد عارف صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (غلام رسول نگر فیصل آباد) جو کہ قبلہ حضور لاثانی سرکار کے بڑے بھائی بھی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ جس دن قبلہ صوفی مسعود احمد صاحب حج کیلئے تشریف لے کر گئے۔ اسی دن مجھے خواب آیا۔ میں نے دیکھا کہ میں مدینہ منورہ پہنچ گیا ہوں سارا شہر سجایا جارہا ہے۔ ایئرپورٹ سے لیکر مسجد نبوی تک سارا راستہ جھنڈیوں سے آراستہ ہے۔ میں بڑا حیران ہوتا ہوں کہ آج کیا ہورہا ہے کہ پورا مدینہ منورہ سجایا جارہا ہے۔

اتنے میں دیکھا کہ قبلہ لاثانی سرکار جہاز سے اتر کر تشریف لائے۔ بہت سے لوگوں نے آپ کا استقبال کیا۔ اس کے بعد آپ بڑی سی خوبصورت کار میں بیٹھ کر تشریف لے گئے اور لوگ کہہ رہے ہیں وہ ہستی تشریف لے آئی ہے جن کے استقبال کیلئے مدینہ منورہ کو سجایا گیا ہے۔ میں بہت خوش ہوتا ہوں کہ یہ سب تیاریاں تو میرے قبلہ لاثانی سرکار کی وجہ سے ہورہی تھیں۔

O۔ نذر حسین صاحب (منصورہ آباد فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ اللہ رسول ﷺ نے مرشد پاک کے صدقے بڑا کرم فرمایا مجھے آستانہ عالیہ کی

عظمت دکھائی گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ قبلہ حضور لاثانی سرکار کے حجرہ مبارک کے اوپر روضۂ رسول بنا ہوا ہے۔ فرشتے سبز گنبد کو سجا رہے ہیں میں عرض کرتا ہوں کہ یہ آپ کس لئے کر رہے ہیں ارشاد ہوا کہ جشن عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل آرہی ہے اس لئے ہم یہ سجا رہے ہیں (کچھ دنوں بعد عید میلادالنبی کی محفل تھی) ۔

O۔ غلام مصطفٰے (راجہ چوک، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کچھ لوگ جمع ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ یہ سن کر میں بھی شوق دید میں ان لوگوں کے ساتھ چل پڑتا ہوں جب وہاں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے آقا لاثانی سرکار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استقبال کیلئے پہلے ہی وہاں موجود ہیں نبی کریم کی تشریف آوری پر میرے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدمبوسی کرتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے آقا کو اٹھا کر سینے سے لگاتے ہیں اور فرماتے ہیں

"تمہیں مبارک ہو کہ ہم نے تمہارے سلسلہ میں اولیاء کاملین پیدا کر دیئے ہیں"۔

O۔ محمد سہیل اقبال (جھنگ روڈ، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے روحانی طور پر اپنے پیرومرشد سے عرض کی سرکار! مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا بہت شوق ہے کرم کریں دوسری رات جب میں سو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے پیرومرشد اور چند بھائی سامنے سے تشریف لا رہے ہیں جب میں آپ کے قریب پہنچا تو حضور قبلہ لاثانی سرکار نے میرے کان میں فرمایا تمہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا بہت شوق ہے آؤ

تمہیں حضور سرکار عالمین سید الانبیاء نبی کریم ﷺ کی زیارت کروا کر لاتے ہیں۔ میں بہت خوش ہوا کہ میرے آقا نے کتنی جلدی میرے دل کی خواہش جان لی اور کرم فرما دیا۔ اس کے بعد میرے قبلہ لاثانی سرکار اور پیر بھائی ذکر کرتے ہوئے چلنے لگے اور ایک مکان کے پاس ٹھہر گئے ہم نے دیکھا کہ مکان کی چھت پر نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہیں۔ آپ ﷺ نے کرم فرمایا اور فرمایا کہ تم سب اوپر آجاؤ۔ میں بہت خوش ہوتا ہوں کہ میرے آقا کے ساتھ ہونے کی وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں بھی اپنے پاس بلایا۔ چنانچہ ہم اوپر چلے گئے جب ہم اوپر پہنچے تو حضور نبی کریم ﷺ میرے آقا سے گلے ملے۔ جب سرکار اپنے جوتے مبارک اتار کر ایک طرف تشریف فرما ہو گئے تو ہمارے ایک پیر بھائی نے انہیں چوما اور ایک طرف رکھ دیا آپ ﷺ یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اس کے اس عمل کو بہت پسند فرمایا۔ میں نے جب یہ دیکھا تو جوتے مبارک والی جگہ کی خاک کو اٹھا کر چوما اور اپنے منہ پر لگایا آپ ﷺ یہ دیکھ کر اور بھی زیادہ خوش ہوئے اور فرمایا کہ مرید کو پیر سے ایسی ہی محبت کرنی چاہیئے۔ اس کے بعد ہم نے حضور نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی۔

O۔ عبدالعزیز صاحب (پرانا خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑی جگہ ہے اور وہاں لاتعداد کرسیاں بچھی ہوئی ہیں اور سٹیج پر تین عدد مسندیں بچھی ہوئی ہیں کرسیوں پر بزرگ تشریف فرما ہیں اتنے میں میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ، حضرت پیر سید ولی محمد شاہ صاحب المعروف چادر والی سرکار اور میرے پیرومرشد لاثانی سرکار تشریف لے آتے ہیں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے حاضرین محفل کو مخاطب کر کے ارشاد

فرمایا

''لاثانی سرکار سخی سلطان ہیں''۔

اس کے ساتھ ہی آپ نے میرے قبلہ کی شان میں نعرہ لگوایا۔ سب نے نعرہ کا جواب دیا۔

O۔ محمد یامین صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ ابھی مجھے بیعت ہوئے کچھ ہی عرصہ ہوا تھا کہ نبی کریم ﷺ نے اس گنہگار کو اپنی زیارت بابرکت سے نوازا اور فرمایا

''تمہارے پیرو مرشد لاثانی سرکار فرشتوں میں بھی مقبول ہیں'' یہ مجھے اپنے پیرو مرشد کی شان بتائی پھر اس کے بعد آپ کی بے حد کرم نوازیاں ہوئیں اور میرے آقا تیزی سے روحانی مدارج طے کراتے گئے اور ایک رات حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ ﷺ حالت جلالت میں مجھ سے فرماتے ہیں

''ہم تجھے طریقت نہ سکھائیں تو سمجھتا ہی نہیں''۔

میں خاموش کھڑا کانپتا رہا پھر آپ نے فرمایا

''اب تم جب بھی اپنے پیرو مرشد کے آستانہ عالیہ پر حاضری دو تو تمہارے پیروں میں جوتی نہ ہو۔ ننگے پیر حاضری دیا کرو، لاثانی سرکار کا آستانہ ہمارا ہی آستانہ ہے۔''

اس کے بعد میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ وقتاً فوقتاً اپنی زیارت بابرکت سے نوازتے رہتے۔ ایک مرتبہ تاجدار عرب و عجم حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور آپ نے فرمایا ''لاثانی سرکار ہمارے محبوب نظر ہیں اور تم پر جو اتنا کرم ہو رہا ہے یہ صرف تمہارے پیرو مرشد کی وجہ سے ہے

ہم بھی اسی وجہ سے نواز رہے ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے ہیں اور اپنا دایاں ہاتھ مبارک بلند کر کے فرماتے ہیں۔ "ہم نے لاثانی سرکار کی شان بلند کی ہے۔"

ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ پہاڑوں پر تشریف فرما ہیں اور کچھ درویش بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ ہمیں نصیحت فرماتے ہیں۔ "فقیر اکمل کی صحبت میں بیٹھو۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔ "فقیر اکمل کی زیارت کر لو۔" اس کے ساتھ ہی لاثانی سرکار تشریف لے آتے ہیں۔ آپ ﷺ ان کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں ان کی زیارت کر لو۔

غزالہ ہما (رضا آباد، فیصل آباد) 97-05-15 رات بعد نماز عشاء جب پیرو مرشد کے ارشاد فرمائے ہوئے طریقے سے مراقبہ کیا تو پیرو مرشد کے وسیلہ پاک سے کیا دیکھتی ہوں کہ سٹیج پر حضور پرنور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ صحابہ کرام ؓ، خلفائے راشدین ؓ اور اولیا کرام تشریف فرما ہیں۔ رنگ و نور کی بارش ہو رہی ہے۔ میں نے دیکھا کہ تمام بزرگان دین حضور ﷺ کو مبارک باد پیش کر رہے ہیں اور عرض کرتے ہیں۔ "حضور ﷺ آپ کو مبارک ہو کہ اللہ رب العزت نے اپنے بندہ خاص اور آپ کے محبوب امتی پر خاص کرم فرمایا ہے۔" تو ان کی یہ بات سن کر میرے والیل زلفوں والے مدنی آقا ﷺ نے فرمایا۔ "ہم نے لاثانی سرکار کو لاثانی نام دیا ہے۔ کیونکہ ان کا کوئی ثانی نہیں۔" سبحان اللہ

سروری بی بی زوجہ محمد صادق (تحصیل ڈسکہ، ضلع سیالکوٹ) بیان کرتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا ایک کھلا میدان ہے اور وہاں تخت پر حضور نبی کریم ﷺ تشریف فرما ہیں۔ آپ ﷺ کے قریب ہی صحابہ کرام ؓ پنجتن پاک ؑ، حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب ؒ اور سیدنا چادر والی سرکار ؒ بھی موجود ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "لاثانی سرکار کا در ہمارا ہی در ہے۔ اسے کبھی نہ چھوڑنا۔ لاثانی سرکار ہمارا بیٹا ہے۔" یہ فرماتے ہوئے آپ پر جوش ہو گئے اور پھر اسی کیفیت میں میرے قبلہ لاثانی سرکار کے نعرے لگوائے۔

خورشید عالم صاحب (غازی آباد، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میں نے

خواب میں دیکھا کہ محفل ہو رہی ہے۔ میرے قبلہ حضور لاثانی سرکار بھی محفل میں تشریف فرما ہیں۔ اتنے میں دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے۔ میرے آقا قبلہ لاثانی سرکار جلدی سے اٹھ کر نبی کریم ﷺ کی قدم بوسی کرتے ہیں۔ آپ ﷺ بہت خوش ہوتے ہیں اور بہت محبت سے میرے آقا لاثانی سرکار کے سر اقدس پر اپنا دست شفقت رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ "بابو جی اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت نوازا ہے اور آپ اللہ رب العزت کے محبوب ہیں۔" سبحان اللہ

چوہدری محمد شفیع ولد محمد حسین (فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ خواب میں دیکھا حضور نبی کریم ﷺ جلوہ افروز ہیں اور ساتھ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ اور قبلہ لاثانی سرکار تشریف فرما ہیں۔ میں نے دیکھا میرے قبلہ لاثانی سرکار نے ہاتھ میں رجسٹر پکڑا ہوا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "لاثانی سرکار کا فیصلہ ہمارا ہی فیصلہ ہے۔ ہمیں ان کا ہر فیصلہ منظور ہے اور جس کی یہ منظوری کر دیں ہمیں بھی منظور ہوتا ہے اور جس کو یہ نامنظور کر دیں وہ ہمیں بھی قبول نہیں۔"

بے شک میرے آقا ﷺ نے حق فرمایا۔ جو بھی آپ کا امتی آپ کی پیروی کرتا ہے تو آپ ﷺ اسے پسند فرمانے لگتے ہیں اور جب کوئی پیروی کے ساتھ آپ ﷺ کے ذات میں فنا ہو جاتا ہے تو آپ ﷺ اسے اپنا محبوب بنا لیتے ہیں اور اس کے ہر عمل کو اپنا عمل قرار دیتے ہیں۔

محمد عمران صاحب (چھوٹا مانوالہ اسی مربع میل' فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میں گھر میں بیٹھا اللہ کا ذکر کر رہا تھا کہ مجھ پر یکدم نیند کا غلبہ ہوا اور میں جا کر لیٹ گیا۔ خواب میں دیکھا کہ میرے پیرو مرشد قبلہ لاثانی سرکار میرے غریب خانہ پر تشریف لائے آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پرواز کرتے ہوئے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ مسجد نبوی میں دیکھا کہ خلفائے راشدینؓ تشریف فرما ہیں اور بہت سے اولیائے کرامؒ بھی تشریف فرما ہیں۔ اتنے میں حضور پر نور سرکار کل عالم ﷺ تشریف لاتے ہیں۔ میں آپ ﷺ کی قدم بوسی کرنے لگتا ہوں۔ تو آپ ﷺ مجھے پیچھے ہٹا دیتے ہیں کہ تم بہت گناہ گار ہو۔

میں یہ سن کر رونے لگتا ہوں۔ میرے لجپال قبلہ لاثانی سرکار میری یہ حالت

دیکھ کر حضور نبی کریم ﷺ سے میرے لئے عرض کرتے ہیں سرکار یہ جیسا بھی ہے اب میرا مرید ہے۔ آپ ﷺ رؤف و رحیم ہیں آپ ﷺ اس پر کرم فرما کر اسے معاف فرما دیں۔ شہنشاہ درگزر حضور نبی کریم ﷺ میرے پیرومرشد قبلہ لاثانی سرکار کی عرض سن کر مسکرائے اور آپ ﷺ نے مجھ گنہگار پر کرم فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ "لو جی چوم لو قدم۔"

بخشش کا پروانہ ملتے ہی میں دیوانہ وار قدم مبارک میں گر گیا اور جی بھر کر اپنے آقا ﷺ کی قدم بوسی کی۔ آپ ﷺ میرے آقا لاثانی سرکار کی جانب اس انداز سے دیکھنے لگے گویا فرما رہے ہیں کہ تمہاری فریاد تو ہم ضرور پوری کرتے ہیں۔ یہ سب میرے آقا کی نسبتوں کا کمال ہے کہ مجھ جیسے گناہگار کو نہ صرف بارگاہ رسالت ﷺ سے معافی دلوائی بلکہ حضور نبی کریم ﷺ نے کرم فرماتے ہوئے اپنی قدم بوسی کا شرف بھی عطا فرمایا۔

خلفائے راشدینؓ اور اہل بیتؑ کی جناب میں مقبولیت

محمد یامین صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے میرے مرشد کے صدقے خاص کرم فرمایا۔ خواب میں حضور نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدینؓ اور اہل بیت نے اپنی زیارت بابرکت سے نوازا۔ میں نے دیکھا کہ خلفائے راشدینؓ تشریف فرما ہیں اور آپ سب نے فردا" فردا" فرمایا۔ "لاثانی سرکار ہمارے محبوب ہیں۔ کیونکہ لاثانی سرکار حضور نبی کریم ﷺ کے محبوب ہیں اور ہم ان سے محبت کرتے ہیں جنہیں ہمارے آقا حضور نبی کریم ﷺ محبوب رکھتے ہیں۔"

اتنے میں حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ بھی تشریف لے آتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ لاثانی سرکار ہمیں بھی محبوب ہیں۔

فوراً ہی میرے قبلہ و کعبہ نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی تشریف لے آتے ہیں اور آپ نے صحابہ کرامؓ کے فرمان کی تصدیق کی اور فرمایا
''ہم لاثانی سرکار کو بہت محبوب رکھتے ہیں''۔

میں اپنے آقا کی بارگاہ رسالت میں اس قدر محبوبیت دیکھ کر حیران رہ جاتا ہوں اور خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں۔ بیعت ہونے کے کچھ دنوں بعد ایک رات میری دادی جان کو حضرت عائشہؓ کی زیارت پاک ہوئی۔ انہوں نے دیکھا کہ حضرت عائشہؓ تشریف فرما ہیں آپ کے پاس حضرت لاثانی سرکار بھی موجود ہیں حضرت عائشہؓ نے میری دادی جان سے فرمایا ''لاثانی سرکار کی محفلوں میں جایا کرو اور لنگر میں حصہ بھی ملایا کرو''۔ کچھ عرصہ بعد پھر صحابہ کرامؓ (خلفائے راشدین) کی زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا
''طریقت کے چار اہم ستون ہیں۔ صداقت، شجاعت، سخاوت اور دستگیری اور یہ چاروں صفات تمہارے پیرو مرشد لاثانی سرکار میں موجود ہیں''۔
اس کے چند دنوں بعد حضرت امام حسینؓ نے عالم رویاء میں فرمایا
''ہم نے لاثانی سرکار کو ابوالفیض بنا دیا ہے۔ نیز فرمایا کہ ابوالفیض کا مطلب ہے فیض دینے والوں کے باپ اور قیامت تک آپ کے در سے دنیا فیضیاب ہوگی''۔ (آپکے فرماتے ہی ایک تختی میرے سامنے آئی جس پر یہ تحریر تھا ''لاثانی سرکار ابوالفیض ہیں'')

O۔ منظور احمد صاحب (شاہدرہ لاہور) بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے خاص کرم فرماتے ہوئے اپنی زیارت بابرکت سے نوازا۔ میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی محفل ہے اس محفل میں ہمارے سردار سیدنا صدیق اکبرؓ جلوہ افروز ہیں۔ محفل میں سے ایک آدمی آپؓ سے عرض گذار ہوا۔

حضور حاجیؒ مسعود احمد المعروف لاثانی سرکار کے بارے میں کچھ بتائیں۔
یہ سننا تھا کہ آپ پر یکدم محبت کی کیفیت طاری ہو گئی اور اسی کیفیت میں آپ نے ارشاد فرمایا "ان کے بارے میں تم کیا پوچھتے ہو وہ تو لاثانی سرکار ہیں، ان کا فیض بھی لاثانی ہے"۔

اسی طرح آپؓ کچھ دیر تک لاثانی سرکار کے متعلق بیان فرماتے رہے۔
اسی شخص نے دوبارہ پھر عرض کی حضور! یہ جو محفل پاک لاثانی ہوتی ہیں ان کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں تو آپؓ نے ارشاد فرمایا

"جس طرح ان کا فیض لاثانی ہے۔ اسی طرح ان کی محفلیں بھی لاثانی ہیں۔ ان کی محفلوں کا رنگ بھی لاثانی ہے۔ آپ نے یہ الفاظ تین چار مرتبہ دہرائے"۔

O۔ محمد اشرف صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے قبلہ حضور لاثانی سرکار کی سخاوت کے بارے میں خواب میں ارشاد فرمایا

"لاثانی سرکار سخی سلطان ہیں"۔

O۔ وسیم صاحب (فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ لاثانی سرکار کے بارے میں ایسی ہی بشارت حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے مجھے بھی دی ایک رات ہمارے سردار حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا

"لاثانی سرکار سخی سلطان ہیں"

وسیم صاحب کا یہ خواب اشرف صاحب کے خواب کی تصدیق بھی کرتا ہے۔
O۔ تصور حسین ولد مشتاق (پیپلز کالونی فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ

حضرت علیؓ نے کرم فرمایا اور اس گنہگار کو پیرو مرشد کی عظمت کے بارے میں مشاہدہ کرایا کہ حضرت علی المرتضیٰؓ شیر پر تشریف فرما ہیں اور فرمایا

"ہم نے تمہیں جس جگہ پہنچانا تھا پہنچا دیا۔ تم لاثانی سرکار کی ہر محفل میں حاضری دیا کرو۔ تم ان کی شان نہیں جانتے، تم جو کچھ چاہتے ہو وہ لاثانی سرکار کے در سے ہی ملے گا"۔

O۔ ندیم شہزاد (ریل بازار۔ فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت علی شیر خدا اور لاثانی سرکار کہیں محفل میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ نے فرمایا "لاثانی سرکار ہمارے خلیفہ ہیں۔ اس کے بعد آپؓ نے اپنی دو منہ والی تلوار اور جبہ مبارک لاثانی سرکار کو عطا فرمایا"۔

O۔ یامین صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ بیعت ہونے کے بعد خواب آیا حضرت علی المرتضیٰؓ کی زیارت پاک ہوئی۔ آپ کسی جگہ تشریف فرما ہیں کچھ لوگ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہیں۔ آپ مجھے دیکھ کر فرماتے ہیں۔

"لاثانی سرکار ہمارے محبوب ہیں۔ ان کا در ہمارا در ہے"۔ اور اب یہاں مضبوط ہو کر لگے رہو۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

O۔ عابدہ صاحبہ (خانیوال) بیان کرتی ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ کثیر تعداد میں لوگ جمع ہیں آواز آتی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ سب لوگ آپ کی زیارت کیلئے قطار بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ اتنے میں راحت العاشقین حضور نبی کریم ﷺ تشریف لے آتے ہیں۔ آپ کے ساتھ ہمارے سلسلہ کے سردار حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ بھی ہوتے ہیں۔ آپؓ میرے قریب آ کر فرماتے ہیں

"جن خزانوں سے میرے آقا حضور نبی کریم ﷺ تقسیم کرتے ہیں انہی میں سے لاثانی سرکار تقسیم کر رہے ہیں"۔

عابدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ یہ خواب مجھے اس وقت آیا جب حاسدین و مخالفین کی باتیں سن سن کر میرے دل میں بھی وسواس پیدا ہوئے۔ تب میں نے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی یا اللہ! میرے قبلہ لاثانی سرکار جن کے در اقدس پر ہم نے بیعت کی ہے ان کے حق اور سچ ہونے کے بارے میں بشارت فرما اور جب یہ خواب آیا تو بہت نادم ہوئی کہ خوامخواہ مخالفوں کی باتوں میں آ کر اپنا عقیدہ کمزور کیا۔

O۔ سلمان صاحب (غلام رسول نگر۔ فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت علیؓ ایک بہت بڑے شیر پر سوار ہیں اور آستانہ شریف پر تشریف لاتے ہیں۔ آپ کے ہمراہ بہت سے چھوٹے شیر بھی ہوتے ہیں۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت قبلہ لاثانی سرکار اندر سے تشریف لائے اور حضرت علیؓ سرکار جی سے فرماتے ہیں یہ شیر آپ کے لئے ہیں اس پر بیٹھ جائیں۔ سرکار اس شیر پر سوار ہو جاتے ہیں۔ اس وقت اس شیر نے آواز نکالی۔ سب شیروں کو اشارہ کیا تو سب شیر سرکار جی کے آگے جھک گئے۔

O۔ ریحان اظہر (مظفر کالونی، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ اپنے قبلہ حضرت لاثانی سرکار کے کرم سے میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑی محفل ہو رہی ہے اور میرے قبلہ لاثانی سرکار تشریف لائے اور سٹیج پر جلوہ افروز ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ تشریف لائے آپ کے دست مبارک میں ایک بہت خوبصورت تاج ہے آپ نے وہ

تاج میرے قبلہ حضرت لاثانی سرکار کے سر مبارک پر رکھا اور باآواز بلند محفل میں یہ اعلان فرمایا "ہم نے اپنے سلسلہ میں لاثانی سرکار کو لاثانی کرم سے نوازا ہے"۔ میں اپنے آقا کی اس قدر شان دیکھ کر بہت حیران ہوتا ہوں اور خوشی خوشی گھر کی طرف چل پڑتا ہوں راستے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر سلسلہ قادریہ کے بزرگ تشریف فرما ہوتے ہیں اور محفل ہو رہی ہے اور میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ یہاں بھی محفل میں میرے قبلہ لاثانی سرکار تشریف فرما ہیں۔ ابھی محفل پاک کا آغاز ہونے والا تھا کہ حضرت علی المرتضیٰ تشریف لائے اور آپ کے ہاتھ مبارک میں بھی ایک بہت ہی خوبصورت تاج ہے آپؓ نے کرم فرمایا اور وہ تاج میرے آقا کے سر مبارک پر رکھتے ہوئے اعلان فرمایا۔ "ہم نے بھی لاثانی سرکار کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں بے حساب نوازا ہے"۔

O۔ خورشید صاحبہ (منصور آباد، فیصل آباد) بیان کرتی ہیں کہ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ اور چادر والی سرکار نے خواب میں ارشاد فرمایا

"یہ ہمارا محبوب کوئی معمولی شے نہیں"۔

اولیاء کرام کی نظر میں

O۔ محمد اشرف صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے جھنڈا عطا فرمایا اور اسے پہاڑ کی چوٹی پر لگانے کا حکم فرمایا تو اس کے تقریباً پندرہ دن بعد حضرت پیران پیر سید عبدالقادر جیلانی بغدادی نے بذریعہ خواب اپنی زیارت کا شرف بخشا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑی محفل ہے اس میں حضرت غوث الاعظم تشریف فرما ہیں۔ آپ نے فرمایا

"ہم لاثانی سرکار کی شان اس جھنڈے کی طرح اونچی دیکھنا چاہتے ہیں جو

ہمارے آقا حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں عنایت فرمایا تھا۔

O۔ محمد یامین (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ میں نے عالم رویاء میں اپنے پیرومرشد کی شان کا یوں مشاہدہ کیا کہ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ اور حضرت دستگیر اعظم، عبدالقادر جیلانی تشریف لائے اور باری باری میرے آقا حضرت لاثانی سرکار کی تاج پوشی کی۔

O۔ عامر حمید (شاہدرہ ٹاؤن لاہور) بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت ہی نورانی بزرگ ہستی ہمارے گھر تشریف لائیں۔ ان کے تشریف لاتے ہی کمرے میں چاروں طرف خوشبو سی بکھر گئی۔ میں حیران ہوتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ یہ کون بزرگ ہیں۔ ان بزرگ نے میرے دل میں پیدا ہونے والی سوچ کو پڑھ لیا اور ارشاد فرمایا

"ہم حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی ہیں اور تمہیں یہ بتانے کیلئے آئے ہیں کہ جس در سے تمہاری نسبت ہے وہ ہمارا در ہے، وہ سچ اور حق در ہے اسے چھوڑنا نہیں"۔

اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل جاتی ہے اور میں بہت خوش ہوتا ہوں گھر والوں کو بتاتا ہوں کہ آج تو میرے آقا کی شان کی گواہی خود ولیوں کے سردار حضرت پیران پیر غوث الاعظم دے کر گئے ہیں۔

O۔ عبدالقدیر صاحب (کالونی نمبر ۳۔ خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ بابا فریدالدین گنج شکر کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا ہم نے لاثانی سرکار کو بہت سے اختیارات سے نوازا ہے اور وہ آج کے دور کے شہنشاہ ہیں۔

O۔ محمد اعظم وحید نقشبندی (منصور آباد فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ حضرت داتا صاحب نے اپنی زیارت سے نوازا اور فرمایا "جہاں ہم ہیں وہاں

لاثانی سرکار بھی ہوتے ہیں اور جہاں لاثانی سرکار ہیں وہاں ہم بھی ہوتے ہیں" اور ایک مرتبہ فرمایا "تمہارے داتا لاثانی سرکار ہیں"۔

O۔ گلزار صاحب (لاہور) بیان کرتے ہیں کہ میں داتا صاحب کے دربار پر گیا وہاں میں نے مشاہدہ کیا کہ میرے پیچھے کوئی آدمی کھڑا ہے اور داتا صاحب اس سے فرمار ہے ہیں ابھی تیری تسلی نہیں ہوئی تجھے کہا نہیں کہ "آج کا جو تمغہ ہے لاثانی سرکار کے پاس ہے"۔

O۔ جاوید صاحب (شاہدرہ لاہور) بیان کرتے ہیں کہ میرے پیرومرشد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت امام بری سرکار کی زیارت بابرکت سے نوازا۔ آپ بہت سے لوگوں کے درمیان تشریف فرما ہیں اور مختلف اولیاء کرام کی شان کے بارے میں بیان فرمار ہے ہیں۔ میں نے موقع غنیمت جانا اور آگے بڑھ کر عرض کی حضور! "میرے پیرومرشد لاثانی سرکار۔۔۔" میں نے ابھی صرف اتنے ہی الفاظ زبان سے ادا کئے تھے کہ آپ سرکار نے فوراً ہی فرمایا

"سبحان اللہ، سبحان اللہ، ماشاءاللہ لاثانی سرکار کی تو کیا ہی بات ہے بہت اونچے بزرگ ہیں وہ بڑی ہستی ہیں"۔

O۔ عبدالقیوم صاحب (خادم آستانہ عالیہ فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ بیعت ہونے کے بعد حضرت بوعلی قلندر نے اس غلام کو اپنی زیارت سے نوازا اور فرمایا

"تمہیں مبارک ہو کہ تم لاثانی سرکار کی غلامی میں آچکے ہو پھر فرمایا کہ لاثانی سرکار بہت سخی ہیں"۔ چاروں طرف میرے لوگ ہی لوگ ہیں اور وہ بھی مجھے مبارکباد دے رہے ہیں۔

"بابوجی سب کو بتاؤ جی کہ کل رات تم نے اپنے پیرومرشد کے بارے

میں کیا دیکھا'' میں بہت حیران ہوتا ہوں کہ میرے آقا چادر والی سرکار قبلہ حضور لاثانی سرکار سے کتنی محبت کرتے ہیں۔

O۔ محمد ناصر صاحب (بٹالہ کالونی، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ عالم رویاء میں میں نے دیکھا کہ میں کسی جگہ کھڑا ہوں اور اپنے آقا کے لطف و کرم کے بارے میں سوچ رہا ہوتا ہوں کہ اتنے میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری تشریف لاتے ہیں اور آپ نے ارشاد فرمایا ''تیری سرکار دیاں شاناں نرالیاں نے ایناں نوں کوئی نہیں سمجھ سکدا''

میں فوراً کہتا ہوں بے شک، بے شک۔ میرے آقا کی شان کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔

O۔ محمد معصوم صاحب (علامہ اقبال ٹاؤن، لاہور) بیان کرتے ہیں۔ خواب میں حضرت بابا فرید گنج شکر کی زیارت ہوئی۔ بہت سے لوگ آپ کے دربار پر حاضر ہیں اور پکار پکار کر عرض کرتے ہیں بابا جی ہماری دستگیری کریں ہم پر کرم کریں ہمیں اپنے فیض سے نوازیں لیکن بابا صاحب خاموش تشریف فرما ہیں اتنے میں میں دونوں ہاتھ اٹھا کر عرض کرتا ہوں کہ بابا جی گدائے اولیاء آپ کے دربار پر حاضر ہے اور کرم کا خواستگار ہے لاثانی سرکار سے نسبت ہے۔ میرا اتنا عرض کرنا تھا کہ بابا جی کا خدمت گذار باآواز بلند کہتا ہے۔

''مبارک ہو، مبارک ہو بابا جی نے سب کو اپنے کرم سے نواز دیا ہے''۔ صبح جب میری آنکھ کھلی تو مجھے رات کا خواب یاد کر کے بہت خوشی ہوئی کہ میرے قبلہ کی بارگاہ اولیاء میں اتنی مقبولیت ہے۔

O۔ عارفہ افضل صاحبہ (نثار کالونی۔ فیصل آباد) بیان کرتی ہیں کہ ایک

مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ تشریف لائے اور مجھ سے کہنے لگے کیا تم لاثانی سرکار کی مرید ہو۔ میں نے عرض کی جی ہاں تب وہ بزرگ مجھے آسمانوں پر لے گئے اور فرمایا وہ تمارے مرشد کا آستانہ ہے۔ میں نے دیکھا کہ آستانہ عالیہ ستاروں کی مانند چمک رہا ہے۔

میں نے جب پیرومرشد کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا خواب عرض کیا اور حیرت سے پوچھا سرکار آسمانوں پر گھر ہونے کا کیا مطلب ہے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا

''درویش کا ایک گھر (آشیانہ) زمین پر ہوتا ہے اور ایک آسمانوں پر اور اسی طرح درویش کا ایک نام زمین پر ہوتا ہے اور ایک نام آسمانوں پر اور بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتوں اور بزرگان دین کے ہاں یعنی روحانی دنیا میں وہ اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔

اسی طرح ایک رات پیرومرشد کی کرم نوازی سے حضرت داتا صاحب نے اپنی زیارت پاک سے نوازا اور فرمایا

''جس در پر تم لگے ہو پکے ہو کر لگے رہنا یہ در بالکل حق ہے''۔

O۔ محمد اصغر صاحب (فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ بذریعہ خواب ایک بزرگ نے خوشخبری سنائی اور فرمایا کہ ''تمہارے پیرومرشد ابوالقاسم ہیں''۔

O۔ محمد یامین صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت داتا صاحب کے دربار پر حاضری دی۔ مراقبہ کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا

''تم اپنے پیرومرشد لاثانی سرکار کے پاس جاؤ۔ تمہیں سب کچھ وہیں سے ملے گا''۔

O۔ سمیرا رفاقت (قائد آباد۔ ضلع خوشاب) بیان کرتی ہیں کہ راہ طریقت میں سالک کیلئے مرشد کی تقلید انتہائی ضروری ہے اور سالک کا امام اس کا مرشد ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے

"قیامت کے روز ہم ہر گروہ کو اس کے امام کی طرف سے بلائیں گے"۔ (بنی اسرائیل-۷۱)

ایک مرتبہ عالم رویاء میں ایک مجلس پاک دیکھی جس میں عام لوگوں کے علاوہ اہل سلسلہ، علماء کرام اور اولیاء کرام بھی تشریف فرما ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور قبلہ لاثانی سرکار بھی اس محفل پاک میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت امام ابوحنیفہ نے لاثانی سرکار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تمام اہل سلسلہ سے مخاطب ہو کر فرمایا

"تمہارے امام یہ (لاثانی سرکار) ہیں"۔

O۔ محمد وسیم صاحب (علامہ اقبال کالونی، فیصل آباد) کہتے ہیں کہ خواب میں حضرت داتا صاحب کی زیارت ہوئی آپ نے پیر ومرشد لاثانی سرکار کے آستانہ کے بارے میں ارشاد فرمایا "یہ ہمارا ہی دربار ہے، کوئی ہمارا فیض لینا چاہتا ہو تو لاثانی سرکار کے در سے بھی فیض لے سکتا ہے"۔

O۔ راشد صاحب (نثار کالونی، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۹۳ء کا واقعہ ہے کہ باذن الہیٰ مرشد پاک لاثانی سرکار مری تشریف لے کر گئے۔ یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ دوران سفر ہم گنہگاروں (راشد صاحب، رانا طاہر صاحب) کو آپ کی رفاقت نصیب ہوئی۔ وہاں پر ہم نیو مری میں حضرت بابا لال حسین شاہ قلندری سوراسی بیابانی رحمتہ اللہ علیہ کے دربار اقدس پر تشریف لے گئے جب ہم وہاں پہنچے تو آپ نے بذریعہ کشف ہمیں بتایا کہ یہ درویش

حقیقت کے شہنشاہ ہیں۔ آپ نے فرمایا یا حضرت (لال حسین شاہ صاحب) اپنے کسی خاص مرید سے ہماری ملاقات کروائیں۔ سرکار نے مزار شریف پر چادر چڑھائی اور نذرانہ بھی دیا۔ اس کے بعد حضرت قبلہ لاثانی سرکار نے قبر مبارک کے پاس بیٹھ کر مراقبہ کیا جب ہم مزار مبارک سے باہر نکلے تو دیکھا کہ ایک انتہائی بزرگ آدمی بڑی مشکل سے پہاڑی پر چڑھتے ہوئے مزار کی طرف آ رہے ہیں اور سرکار جی کو آوازیں دے رہے ہیں (مزار اقدس پہاڑ پر بنا ہوا ہے) جب وہ بزرگ ہمارے قریب آگئے تو ہم نے دیکھا کہ وہ بہت خوش تھے اور سرکار سے عرض کی حضور آپ یہاں تشریف رکھیں میں ابھی چائے کا لنگر لے کر آتا ہوں۔ انہوں نے عرض کی کہ سرکار آپ حضرت لال حسین شاہ صاحب کے مہمان ہیں۔ میں بہت خوش اور حیران ہوں کہ جب سے میرے مرشد پاک نے پردہ فرمایا آج پہلا موقع ہے کہ میں نے اپنے مرشد پاک کی آواز مبارک سنی۔ انہوں نے فرمایا کہ "بیٹا فیصل آباد سے جو بزرگ آئے ہیں انہیں روکو اور ان کی خدمت کرو"۔

انہوں نے ہمیں کہا کہ میں ٹھیک طرح چل نہیں سکتا لیکن خوشی کی وجہ سے بھاگا ہوا آیا کہ آج ضرور کوئی بڑی ہستی تشریف لائی ہیں جن کی خدمت کا مجھے میرے پیرو مرشد نے حکم فرمایا۔

O۔ ظہور صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ ہمارے گاؤں میں سید نواز شاہ صاحب رہتے تھے۔ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ سید صاحب تشریف لائے میرا ماتھا چوما اور فرمایا سبحان اللہ، ہمیں ہمارے مرشد کی طرف سے حکم ملا کہ لاثانی سرکار کے غلام سے مل کر آؤ۔

O۔ یامین صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے

خواب دیکھا کہ میں کسی راستے پر چلا جا رہا ہوں۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ میرے پیچھے کوئی آ رہا ہے۔ میں بھاگنا شروع کر دیتا ہوں۔ پیچھے سے آواز آتی ہے رک جاؤ، میں رک جاتا ہوں تو ایک بزرگ تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں ہم معین الدین چشتی اجمیری ہیں۔ میں فوراً ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جاتا ہوں۔ خواجہ صاحب مجھ سے فرماتے ہیں ''ہم تو تمہیں نوازنے آئے تھے کہ تم لاثانی سرکار کے غلام ہو''۔ میں بہت خوش ہوتا ہوں کہ آج اپنے قبلہ لاثانی سرکار کے وسیلہ سے خواجہ صاحب نے مجھے اپنی زیارت پاک سے نوازا اور میرے مرشد پاک کی شان سے بھی آگاہ فرمایا۔

O۔ محمد اشتیاق صاحب (خانیوال) بیان کرتے یں کہ ہمارے گھر کے قریب پاکپتن سے ایک بزرگ تشریف لائے تھے۔ انہوں نے بیس سال سے بابا فرید کے آستانہ عالیہ پر ڈیرہ ڈال رکھا تھا (خدمت کرتے تھے) ایک دن میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا میں پاکپتن شریف جا رہا ہوں۔ تم مجھے اپنی چادر دے دو (ان دنوں سردیاں بہت تھیں) میں نے انہیں اپنی چادر دے دی اگلے دن مجھے خواب میں بابا فرید اور لاثانی سرکار کی زیارت ہوئی آپ (بابا فرید) نے فرمایا

''تم دو نفل شکرانے کے پڑھو''

اس کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے اور میں وضو کر کے دو نفل شکرانے کے ادا کرتا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد ہی دروازے پر دستک ہوئی میں نے دیکھا کہ وہ بزرگ میری چادر لئے دروازے پر کھڑے ہیں اور مجھ سے کہنے لگے۔ سبحان اللہ تمہارے مرشد کے صدقے آج بیس سال بعد بابا فرید نے اپنی زیارت سے نوازا اور فرمایا کہ جس سے چادر لے کر آئے ہو اس سے کہہ دو کہ ''دو نفل

شکرانے کے پڑھیں"۔ تب میں نے انہیں بتایا کہ مجھے بھی آج میرے مرشد کے صدقہ بابا فرید نے اپنی زیارت بابرکت سے نوازا اور پہلے ہی حکم فرما دیا۔

O۔ محمد یامین صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ جب سے میری اپنے آقا سے نسبت ہوئی بہت سے درویشوں سے ملاقاتیں ہوئیں اور انہوں نے میرے آقا کی شان کے بارے میں بتایا اور نصیحتیں کیں۔ یہاں صرف ایک واقعہ پیش کرتا ہوں۔

ایک مرتبہ میں فیصل آباد شریف آستانہ عالیہ پر اپنے پیرومرشد سخی سلطان حاجی مسعود احمد صاحب کی زیارت کیلئے خانیوال سے چناب ایکسپریس پر سوار ہوا۔ جس ڈبے میں میں سوار ہوا وہاں ایک مجذوب تشریف فرما تھے۔ جب میں نے ان کی زیارت کی تو ان کی پیشانی سے نور کی کرن نکلتی محسوس ہوئی اور میں سمجھ گیا کہ یہ کوئی درویش ہیں۔ انہوں نے مجھے غور سے دیکھا اور فرمایا "تم لاثانی سرکار کے مرید ہو اور اب آستانہ عالیہ پر حاضری دینے جا رہے ہو" میں نے عرض کی جی ہاں تو انہوں نے مجھ سے فرمایا تم بہت خوش قسمت ہو کہ تمہاری نسبت ایسے ولی اللہ سے ہے جو موجودہ وقت کے سردار ہیں۔ لاثانی سرکار میرے بھی آقا ہیں اور میں اکثر ان کے حضور حاضر ہوتا ہوں پھر انہوں نے مجھے نصیحت فرمائی

"میری ایک بات یاد رکھنا۔ اس در پر لگے رہنا چاہے کچھ بھی ہو جائے"۔

جب میں فیصل آباد شریف سٹیشن پر اترا تو انہوں نے مجھے سینے سے لگایا اور فرمایا تم قبلہ لاثانی سرکار سے میرا بھی سلام عرض کرنا۔

اسی طرح خانیوال میں ایک مرتبہ ایک مجذوب بزرگ کے پاس گیا اور

عرض کی کہ مجھے میرے پیرومرشد کے متعلق ارشاد فرمائیں تو انہوں نے مجھ سے کہا

تمہارے پیرومرشد کی یہ شان ہے کہ رب سے ملا دیتے ہیں اور آج جس طرح کا فیض ان کے در سے جاری ہے وہ کہیں نہیں۔ ان کے مریدوں کو تو سنبھالنا ہی نہیں آتا۔

اور میں دل ہی دل میں عرض کرتا رہا کہ یہ بزرگ کتنا درست فرما رہے ہیں۔ میں خدا تعالٰی کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ مجھے دکھایا گیا میرے آقا اولیاء کرام کی نظر میں کتنے محبوب ہیں۔

O۔ محمد افتخار (قاضی پارک لاہور) بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں دوکان پر بیٹھا تھا کہ ایک بزرگ میرے پاس آئے وہ بار بار علی شہباز قلندر" کا نعرہ لگا رہے تھے میں نے انہیں اندر دوکان میں لے جا کر بٹھایا۔ خاطر تواضع کی اور اس دوران ان سے اپنے قبلہ لاثانی سرکار کا تذکرہ کیا تو ذکر سن کر ان کی کیفیت بدل گئی اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں خود آج رات روحانی طور پر ان سے مل لوں گا پھر وہ تھوڑی دیر بعد چلے گئے۔ تقریباً چھ ماہ بعد وہ دوبارہ میری دوکان پر آئے تو میں نے انہیں فوراً پہچان لیا۔ وہ مجھے دیکھتے ہی کہنے لگے کہو

"کہو لاثانی سرکار حق ہیں، کہو لاثانی سرکار حق ہیں" وہ بار بار یہی الفاظ دہرائے جا رہا تھا۔

O۔ محمد ادریس صاحب (محلہ حیدر آباد۔ فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میں نے عالم رویاء میں حضور داتا گنج بخش علی ہجویری کی زیارت کی۔ آپ ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا۔

"لاثانی سرکار ہمارے محبوب ہیں"۔

96-12-05 شمشاد بی بی زوجہ یوسف علی (چک نمبر339' نیا لاہور) بیان کرتی ہیں کہ ایک دن اللہ تبارک و تعالیٰ کی مہربانی سے خواب میں حضرت خواجہ بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے مزار مبارک کی زیارت نصیب ہوئی۔ دربار عالیہ پر حاضری کے بعد میں بصد احترام پاؤں کی جانب ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی۔ فاتحہ شریف کا نذرانہ پیش کرنے کے بعد عرض کی حضور ہمارے لئے بھی دعا فرمائیں ابھی عرض گزار ہی ہوئی تھی کہ آپ کی قبرانور شق ہوئی۔ آپؒ باہر تشریف لائے اور فرمایا۔ "اتنا بڑا پیر تمہیں دے دیا ہے اور اب بھی ہم سے دعا کرواتی ہو۔"

آپؒ نے یہ الفاظ مبارک بڑے حیران کن انداز میں میری جانب دیکھتے ہوئے فرمائے۔ میری آنکھ کھل گئی اور خوشی سے میرے آنسو نکل آئے اور میں سوچنے لگی میرے سرکار کی شان کا اندازہ کون کر سکتا ہے جن کے بارے میں حضرت بابا فرید الدین گنج شکر صاحبؒ فرمائیں کہ تمہارے پیرو مرشد اتنی شان والے ہیں کہ رب کی بارگاہ میں ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ایسی مقبول بارگاہ ہستی کے ہوتے ہوئے تمہیں ہم سے دعا کروانے کی کیا ضرورت ہے۔

عابد محمود صاحب (کوٹ بیربل' خانیوال) اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم اور مرشد پاک کی نظر عنایت سے میں نے خواب میں دیکھا۔ ایک دربار شریف پر حاضر ہوں۔ وہاں ایک نورانی صورت ہستی موجود ہیں۔ ارد گرد عقیدت مندوں کا جھرمٹ ہے اور آپ علم و معرفت کے خزانے لٹا رہے ہیں۔ میں بھی عاجزانہ' غلامانہ سلام عرض کر کے قدموں میں بیٹھ جاتا ہوں۔ کچھ دیر بعد جب محفل برخاست ہوئی اور سب چلے گئے تو میں آخر میں رہ جاتا ہوں۔ آپ نے نہایت محبت کے ساتھ مسکراتے ہوئے مجھے اپنے قریب بلایا اور فرمایا۔ "اگر تمہارے مرشد پاک تمہیں کہیں کہ مانگ کیا مانگتا ہے تو جتنا چاہے مانگ لینا۔ وہ تو سخی ہیں ان کے در پر کوئی کمی نہیں۔" جب آنکھ کھلی تو اس وقت خوشی اور فخر کے ملے جلے جو جذبات تھے انہیں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ میرے ہونٹوں پر بس یہی الفاظ تھے۔ بے شک میرے آقا۔

میرے ورگے گدائے ہین لکھاں
اے پر سخیاں وچ بے مثال تو ایں
بریاں وچ نئیں کوئی مثال میری
فیر وی کر دا کرم کمال تو ایں

96-01-29 افتخار احمد صاحب (مہدی محلہ، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ قبلہ لاثانی سرکار حضرت سیدنا نظام الدین اولیاؒ اور حضرت امیر خسروؒ اور میرے مرشد قبلہ لاثانی سرکار کی زیارت پاک ہوئی۔ فرمایا۔ "جیسے امیر خسروؒ نے اپنے مرشد پاک کی خدمت کی تم بھی اسی طرح اپنے مرشد پاک کی خدمت کرو۔" پھر میں حضرت نظام الدین اولیاؒ کی قدم بوسی کرنے لگا تو انہوں نے ارشاد فرمایا۔ پہلے تم اپنے قبلہ لاثانی سرکار کی قدم بوسی کرو۔ پھر ہماری قدم بوسی کرنا۔

کیا کہنے میرے آقا کی شان کے۔ اولیاء عظامؒ خود تشریف لا کر اہل سلسلہ کو آداب مرشد سکھاتے ہیں۔

96-07-28 محمد شفیع ولد محمد صدیق (وارث پورہ، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میرے دل میں اولیائے کرامؒ کے لئے بہت محبت تھی اور پیر کامل کی تلاش بھی تھی ایک دن نماز کے بعد بارگاہ رب العزت میں خلوص دل سے عرض کی یااللہ مجھے ایسی جگہ بھیج ایسے در کی طرف راہنمائی فرما جو حقیقتاً تیرا دربار حق ہو۔ یقیناً" وہ وقت قبولیت کا تھا۔ کیونکہ میری دعا قبول ہوئی اور اسی رات مجھے خواب میں حضرت سیدنا داتا صاحبؒ کی زیارت ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آپؒ کے ہاتھ مبارک میں ایک انگوٹھی ہے آپ نے فرمایا۔ اس میں دیکھو۔ جب میں نے اس میں دیکھا۔ تو مجھے اس میں خانہ کعبہ کی زیارت ہوئی۔ پھر آپ نے ایک کتاب دی۔ میں نے اسے کھول کر دیکھا تو اس میں حضرت لاثانی سرکار کی تصویر مبارک تھی۔ صبح اٹھا تو دل کو تسلی ہوئی۔ لیکن میں رضائے الٰہی کو واضح طور پر سمجھ نہ سکا۔ اسی دوران حضور قبلہ لاثانی سرکار کے آستانہ عالیہ پر حاضری کا موقع ملا۔ ابھی دو مرتبہ حاضری دی تھی کہ ایک دن 96-07-27 کام کرتے کرتے اچانک میرا ذکر جاری ہو گیا اور دل اللہ اللہ

کرنے لگا۔ تقریباً" تین گھنٹے یہی کیفیت رہی۔ اس دوران مشاہدہ ہوا کہ حضرت سیدنا داتا صاحب" تشریف لائے اور ارشاد فرمایا۔ "لاثانی سرکار کے آستانہ عالیہ پر جاؤ اور ان کے دست اقدس پر بیعت ہو جاؤ۔ اب جو واضح حکم ملا تو میں بے قرار ہو گیا۔ پھر میں خدمت اقدس میں حاضر ہو کر بیعت کے شرف سے سرفراز ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس در پر ہمیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین

عامر اعجاز (امین پارک، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں۔ کہ میں محفل پاک لاثانی میں شامل ہوا۔ بعد میں چار روز حاضر نہ ہو سکا (اس سے پہلے تقریباً" میں روزانہ حاضری دیا کرتا تھا۔) کیونکہ میرے مرشد پاک قبلہ لاثانی سرکار ایران اور افغانستان کے تبلیغی دورے پر تشریف لے گئے تھے۔ جمعہ کی رات خواب میں دیکھا کہ بہت سی بزرگ ہستیاں تشریف فرما ہیں اور میرے آقا بیرون ممالک میں ہی ہیں۔ لوگ جوق در جوق آپ کی زیارت کے لئے آ رہے ہیں۔ میں چند قدم آگے جاتا ہوں تو پہاڑوں پر دو نورانی صورت بزرگ تشریف فرما ہیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ کہاں جا رہے ہیں۔ تو آپ فرماتے ہیں۔ "ہم اس جگہ کی زیارت کے لئے آئے ہیں جہاں لاثانی سرکار تشریف فرما ہوئے۔" دوسرے بزرگ نے ارشاد فرمایا۔ آپ اور آپ کے پیر بھائی آستانہ کے قریب رہتے ہیں اور آستانہ عالیہ پر حاضری نہیں دیتے۔ ہم تو اس جگہ کی زیارت کے لئے آئے ہیں جس جگہ لاثانی سرکار چند روز قیام پذیر ہوئے۔" جب میری آنکھ کھلی تو اپنی اس کوتاہی پر بہت ندامت محسوس ہوئی اور سوچنے لگا کہ یہ حقیقت ہے کہ ہم اس بات کا اندازہ نہیں کر سکتے وہ سرزمین جہاں اللہ کا محبوب چند لمحے قیام پذیر ہو جائے وہ جگہ باقی جگہ سے افضل ہو جاتی ہے اور فرشتے، اولیاء کرام" اس جگہ کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔

غلام مصطفیٰ (راجہ چوک، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت نظام الدین اولیا"، حضرت بابا گنج شکر"، حضرت خواجہ بختیار کاکی" اور سلسلہ عالیہ چشتیہ کے کچھ بڑے اولیائے کرام" تشریف فرما ہیں۔ آپ" فرماتے ہیں۔
"جب تم اپنے پیرو مرشد لاثانی سرکار کے آستانہ عالیہ پر نماز پڑھو ان سے پہلے اپنی نماز ختم کر کے بیٹھ جایا کرو۔ یہ نہ ہو کہ لاثانی سرکار نماز پڑھ کر فارغ ہو جائیں اور تم اپنا

نماز میں مشغول رہو اور لاثانی سرکار تمہارا انتظار کریں کہ تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو ذکر کرایا جائے۔ آستانہ عالیہ پر نماز پڑھنے کا طریقہ سیکھو۔ آستانہ عالیہ اور مرشد کے آداب کا خیال رکھو۔''

محمد یامین صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ حضرت بابا فرید گنج شکرؒ نے کرم فرمایا اور اپنی زیارت سے نوازا اور ارشاد فرمایا۔ ''یہ در بہت بڑا در ہے۔ یہ ایسا در ہے کہ یہاں پر بہت بڑی بڑی عطائیں ہوتی ہیں۔ اگر کوئی بزرگ کئی سو سال تک کسی اور در پر لگا رہے تب بھی اسے اتنا فیض حاصل نہیں ہو سکتا جو اس در پر ہر وقت جاری ہے۔''

ایک مرتبہ خواب میں حضرت بابا بلھے شاہؒ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ مستی کی کیفیت میں فرماتے ہیں۔ ''تیری سرکار عاشقوں کے عاشق ہیں۔'' میں فوراً عرض کرتا ہوں۔ بے شک سرکار بے شک۔ پھر آپؒ فرماتے ہیں۔ ''تیری سرکار محبوبوں کے محبوب ہیں۔'' میں عرض کرتا ہوں۔ بے شک جی بے شک۔ اس کے بعد آپؒ نے فرمایا۔ ''تیری سرکار راحت العاشقین ہیں۔ انہوں نے لاثانی عشق کیا ہے اور یہ فیض بھی عشق والا عطا کرتے ہیں۔''

اکثر و بیشتر رب العزت نے میرے آقا کی شان کے بارے میں جو کچھ دکھایا۔ اگر بیان کروں تو الفاظ نہیں ملتے۔ یہاں پر اپنا ایک اور خواب مختصراً عرض کرتا ہوں۔ جو کہ مجھے اس وقت آیا جب میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی کہ یا رب العالمین مجھے اپنے پیر و مرشد کے بارے میں کچھ دکھا۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ حضرت پیران پیر حضرت غوث الاعظمؒ اور حضرت بہاءالدین ذکریاؒ تشریف لائے اور حضرت سیدنا غوث الاعظمؒ نے فرمایا۔ ''تمہارے پیر و مرشد ہمارے محبوب ہیں۔ ہم نے اپنے سلسلہ کا رنگ لاثانی سرکار کو عطا کر رکھا ہے۔ وہ جسے چاہیں' جتنا چاہیں عطا کر دیں۔ انہیں ہماری طرف سے مکمل اختیار ہے۔''

پھر اپنے آقا کی سخاوت کا مشاہدہ کیا اور دیکھا کہ آستانہ عالیہ پر فیض حاصل کرنے والوں کی لائنیں لگی ہوئی ہیں اور میرے قبلہ لاثانی سرکار سب کو جھولیاں بھر بھر کر فیض کے خزانے تقسیم فرما رہے ہیں۔ جو بھی آ رہا ہے آپ اس کو نواز رہے

ہیں۔ کوئی بھی خالی ہاتھ نہیں جا رہا ہے۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ حضور قبلہ عالم امیر ملت ؒ اور دادا مرشد چادر والی سرکار ؒ تشریف لے آتے ہیں۔ آپ کا انداز سخاوت دیکھ کر دونوں ہستیاں بہت خوش ہوتی ہیں۔ پھر حضور سیدنا امیر ملت ؒ فرماتے ہیں۔ "دیکھو ہمارا محبوب ہمارا کام کس احسن طریقے سے نباہ رہا ہے۔"

29-12-96 ناصر لطیف صاحب (بٹالہ کالونی، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میں 29 تاریخ کو لاہور میں چند پیر بھائیوں کے ساتھ سرکار داتا گنج بخش علی ہجویری ؒ کے مزار اقدس پر حاضری کے لئے گیا۔ سلام عرض کرنے کے بعد قدم بوسی کی۔ پھر فاتحہ کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ مشاہدے میں دیکھا کہ آپ ؒ ایک نورانی تخت پر جلوہ افروز ہیں۔ آپ ؒ اس قدر نورانی حالت میں ہوتے ہیں۔ کہ میری نظریں دیدار کی تاب نہیں لا سکتیں۔ ساتھ ہی میری کیفیت بدل جاتی ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ سرکار کرم فرمائیں۔ آپ ؒ نے مسکرا کر میری جانب دیکھا اور پاؤں مبارک میری جانب پھیلا دیئے۔ میں نے قدم بوسی کی اور آپ ؒ کے پاؤں چومنے لگا۔ میری کیفیت تیز ہو گئی۔ میں عرض کرتا ہوں حضور ہمارے سلسلہ پر بھی کرم فرمائیں۔ میری بات سن کر آپ ؒ نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ "لاثانی سرکار ؒ کا سلسلہ ہمارا ہی سلسلہ ہے۔" تقریباً آدھا گھنٹہ آپ ؒ نے اس گناہگار کو اپنی زیارت بابرکت سے نوازا۔

مرشد کی نظر میں

O۔ ریحان اظہر (مظفر کالونی فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ حضور قبلہ لاثانی سرکار سے بیعت ہونے کے بعد ایک رات میں اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کر کے سویا یااللہ! میرے پیرومرشد جن کے دست حق پر میں نے بیعت کی ہے تیری بارگاہ میں وہ کتنے محبوب ہیں اس کی ایک جھلک میں بھی دیکھنا چاہتا ہوں اسی رات خواب میں اپنے دادا مرشد سید ولی محمد شاہ صاحب المعروف چادر والی سرکار کی زیارت بابرکت نصیب ہوئی۔ آپ نے مسکراتے ہوئے میری طرف اس انداز سے دیکھا گویا فرمارہے ہوں کہ اپنے مرشد کی شان دیکھنا چاہتے ہو اس کے ساتھ ہی آپ نے ایک پرچہ میرے ہاتھ میں دیا جس پر یہ تحریر درج تھی۔

مسعود احمد پیر اکمل در جہاں مشہور شُد

از نگاہ رحمتہ اللعالمین منظور شد

O۔ یامین صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ بیعت ہونے سے پہلے مجھے تین مرتبہ بیعت کا حکم ہوا پتہ نہیں چلا کہ یہ حکم کس کی طرف سے ہے۔ پھر جب میں غوث وقت حضور قبلہ لاثانی سرکار کے دست اقدس پر بیعت ہو گیا تو اس کے پندرہ دن بعد میرے دادا مرشد حضرت سید ولی محمد شاہ صاحب المعروف چادر والی سرکار نے فرمایا "اجی بابو جی پہلے تم آوارہ تھے، ہم نے تمہیں مسعود صاحب کی طرف بھیجا ان سے زیادہ سے زیادہ محبت و عیقدت رکھو"۔ اس خواب سے یاد آیا کہ وہ جو بیعت کا حکم ہوا تھا دادا مرشد کی طرف سے کرم تھا۔

O۔ غلام مصطفےٰ صاحب ولد فقیر حسین صاحب (نزد راجہ چوک فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ مجھے خواب میں اپنے دادا مرشد حضور میاں صاحب چادر والی سرکار نے اپنی زیارت کا شرف بخشا اور فرمایا

"ہم نے فیصل آباد میں پہلے اپنے غلام (لاثانی سرکار) کو اتنا نوازا کہ اب وہ ہمارے محبوب ہیں۔"

O۔ رفاقت علی (قائد آباد ضلع خوشاب) اس ناچیز کو ایک مرتبہ دادا مرشد حضور میاں صاحب المعروف چادر والی سرکار نے قبلہ لاثانی سرکار کی شان کا یوں مشاہدہ کرایا کہ ہم چند پیر بھائی حلقہ کی صورت میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اسی محفل میں چادر والی سرکار بھی جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا

"دنیا میں ہر وقت کوئی بندہ ایسا ضرور ہوتا ہے جو اللہ کا سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے اور وہ شہنشاہ بقایت یا شہنشاہ روحانیت ہوتا ہے۔ میں عرض کرتا ہوں حضور اس وقت تو وہ آپ ہی ہوں گے۔ چادر والی سرکار فرماتے ہیں ہمارے بعد یہ مقام لاثانی سرکار کو عطا ہوا ہے"۔

O۔ محمد بوٹا صاحب بیان کرتے ہیں کہ چادر والی سرکار خواب میں تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا

"جو کچھ تمہیں ملے گا لاثانی سرکار کے در سے ملے گا اپنا عقیدہ مضبوط رکھنا"۔

O۔ محمد منصور صاحب (سول لائن، خانیوال) میرے آقا چادر والی سرکار خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا

"جس نے لاثانی سرکار کی زیارت نہیں کی صرف سن کر ہی عقیدت محبت کرتے ہیں۔ ان کی بخشش کیلئے یہی کافی ہے اور جس نے لاثانی سرکار کی

زیارت کی اسے بہت کچھ عطا ہو گیا اور جس نے ان کی خدمت کی اس کے مقام کا اندازہ کون کر سکتا ہے"۔

(ولی اللہ کی صرف غائبانہ محبت سے بخشش ہو جائے گی)(نورانی مواعظ)

O۔ محمد خورشید صاحب (فیصل آباد) بیان کرتے ہیں میں نے عالم رویا میں دیکھا کہ میں، حضور پر نور آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ کے روضہ انور پر حاضر ہوں۔ وہاں ایک بزرگ چادر میں ملبوس اپنے دونوں ہاتھوں سے روحانیت کا فیض لٹا رہے ہیں۔ پاس ہی قبلہ لاثانی سرکار تشریف فرما ہیں پھر وہ بزرگ لاثانی سرکار سے فرماتے ہیں اب آپ کی باری ہے پھر میرے قبلہ لاثانی سرکار وہی فیض دونوں ہاتھوں سے لٹانا شروع کر دیتے ہیں۔

O۔ محمد اشرف صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میرے ذہن میں کافی دیر تک جنوں کے بارے میں عجیب عجیب خیالات آتے رہے آخر میں نے سوچا کہ جنوں کا کوئی وجود نہیں۔ رات تقریباً بارہ بجے کا وقت تھا میں سو گیا۔ پندرہ منٹ بعد اچانک کسی نے میرا بازو اتنی زور سے مروڑا کہ میری آنکھ کھل گئی اور تکلیف سے برا حال ہو گیا۔ جب تکلیف میں کمی نہ آئی تو میں نے سوچا کہ مشکل وقت میں اپنے آقا کو یاد کرنا چاہیئے جیسے ہی میں نے اپنے پیرو مرشد کو یاد کیا کھلی آنکھوں سے کیا دیکھتا ہوں کہ میرے ایک طرف پیر جنّ و بشر چادر والی سرکار اور دوسری طرف لاثانی سرکار تشریف فرما ہیں چادر والی سرکار لاثانی سرکار سے فرماتے ہیں اجی آپ اتنی دور سے کس لئے آئے ہو میں جو آپ کے مریدوں کیلئے کافی ہوں"۔

O۔ عبدالقیوم صاحب (خادم آستانہ عالیہ فیصل آباد) بتاتے ہیں کہ یک مرتبہ خواب میں پیرو مرشد چادر والی سرکار کی زیارت ہوئی آپ نے ارشاد

فرمایا

"بابو جی تم تولاثانی سرکار کے دیوانے ہو پھر یکدم آپ نے پرجوش ہو کر فرمایا

"اجی تم ہی لاثانی سرکار سے محبت نہیں کرتے جی لاثانی سرکار کو میں بھی بہت محبوب رکھتا ہوں" اور میں اپنے آقا کی مرشد کی نظر میں اس قدر محبوبیت دیکھ کر بہت خوش ہوا اور اپنے پیر بھائیوں کو بھی اپنا خواب سنایا۔

O۔ حضرت پیر ذکاء اللہ صاحب (لاہور) بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے سیدنا حضرت ولی محمد شاہ صاحب المعروف چادر والی سرکار کی زیارت ہوئی آپ نے مجھے اپنے فیض سے نوازا اور ارشاد فرمایا

"اجی یوں تو ہم نے اور بھی بہت سے لوگوں کو نوازا ہے لیکن جیسا سلسلہ فیصل آباد میں مسعود صاحب چلا رہے ہیں اور جیسا کام ان کے آستانہ پر ہو رہا ہے ہمیں وہ بہت پسند ہے اور ہم ان سے بہت خوش ہیں"۔

O۔ محمد ناصر صاحب (بٹالہ کالونی، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے چادر والی سرکار نے اپنی زیارت پاک سے نوازا اور آپ نے آستانہ عالیہ، نقشبندیہ، چادریہ، لاثانیہ کے متعلق ارشاد فرمایا۔ "یہ ہمارا آستانہ ہے یہ ہمارا در ہے۔ یہ اللہ عزوجل کا دربار ہے"۔

پردہ فرمانے سے پہلے ہم نے ظاہراً چادر والی سرکار کو یہ فرماتے سنا "بابو جی مسعود صاحب ولی بھی ہے، صوفی بھی، درویش بھی" اور کچھ ہی عرصہ پہلے آپ نے حضور قبلہ لاثانی سرکار کے متعلق خواب میں ارشاد فرمایا

"لاثانی سرکار بہت درگذر کرنے والے ہیں" میں آستانہ عالیہ پر جوتیاں پہنے چل رہا تھا اسی اثناء میں لجپال حضور میاں صاحب چادر والی سرکار جو

کہ میرے پیرومرشد بھی ہیں تشریف لے آئے اور آپ نے جلالی حالت میں فرمایا "تجھے اس جگہ کی کوئی قدر نہیں۔ اب اس جگہ (آستانہ عالیہ) پر جوتا پہن کر نہیں پھرنا۔

O۔ محمد عاکف صاحب (نثار کالونی فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ عالم رویاء میں قبلہ حضور میاں صاحب چادر والی سرکار نے میرے آقا کے متعلق ارشاد فرمایا "اجی ہم نے لاثانی سرکار کو دادرسی کرنے والا بنا دیا ہے۔ تم ان سے عرض کیا کرو جی"۔

O۔ محمد یامین صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ حضور چادر والی سرکار نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ "اولیاء کرام کے قول و فعل کے بارے میں اعتراض کرنا مرید کی بدبختی کی علامت ہے اور لاثانی سرکار کے بارے میں بال برابر بھی اعتراض ذہن میں نہ لانا۔

O۔ میرے بڑے بھائی جناب محترم لیاقت مرحوم بھی لاثانی سرکار سے بیعت تھے اور آپ کا ان پر بڑا کرم تھا ان پر آپ کے کرم کیوجہ سے زیادہ تر مستی کی کیفیت طاری رہتی اور زبان پر اللہ رسول اور پیرومرشد کا ذکر جاری رہتا ان کو میرے آقا کے صدقے حضور نبی کریم ﷺ، صحابہ کرامؓ اور اولیاء کرام کی زیارتیں ہوتی تھیں۔ پردہ فرمانے سے چند گھنٹے بیشتر بھی انہوں نے اپنی چھوٹی بہن کو بتایا کہ آج رات حضور ﷺ نے اپنی زیارت سے نوازا اور صحابہ کرامؓ بھی آپ کے ہمراہ تھے اور انہوں نے بھی بڑا کرم فرمایا اپنی وفات سے تقریباً دو تین ماہ پہلے انہوں نے بتایا کہ میرے دادا مرشد حضور میاں صاحب چادر والی سرکار نے اپنی زیارت سے نوازا اور آپ نے بہت محبت بھرے انداز سے فرمایا

"اجی ہم نے تمہیں اپنا محبوب (لاثانی سرکار) عطا کیا ہوا ہے پھر آپ نے پہلے سے زیادہ محبت اور جوش کے انداز میں فرمایا "اجی یہ ہمارا تم پر احسان ہے اجی کوئی اپنا محبوب بھی کسی کو دیتا ہے جی۔ لیکن ہم نے تمہیں اپنا محبوب دیا ہوا ہے۔ لیاقت بھائی بتاتے تھے کہ میں نے کبھی حضور صاحب چادر والی سرکار کو اتنا خوش نہیں دیکھا جیسا اس رات (خواب میں) دیکھا تھا۔

O۔ نسیم صاحبہ (خانیوال) بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ خانیوال میں حاسدین و مخالفین کی قبلہ حضور لاثانی سرکار کے متعلق غلط قسم کی باتیں سن سن کر میرے دل میں بھی وسواس پیدا ہو گئے۔ ہم چند پیر بہنوں نے سوچا کہ دادا مرشد چادر والی سرکار کے دربار پر حاضری دیں اور آپ سے دستگیری طلب کریں۔ چنانچہ ہم اکٹھی ہو کر حضرت چادر والی سرکار کے دربار پر گئیں اور عرض کی سرکار کرم فرمائیں کیا وہ واقعی آپ کے نائب و محبوب ہیں اور ان کا اللہ رسول کی بارگاہ میں تعلق ہے یا نہیں۔

اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت پیران پیر دستگیر اعظم قبلہ غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی تشریف فرما ہیں اور ندائے غیبی آتی ہے۔

"یہ ہمارے محبوب ہیں۔ پھر میں حضرت غوث الاعظمؒ کی جگہ قبلہ حضور لاثانی سرکار کو جلوہ افروز دیکھتی ہوں۔ اس کے ساتھ ہی غیب سے آواز آتی ہے۔

"یہ بھی ہمارے محبوب ہیں"۔

آنکھ کھلی تو خدا کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا اور توبہ استغفار کی کہ خواہ مخواہ مخالفین کی باتوں میں آکر اپنا عقیدہ خراب کیا اور دل میں وسواس کو جگہ دی۔

رفاقت علی (قائد آباد) بیان کرتے ہیں کہ

10-8-1996 ' بارہ ربیع الاول کی مبارک رات پیرو مرشد کی کرم نوازی سے حضور قبلہ چادر والی سرکار رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت بابرکت نصیب ہوئی۔ خواب میں آپ کی امامت میں نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ میرے پیرو مرشد قبلہ لاثانی سرکار صاحب بھی تشریف فرما ہوتے ہیں۔ نماز پڑھنے کے بعد حضور میاں صاحب چادر والی سرکار رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

"منظوری ہی کی تو بات ہوتی ہے"

میں عرض کرتا ہوں سبحان اللہ بے شک سرکار۔ بے شک

پھر آپ نے ارشاد فرمایا (ایک شخص کے متعلق جو کہ کہتا پھرتا ہے مجھے چادر والی سرکار کی طرف سے منظوری حاصل ہے اور لوگوں کو بیعت کرتا ہے) اپنی طرف سے وہ بے شک کہتا پھرے میں پیر ہوں لیکن جہاں مرضی جس کے پاس چلا جائے منظوری نہیں۔ پھر بڑے پر جوش اور محبت بھرے انداز میں قبلہ لاثانی سرکار کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

"ہم نے تو انہیں (لاثانی سرکار کو) منظور کیا ہے جی" اب جو بھی کسی روحانی سیٹ پر فائز ہوتا ہے۔ ان کی (لاثانی سرکار کی) منظوری سے ہوتا ہے۔

میرے بڑے بھائی محترم لیاقت علی مرحوم نے ایک مرتبہ اس ناچیز (رفاقت علی) کو اپنا خواب سنایا۔ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضور سیدنا چادر والی سرکار رحمتہ اللہ علیہ بڑی محبت کے ساتھ پیرو مرشد قبلہ لاثانی سرکار کے متعلق فرما رہے ہیں "اجی ہمیں اپنے محبوب لاثانی سرکار سے بہت محبت ہے۔ اسی لئے جو بھی ان سے محبت کرتا ہے یا ان سے نسبت اختیار کرتا ہے ہم اس پر تو کرم فرماتے ہی ہیں بلکہ اس کی گزشتہ اور آئندہ نسلوں پر بھی کرم فرمانا ہم نے اپنے لئے لازم کرلیا ہے۔"

۱۴۔ مارچ ۱۹۹۲ء محترم یامین صاحب (فیصل آباد) بیان فرماتے ہیں کہ قبلہ لاثانی سرکار کے کرم سے حضور میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی زیارت سے نوازا۔ آپ نے فرمایا۔

"اجی لاثانی سرکار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام صحابہ کرام رضی

اللہ عنہ اور تمام اولیا کرام" کے محبوب ہیں اور انہیں ذرا سی بھی تکلیف ہوتی ہے تو سب مجھ سے کہتے ہیں۔

"شاہ جی یہ کیا ہو رہا ہے"

یعنی میرے قبلہ لاثانی سرکار ان ہستیوں کی نظر میں ایسے محبوب ہیں کہ انہیں آپ کی ذرا سی تکلیف بھی گوارا نہیں' سبحان اللہ کیا شان ہے میرے آقا کی۔

7-9-1995 ذوالفقار علی صاحب (منصور آباد فیصل آباد) نے بتایا کہ ایک مرتبہ ملتان شریف حضور میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضری دی فاتحہ پڑھی اور بیٹھ کر ذکر خفی کرنے لگا۔ دوران ذکر مشاہدہ ہوا کہ حضور میاں صاحب چادر والی سرکاری رحمتہ اللہ علیہ اپنی قبرانور سے باہر تشریف لائے اور زیارت سے نوازا۔ اس کے بعد خواب میں حضور میاں صاحب" نے اپنی زیارت کروائی اور فرمایا ہم نے اپنے اختیارات اپنے محبوب صوفی مسعود احمد کو عطا کر دیئے ہیں۔ ان کی طرف توجہ رکھو اور انہیں میرا سلام کہنا اور ان کے تمام سلسلہ والوں کو میرا سلام پہنچانا۔ (سبحان اللہ) جو بھی عقیدت مندا گر یہ پڑھے وہ چادر والی سرکار" کا تصور کر کے یہ کہے وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ یا سیدنا چادر والی سرکار"۔

8-7-1991 محمد یامین صاحب (فیصل آباد) بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضور سیدنا چادر والی سرکار رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت بابرکت ہوئی۔ آپ نے بہت خوبصورت تاج مبارک پہنا ہوا ہے۔ میرے آقا حضور لاثانی سرکار بھی وہیں تشریف فرما ہیں۔ حضور سیدنا چادر والی سرکار رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے تاج مبارک میرے قبلہ لاثانی سرکار کے سر مبارک پر رکھا اور اپنے سارے اختیارات میرے آقا کے سپرد فرما دیئے۔

چند دن کے بعد پھر حضور میاں صاحب نے اپنی زیارت سے نوازا اور ارشاد فرمایا۔

"اجی ہم نے سارے اختیارات لاثانی سرکار کے سپرد کر دیئے ہیں"

پیر جن و بشر

96-10-04 محمد یامین صاحب بیان کرتے ہیں کہ قبلہ لاثانی سرکار کے کرم کی وجہ سے اس ناچیز کو دم کی اجازت عطا ہوئی ہے۔ ایک مرتبہ ایک مریض کو دم کرنے کے دوران جن حاضر ہوا اور وہ مجھ سے مخاطب ہوا "یامین صاحب میں بھی تمہارا پیر بھائی ہوں اور آستانہ عالیہ پر قبلہ لاثانی سرکار کے دست اقدس پر بیعت ہوا ہوں خیال کرنا۔" میں تھوڑی دیر تو خاموش رہا پھر میں نے جن سے پوچھا کیا تمہیں روحانی فیض ہوا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں مجھے پیرو مرشد کے کرم سے اللہ تعالیٰ نے نور کی زیارت کروائی اور اس نور سے غیبی آواز آئی۔ "لاثانی سرکار کوئی معمولی ہستی نہیں۔ لاثانی سرکار بہت عظیم ہستی ہیں۔" اس جن نے اپنا نام بشیر احمد بتایا اور کہا کہ میرا پیغام تمام پیر بھائیوں کو بھی پہنچا دینا۔

جناب لیاقت علی صاحب (منصور آباد' فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے سرکار ایک تخت پر جلوہ افروز ہیں۔ تخت کے ارد گرد بہت سے جنات کھڑے ہیں اس وقت ندائے غیبی ہوئی۔ "یہ جنات بھی لاثانی سرکار سے فیض حاصل کر رہے ہیں۔"

ڈاکٹر محمد یوسف صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ ایک رات تقریباً ایک بجے کا وقت تھا۔ میں اپنے کلینک پر تھا۔ کہ تین باریش بزرگ میری دوکان میں داخل ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے میں نے ان سے پوچھا۔ کیا آپ نے دوا لینی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں۔ میں نے پھر پوچھا کیا آپ کسی کا گھر ڈھونڈ رہے ہیں؟ وہ کہنے لگے نہیں۔ میں نے دل میں سوچا کہ یہ کون لوگ ہیں اور کیا کرنے آئے ہیں؟ کیونکہ میں انہیں جانتا تک نہیں تھا۔ میں نے صورت حال جاننے کے لئے یونہی آنکھیں بند کر کے قبلہ لاثانی سرکار کی طرف توجہ کرنی چاہی۔ تو اسی وقت ان میں سے ایک بول اٹھا جناب ایسا نہ کریں۔ ہم تو آپ کے پیر بھائی ہیں۔ جنات ہیں۔ آپ سے ملنے آئے ہیں۔ یہ کہہ کر وہ اٹھے اور کہنے لگے ہم چک نمبر 90/10R میں رہتے ہیں اور روزانہ یہاں سے گزرتے ہیں۔ سوچا آج آپ سے مل لیں۔ یہ کہا اور اسلام علیکم کہہ کر

دروازے سے نکل گئے۔ میں نے فوراً" ہی باہر نکل کر دیکھا تو وہ غائب تھے اور دور دور تک سڑک پر کسی کا نام ونشان تک نہ تھا۔

ظہور احمد صاحب (چک نمبر 90/10R خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ اسی رات جس رات ڈاکٹر یوسف صاحب کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا میں محفل سے فارغ ہوکر رات کو گھر جا رہا تھا کہ مجھے راستے میں تین آدمی ملے۔ ان تینوں کے سروں پر ہمارے سلسلہ کی مخصوص ٹوپیاں تھیں۔ دعا سلام کے بعد میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ وہ کہنے لگے ہم تمہارے پیر بھائی ہیں۔ میں بڑا حیران ہوا کہ میں نے تو انہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ انہوں نے میری حیرانگی کو بھانپ لیا اور کہنے لگے۔ ہم جنات ہیں اور آج محفل میں نہ جا سکے۔ آج ہمارے بچے محفل میں گئے ہوئے ہیں۔ جاتے جاتے انہوں نے بتایا کہ آپ کے گھر مہمان آئے ہوئے ہیں اور وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ جب میں گھر پہنچا تو دیکھا کہ واقعی گھر پر مہمان میرا انتظار کر رہے تھے۔ جب میں نے اپنے پیر بھائیوں سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو کہنے لگے بالکل اسی رات کو ماسٹر صاحب کے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ جب میں نے حلیہ بتایا تو ماسٹر صاحب نے اس کی تصدیق کر دی کہ یہ وہی جنات تھے جو انہیں بھی ملے تھے۔

ان واقعات سے پتا چلتا ہے کہ بے شک میرے آقا انسانوں کے ہی نہیں جنات کے بھی پیر ہیں۔ جس کا ہم نے خود مشاہدہ کر لیا۔

اولیاء اللہ سے نسبت قائم کرنے کا فائدہ

(وقت نزع۔ قبر میں اور حشر میں)

نورانی مواعظ میں حدیث تحریر ہے کہ روز قیامت ایسے دوزخیوں کی لائن لگی ہوگی جن کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی اور نہ ہی وہ کسی درویش سے نسبت رکھتے ہوں گے لیکن اللہ کریم جو کہ بخشش و عطا کے بہانے چاہتے ہیں وہ ان دوزخیوں سے فرمائیں گے کہ اگر تمہاری کسی درویش سے نسبت بھی نہیں تو صرف اتنا ہی بتادو کہ کیا تم کسی درویش کو جانتے ہو یعنی دنیا میں کسی درویش کا عقیدت اور محبت سے ذکر سنا تھا تو اس کے بدلہ میں تمہیں اجازت ہے کہ جاؤ اور جنت میں چلے جاؤ وہ میرے ایسے محبوب بندے ہیں کہ ان کا صرف ذکر سن کر محبت کرنے والوں کو بھی میں اپنے لطف و کرم سے محروم نہیں رکھتا۔

"حضرت حسن بصریؒ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فقراء سے جان پہچان زیادہ رکھا کرو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو کیونکہ ان کے لئے بڑی دولت ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ دولت کیا ہے۔ فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا ان سے کہہ دیا جائے گا کہ جس نے تمہیں ایک ٹکڑا روٹی کا کھلایا ہو۔ ایک کپڑا پہنایا ہو یا ایک گھونٹ پانی پلایا ہو اسے تلاش کرو اور ہاتھ پکڑ کر جنت میں لے جاؤ۔"

حضرت چادر والی سرکار کا فرمان ہے کہ "پیر کا فرض ہے کہ وہ اپنے مرید کے پاس ہو وقت نزع، قبر میں منکر نکیر کے سوالات کے وقت تاکہ اسے گھبراہٹ نہ ہو اور پھر حشر میں ساتھ ہو۔ قبلہ حضور لاثانی سرکار نے غلاموں کو اس فرمان کا مشاہدہ کرایا۔

پیر طریقت حضرت صوفی سلیم صاحب نقشبندی بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ معراج بی بی پرہیزگار اور نیک خاتون تھیں انہوں نے اپنی تمام عمر بہت زیادہ عبادت اور وظیفے کئے۔ ایک ماہ میں سوا سوا لاکھ تسبیحات پڑھتی تھیں۔ لیکن انہیں

بھی کوئی' بشارت یا کرم نوازی محسوس نہیں ہوئی۔ وہ روتی تھیں اور کہتی تھیں کہ مجھے پتہ نہیں کہ میری بخشش بھی ہوگی یا نہیں میرے قبلہ لاثانی سرکار کا فرمان ہے کہ نسبت کا یہی فائدہ ہے کہ انسان کو پتہ چل جاتا ہے کہ اللہ رسول ﷺ اس کے کس کام سے خوش ہوئے ہیں اور کس کام سے ناراض اور اس کی آخرت کیسی ہوگی۔ جب ہمیں قبلہ لاثانی سرکار کے بارے میں پتہ چلا تو ہم تمام اہل خانہ آپ کے دست اقدس پر بیعت ہوگئے بیعت کرنے کے بعد سرکار نے فرمایا۔ اسم اعظم اللہ کا ذکر کیا کریں چنانچہ انہوں نے (والدہ) نے ایسا ہی کیا پھر جو وہ چاہتی تھیں (یعنی اپنی آخرت سے متعلق تسلی) میرے قبلہ نے انہیں دکھا دیا انہوں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم نے آپ کو لے کر جانا ہے۔ آپ اپنا اعمال نامہ لیں اور ایک کاغذ ان کو دکھایا جس پر بڑے بڑے سنہرے حروف کے ساتھ "اللہ" لکھا ہوا تھا۔ اور وہ کاغذ دکھا کر چلے گئے۔ سبحان اللہ یہ میرے آقا کے حکم سے چند دن اللہ کا ذکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سے نسبت کو دیکھتے ہوئے اسے قبول فرما کر بخشش کا پروانہ جاری کر دیا اس خواب کے تھوڑے عرصہ بعد میری والدہ کا انتقال ہوگیا وقت آخر ان کی زبان پر کلمہ شہادت تھا۔ ان کی وفات کے وقت قبلہ حضور لاثانی سرکار نے فرمایا۔

"یہ اکیلی نہیں گئیں انہیں حضور نبی کریم ﷺ حضرت غوث الاعظم"، حضرت داتا گنج بخش" اور چادر والی سرکار" خود لے کر گئے ہیں۔

میرے آقا کے اس فرمان کی تصدیق ہماری ایک پیر بہن خورشید صاحبہ (منصور آباد) کو ہوئی انہوں نے خواب میں دیکھا کہ معراج بی بی آئیں ان کے ساتھ ایک بزرگ بھی ہیں۔ خورشید صاحبہ انہیں کہتی ہیں معراج بی بی پہلے تو ہم آپ کو دیکھ بھی لیتے تھے اب تو ملاقات ہی نہیں ہوئی آپ ہم سے دور چلی گئیں ہیں تو ان کے ساتھ جو بزرگ ہیں انہوں نے فرمایا یہ اکیلی نہیں گئیں انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرکار غوث الاعظم"، چادر والی سرکار" اور حضور داتا صاحب" خود لے کر گئے ہیں۔ جب انہوں نے ہمیں آکر اپنا خواب سنایا تو ہم نے انہیں بتایا کہ ہمیں سرکار نے یہ خوشخبری اسی وقت سنادی تھی جب والدہ صاحبہ فوت ہوئی تھیں۔

ہماری پیر بہن بیان کرتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ خلیفہ مجید

صوفی سلیم صاحب کی والدہ ایک تخت پر تشریف فرما ہیں اور ان پر انوار کی بارش ہو رہی ہے۔ لوگ ان کی دست بوسی کر رہے ہیں۔

ایک اور پیر بہن نے بھی کچھ عرصہ پہلے ان کے متعلق خواب میں دیکھا کہ وہ قبرستان گئی ہیں اور صوفی سلیم صاحب کی والدہ کی قبر کھلی ہوئی ہے اور وہ ایک پلنگ پر لیٹی ہوئی ہیں۔ آسمان سے قبر تک نور ہی نور ہے اور ان کی قبر اتنی روشن ہے کہ میری آنکھیں چندھیا رہی ہیں اور اس نور کی بدولت ارد گرد کی قبریں بھی روشن ہیں۔

سمیرا رفاقت (قائد آباد' ضلع خوشاب) بیان کرتی ہیں میں نے ضیائے حرم میں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک مرتبہ سر کٹانے والے کو شہادت کا مرتبہ دے کر جنتی قرار دے دیا جاتا ہے۔ عاشقان الٰہی تو ہر آن اس کے خنجر تسلیم و رضا سے قتل ہوتے رہتے ہیں پھر خدا تعالیٰ اس کے بدلہ میں انہیں جو بیش بہا جنتیں اور نعمتیں عطا فرماتا ہے عام لوگوں کی عقلیں اسے سمجھنے سے قاصر ہیں اور پھر یہی جنتیں اور نعمتیں جب ان کی ملکیت ہو جاتی ہیں تو انہیں اختیار ہوتا ہے کہ جسے جو چاہیں اور جتنا چاہیں نواز دیں۔

قبلہ حضور لاثانی سرکار سے محبت رکھنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے جو جنتیں تیار کی ہیں ان کا مشاہدہ میں نے عالم رویاء میں یوں کیا۔ کیا دیکھتی ہوں کہ ایک بہت ہی خوبصورت باغ ہے الہام ہوا کہ یہ باغ جنت ہے اس میں مختلف اقسام کے باغ تیار ہو رہے ہیں قبلہ لاثانی سرکار بھی وہاں تشریف فرما ہیں۔ غیبی آواز آتی ہے جو ان (لاثانی سرکار) سے محبت رکھتے ہیں یہ ان کے لئے جنتیں تیار کی جا رہی ہیں۔

سہیل اقبال صاحب (ایوب کالونی' فیصل آباد) فرماتے ہیں کہ میری ممانی صاحبہ بہت شدید بیمار تھیں اور ہسپتال میں داخل تھیں۔ ڈاکٹر نے جواب دے دیا تھا۔ مرض کی شدت کی وجہ سے ان پر بے ہوشی کا غلبہ تھا۔ میں ہسپتال میں ان کی عیادت کے لئے گیا میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کس کی مرید ہیں۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں میں قبلہ لاثانی سرکار کے دست حق پر بیعت ہوں۔ پھر میں نے ان سے دریافت کیا کہ کیا آپ قبلہ سرکار کے عطاء کئے گئے وظائف پڑھ رہی ہیں۔ انہوں نے

بتایا کہ ہاں مکمل ادا کر رہی ہوں اور اٹھتے بیٹھے چلتے پھرتے آپ سرکار کے فرمان کے مطابق اللہ کا ذکر بھی کر رہی ہوں۔ اگرچہ مرض کی شدت ایسی تھی کہ بے ہوشی کا غلبہ تھا اور ڈاکٹر نے بھی جواب دے دیا تھا۔ نزع کا عالم طاری تھا لیکن جب میں نے قبلہ سرکار کا ذکر کیا تو اس طرح ہو گئیں جیسے کوئی تکلیف نہ ہو۔ اس کے بعد انہوں نے خود سورۃ یٰسین کی تلاوت کی۔ درود پاک کا ورد کیا۔ کلمہ طیبہ پڑھنے لگیں پھر فجر کے وقت درود پاک پڑھنے لگیں۔ پھر فرمانے لگیں مجھے نور کی زیارت ہو رہی ہے۔ پھر بستر سے کھڑے ہو کر دونوں بازو پھیلا کر "الصلوٰۃ والسلام علیہ یا رسول اللہ" بلند آواز سے پڑھنے لگیں صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ نزع کے وقت انہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو رہی تھی۔ پھر کچھ دیر بعد درود پاک پڑھتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو گئیں مجھے اس وقت قبلہ حضور میاں صاحب کا فرمان یاد آگیا کہ پیر وہ ہے جو نزع کے وقت، قبر میں منکر نکیر کے سوال و جواب کے وقت اور قیامت میں جب نامہ اعمال اس کو دیا جا رہا ہو گا اس وقت مرید کے ساتھ ہو۔

میرے قبلہ لاثانی سرکار فرماتے ہیں۔ ان اوقات میں خواہ مرشد خود مرید کے پاس ہو۔ یا روحانی طور پر مرید کے پاس ہو یا مرشد کی طرف سے خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کرم فرمادیں اور اپنی زیارت مبارکہ سے مرید کو نواز دیں۔

پردہ فرمانے کے بعد ان کے بیٹے نے خواب میں ان کو دیکھا۔ انہوں نے اپنے بیٹے کو تلقین کی کہ لاثانی سرکار کی نسبت سے مجھ پر بڑا کرم ہو رہا ہے۔ تم اس در پر ضرور حاضری دیا کرو۔

ظہور صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ قبلہ لاثانی سرکار کے دست حق پر بیعت ہونے سے قبل میں بد عقیدہ لوگوں میں سے تھا اور صحابہ کرام ؓ کی (نعوذ باللہ) مجھ سے گستاخی سرزد ہو جاتی تھی۔ جب میں نے قبلہ لاثانی سرکار کے دست حق پر بیعت کی تو آپ نے گذشتہ گناہوں کی مجھ سے توبہ کروائی اور پھر صحیح عقیدہ کا عہد لیا اور سلسلہ میں داخل فرمایا۔ بیعت ہونے کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ جیسے میرا انتقال ہو گیا ہے۔ غیب سے ندا آتی ہے مجھے محسوس ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ کرم نوازی ہو رہی ہے کہ پہلے تم میرے صحابہ کرام کی گستاخی

کرنے کی وجہ سے دوزخی تھے لیکن لاثانی سرکار کے دست حق پر توبہ کرنے اور بیعت کرنے کی وجہ سے تمہاری بخشش کردی گئی ہے۔

محترم لیاقت علی مرحوم میرے بڑے بھائی قادری سلسلہ میں بیعت تھے۔ جب انہوں نے گھر والوں پر قبلہ لاثانی سرکار کا فیض و کرم ہوتے دیکھا تو ان کے دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہوئی کہ انہیں بھی ایسا روحانی فیض عطا ہو۔ روحانی طور پر ان کو اشارہ ہوا کہ وہ قبلہ لاثانی سرکار کی صحبت اختیار کرلیں۔ ان کو قبلہ لاثانی سرکار سے قادری سلسلہ کا فیض عطا ہوگا۔ اس کے بعد انہوں نے بھی قبلہ لاثانی سرکار سے بیعت صحبت اختیار کی۔ تقریباً" تین سال میرے قبلہ کے در سے فیض یاب ہوتے رہے اور پھر عالم جوانی میں پردہ فرماگئے۔ میرے قبلہ نے انہیں بہت کرم سے نوازا۔

کئی مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مبارکہ ہوئی۔ صحابہ کرام ؓ اولیا کرام ؒ کی محفلوں میں روحانی طور پر حاضری نصیب ہوتی۔ ہر وقت ان پر مستی کا غلبہ چھایا رہتا اور زبان پر یا تو اللہ کا ذکر جاری رہتا یا اس کے محبوبین کا ذکر ہوتا۔ پردہ فرمانے سے اڑھائی ماہ قبل ان پر ایسی مستی کی کیفیت طاری رہنے لگی کہ ملازمت بھی چھوڑ دی اور میرے ساتھ رہنے لگے۔ وفات سے چند دن پہلے مجھے اپنے خواب و مشاہدات سنائے۔ ایک واقعہ بیان کیا کہ میں خانیوال گھر میں بیٹھا تھا۔ اللہ کا ذکر کررہا تھا۔ ایک درویش نے دروازہ پر صدا لگائی۔ میں نے اشارہ سے اندر بلالیا۔ اندر آتے ہی وہ میرے پاؤں دبانے لگا۔ میں نے منع کیا۔ بابا جی یہ کیا کررہے ہو۔ اس نے کہا مجھے حکم ہوا ہے چند منٹ کے بعد وہ دوڑتا ہوا واپس چلا گیا۔ میں اس کے پیچھے گیا کہ کھانا تو اس کو دیا نہیں۔ جب دیکھا تو مجھے باہر کہیں بھی نظر نہ آیا۔ میں بڑا حیران ہوا۔ کہ وہ کہاں غائب ہوگیا۔ اس کے بعد مشاہدہ میں دیکھا کہ میرے قبلہ لاثانی سرکار تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا اس درویش کا معاملہ کئی سالوں سے رکا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی دستگیری ہوئی اور حکم ہوا فلاں محلہ میں فلاں گھر میں ہمارا ایک درویش لاثانی سرکار کا غلام بیٹھا ہے۔ اس کی خدمت کر۔ اس لئے وہ روحانی طور پر تمہارے پاس حاضر ہوا تھا اور جب اس کا معاملہ کھل گیا تو فوراً" چلا گیا۔

میرے قبلہ لاثانی سرکار نے انہیں ہدایت کی تھی کہ زبان سے سوچ سمجھ

کر الفاظ ادا کریں، کیونکہ اتنی مقبولیت عطا ہو گئی تھی کہ جو الفاظ وہ ادا کرتے اللہ ان کو قبول کرلیتا۔ ان کے پردہ فرمانے سے چند دن پہلے قبلہ لاثانی سرکار ہمارے گھر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا۔ میرے دو عزیز اس دنیا سے جانے والے ہیں واضح پتہ نہیں چلا کن کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ جس دن انہوں نے پردہ فرمایا ۱۱۔ محرم الحرام کا دن تھا۔ صبح نماز فجر ادا کرنے کے بعد گھر والوں کو اپنا خواب سنایا کہ رات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کرم فرمایا اور اپنی زیارت سے نوازا پھر کہنے لگے میں آستانہ عالیہ پر جاؤں گا۔ غسل کرکے صاف کپڑے پہن لوں۔ نہانے کی تیاری کر رہے تھے۔ موٹر پمپ خراب تھا۔ وہ صحیح کرنے لگے تو اچانک "اللہ" بلند آواز سے کہا اور پردہ فرما گئے۔ پردہ فرمانے سے چند دن قبل گھر والوں سے کہا مجھے مرنے کے بعد فیصل آباد میرے مرشد کے شہر میں ہی دفن کرنا لیکن خاندان والوں نے اتنا مجبور کیا کہ سرکار نے بھی اجازت عطا فرمادی اور میں لیاقت صاحب کی میت لیکر ایمبولینس میں خانیوال آگیا۔ راستے میں تین چار جگہ ایمبولینس رکی میں نے دیکھا کہ ہر دفعہ کوئی مجذوب فورا" گاڑی کے پاس آجاتا اور باادب لیاقت بھائی کی میت کی طرف منہ کرکے کھڑا رہتا۔ جب تک گاڑی چل نہ پڑتی۔ جب میں ان کی میت لیکر خانیوال پہنچا تو بہت زیادہ تعداد میں لوگ جمع تھے۔ رات ۱۱ بجے نماز جنازہ ہوا۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ نماز جنازہ میں شریک تھے۔ ایک پیر بھائی کو خواب میں قبلہ لاثانی سرکار نے فرمایا ہم نے راستے بھر کے مجذوبوں کی ڈیوٹی لگا دی تھی کہ باادب ہوشیار ہو جاؤ ہمارے مرید کی میت آرہی ہے۔ میرے قبلہ لاثانی سرکار خانیوال تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی تھی کہ یا اللہ لیاقت صاحب کے معاملے کی نوعیت تو دکھا یہ کیسے واقعہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے دکھایا قبر میں بالکل صحیح حالت میں لیاقت صاحب لیٹے ہیں میں نے ان کو اٹھایا اور پھر ان سے پوچھا تم خود بتاؤ یہ اچانک کیا واقعہ ہوا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ خانیوال چند دن پہلے مسجد میں جمعہ کی نماز کے بعد پیر بھائیوں کے ہمراہ بیٹھا تھا۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کا ذکر کر رہا تھا کہ کس طرح آپ علیہ السلام نے اپنے نانا کے دین کی خاطر جان تک قربان کی۔ پھر میں نے پیر بھائیوں سے کہا ہاتھ اٹھاؤ اور میرے لئے دعا کرو۔ پھر میں نے خود دعا کی۔ یا اللہ جس طرح امام حسین علیہ السلام نے

تیرے محبوب کے دین کی خاطر اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ یا اللہ میں بھی تیری بارگاہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتا ہوں۔ تو قبول فرما۔ تو میری قربانی قبول فرما۔ سب پیر بھائیوں نے آمین کہا۔ پھر ۱۱۔ محرم الحرام کے دن میں آستانہ عالیہ پر آنے کی تیاری کر رہا تھا۔ حضرت امام حسین رضے اللہ عنہ پنجتن پاک گھرانے کے ہمراہ پنجاب کے دورہ پر تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ہمارے گھر تشریف لے آئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب ہم تمہیں لینے آئے ہیں چلو۔ (تمہاری دعا اللہ نے قبول کرلی تھی) میری خوشی کی انتہا نہ رہی خوشی میں میرے منہ سے اللہ کا ذکر بلند ہوا۔ وجدانہ کیفیت طاری ہوگئی۔ اسی کیفیت میں میرا ہاتھ موٹر کو لگا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیت کے ہمراہ مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔

خانیوال کے پیر بھائیوں نے تصدیق کی واقعی لیاقت صاحب نے اپنی جان کی قربانی کی دعا مانگی تھی۔ اس واقعہ کی تصدیق بھی میرے قبلہ نے کروائی۔ ہمارے محلہ میں ترکھان رہتا تھا۔ صرف ایک مرتبہ اس کو کام کے لئے لیاقت بھائی نے گھر بلایا تھا۔ وفات کے تیسرے دن بعد وہ گھر آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ علیحدگی میں کوئی بات کرنی ہے۔ میں اٹھ کر ایک طرف اس کے ہمراہ بیٹھ گیا اس نے بتایا کہ تمہارے بھائی لیاقت صاحب بڑے خوش نصیب ہیں۔ ان کو خود پنجتن گھرانہ لے کر گیا ہے۔

مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ میں نے کہا تفصیل سے بتاؤ تم یہ کیسے کہہ رہے ہو۔ اس نے بتایا ۱۱۔ محرم الحرام کو صبح فجر کے بعد میں سو رہا تھا۔ میری قسمت جاگ اٹھی۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیت کے ہمراہ میرے غریب خانے پر تشریف لائے۔ میں نے آپ ؐ کی دست بوسی کی اور عرض کی سرکار تشریف رکھئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بس ہم جلدی میں ہیں۔ یہ فرما کر آپ تشریف لے جانے لگے۔ میں نے دیکھا باہر ایک نوجوان کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پکڑا اور پرواز کر گئے۔ خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نوجوان کو لینے کے لئے آئے تھے۔ آنکھ کھلی تو بہت خوش ہوا اور سوچنے لگا وہ کونسا خوش نصیب ہے جس کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھ لیکر گئے۔ مجھے محسوس ہوا میں نے اس نوجوان کو

کہیں دیکھا ہے اور یہ بھی محسوس ہوا کہ وہ نوجوان اب اس دنیا سے پردہ کر گیا ہے۔ کچھ دیر بعد مسجد میں اعلان ہوا کہ لیاقت علی صاحب انتقال فرما گئے ہیں۔ مجھے لگا یہی جوان تھے جس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کرم فرمایا۔ میں ان کی میت کا انتظار کرنے لگا اور دعا کرنے لگا یا اللہ میں بھی اس خوش نصیب کی زیارت کرلوں۔ جب تم لیاقت صاحب کی میت لیکر آئے تو میں نے دوڑ کر سب سے پہلے ان کی زیارت کی۔ جب زیارت کی تو دیکھا سبحان اللہ وہی خوش نصیب جوان تھے جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہمراہ لے گئے تھے میں نے اسے بتایا تم نے حق دیکھا میرے قبلہ پیر مرشد نے بھی یہی فرمایا تھا۔

جب میت کو غسل دے رہے تھے تو دعوت اسلامی کے ایک مبلغ دیکھا کہ وہ مسکرا رہے تھے قبر کھودنے والے نے بتایا۔ اتنی آسانی سے ان کی قبر کھودی ہے کہ لگتا تھا زمین خود بخود راستہ دے رہی ہے۔ دفنانے کے بعد مجھے ان کی خواب میں زیارت ہوئی میں نے ان سے پوچھا لیاقت بھائی قبلہ لاثانی سرکار نے آپ کو ولایت سے نوازا تھا اور اللہ کے ولی پردہ فرمانے کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں اور وہ سب کچھ دیکھتے ہیں جو دنیا میں ہو رہا ہوتا ہے۔ لیاقت بھائی کہنے لگے بے شک بے شک۔ میں نے پوچھا تو پھر آپ بتائیں آپ کے نماز جنازہ میں کون کون تھے انہوں نے بتایا میرے نماز جنازہ میں ہر مسلک کے لوگ تھے میں حیران ہوا۔ میں نے کہا اہل سنت' دیوبند حضرات' اور وہابی حضرات تو میں نے دیکھے تھے۔ شیعہ مسلک کے لوگ تو نہیں دیکھے۔ کہنے لگے محلے کے فلاں فلاں آدمی کو نہ دیکھا تھا میں نے کہا بالکل بالکل وہ بھی موجود تھے وہ شیعہ مسلک سے تعلق رکھتے تھے اور واقعی جنازہ میں وہ بھی شریک تھے۔

ایک مرتبہ خواب میں پھر لیاقت صاحب کی زیارت ہوئی میں نے ان سے پوچھا اب تو آپ اوپر پہنچ گئے ہیں۔ مجھے میرے قبلہ لاثانی سرکار کی شان کے بارے میں بتاؤ کہنے لگے۔ مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ میں مجھے حاضر کیا اور پھر فرمایا تمہارے پیر و مرشد لاثانی سرکار کی ہم نے اتنی شان بڑھائی ہے کہ جس نے ان کی عقیدت و محبت سے زیارت کی ہم ضرور اسے اپنی زیارت سے نوازیں گے۔ (اس نے پردہ فرمانے سے پہلے پہلے) بہت سے عقیدت مندوں کو ان کی وفات کے بعد ا

زیارت ہوئی۔ اور انہوں نے ان کو قبلہ لاثانی سرکار کے درِ حق پر استقامت کی تلقین فرمائی۔

میری بڑی ہمشیرہ جو کہ اس وقت تک قبلہ لاثانی سرکار کی بیعت نہ تھیں نے خواب میں لیاقت بھائی کو دیکھا کہ ان پر نور کی بارش ہو رہی ہے۔ وہ خوش ہوتی ہیں اور خیال کرتی ہیں کہ یہ کرم میرے بھائی پر اس لئے ہو رہا ہے کہ وہ بہت نیک تھے۔ کافی عرصہ تبلیغ بھی کرتے رہے۔ شاید اسی لئے کرم ہو رہا ہے۔ ابھی خیال کیا تھا کہ آسمانوں سے ایک پٹی آئی اور لیاقت بھائی کی پیشانی پر آکر لگی اس پر تحریر تھا۔ یہ سب صوفی مسعود احمد صاحب کی نسبت کی وجہ سے کرم ہو رہا ہے۔"

میرے پیرو مرشد قبلہ لاثانی سرکار کی لیاقت بھائی پر خاص عنایت تھی۔ وفات کے بعد آپ نے ایک مرتبہ فرمایا لیاقت صاحب ابھی بھی روحانی طور پر محفلوں میں حاضر ہوتے ہیں پھر آپ نے یہ مصرعہ پڑھا۔

میں مر کے وی نئیں مردا جے آقا تیری نظر ہووے

سبحان اللہ سبحان اللہ یہ سب میرے قبلہ پیر و مرشد لاثانی سرکار کا کرم ہے۔

خانیوال تنظیم فیضان لاثانی سرکار کے صدر محترم جناب خالد صاحب نے بتایا کہ ان کی بیٹی چند دن کے لئے سرگودھا شہر آئی تھی۔ وہاں اس نے عورتوں کی محفل ذکر کروائی۔ ایک ضعیف عورت سے اس نے قبلہ لاثانی سرکار کا ذکر کیا۔ بوڑھی عورت کے دل میں قبلہ لاثانی سرکار سے عقیدت پیدا ہو گئی۔ میری بیٹی نے بیعت کے لئے اس سے کہا۔ وہ تیار ہو گئی اور کہا جمعہ کے دن محفل کے بعد بیعت ہو جاؤں گی۔ جمعہ سے پہلے ہی میں اپنی بیٹی کو واپس خانیوال لے آیا۔ چند دن کے بعد پتہ چلا اس ضعیف عورت کا انتقال ہو گیا ہے میری بیٹی نے خواب میں دیکھا کہ ان کی قبر بہت کشادہ ہے اور قبلہ لاثانی سرکار بھی وہاں تشریف فرما ہیں ان کی قبر میں تین کھڑکیاں لگی ہوئی ہیں۔ دو مکمل کھلی ہوئی ہیں اور وہ ان سے جنت کا نظارہ کر رہی ہیں تیسری آدھی کھلی ہے۔ قبلہ لاثانی سرکار نے فرمایا کہ

اس کے دل میں ہماری محبت و عقیدت پیدا ہو گئی تھی اور بیعت کے لئے بھی ... رتھی اس لئے مرنے کے بعد ہم فورا" اس کی قبر میں آئے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کی بخشش کروائی۔ اگر بیعت ہو جاتی تو جنت کی طرف تیسری کھڑکی بھی کھول دی جاتی۔

ہمارے دادا پیر حضرت سید ولی محمد شاہ صاحب المعروف چادر والی سرکار کا فرمان مبارک ہے کہ "نسبت کا اصل فائدہ تو قیامت کے روز ہی معلوم ہو گا اس لئے کسی کامل بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کر لینی چاہئے"

بہت سے عقیدت مندوں نے اس فرمان کا مشاہدہ عالم رویاء میں کیا اور آخرت میں دستگیری کا یقین حاصل کیا۔

محمد یامین صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ بیعت ہونے کے کچھ عرصہ بعد ایک دن خواب میں نبی کریم رؤف الرحیم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت پاک کا شرف حاصل ہوا۔ اس وقت میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیرو مرشد حضرت سیدنا لاثانی سرکار کے متعلق ارشاد فرمائیں میرے دل میں اس خیال کا آنا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"لاثانی سرکار قیامت کے دن جس آدمی کی سفارش ہم سے کریں گے ہم اس کی سفارش اللہ کے حضور کریں گے" سبحان اللہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے

"انسان آخرت میں اسی کے ساتھ ہو گا جس سے دنیا میں محبت رکھتا ہو گا"۔

اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم ایسے لوگوں کی صحبت میں رہیں جن کا ساتھ ہمارے لئے آخرت میں بھی باعث نجات ہو۔ اور اللہ کے دوستوں کو نہ کوئی خوف ہو گا نہ غم نہ اس دنیا میں اور نہ ہی آخرت میں ان سے محبت رکھنے و صحبت رکھنے والوں کا حشر بھی انہیں کے ساتھ ہو گا۔

محمد رضوان الحق مرزا (مسلم پارک لاہور) بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ قیامت برپا ہے نفسا نفسی کا عالم ہے۔ مخلوق خدا پریشان

ہے کوئی سجدے میں گرا ہوا ہے کوئی رو رہا ہے تو کوئی معافی طلب کر رہا ہے۔ کچھ دور جاکر دیکھتا ہوں کہ حضور لاثانی سرکار اپنے مریدین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں۔ انہیں کوئی غم نہیں اور وہ بہت خوش و مطمئن ہیں۔ میں بھی انہیں میں شامل ہو جاتا ہوں اور ذکر کرنے لگتا ہوں۔ سبحان اللہ اس کی رحمت سے کچھ بعید نہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے کامل اطاعت کرنے والوں یعنی اولیاء کرام سے سچی محبت و عقیدت نہ صرف دنیا و آخرت میں فائدہ مند ہے بلکہ جان کنی کے وقت اور قبر میں بھی نفع دیتی ہے۔ اس کا بھی مشاہدہ اکثر اہل سلسلہ والوں کو ہوا۔ کچھ عقیدت مندوں کا ذکر نظر قارئین کیا جاتا ہے خانیوال کی ایک پیر بہن کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ ابھی حضرت لاثانی سرکار کی زیارت نہیں کی تھی جب آپ کا تذکرہ سنا تو میرے دل میں بھی آپ کی زیارت کا شوق پیدا ہوا کچھ ہی دنوں کے بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک قبرستان میں کھڑی ہوں ہر طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا ہے میں سوچتی ہوں کہ کیا ہماری قبروں میں بھی اسی طرح اندھیرا ہوگا اتنے میں نور کی ایک کرن آئی اور ہر طرف روشنی پھیل گئی۔ ساتھ ہی غیب سے آواز آئی "جو حاجی مسعود احمد سے محبت و عقیدت رکھتے ہیں ان کی قبریں اس طرح روشن ہونگی"۔ سبحان اللہ

محمد اشرف صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا تھا کہ جو کسی کامل بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے تو اس کے رشتہ داروں کی بھی بخشش ہو جاتی ہے۔ بشرطیکہ صحیح عقیدہ اور محبت رکھتا ہو۔ جب میں نے حضور لاثانی سرکار کے دست حق پر بیعت کی تو میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ میں بھی اس چیز کا مشاہدہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر میرے قبلہ لاثانی سرکار ایسی ہی محبوب ہستی ہیں تو مجھے میری والدہ مرحومہ کے متعلق دکھا۔

یہ دل میں عرض کی اور پیر بھائیوں کو بتایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے ایک عرض کی ہے جب پوری ہوگئی تو بتاؤں گا ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ خواب میں دیکھا حضرت سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ نے فرمایا "جو لاثانی سرکار سے نسبت رکھتے ہیں خود ان کی دستگیری کرتا ہوں" اس کے بعد آپ نے میری

بازو پکڑا اور فرمایا "تم اپنی والدہ کا حال دیکھنا چاہتے ہو آؤ ہم تمہیں دکھاتے ہیں پھر آپ قبرستان میں میری والدہ کی قبر پر لے گئے جب ہم قبر کے پاس پہنچے میں نے دیکھا میری والدہ بہت خوش ہیں۔ ان کی قبر بہت روشن ہے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ جب سے تم لاثانی سرکار کے غلام ہوئے ہو ان کی نسبت کی وجہ سے مجھ پر صبح و شام نور کی بارش ہوتی ہے۔ اور کہا کہ تم محفل پاک لاثانی میں ضرور جایا کرو۔

محمد سلطان صاحب ولد علی محمد (نذیر کالونی فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ہماری ایک پیر بہن بشیراں بی بی فوت ہوگئیں قل شریف کے موقع پر میرے ذہن میں خیال آیا کہ ہم تو دفنا کر آگئے ہیں پتہ نہیں قبر میں اس کا کیا حال ہوگا۔ اسی وقت میرے قبلہ نے کرم فرمایا اور حجابات اٹھا دیئے دیکھا کہ قبر میں پیر بہن بیٹھی ہوئی ہیں اور میرے لجپال آقا تشریف فرما ہیں اور قبر میں ہر طرف نور ہی نور ہے آپ نے فرمایا جب تم دفنا کر آئے تھے میں اسی وقت یہاں پہنچ گیا تھا۔ سبحان اللہ

محمد یامین صاحب بیان کرتے ہیں کہ اکتوبر ۱۹۹۵ء کو علامہ اقبال کالونی میں جناب عقیل صاحب کے در دولت پر قبلہ پیر و مرشد کی اجازت سے ذکر کا حلقہ کروایا اسی حلقہ میں ایک بزرگ تشریف لائے اور سرکار جی کے متعلق جان کر بہت خوش ہوئے اور ان بزرگ نے قبلہ سرکار جی کے دست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ آستانہ عالیہ پر تشریف لائے ہیں اور کہتے ہیں یامین صاحب مجھے پیر و مرشد کی زیارت کروادو۔ اسی اثناء میں میرے آقا تشریف لے آتے ہیں وہ بزرگ آگے بڑھ کر قبلہ لاثانی سرکار کی قدم بوسی کرتے ہیں۔ میرے آقا ارشاد فرماتے ہیں۔ "باباجی گھبرانا نہیں" باباجی عرض کرتے ہیں میرے قبلہ آپ کا بڑا کرم ہے اور میں بہت خوش ہوں کہ آپ جیسی ہستی سے نسبت ہوگئی ہے۔ مجھے آپ کی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی اور جنت کی سیر بھی کی تھی۔

بعد میں پتہ چلا اسی دن وہ بزرگ انتقال فرما گئے تھے پردہ فرمانے کے بعد ان کی روح نے آستانہ پر حاضری دی تھی اور ان کی روح پر سرکار نے کرم فرمایا تھا اور نہ گھبرانے کی تلقین فرمائی تھی۔

محمد راشد صاحب (خادم آستانہ عالیہ فیصل آباد شریف) بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے قبلہ لاثانی سرکار کے دست اقدس پر بیعت کی تو اس وقت ایک بزرگ نے خوشخبری سنائی تھی کہ یہی وہ بزرگ ہستی ہیں جو تمہاری بخشش کا ذریعہ بنیں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بذریعہ خواب اس بات کی تصدیق بھی کروائی۔ میرے قبلہ کے کرم سے حضور تاجدار انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بابرکت نصیب ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "پہلے تم دوزخیوں میں شامل تھے۔ اب لاثانی سرکار کی نسبت کی وجہ سے تمہیں جنتیوں میں شامل کردیا گیا ہے۔ (سبحان اللہ)

محمد یامین صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے قبلہ سیدنا چادر والی سرکار" کا فرمان مبارک ہے کہ جو بھی ہمارے محبوب لاثانی سرکار سے محبت کرتا ہے اس کی گذشتہ اور آئندہ کی نسلوں پر کرم فرمانا ہم نے اپنے لئے لازم کرلیا ہے۔ اس کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعہ سے بخوبی لگا سکتے ہیں۔ ایک دفعہ میرے عزیز (چچا) کا انتقال ہوگیا۔ میں نے قبر پر مٹی ڈالتے وقت عرض کی حضور آج مجھے بھی اپنے اس کرم کا مشاہدہ کروا دیجئے۔ میں یہ عرض کرکے سوگیا۔ رات خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے وہ چچا اپنی قبر میں لیٹے ہوئے ہیں ان کی قبر کافی کشادہ ہے اور تین رنگ کے نور سے منور ہے۔ سرخ سبز اور زرد رنگ کا نور ہے۔ دو فرشتے تشریف لاتے ہیں ان کے منہ پر سے کفن ہٹاتے ہیں تو وہ مسکرا رہے ہوتے ہیں۔ فرشتے یہ دیکھ کر واپس تشریف لے جاتے ہیں۔ ان کے جانے کے بعد میرے عزیز مجھ سے کہتے ہیں کہ تو لاثانی سرکار کا مرید ہے یہ سب تیری وجہ سے ہوا ہے میں کہتا ہوں کہ یہ سب میرے آقا کی وجہ سے ہوا ہے۔ وہ فوراً کہتے ہیں کہ مجھ پر تیری سرکار کی وجہ سے یہ سب کرم ہوا ہے میری بخشش ہوگئی۔ بے شک کوئی میرے آقا کی شان کا اندازہ نہیں کرسکتا۔

20-01-97 محمد انور صاحب (گٹ والا' فیصل آباد) جو کہ ہمارے پیر بھائی ہیں چند ماہ پہلے (8 ماہ) آپ سرکار کے دست اقدس پر بیعت کی تھی۔ 2 ماہ پہلے پردہ کرگئے۔ ان کی وفات کے بعد پیر بھائی کو خواب آیا انہوں نے انور صاحب سے پوچھا انور صاحب تمہارا کیا حال ہے۔ تمہارے ساتھ قبر میں کیا معاملہ پیش آیا۔ انور صاحب نے جواب دیا!

"الحمد للہ مجھے میرے مرشد پاک کی نسبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائی ہے۔"

جب پیر بھائی نے یہ خواب انور صاحب (مرحوم) کے والد کو سنایا تو انہوں نے بتایا میرا بیٹا بالکل صحت مند تھا۔ مرنے سے کچھ دیر پہلے اس کی طبیعت خراب ہوئی اور پیٹ میں درد محسوس ہوا۔ ڈاکٹر کو بلایا اس وقت اس نے اپنی والدہ کی طرف دیکھا اور پھر آنکھیں بند کرلیں جب ڈاکٹر نے نبض چیک کی تو کہا۔ اِنَّا للہِ وَ اِنَّا الیہِ راجعون

اس کے چند دن بعد وہ مجھے خواب میں ملا اور کہا اباجی مجھے لاثانی سرکار کی نسبت کی وجہ سے قبر میں حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہوئی ہے۔ سبحان اللہ

روز محشر بھی خدا نے یہ کرم فرمایا

کچھ نہ پوچھا گیا آقا تیرے دیوانے سے

چند دن بعد پھر گھر والوں کو خواب میں نظر آئے اور کہا "تم سب کیوں پریشان ہوتے ہو۔ میں تو جنت میں نبی پاک ﷺ اور غوث پاک کی محفلوں میں حاضر ہوتا ہوں اور وہاں پر میرے لاثانی سرکار بھی تشریف لاتے ہیں۔"

27-06-95 جناب مختار احمد صاحب (رسالہ نمبر 15 فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم (مرحوم) مرنے سے صرف دس دن قبل قبلہ لاثانی سرکار سے بیعت ہوئے تھے ابھی انہیں بیعت ہوئے صرف ہفتہ ہی گزرا تھا کہ انہوں نے مجھے اپنے پاس بلایا اور بتایا کہ میرے مرشد لاثانی سرکار کا مجھ پر بہت کرم ہو رہا ہے آپ سرکار دو راتوں سے میرے پاس خواب میں تشریف لا رہے ہیں اور مجھے جنت میں میرا مقام دکھاتے ہیں پھر فوت ہونے کے دو دن بعد وہ میرے بڑے بھائی کو خواب میں نظر آئے انہوں نے دیکھا کہ والد صاحب پھولوں کی سیج پر بیٹھے ہوئے ہیں اور قرآن مجید کی تلاوت کر رہے ہیں پاس ہی میرے قبلہ لاثانی سرکار بھی تشریف فرما ہیں یہ سب میرے آقا کا کرم ہے۔

19-10-96 محمد سلطان ولد علی محمد (محلہ نزیر کالونی، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ہماری پیر بہن بشیراں صاحبہ فوت ہو گئیں۔ جب ہم انکے سوئم پر گئے تو

اچانک میرے ذہن میں خیال آیا ہم تو انہیں دفن کر کے آگئے ہیں پتہ نہیں قبر میں انکا کیا حال ہو اسی وقت میرے قبلہ نے کرم فرمایا اور حجابات اٹھا دیئے جیسے ہی ہم انہیں دفنا کر آئے میرے لاثانی آقا ان کی دستگیری کے لئے ان کے پاس پہنچ گئے وہ کلمہ شریف پڑھتی ہوئی اٹھ کر بیٹھ گئیں۔ ان کی قبر بہت زیادہ روشن و منور ہو گئی۔ یہ تمام منظر دیکھنے کے بعد میں نے دیکھا کہ میرے آقا قبلہ لاثانی سرکار میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

"تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں' جب تم انہیں دفنا کر گئے تھے میں اسی وقت ان کے پاس پہنچ گیا تھا۔"

بخشش خود دوڑی آوے گی رحمت وی گھیرا پاوے گی
تیرا دامن پھڑلیا جس ویلے سیہ کاراں نے بدکاراں نے

1995ء محمد یامین صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ آج سے تقریبا" دو سال پہلے کی بات ہے کہ جب ہمارے پیر بھائی عقیل صاحب کے گھر (علامہ اقبال کالونی) میں محفل ذکر منعقد ہوئی اس حلقے میں ایک باریش بزرگ بھی شریک ہوئے۔ انہوں نے جب میرے مرشد لاثانی سرکار کا تذکرہ سنا تو بہت خوش ہوئے اور انہوں نے بھی حضرت لاثانی سرکار کے دست اقدس پر بیعت کرلی۔ تھوڑے دنوں بعد وہ انتقال کر گئے جس دن وہ فوت ہوئے اس سے ایک دن پہلے مجھے خواب نظر آیا کہ وہ آستانہ عالیہ پر آئے اور کہنے لگے یامین صاحب مجھے پیرو مرشد لاثانی سرکار کی زیارت کروا دو میں نے انکی زیارت کرنی ہے۔ اتنے میں میرے آقا حضور لاثانی سرکار بھی تشریف لے آتے ہیں باباجی آگے بڑھ کر آپ کے قدموں کو بوسہ دیتے ہیں آپ فرماتے ہیں۔

"باباجی گھبرانا نہیں آپ پر بہت نظر کرم ہے جب آپ اس دنیا سے جائیں گے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ساتھ ہونگے۔ فوت ہونے کے بعد خواب میں نظر آئے اور کہنے لگے۔

"میں بہت خوش ہوں مجھے نبی پاک ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور جنت کی سیر بھی کی۔"

انتقال کرنے سے کچھ دیر پہلے انہوں نے گھر والوں سے کہا تھا کہ میری سندیں (شجرہ شریف اور وظائف والا پیپر جو لاثانی سرکار اپنے مریدین کو بیعت کرتے وقت عنایت فرماتے ہیں) بھی قبر میں میرے پاس رکھ دینا ان کی وصیت کو پورا کر دیا گیا۔"

06-03-97 محمد اسلم صاحب گوجرانوالہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد اور والدہ صاحبہ جو کہ انتقال کر چکے ہیں مجھے ایک دن خواب میں نظر آئے میں والدہ صاحبہ سے پوچھتا ہوں کہ آپ کا کیا حال ہے۔ میری والدہ کہتی ہیں کہ ہم نے صرف ایک مرتبہ روحانی طور پر عالم بالا میں لاثانی سرکار کی قدم بوسی کی ہے جس کی برکت سے یہاں پر ہمارے درجات بلند کر دیئے گئے کاش ہم اپنی زندگی میں بھی ایسا کرتے تو آج ہم پر جو کرم ہوتا ہم اس کا اندازہ نہیں کر سکتے تھے۔

منجانب اللہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، خلفائے راشدین اور اولیاء کاملین، طالبین حق کی راہنمائی

یہاں پر چند طالبین طریقت کے واقعات انہیں کی زبانی تحریر کرتا ہوں جن سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے کیوں اور کس طرح لاثانی سرکار سے رجوع کیا اور فیض یاب ہوئے۔ ہمیں اب تک تقریباً اسی کے قریب سلسلہ میں ایسے مریدین کا پتہ چلا جن کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، خلفائے راشدینؓ اور اولیاء کرام نے بذات خود کرم فرماتے ہوئے بذریعہ خواب راہنمائی فرمائی اور پیر و مرشد لاثانی سرکار کی زیارت کرواتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ ان کے دست حق پر بیعت ہو جاؤ۔ یا یہ فرمایا کہ یہ تمہارے پیر ہیں۔ ان کے در پر حاضری دیا کرو اور ان کی نسبت اختیار کرو۔ کچھ لوگوں نے بتایا کہ ہمیں اولیاء کاملین نے قبلہ لاثانی سرکار کی زیارت کرواتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ یہ حاجی مسعود احمد المعروف لاثانی سرکار ہیں ان سے فیض لو اور ساتھ ہی آستانہ عالیہ کا نقشہ بھی دکھایا گیا۔ جب ہم آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے اور آپ سرکار کی زیارت کی تو سب کچھ ویسا ہی پایا جیسا ہمیں خواب میں دکھایا گیا تھا۔ حالانکہ اس سے قبل نہ ہی ہم نے آپ کا اسم مبارک سنا تھا اور نہ ہی آپ کی زیارت کی تھی۔

ان واقعات سے یہ حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ آپ اللہ کی بارگاہ میں مقبول و محبوب ہیں اور تبلیغ دین کا جو فریضہ سرانجام دے رہے ہیں وہ بھی خداتعالیٰ کی نظر میں اتنا پسندیدہ ہے کہ اللہ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کی آپ کی جانب راہنمائی فرماتا ہے یوں طالبین حق آپ سے رجوع کرتے ہیں اور فیضیاب ہوتے ہیں۔

چونکہ یہ تمام واقعات تقریباً ایک ہی طرح کے ہیں اس لئے طوالت کے خوف سے چند ایک پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔

مس نسرین صاحبہ

(ملتان)

بیان کرتی ہیں کہ میری بہن بہت بیمار تھی۔ ہر طرح کا علاج کروایا مگر کوئی افاقہ نہ ہوا ڈاکٹرز کہتے تھے کہ ہمیں اس کی بیماری کی سمجھ نہیں آتی۔ ہم سب گھر والے اس کی وجہ سے بہت پریشان رہتے تھے اور بہت دعائیں کرتے تھے۔ ایک رات خواب میں اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور ندائے غیبی ہوئی۔

''اس کا علاج مسعود احمد کے پاس ہے''

اس کے ساتھ ہی آستانہ عالیہ (خانیوال) کا راستہ بتایا گیا۔ (نسرین صاحبہ کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے نماز، روزہ کی پابند تو شروع سے ہی تھی لیکن روحانی اطمینان کی دولت چاہتی تھی۔ اس رات اللہ تعالیٰ نے میری یہ عرض بھی سن لی) اور آواز آئی ''تم اکثر عرض کیا کرتی تھی کہ یا اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ ہم نے تمہیں ان کا پتہ بتا کر تم پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں تم جاؤ اور ان سے رجوع کرو''۔

اگلی صبح میں نے اس ایڈریس کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ لاثانی سرکار کے آستانہ عالیہ کا ایڈریس ہے۔ میں بہت خوش تھی کہ اللہ نے میرے دونوں مسئلوں کا حل بتا دیا۔

پھر میں، آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور بہن کیلئے عرض کی۔ آپ نے دعا فرمائی۔ میں نے آپ سے بیعت کیلئے بھی عرض کی۔ آپ نے مجھے

بیعت فرمایا اور صبح شام پڑھنے کیلئے وظائف فرمائے۔ آپ نے چند ضروری ہدایات بھی فرمائیں۔ ان کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کیا تو دل ایک نئی لذت سے آشنا ہوا۔ ذکر اللہ کی طرف رغبت زیادہ ہو گئی اللہ کے رسول سے محبت بڑھی، الغرضیکہ آپ سے نسبت کر کے مجھے محسوس ہوا کہ واقعی خدا تعالیٰ نے مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں۔

محمد اشتیاق صاحب

(خانیوال)

بیان کرتے ہیں کہ آج سے کئی سال پہلے مجھے خواب آیا کہ جیسے میں ایک چھوٹا سا بچہ ہوں۔ میں بیٹھا ہوتا ہوں کہ ایک آواز آتی باادب، باملاحظہ، ہوشیار، سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لا رہے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید گھوڑے پر تشریف فرما ہیں۔ آپ کے ساتھ ہی علیحدہ علیحدہ سفید گھوڑوں پر حضرت علیؓ اور حضرت امام حسنؓ اور امام حسینؓ بھی تشریف فرما ہیں۔ میں نے اپنے آقا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر ان کی طرف ہاتھ پھیلائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیچھے کی طرف اشارہ فرمایا۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک اور بزرگ ہستی تشریف فرما تھیں۔ میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہیں۔ انہوں نے اپنی چھڑی مبارک میری طرف بڑھائی تو میں نے لپک کر اس چھڑی کو مضبوطی سے تھام لیا اور ان بزرگ نے مجھے اٹھا کر اپنے پیچھے گھوڑے پر بٹھا لیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیچھے کی جانب اشارہ فرمانا اور پھر بزرگ ہستی کا مجھے اپنے پیچھے گھوڑے پر سوار کرنا اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ میں ان بزرگ سے رجوع کروں میں اکثر اس خواب کو یاد کرتا اور مجھے یقین تھا کہ ضرور مجھے وہ

بزرگ ملیں گے۔ اب اتنے برسوں کے بعد جب میں نے پہلی مرتبہ لاثانی سرکار کی زیارت کی تو مجھے محسوس ہوا کہ آپ کو پہلے بھی کہیں دیکھا ہے۔ سات روز تک میں ذہن پر زور دیتا رہا۔ آخر میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی یااللہ! میرے ذہن میں بار بار کوئی نقشہ بنتا ہے پھر بگڑ جاتا ہے۔ سات دن سے میں اسی کشمکش میں ہوں۔ مجھ پر واضح فرما کہ میں نے انہیں کہاں دیکھا ہے۔ میں یہ عرض کر کے سو گیا۔ رات کو خواب میں مجھے برسوں پہلا خواب نظر آیا۔ اب میں آپ کو دیکھتے ہی پہچان گیا کیونکہ لاثانی سرکار وہی بزرگ تھے جنہوں نے مجھے اپنے ساتھ گھوڑے پر بٹھایا تھا۔ صبح ہوتے ہی میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ کے دست اقدس پر بیعت ہو گیا۔ آپ سے ملنے سے پہلے نماز روزہ کا بالکل پابند نہیں تھا۔ آپ نے دل میں اللہ رسول کی محبت پیدا کی جو تمام اچھائیوں کی بنیاد ہے۔ آپ نے مجھے اپنے فیض سے نوازا۔ آپ کی حد درجہ کرم نوازی کو دیکھتے ہوئے میں نے اہل خانہ کو بھی آپ کا بیعت کرایا۔ الحمدللہ آپ کی اجازت سے محافل ذکر بھی منعقد کراتے ہیں بہت سے درویشوں نے آپ کی شان کی تصدیق فرمائی۔ بزرگان دین نے آپ کی بدولت کرم سے نوازا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات اور بلند فرمائے۔ (آمین)

محمد مشتاق ولد محمد بشیر

(غلام رسول نگر، فیصل آباد)

بیان کرتے ہیں کہ میرا گھر آستانہ عالیہ کے قریب ہی ہے یہاں دن رات اللہ کا ذکر ہوتا ہے۔ میرا بھی بہت دل چاہتا لیکن مصروفیت کی بناء پر وقت نہیں نکال سکا۔ ایک رات مجھے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام

کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا

"تم آستانہ عالیہ (نقشبندیہ، چادریہ، لاثانیہ) پر کیوں نہیں جاتے ادھر تو ہمارا بھی آنا جانا ہوتا ہے۔ تم آستانہ عالیہ کی صفائی وغیرہ کا خیال رکھو اور وہاں پودے بھی لگاؤ"۔ اگلے ہی دن میں نے آستانہ عالیہ پر حاضری دی۔ آپ کی خدمت میں پہنچا تو احساس ہوا کہ واقعی آپ ایسی ہستی ہیں اور آپ کا دربار شان والا ہے۔ جہاں انبیاء روحانی طور پر تشریف لاتے ہیں اور آپ کا رابطہ اللہ رسول سے بہت مضبوط ہے۔ بے شک آپ لوگوں کو اللہ سے ملانے والے ہیں۔ آپ کی صحبت اللہ رسول کی یاد دلاتی ہے۔

ظہور صاحب

(بستی چن شاہ، خانیوال)

بیان کرتے ہیں کہ ہم صرف حضرت علیؓ کو مانتے تھے اور باقی خلفائے راشدین کو (نعوذ باللہ) برا بھلا کہتے تھے۔ ایک دن میں نے کسی سے لاثانی سرکار کا تذکرہ سنا تو دل میں سوچا کہ ان کا بڑا چرچا ہے ہم بھی دیکھ آتے ہیں۔

شام کے وقت میں اپنے دوستوں کے ہمراہ آستانہ عالیہ (خانیوال) خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ بیان فرما رہے تھے۔ محفل کے اختتام پر میں نے عرض کی ہم ان چیزوں کو نہیں مانتے۔ آپ نے فرمایا

اچھا تو یہ بتاؤ کہ جنہیں تم مانتے ہو یا جن سے تم عقیدت و محبت رکھتے ہو کیا ان کی طرف سے تمہیں کبھی کوئی اشارہ یا دستگیری ہوئی۔ آپ کی بات سن کر میں سوچ میں پڑ گیا اور عرض کیا۔ نہیں ایسا تو کبھی نہیں ہوا۔ تب آپ نے فرمایا کہ جنہیں (حضرت علی اور اہل بیعت) تم مانتے ہو ان کی طرف سے کبھی

کوئی اشارہ یا دستگیری نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ (نعوذ باللہ) وہ دستگیر نہیں بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ تمہارا عقیدت محبت کرنے کا انداز ٹھیک نہیں تم ایک صحابیؓ سے تو محبت رکھتے ہو اور دیگر خلفائے راشدین کی شان میں گستاخی کرتے ہو یہ صحیح نہیں۔

پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ یا تو تم مجھے حق دکھا دو یا اس فقیر سے عقیدت محبت کے ساتھ (دو تین ماہ) تعلق قائم کر کے دیکھو۔ جو باتیں بتاؤں اس پر عمل کرو پھر اگر اس عرصہ میں تمہیں حق نظر نہ آجائے یا تمہاری کوئی دستگیری نہ ہو تو کہنا کہ یہ سب غلط ہے۔

میں نے کہا میں تسلی چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم کن سے تسلی چاہتے ہو چونکہ میری رغبت محبت زیادہ حضرت علیؓ کی طرف تھی اس لئے میں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ حضرت علیؓ یا اہل بیعتؓ میں۔ سے کوئی آکر میری تسلی کر جائے کہ یہ در حق ہے۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے اگر تم یہی چاہتے ہو تو انشاءاللہ اسی دربار سے تمہاری تسلی ہو جائے گی۔ اس کے بعد میں نے آپ سے کچھ ایسی باتیں پوچھیں جو بہت عرصہ سے میرے ذہن میں تھیں اور ان کا کوئی تسلی بخش جواب نہ ملتا تھا۔ آپ نے آیات و احادیث کی روشنی میں عام فہم زبان میں تمام باتوں کا جواب دیا اور میں مطمئن ہو گیا۔ میں آپ کی اس بات سے بہت متاثر ہوا اور میں نے عرض کی ٹھیک ہے آپ مجھے بیعت کر لیں۔

آپ نے پہلے تو مجھ سے توبہ کروائی۔ اس کے بعد داخل سلسلہ فرما لیا۔ بیعت کرتے وقت آپ نے مجھ سے وعدہ لیا کہ انبیاء کرام کے بعد حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ سب سے افضل ہیں۔ دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقؓ

تیسرے حضرت سیدنا عثمان غنیؓ اور پھر چوتھے خلیفہ حضرت علیؓ ہیں اور تمام صحابہ کرام دین کے راہبر ہیں اور ہمارے پیشوا ہیں۔ جب تک زندہ رہیں گے اس عقیدے پر قائم رہیں گے۔ اس کے بعد آپ نے ذکر کروایا دوران ذکر آپ کی توجہ کے باعث مجھے ایسی لذت و حلاوت محسوس ہوئی جو پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ جب گھر آیا تب بھی میری وہی کیفیت تھی۔ میری بیوی نے میری یہ حالت دیکھ کر استفسار کیا تو میں نے اسے ساری بات بتادی اور یہ بھی کہا کہ میں تواں کا بیعت ہوگیا ہوں۔ مجھے وہ در حق اور سچ نظر آتا ہے آپ کا ذکر کرتے کرتے میری کیفیت پھر تیز ہو گئی۔ اس کے اثرات میری بیوی نے بھی محسوس کئے اور اسے بھی لذت و حلاوت ہونا شروع ہو گئی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ تم تواں سے مل کر آرہے ہو مجھے تو صرف ان کا ذکر سن کر اور تمہاری یہ حالت دیکھ کر ہی محسوس ہو رہا ہے کہ یہ حق در ہے۔ تم مجھے بھی صبح ان کے پاس لیکر چلنا میں بھی ان سے بیعت ہونا چاہتی ہوں۔ چنانچہ صبح میں اور میری بیوی آستانہ عالیہ پہنچے۔ میری بیوی اندر زنان خانے میں چلی گئی اور میں مردوں میں بیٹھ گیا۔ میں نے حضور قبلہ لاثانی سرکار سے عرض کی حضور میری بیوی بھی بیعت ہونا چاہتی ہے اور میں نے آپ سے کل جو عرض کی تھی کہ مجھے اہل بیعت کی طرف سے کوئی تصدیق ہو تو میری آپ سے عرض ہے کہ کل سے جو میری کیفیت و محسوسات ہیں میری تسلی کیلئے یہی کافی ہے۔ آپ میری بیوی پر ایسی نظر کرم فرمائیں اور اسے کوئی تسلی کروادیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے گھر والے یہ سب دیکھ کر جھگڑا کریں اور طلاق دلوادیں میری بیوی کو اگر تسلی ہو گئی تو وہ اپنے گھر والوں کو خود ہی مطمئن کر لے گی۔ آپ نے فرمایا اچھا ٹھیک ہے جیسا تم چاہتے ہو انشاءاللہ ویسا ہی ہو جائے گا۔ اس کے بعد آپ

اندر تشریف لے گئے میری بیوی کو بیعت کیا۔ میری بیوی کا کہنا ہے کہ چند مرتبہ ذکر کرنے سے ہی میری کیفیت بدل گئی۔ یہ صرف آپ کی تیز توجہ کا اثر تھا۔ اس کے بعد ہم دونوں میاں بیوی گھر آ گئے۔ تقریباً دو تین دن تک ہماری یہی حالت رہی کہ اللہ کے ذکر میں بہت سرور ملتا ہمارے لئے یہ سب بالکل نیا تھا۔ تیسرے دن رات کے وقت جب کہ ہم سب گھر والے سوئے ہوئے تھے۔ تقریباً ڈیڑھ بجے میری بیوی کا نیند میں ہی قلبی ذکر شروع ہو گیا۔ جس کی وجہ سے میری آنکھ بھی کھل گئی تمام کمرہ خوشبو سے مہک رہا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور ذکر جاری تھا۔ تقریباً دو تین گھنٹے یہی کیفیت رہی۔ جب حالت نارمل ہوئی تو اس نے مجھے بتایا کہ میں سوئی ہوئی تھی کہ اچانک میرا دل اللہ اللہ کرنے لگا۔ کمرے میں چاروں طرف خوشبو سی پھیل گئی۔ دوران ذکر میں نے مشاہدہ کیا کہ حضرت علیؓ، حضرت امام حسنؓ، حسینؓ، حضرت علی اصغرؓ، حضرت عباسؓ، حضرت علی اکبرؓ تشریف لائے۔ آپ سب نوری ۔ ب میں تھے اور اس نور کی چمک اتنی تھی کہ میری آنکھیں نہیں کھل رہی تھیں۔ میں نے آپؓ سے وہی باتیں عرض کیں جو آپ لاثانی سرکار سے عرض کی تھیں اور انہوں نے بالکل وہی جواب فرمائے۔ جو لاثانی سرکار نے فرمائے تھے۔ پھر میں نے عرض کی سرکار آپ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں تو حضرت حسینؓ نے ارشاد فرمایا۔

''لاثانی سرکار کا در ہمارا ہی در ہے۔ اس در پر پکے ہو کر لگے رہنا اسے چھوڑ نہ دینا'' اس کے بعد آپؓ تشریف لے گئے۔

صبح ہوئی تو میری بیوی نے اپنے سب گھر والوں کو جمع کیا اور ان کی یقین دہانی کیلئے قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر اپنا مشاہدہ سنایا اور کہا کہ میں اس کلام

پاک کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ وہ صحیح درویش ہیں کیونکہ اس در کے حق ہونے کی گواہی مجھے حضرت امام حسینؓ نے خود دی ہے اور میں لاثانی سرکار سے بیعت ہو چکی ہوں۔ تمہیں بھی کہتی ہوں کہ تم بھی ان کے دست حق پر توبہ کر لو اور اگر کسی نے میرے پیرو مرشد لاثانی سرکار کے خلاف کوئی بات کی تو میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

میری بیوی کی کیفیت اور حالت دیکھ کر اس کے گھر والوں کو بھی یقین آ گیا۔ وہ سب اکٹھے ہو کر لاثانی سرکار کے قدموں میں آئے اور بیعت کی۔ اس کے بعد ذکر کیا تو ابھی صرف چند ضربیں ہی لگائیں تھیں کہ ان سب پر کرم نوازی شروع ہو گئی اور سب نے تسلیم کر لیا کہ جن کے متعلق ہم یہ سنتے تھے کہ لاثانی سرکار کے پاس کوئی جادو ہے جس سے لوگ ان کے پاس کھنچتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اللہ کے محبوب بزرگ ہیں اور ان کا فیض عام ہے۔ ہم جو پہلے اللہ کے محبوبوں کی شان میں گستاخی کیا کرتے تھے۔ قبلہ سرکار نے ہماری راہنمائی فرمائی اب ہمارے گھر میں بھی محافل ذکر منعقد ہوتی ہیں۔ بچے بچے پر سرکار نے اپنا کرم فرمایا۔ ہمارا تقریباً پورا خاندان ہی آپ کے دست اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کر چکا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے بیعت کے چند دن بعد ہی مجھے مشاہدہ کرایا کہ پہلے صحابہ کرامؓ کی گستاخی کی وجہ سے تمہارے لئے دوزخ لکھ دی گئی تھی۔ لیکن اب لاثانی سرکار کے دست اقدس پر توبہ استغفار کرنے اور بیعت ہونے کے صدقہ میں ہم نے تمہاری بخشش فرما دی ہے یہ سب قبلہ حضور لاثانی سرکار کی کرم نوازی ہے۔ آج نبی پاک ﷺ بھی صحابہ کرامؓ، اور بزرگان دین میرے آقا کی نسبت کی وجہ سے اپنے فیض سے نواز رہے ہیں۔

جناب ڈاکٹر انور صاحب

(منصور آباد، فیصل آباد)

بیان کرتے ہیں کہ مجھے روحانیت کی طلب تھی۔ ہمارے گھر کا ماحول بھی روحانی اور دینی تھا۔ میں نے اسی طلب کیلئے بہت سے بزرگوں سے رجوع کیا۔ چلے وظیفے بھی کئے لیکن بات نہ بنی۔ آج سے دس بارہ سال پہلے مجھے خواب آیا تھا کہ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ اور حضور قبلہ لاثانی ہمارے گھر تشریف لائے۔ حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ نے حضور لاثانی سرکار سے رجسٹر میں میرا نام لکھوایا۔ یعنی مجھے سلسلہ میں داخل فرما لیا۔ جب سے میں نے خواب دیکھا۔ میں نے آپ کی بہت تلاش کی لیکن ہر کام کا ایک وقت مقرر ہوتا۔ میرے دوست نے مجھ سے قبلہ حضور لاثانی سرکار کا تذکرہ کیا کیونکہ اسے پتہ تھا میں اولیاء اللہ سے عقیدت اور محبت رکھتا ہوں۔ میں نے اس سے کہا میں ضرور ان سے ملوں گا۔ پھر میں نے محفل پاک میں آپ کی زیارت کی۔ میں نے آپ کو دیکھا تو لگا کہ مجھے اپنی منزل مل گئی ہے کیونکہ میرے پیرومرشد (جن کا میں آج سے بارہ سال پہلے بیعت ہوا تھا) مجھے مل گئے تھے۔ میں نے آپ سے بیعت کیلئے عرض کی تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ بیعت تو آپ پہلے ہی ہیں یہ تو ایک حجت ہوتی ہے یہ بھی پوری کر لیں اور یوں آپ نے مجھے داخل سلسلہ فرما لیا۔ اب مجھ پر اور میرے تمام اہل خانہ پر آپ کی بہت کرم نوازی ہے۔

مسز عبدالطیف

(نزد غوثیہ مسجد خانیوال)

بیان کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نماز روزہ کی شروع سے ہی پابند تھی اکثر خواب میں اولیاء اللہ کے درباروں پر حاضری دیتی۔ مشہور مشائخ عظام نے مجھے اپنی زیارتوں سے بھی نوازا لیکن ابھی تک میں نے کسی بزرگ کے دست اقدس پر بیعت نہیں کی تھی۔ ایک دن میں اپنی ایک جاننے والی کے ہمراہ محفل پاک لاثانی میں گئی۔ وہاں محفل میں قدم رکھتے ہی مجھے شدت سے اس بات کا احساس ہوا کہ یہاں کوئی بزرگ ہستی موجود ہے اور ذکر میں ایسا سرور آیا جو بیان سے باہر ہے محفل کے ختم ہونے کے بعد بھی مجھ پر ایک عجیب سی کیفیت طاری رہی۔ محفل کی کشش ہی ایسی تھی کہ میں بے حد مصروف ہونے کے باوجود محافل میں مسلسل شرکت کرتی رہی۔ محفل میں بیان میں سنا کہ ہر انسان کو کسی درویش کے ہاتھ پر ضرور بیعت کر لینی چاہیئے تو میں نے دل میں سوچا کہ میں بھی حضور لاثانی سرکار کی بیعت ہوں گی کیونکہ غائبانہ طور پر ہی مجھے ان کی طرف سے روحانی کرم نوازی کی وجہ سے ان کے حق ہونے کا شدت سے احساس ہو گیا تھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی یا اللہ میں یہاں بیعت ہونا چاہتی ہوں مجھے ان کے بارے میں اپنی جناب سے بھی کوئی خوشخبری سنا۔

رات میں سوئی تو میں نے دیکھا کہ ایک تین میٹر لمبی بہت خوبصورت چادر آسمان سے آئی اور مجھے اپنی آغوش میں لے لیا۔ چادر میرے جسم سے بھی تقریباً ایک میٹر لمبی تھی۔ پھر میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آستانہ عالیہ کا پورا نقشہ اور لاثانی سرکار کا چہرہ مبارک بھی بہت واضح دکھایا اور ندائے غیبی

ہوئی۔

''تم عقیدت اور محبت تمام بزرگوں سے کرو لیکن تمہارے پیرومرشد لاثانی سرکار ہیں''۔

جب میں نے سنا کہ کل لاثانی سرکار تشریف لارہے ہیں تو پوری رات خوشی سے مجھے نیند نہیں آئی۔ ذرا سی دیر کو آنکھ لگی تو کیا دیکھتی ہوں کہ حضور لاثانی سرکار تشریف فرما ہیں۔ مریدین آپ کے قدموں میں بیٹھے ہیں اور آپ انہیں عمرہ کے ٹکٹ تقسیم کر رہے ہیں۔ صبح جب آپ کی زیارت کیلئے گئی تو وہی رات والا نقشہ تھا۔ آپ کی شکل مبارک وہی تھی جو مجھے خواب میں دکھائی گئی تھی۔ جب مجھے یقین ہو گیا کہ اسی در کی طرف ہی اللہ نے میری راہنمائی فرمائی ہے تو میں نے آپ سے نسبت قائم کرلی اور مجھ پر آپ کے کرم کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ آپ نے مجھے پردے کا پابند بنایا۔ میرے باقی گھر والے مجھ پر ہونے والے کرم اور آپ کی شان کا تذکرہ سن کر آپ سے بیعت کے خواہش مند ہیں۔ عبادتیں تو پہلے بھی بہت کیں لیکن اب اللہ کا ذکر کرنے کا مزا ہی کچھ اور ہے۔ صرف ایک ہفتہ کے اندر اندر مجھ پر میرے آقا نے وہ کرم نوازیاں فرمائیں جو میرے گمان میں بھی نہ تھیں۔ آپ کی ایسی نظر کرم ہوئی سات دن تک کھانا نہیں کھایا ہر وقت اللہ کا ذکر زبان پر جاری رہتا۔ ٭

تصور حسین صاحب

(پیپلز کالونی نمبر ۲، فیصل آباد)

بیان کرتے ہیں کہ میں اللہ کے نیک بندوں اور بزرگوں سے شروع ہی سے عقیدت رکھتا تھا اور میرا بھی دل چاہتا تھا کہ میں بھی کسی بزرگ کو اپنا

مرشد بنا کر ان سے فیض حاصل کروں۔ بہت کوششوں کے باوجود بھی مجھے ابھی تک کوئی ایسی ہستی نظر نہ آئی جن سے میں فیضیاب ہو سکوں۔ ایک دن میرے دوست نے مجھ سے کہا کہ محفل ذکر میں چلو۔ اس نے مجھ سے آپ کا ذکر بھی کیا۔ آپ کے متعلق مجھے جو باتیں سنائیں وہ سب مجھے اپنے دل کی آواز محسوس ہوئیں۔ یعنی میں بھی کسی ایسے ہی کامل بزرگ کی تلاش میں تھا۔ شام ہوئی تو میں محفل پاک میں شرکت کیلئے گیا۔ وہاں میں نے محفل کا جو رنگ دیکھا۔ ذکر کے وقت ایسا سماں کہ لگتا تھا رنگ و نور کی برسات ہو رہی ہے۔ میں محفل سے بہت متاثر ہوا۔ میں نے دل میں اللہ تعالیٰ سے عرض کی یااللہ میرا تو بہت دل چاہتا ہے کہ میں ان بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کر لوں۔ مجھے کوئی اشارہ فرما گھر آیا سویا تو رات کو خواب آیا حضرت علیؓ تشریف لائے اور فرمایا

"ہم نے تمہیں جہاں پہنچانا تھا پہنچا دیا۔ تم ان کی محفلوں میں حاضری دیا کرو۔ تم ان کی شان نہیں جانتے ان سے جو چاہو گے ملے گا"۔ جب صبح آنکھ کھلی تو میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی اور تب مجھے احساس ہوا کہ محفلوں میں میں خود نہیں گیا بلکہ مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت لے کر گئی تھی۔ چنانچہ اگلے ہی دن میں دربار ولایت جا پہنچا اور اپنا مدعا بیان کیا اور یہ آپ کا کرم ہی تھا کہ آپ نے مجھے بیعت فرما لیا۔ جس دن بیعت ہو کر گھر آیا تو اسی رات سے ایسا کرم شروع ہوا جو بیان سے باہر ہے۔ اللہ رسول ﷺ کی طرف رغبت بہت زیادہ ہو گئی۔ ہر وقت ذکر کرنے کو دل چاہتا۔ آپ کا کرم دیکھ کر میرے گھر والے بھی آپ کے دست اقدس پر سلسلہ عالیہ میں داخل ہو گئے اور یوں آپ کی نظر کرم سے گھر کا ماحول بدل گیا۔

پیر طریقت صوفی رمضان صاحب

(کینال ریسٹ ہاؤس، چیچہ وطنی)

بیان کرتے ہیں کہ میں نقشبندیہ سلسلہ میں صاحب خلافت ہوں بہت عرصہ پہلے میرے مرشد پردہ فرما گئے تھے۔ اور مجھے کچھ روحانی الجھنیں درپیش تھیں مجھے کسی ایسے درویش کی تلاش تھی جو میری ان الجھنوں کو دور کر سکے۔ ایک دن لاثانی سرکار کا پتہ چلا تو میں نے سوچا کہ یہ جن کے مرید ہیں انہیں سے عرض کر کے دیکھتا ہوں۔ چنانچہ میں نے محفل پاک کرائی اور چادر والی سرکار سے عرض کی حضور اگر وہ آپ کے محبوب ہیں اور میرا مسئلہ وہاں سے حل ہو سکتا ہے تو میری راہنمائی فرمائیں۔

رات میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور میاں صاحب چادر والی سرکار مجھے ایک آستانہ شریف پر لے کر گئے وہاں آپ نے مجھے حضور قبلہ لاثانی سرکار کی زیارت کرائی اور فرمایا "یہ حاجی مسعود احمد المعروف لاثانی سرکار ہیں"۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے پاس بہت سے اولیاء کرام اور مریدین بیٹھے ہیں اور آپ سے فیوض و برکات حاصل کر رہے ہیں جب میں آپ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے اپنے دست مبارک سے میری طرف اشارہ کیا اسی وقت نور کی ایک لہر میرے جسم میں داخل ہوئی اور میری تمام رکاوٹیں پل بھر میں ختم ہو گئیں۔

صبح اٹھا تو بہت خوش تھا۔ پھر میں ایڈریس لے کر آپ کے آستانہ عالیہ حاضر ہوا۔ سب کچھ ویسا ہی تھا جیسا میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ روحانی رکاوٹیں تو پہلے ہی دور ہو گئی تھیں اب آپ نے مجھے مزید فیض سے نوازا۔

(غلام رسول نگر، فیصل آباد)

محمد چراغ دین ولد حاجی نواب دین

بیان کرتے ہیں کہ ہمارا گھر آستانہ عالیہ سے قریب ہے میں روزانہ اللہ کے ذکر کی آوازیں سنتا اور میں اکثر یہاں سے گزرتے ہوئے بہت سے لوگوں کو جمع دیکھتا ایک دن میں نے ارادہ کیا کہ میں بھی جا کر دیکھوں گا کہ وہاں کیا ہوتا ہے۔ اسی رات مجھے خواب میں کسی نے کہا

''تمہارے قریب اللہ کی رحمت تقسیم ہو رہی ہے اور تم کتنے بد نصیب ہو کہ اس سے محروم ہو''۔

صبح جب آنکھ کھلی تو میں بہت حیران ہوا کہ ابھی تو میں نے رات کو ارادہ ہی کیا تھا کہ وہاں جاؤں گا اور دیکھوں گا کہ وہاں کیا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنا کرم فرماتے ہوئے خود ہی مطلع فرما دیا کہ وہاں میری رحمت تقسیم ہوتی ہے تم بھی جاؤ اور اپنی جھولیاں بھر لو۔ صبح ہوتے ہی میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی درخواست کی۔ جسے آپ نے منظور فرما لیا اور یوں مجھ پر بھی آپ کے کرم کا سلسلہ شروع ہو گیا روزانہ بعد نماز عصر آپ ذکر کرواتے ہیں نماز باجماعت ادا کرتے ہیں لوگ آپ سے طریقت کے مسائل عرض کرتے ہیں اور آپ ان کے مسائل حل کرتے ہیں آپ کی صحبت بابرکت سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔

محمد یامین صاحب

(خانیوال)

بیان کرتے ہیں کہ نسبت لاثانی سے پہلے میں ایک گنہگار انسان تھا۔ نماز روزہ سے صرف نام کی حد تک دلچسپی تھی۔ ایف اے کرنے کے بعد میں نے

ڈی ایچ ایم ایس کرنے کیلئے (ملتان) کالج میں داخلہ لے لیا اور ساتھ ہی ایک ڈاکٹر کے پاس پریکٹس شروع کر دی۔ لیکن وہ ڈاکٹر غلط عقائد کا تھا۔ اس نے مجھے بھی اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کی۔ میں نے چند دن ہی اس کی صحبت میں گذارے تھے کہ میرے دل کو بے چینی محسوس ہونے لگی اور اس سے بیشتر کہ وہ مجھے اپنے رنگ میں رنگ لیتا۔ خدا تعالیٰ نے مجھ پر کرم فرمایا اور اپنی طرف کھینچ لیا۔ ہوا یوں کہ ایک دن میں اپنے خیالوں میں مگن کسی ویران جگہ سے گذر رہا تھا تو مجھے ایک آواز آئی ''بیعت ہو جاؤ'' میں نے سمجھا شائد یہ میرا وہم ہے اور کوئی توجہ نہ دی دوبارہ پھر آواز آئی ''بیعت ہو جاؤ'' اب تو میں بہت ہی حیران ہوا کیونکہ آواز دینے والا کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔ میری سمجھ میں نہ آیا کہ یہ کیسی آواز ہے۔ تیسری مرتبہ قدرے تیز آواز میں پھر فرمایا گیا ''سنا نہیں بیعت ہو جاؤ'' آواز اس قدر رعب دار تھی کہ مجھ پر دہشت طاری ہو گئی میں فوراً گھر چلا گیا اور سوچنے لگا کہ مجھے بیعت کا حکم تو ہو گیا لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ میں کہاں بیعت ہوں۔ پھر یہ سوچ کر مطمئن ہو گیا کہ جنہوں نے مجھے بیعت کا حکم فرمایا وہ ضرور مجھے میرے مرشد تک بھی پہنچا دیں گے۔ اگلے دن میں نے اپنے ایک جاننے والے سے اس کا ذکر کیا تو اس نے مجھے بتایا کہ یہاں فیصل آباد سے ایک پیر صاحب تشریف لاتے ہیں جو کہ لاثانی سرکار کے نام سے مشہور ہیں۔ میں بھی ان کے دست اقدس پر بیعت ہوں۔ آج کے دور میں ایسی ہستی کہیں دیکھنے میں نہیں آئی۔ تمہیں بھی میرا یہی مشورہ ہے کہ اگر تم بھی حق کی تلاش میں ہو تو ادھر قسمت آزما کر دیکھو۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ دوسرے ہی دن وہ آدمی خوشی خوشی میرے پاس آیا اور کہنے لگا یار تمہاری قسمت تو بڑی تیز ہے۔ میرے پیر و مرشد تشریف لے آئے ہیں حالانکہ ان کو گئے ہوئے پانچ چھ دن ہی

ہوئے تھے اور انہوں نے ۲۰، ۲۵ دن بعد آنا تھا۔ آؤ ان کی خدمت میں چلتے ہیں۔ اس طرح اس آدمی کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ کی زیارت کرتے ہی میرا تمام جسم پسینے میں نہا گیا۔ کچھ بولنے کی ہمت بالکل ختم ہو گئی۔ اسی آدمی نے عرض کی سرکار یہ بیعت ہونا چاہتا ہے۔ آپ اسے بیعت فرمالیں۔ آپ نے فرمایا پہلے اس سے پوچھ لو، اس نے مجھ سے پوچھا لیکن کوشش کے باوجود زبان میرا ساتھ نہیں دے رہی تھی میں بولتا کیسے۔ آپ نے فرمایا نماز عشاء کا وقت ہو چکا ہے۔ مسجد میں چلو ہم نماز عشاء وہیں ادا کریں گے۔ ہم مسجد میں چلے گئے جب ہم نے نماز ادا کی تو اس وقت تک میری حالت نارمل ہو چکی تھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے مجھ سے فرمایا پہلے کچھ دن سوچ لو پھر آنا۔ ہم وہاں سے چلے تو آئے لیکن اب میرے دل کو قرار نہ تھا۔ آپ کی پہلی نظر کا ہی اتنا اثر ہو گیا تھا کہ میرے جسم کے مساموں سے ذکر جاری ہو گیا۔ بہت تیز کیفیت تھی۔ گھر والے میری حالت دیکھ کر پریشان ہو گئے کہ اسے کیا ہو گیا ہے وہ مجھے بار بار چارپائی پر لٹاتے لیکن میں نیچے گر جاتا۔ قریبی رشتہ دار بھی جمع ہو گئے۔ مجھے کسی چیز کا ہوش نہ تھا۔ جب ذرا حالت سنبھلی تو میں سوچنے لگا کہ نبی کریم ﷺ نے بہترین شخص اسے قرار دیا ہے جسے دیکھتے ہی خدا یاد آجائے تو میرے آقا جنہیں محبت سے دیکھتے ہی جسم کے لوں لوں سے ذکر جاری ہو گیا۔ ان کا مقام کیا ہو گا۔ مجھ سے وہ دن گذارنا مشکل ہو گیا اور اگلے ہی دن جا کر آپ سے بیعت کیلئے عرض کی تو میرے آقا نے مجھے اپنی غلامی میں قبول فرما لیا۔ اسی رات دو خواب آئے ایک میں نبی پاک ﷺ اور دوسرے خواب میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی زیارتوں سے نوازا۔ لاثانی سرکار سے نسبت قائم کرنے پر مبارک باد دی اور اس در پر پکے ہو کر لگے

رہنے کی تلقین فرمائی۔ اس کے پندرہ دن بعد دادا مرشد سید ولی محمد شاہ صاحب المعروف چادر والی سرکار نے اپنی زیارت پاک سے نوازا اور فرمایا "اجی بابو جی تم پہلے آوارہ تھے ہم نے تمہیں مسعود صاحب کے پاس بھیجا ان سے زیادہ سے زیادہ محبت کرنا"۔ اس وقت مجھے یاد آیا کہ بیعت کا حکم حضور دادا مرشد کی طرف سے کرم تھا۔ آپ کی نظر کرم سے آہستہ آہستہ دل دنیا کی محبت سے خالی ہوتا چلا گیا۔ میری مکمل رغبت دین کی طرف ہو گئی۔ حالت ایسی تھی کہ سوتے جاگتے ہر وقت اللہ کا ذکر جاری رہتا۔ تقریباً تین سال جذب کی کیفیت رہی۔ اس دوران نبی کریم ﷺ، صحابہ کرامؓ اور دیگر بزرگان دین بھی اپنی زیارتوں سے نوازتے اور روحانی کرم نوازی فرماتے رہے۔ میری ظاہراً کئی درویشوں سے ملاقات بھی ہوئی اور میں نے ان کی زبان مبارک سے اپنے آقا کی شان کے بارے میں سنا۔ نبی کریم ﷺ نے خود کرم فرما کر میری آستانہ عالیہ پر ڈیوٹی لگائی۔ آستانہ عالیہ پر مجھے تقریباً دو سال گذر گئے ہیں۔ یہاں پر میں نے ان گنت روحانی فیض کے طالبوں کو اس در سے سیراب ہوتے دیکھا۔ میرے آقا اپنے پیر و مرشد کا ذکر اس طرح فرماتے ہیں کہ انسان کا دل خود بخود چادر والی سرکار کی زیارت کیلئے تڑپ اٹھتا ہے۔ کوئی خواہ کسی بھی سلسلہ کا مرید ہو آپ سے آ کر فیض لے سکتا ہے۔ بے شمار ایسے واقعات ہمارے سامنے پیش آئے۔ اس فقیر کو حضور لاثانی سرکار نے اپنے کرم سے دم کی اجازت بھی فرمائی۔ کالا جادو اور جنات کے اثر میں آئے ہوئے لوگوں نے آپ کے ایک دو دفعہ دم سے ہی ان شیطانی اثرات سے نجات پائی۔ میرے لجپال آقا نے نہ صرف مجھے بلکہ میرے اہل خانہ کو بھی اپنے کرم سے خالی نہیں چھوڑا۔ الغرض یہ کہ میں بالکل دنیا دار تھا نہ ہی کبھی نماز پڑھی نہ کبھی کسی بزرگ ہستی نے

اپنی زیارت سے نوازا تھا لیکن میرے آقا کی نظر کرم ہوتے ہی چاروں طرف سے رحمت کی برسات ہونے لگی۔ میں اللہ تعالیٰ کا کروڑہا مرتبہ شکر کرتا ہوں کہ جس نے مجھ پر کرم فرمایا اور اپنے محبوب سے ملوا دیا۔

میاں اللہ دتہ صاحب

(چک جھامرہ، ستیانہ روڈ فیصل آباد)

بیان کرتے ہیں کہ مجھے کچھ مسائل درپیش تھے۔ جو کسی طرح حل نہ ہوتے تھے۔ میں بہت پریشان تھا اور دن رات اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کیا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت بابا فرید گنج شکر تشریف لائے اور آپ نے فرمایا

''غلام رسول نگر فیصل آباد میں حاجی مسعود احمد ہیں جو لاثانی سرکار کے نام سے مشہور ہیں۔ تم ان کے پاس جاؤ اور جب بھی کوئی مسئلہ ہو ان سے عرض کر لیا کرو اللہ رسول ﷺ نے انہیں اپنے خزانے عطا کئے ہوئے ہیں''۔

جب میں صبح اٹھا تو بہت خوش تھا۔ میں فوراً ہی آپ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا اور اپنے تمام مسائل بیان کر دیئے آپ نے دعا فرمائی اور مجھے کچھ تسبیحات پڑھنے کیلئے دیں کچھ ہی دنوں میں میری تمام پریشانیاں دور ہو گئیں۔ میں دو تین مرتبہ ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہاں بہت سے لوگوں کو خاص طور پر نوجوان طبقہ کو آپ سے فیض یاب ہوتے دیکھا تو اس سے میرے دل میں بھی روحانیت کا شوق پیدا ہوا اور میں نے آپ سے عرض کی حضور مجھے بھی سلسلہ میں داخل فرمالیں آپ نے فرمایا آپ کی راہنمائی تو حضرت بابا فرید صاحب نے فرمائی ہے اس لئے آپ کو بیعت کرتے ہوئے ہمیں خوشی محسوس

ہو گی اس کے ساتھ ہی آپ نے مجھے بیعت فرما لیا اور روحانی فیض سے نوازا میں نے آپ کے در پر یہ دیکھا ہے کہ اکثر لوگ جو دنیاوی مسائل لیکر آتے ہیں چند مرتبہ آپ کی صحبت بابرکت میں بیٹھنے سے ان کے دل میں بھی اللہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت پیدا ہو جاتی ہے اور آپ کے دست اقدس پر بیعت ہو کر روحانی فیض سے بھی مالامال ہوتے ہیں۔

محمد افضل صاحب

(نثار کالونی، فیصل آباد)

بیان کرتے ہیں کہ لاہور میں ایک بزرگ صوفی زاہد عاکف صاحب رہتے ہیں۔ میں اکثر ان کی خدمت میں حاضری کیلئے جاتا رہتا تھا۔ ایک دن جب میں ان کی خدمت میں پہنچا تو انہوں نے فرمایا "محمد افضل صاحب آج سے پندرہ سولہ سال بعد تمہیں ایک عظیم بزرگ ملیں گے تمہیں اور تمہارے اہل خانہ کو ان سے بہت فیض حاصل ہو گا"۔

میں اکثر ان بزرگ کے بارے میں سوچا کرتا تھا جب ہمارے ہمسایہ میں خواتین کی محفل پاک لاثانی منعقد ہونے لگیں تو میری بیوی اور بیٹی نے بھی اس میں شرکت کی۔ جب وہ محفل سے واپس آئیں تو انہوں نے محفل کی بہت تعریف کی اور بتایا کہ یہ محفل جناب لاثانی سرکار کی اجازت سے ہوتی ہے گھر والوں کی محافل پاک میں مسلسل شرکت کی بدولت لاثانی سرکار کی شان اور فیض کے متعلق بہت کچھ سننے کو ملا۔ دل میں آپ کی زیارت کو شوق پیدا ہوا تو ہم بھی آستانہ عالیہ حاضر خدمت ہوئے اور آپ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ کے بارے میں جو کچھ سنا تھا آپ سے مل کر وہ سب بہت کم محسوس

ہوا پھر ہم وقتاً فوقتاً آپ کی خدمت اقدس میں حاضری دینے لگے۔ آپ کی صحبت بابرکت سے تو ہمارے دل کی دنیا ہی بدل گئی۔ ہم محافل ذکر میں شرکت کرنے لگے۔ پہلے کوئی کہنے سے بھی نماز نہیں پڑھتا تھا اب پیرومرشد کی نظر کرم سے بچہ بچہ نمازی بن گیا۔ گھر میں ہر وقت اللہ اللہ کی صدائیں گونجنے لگیں، غرضیکہ آپ کی نظر کرم سے ہمارے گھر کا نقشہ ہی بدل گیا۔ میں یہ سب دیکھ کر حیران ہوتا اور صوفی زاہد عاکف صاحب کی بات کو یاد کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ واقعی انہوں نے بالکل صحیح فرمایا تھا کچھ عرصہ بعد میری ملاقات ان سے ہوئی تو میں نے ان سے عرض کی حضور! کیا یہی وہ بزرگ ہیں جن کے متعلق آپ نے بشارت فرمائی تھی۔

صوفی صاحب فوراً مراقبہ میں گئے اور تھوڑی دیر بعد سر اٹھا کر فرمایا ''افضل صاحب تمہیں مبارک ہو کہ یہ وہی بزرگ ہیں۔ مزید فرمایا لاثانی سرکار آج کے شہہ زور ہیں۔

مسز عبدالغفور صاحبہ

(راجہ غلام رسول نگر، فیصل آباد)

بیان کرتی ہیں کہ میرے شوہر سندھ کے ایک بزرگ مولوی اللہ بخش حق سوہنا سائیں سے بیعت تھے اور اکثر ان کا ذکر کیا کرتے تھے۔ ان کی باتیں سن سن کر میرے دل میں بھی ان سے نسبت قائم کرنے کا شوق پیدا ہو گیا لیکن بہت دور ہونے کی وجہ سے ہم وہاں نہ جا سکے۔ پھر ہم نے سنا کہ آپ انتقال فرما گئے ہیں۔ میری دل کی حسرت دل میں ہی رہ گئی۔

ایک رات آپ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا اتنی دور آنے کی

ضرورت نہیں تمہارے قریب ہی ایک درویش رہتے ہیں۔ تم ان کے پاس چلی جاؤ وہی تمہارے مرشد ہیں۔ صبح ہوئی تو میں نے اپنے آس پاس کے لوگوں سے پتہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ یہاں تو ایسے کئی لوگ ہیں جو دم وغیرہ کرتے ہیں اب پتہ نہیں تم کن کا پوچھ رہی ہو۔

یہ سن کر میں سوچ میں پڑ گئی اور حق سوہنا سائیں سے ہی عرض کی حضور آپ مجھے ان کی کوئی نشانی بتائیں تاکہ ان سے رابطہ کرنے میں آسانی ہو سکے۔ اس کے بعد مجھے خواب میں دوبارہ آپ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھے ان درویش کے چہرہ مبارک کی زیارت کروائی اور فرمایا

"کیا تم وکیل صاحب (لاثانی سرکار کے بڑے بھائی جو کہ ان کے ہمسایہ بھی ہیں) کا گھر نہیں جانتی وہاں پر جاؤ وہیں تمہیں تمہارے مرشد مل جائیں گے"۔

(میں ایک دینی اجتماع میں گئی تھی وہیں پر وکیل صاحب کی والدہ بھی آئی تھیں) صبح جب میں وکیل صاحب کے گھر پہنچی اور ان کی والدہ کو اپنا خواب سنایا تو وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگیں اچھا ابھی ملواتی ہوں۔ تھوڑی دیر بعد جب آپ اندر تشریف لائے تو میں نے آپ کو دور سے دیکھتے ہی پہچان لیا اور آپ کی والدہ سے کہا یہی ہیں وہ جن کی مجھے رات کو زیارت ہوئی تھی۔ جب آپ اندر تشریف لائے تو میں نے آپ سے عرض کی سرکار مجھے حق سوہنا سائیں نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اور بیعت کا حکم فرمایا ہے آپ نے میری یہ عرض سن کر مجھے سلسلہ میں داخل فرما لیا۔ آپ سے نسبت قائم کرنے کے بعد مجھ پر بہت زیادہ کرم نوازی ہوئی اور روحانیت کا فیض شروع ہو گیا۔

ہمارا گھر آستانہ عالیہ سے قریب ہی ہے اس لئے اکثر آپ کی خدمت

میں حاضری کا موقع ملتا رہتا ہے۔ آپ بہت شفیق اور رحم دل انسان ہیں ہم نے آپ کی زبان مبارک سے کبھی بھی کوئی ناگوار بات نہیں سنی۔ آپ غریبوں اور محتاجوں کی مدد فرمانے والے اور دریا دل انسان ہیں۔ آپ نے مجھے اور میرے تمام گھر والوں کو بہت فیض سے نوازا۔ اب آپ کی اجازت سے ہمارے گھر ماہانہ محافل ذکر بھی منعقد ہوتی ہیں۔

حبیب الرحمٰن صاحب

(گلفشاں کالونی، فیصل آباد)

بیان کرتے ہیں کہ میری بڑی تمنا تھی کہ اللہ کا کوئی کامل ولی مجھے مل جائے۔ بہت سے پیر صاحبان کے پاس گیا لیکن کہیں میرے دل کی پیاس نہ بجھی۔ ایک روز بروز جمعرات میں دفتر سے گھر لوٹا تو بہت پریشان تھا۔ بیٹھے بیٹھے اچانک میرے دل میں خیال آیا کیوں نہ آج داتا دربار حاضری دوں چنانچہ میں فیصل آباد سے سیدھا لاہور پہنچا۔ رات کے تقریباً دو بج رہے تھے جب میں دربار شریف حاضر ہوا۔ وہاں میں نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر رو رو کر عرض کی یااللہ اگر اس دور میں تیرا کوئی محبوب بندہ ہے تو مجھے اس سے ملا دے۔ دعا مانگ کر میں بیٹھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد کیا دیکھتا ہوں کہ تقریباً اٹھارہ سال کا خوبصورت لڑکا میرے سامنے کھڑا ہے اور مجھ سے پوچھا کیا تم فیصل آباد سے آئے ہو۔ میں سمجھا کہ شائد یہ مجھے جانتا ہو گا پھر اس نے مجھے کہا کیا تم فیصل آباد میں صوفی مسعود احمد صاحب سے ملے ہو۔ میں نے کہا میں تو جناب صوفی مسعود احمد کو نہیں جانتا تو اس نے کہا آپ ایڈریس لکھ لیں۔ میں اپنی جیب سے پین کاغذ

نکال کر ایڈریس لکھتا ہوں۔ جب ایڈریس لکھ کر کاغذ واپس جیب میں ڈالا تو دیکھا کہ لڑکا وہاں سے غائب ہے میں بہت حیران تھا کہ پتہ نہیں یہ کون تھے جنہیں میرے لئے داتا صاحب نے بھیجا۔ پھر میں وہاں سے سیدھا گھر چلا آیا۔ میری طبیعت کو خود بخود سکون آ گیا۔ دوسرے دن جب میں اس ایڈریس پر پہنچا تو دیکھا کہ بہت سے لوگ نیچے صفوں پر بیٹھے ہیں میں نے جا کر کہا کہ میں نے مسعود صاحب سے ملنا ہے ایک شخص نے آپ کی طرف اشارہ کیا سرکار نے (مسکراتے ہوئے) فرمایا بتاؤ کیا بات ہے۔ آپ لاہور داتا صاحب سے ہو کر آ رہے ہو۔ میں یہ سن کر بہت حیران ہوا۔ اور کہنے لگا میں بالکل صحیح در پر پہنچ گیا ہوں۔ میں سمجھتا تھا کہ آپ کوئی بہت ہی بزرگ (ضعیف العمر) ہستی ہوں گے اور رعب و شان سے رہتے ہوں گے۔ لیکن وہاں جا کر دیکھا تو سب کچھ بالکل برعکس تھا اور میں آپ کو بالکل نہ پہچان سکا کیونکہ جیسا میرا خیال تھا اس کے برعکس آپ کی عمر مبارک بھی ۳۲، ۳۳ سال تھی اور آپ میں عام پیروں والی کوئی بات نہیں تھی۔ آپ سب کے ساتھ نیچے تشریف فرما تھے۔ یہی وجہ تھی کہ میں آپ کو شناخت نہ کر سکا اور آپ ہی سے آپ کا پتہ پوچھنے لگا۔ میں نے تمام حالات بیان کئے اور بیعت ہونے کی خواہش کی کچھ دیر بعد جب نماز سے فارغ ہوئے تو کچھ آدمی بیعت ہونے کے لئے حاضر ہوئے تو میں بھی بیعت ہو گیا۔ اس کے بعد اکثر آستانہ عالیہ حاضری دیتا رہا۔ آقا لاثانی سرکار کے اخلاق سے اتنا متاثر ہوا کہ بیان نہیں کر سکتا۔ میرے آقا لاثانی سرکار نے مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف فرمایا۔ میری آخرت کی تسلی کروائی۔ گھر بیٹھے روحانی طور پر مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کی زیارت کروائی۔ میرے بیوی بچوں نے بھی قبلہ لاثانی سرکار کی زیارت بابرکت کی سعادت حاصل کی

اور آپ سے فیض حاصل کر رہے ہیں۔ مختصر یہ کہ میں نے آپ کی صحبت بابرکت سے ظاہری باطنی دونوں طرح کا فیض حاصل کیا۔

مولانا حافظ عبدالرزاق صاحب

(سوڈیوال کالونی، لاہور)

بیان کرتے ہیں کہ میں کسی کامل درویش سے اپنی نسبت قائم کرنا چاہتا تھا اسی مقصد کیلئے میں بروز جمعرات حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری کے مزار اقدس پر گیا اور رو رو کر عرض کی۔ حضور میری راہنمائی فرمائیں کہ میں کن سے رجوع کروں۔

اسی رات مجھے حضور سید ولی محمد شاہ صاحب المعروف چادر والی سرکار کی زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا

''فیصل آباد میں ہمارے محبوب مسعود صاحب لاثانی سرکار ہیں تم ان کے پاس جاؤ''۔ میں بہت خوش ہوا اور پتہ پوچھتا ہوا آستانۂ عالیہ فیصل آباد حاضر ہوا۔ جب میں گھر سے چلا تو میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ میں بیعت ہونے سے پہلے لاثانی سرکار کی کوئی کرامت دیکھوں جب میں آستانہ عالیہ کے گیٹ تک پہنچا اور بورڈ پر آپ کا نام مبارک پڑھا تو نام مبارک پر نظر پڑتے ہیں بے اختیار میرے منہ سے حق کا لفظ نکلا میرے دل نے اسی وقت گواہی دے دی کہ جن کے نام مبارک سے ہی یہ حالت ہو جائے ان سے نسبت کرنے سے اللہ رسول ﷺ کیوں نہیں نوازیں گے۔ آستانہ عالیہ پر پہنچا تو آپ سرکار اور مریدین ذکر میں مشغول تھے۔ میری طرح دوسرے شہروں سے اور بھی کچھ لوگ بیعت ہونے کیلئے آئے ہوئے تھے۔ میں نے بیعت کیلئے

عرض کی تو آپ نے فرمایا پہلے نماز پڑھ لیں پھر بیعت بھی کر لیں گے۔ ہم نے باجماعت نماز پڑھی پھر آپ نے ہمیں بیعت فرمایا اور اللہ کا ذکر کروایا۔ جب میں بیعت ہو گیا تو آپ نے تسبیحات بتائیں اور کچھ بیان بھی فرمایا۔ آپ کا بیان سن کر مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ آپ علم و معرفت کا ایک سمندر ہیں میں جتنی دیر آپ کی صحبت بابرکت میں رہا اپنے دامن میں علم و معرفت کے خزانے سمیٹتا رہا۔ آپ نے مجھ پر بہت روحانی کرم نوازی فرمائی۔ میں اکثر آپ کی زیارت بابرکت کیلئے حاضر خدمت ہوتا رہتا ہوں۔

عطا اللہ صاحب

(سرگودھا)

بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب قبلہ لاثانی سرکار کا تذکرہ سنا تو میرے دل میں بھی آپ سے ملنے کا شوق پیدا ہوا۔ ایک دن آپ کی دید کا پیاسا میں بھی آستانہ عالیہ حاضر ہوا آپ کے آستانہ پر اور بھی بہت سے دوسرے شہروں سے آئے ہوئے اور مقامی لوگ موجود تھے۔ ان میں سے اکثر روحانی فیض کی طلب میں حاضر ہوئے تھے۔ تو کئی جسمانی مریض تھے اور کوئی میری طرح صرف آپ کا ذکر مبارک سن کر ہی دیوانہ وار کھنچتا چلا آیا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایسے مریض جن کو ڈاکٹروں نے بالکل جواب دے دیا تھا۔ آپ کے در سے صحتیاب ہو کر لوٹے اور روحانیت کے طالب آپ کی ذرا سی توجہ سے اللہ اللہ کرنے لگے۔ میری بھی یہ خواہش ہوئی کہ میں بھی آپ سے اپنی نسبت قائم کر لوں۔ جب آپ سے عرض کیا تو آپ نے میری درخواست کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے مجھے بیعت فرما لیا۔ آپ سے تعلق قائم ہوتے ہی مجھ پر بھی آپ کا کرم

شروع ہو گیا۔ جب میں واپس آیا تو گھر والوں سے بھی آپ کا ذکر کیا اور وہ کرم کی تمام باتیں بتائیں جو میں نے اپنی آنکھوں سے آستانہ عالیہ پر ہوتے دیکھیں۔ میری والدہ جو روحانیت سے دلچسپی رکھتی تھی میں نے ان سے بھی کہا کہ امی جان آج تو میں ایسی ہستی سے مل کر آرہا ہوں جن کا ثانی میں نے نہیں دیکھا۔ میری تو خواہش ہے کہ آپ بھی میرے قبلہ سے بیعت کی سعادت حاصل کر لیں۔ میری والدہ نے جواب دیا میں ضرور بیعت کر لیتی لیکن میں تو آج سے کئی برس پہلے روحانی طور پر خواب میں ہی ایک بزرگ سے بیعت ہو گئی تھی اور انہی کے ساتھ میرا روحانی لنک ہے۔ میں نے والدہ صاحبہ سے کہا وہ بزرگ کون ہیں اور ان کا نام کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا یہ تو مجھے نہیں پتہ کہ وہ کون ہیں اور ان کا کیا نام ہے البتہ میں تمہیں ان کا حلیہ مبارک بتا سکتی ہوں جب والدہ صاحبہ نے مجھے اپنے پیر و مرشد کا حلیہ مبارک بتایا تو مجھے لگا کہ وہ لاثانی سرکار ہی ہیں۔ جلد ہی دوبارہ اپنی والدہ صاحبہ کو لیکر آستانہ عالیہ روانہ ہوا کیونکہ یہ میری والدہ کی فرمائش تھی۔ وہ ان بزرگ سے حقیقت میں بھی ملنا چاہتی تھیں۔ جب سرکار عالی کی خدمت میں پہنچے اور میری والدہ نے آپ کی زیارت کی تو انہوں نے بتایا کہ سو فیصد یہی میرے پیر و مرشد ہیں جو مجھے روحانی طور پر نوازتے ہیں اور پھر انہوں نے ظاہراً بھی آپ سے نسبت قائم کر لی۔ ہم وقتاً فوقتاً آپ کے در اقدس پر حاضری دیتے رہتے ہیں۔ آپ دور رہ کر بھی ہر لمحہ ہماری دستگیری فرماتے ہیں۔ آپ نے ہم پر ایسی کرم نوازیاں فرمائیں جو پہلے صرف سنتے تھے بے شک آپ مرشد اکمل ہیں۔

محمود احمد ولد صابر علی
(شاہدرہ، لاہور)

بیان کرتے ہیں کہ یہ قبلہ حضور لاثانی سرکار سے بیعت ہونے سے پہلے کی بات ہے کہ میں داتا صاحب سے بہت عقیدت رکھتا تھا اور ان کو اپنا روحانی مرشد مانتا تھا اور اکثر ان کے دربار پر حاضری دیتا لیکن ایک دن محترم ڈاکٹر الیاس صاحب (جو کہ لاہور میں محفل ذکر کرواتے ہیں) نے مجھ سے قبلہ لاثانی سرکار کا ذکر کیا اور محفل پاک لاثانی میں شرکت کی دعوت دی۔ شام کو میں محفل ذکر میں شرکت کیلئے گیا۔ محفل ذکر میں بہت لذت اور سرور حاصل ہوا۔ میں نے گھر آ کر اپنے گھر والوں سے بھی قبلہ حضور لاثانی سرکار اور محفل پاک کا ذکر کیا اور میں نے کہا کہ میں ان کا بیعت ہونا چاہتا ہوں۔ میری والدہ نے کہا کہ تو تو شروع سے ہی حضرت داتا صاحب کا ملنگ ہے اور حضرت داتا صاحب کا ہی رہے گا تو کسی اور کا بیعت نہیں ہو سکتا"۔

میں نے انہیں بتایا کہ یہ صحیح ہے کہ میں حضرت داتا صاحب سے بہت عقیدت و محبت رکھتا ہوں لیکن ہر انسان کو اپنے موجودہ دور کے کسی ایسے راہبر سے بھی رجوع کرنا چاہیئے جن کی صحبت بابرکت میں بیٹھ کر ان کے ارشادات عالیہ سے راہنمائی حاصل کر سکے لیکن میری والدہ اس بات کو نہ سمجھ سکیں۔ اسی رات میں نے رو رو کر داتا صاحب سے عرض کی سرکار آپ ہی کرم فرمائیں۔ اسی رات میں نے عالم رویاء میں دیکھا کہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری اور قبلہ حضور لاثانی سرکار میرے سامنے تشریف فرما ہیں۔ میں ان دونوں بزرگ ہستیوں کو دیکھتے ہی ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جاتا ہوں۔ اس وقت مجھے القاء ہوا کہ داتا صاحب کے ساتھ جو دوسرے بزرگ ہیں وہ لاثانی سرکار ہیں۔

حضرت داتا صاحب گنج بخش میری طرف بڑھے اور میرا بازو پکڑ کر

لاثانی سرکار کے ہاتھ میں دے دیا اور مجھ سے فرمانے لگے۔

"آج سے تمہارے راہبر و راہنما لاثانی سرکار ہیں"

میں صبح اٹھا تو بے حد خوش تھا۔ میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ اب آپ اس بارے میں کیا کہتی ہیں اب تو حضرت داتا صاحب نے مجھے خود ان سے راہنمائی حاصل کرنے کا حکم فرما دیا ہے۔

اس کے بعد میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بیعت ہو گیا میں نے جیسا آپ کے بارے میں سنا تھا آپ کو اس سے کہیں بڑھ کر پایا جس مقصد کیلئے بیعت کی۔ وہ بھی پورا ہو رہا ہے۔ بے شک آپ باکمال ہستی ہیں۔ طالبین حق سے میں یہی کہوں گا کہ وہ بھی آپ سے رجوع کریں اور فیض یاب ہوں۔

محمد ابراہیم صاحب

(کوارٹر منڈی، فیصل آباد)

بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ پہلے اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے محفل پاک کرانے کی سعادت حاصل کی۔ اگلی صبح ہماری ہمسائی ہمارے گھر آئی اور کہنے لگی کل تمہارے گھر محفل میں جو تمہارے مرشد تشریف لائے تھے کیا ان کا نام لاثانی سرکار ہے؟ میں نے کہا ہاں میرے مرشد کا نام لاثانی سرکار ہی ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو تو اس عورت نے بتایا کہ "میں اور میرے گھر والے کئی سال سے کالے جادو اور جنات کے زیر اثر ہیں۔ ان اثرات کی وجہ سے سب گھر والے شدید پریشانی کا شکار ہیں۔ ہم نے بہت سے لوگوں سے علاج کرایا لیکن لاکھ کوششوں کے باوجود بھی امید کی کوئی کرن نظر نہ آئی۔ آخر میں نے اللہ تعالیٰ سے رو رو کر عرض کی یا اللہ ہم نے تو ہر طرح کی کوشش کر لی لیکن جب

تک تیرا حکم نہ ہو مسئلہ حل نہیں ہو سکتا تو خود ہی کرم فرما اللہ نے میری سن لی ایک دن مجھے خواب میں ندا ہوئی۔

"آج سے ۶ سال بعد تمہارے علاقے میں ایک اللہ کے ولی تشریف لائیں گے ان کا نام لاثانی سرکار ہو گا اور تمہارے گھر کے سامنے ان کی محفل ہو گی تمہارے مسئلہ کا حل انہیں کے پاس ہے"۔

میں نے کل محفل میں جب "لاثانی سرکار" کا نام سنا تو مجھے اپنا ۶-سال پہلے کا خواب یاد آ گیا اور میرے دل نے گواہی دی کہ یہ وہی لاثانی سرکار ہیں جن کے متعلق اللہ نے بشارت فرمائی تھی۔ اس نے کہا تم مجھے ان کے پاس لے چلو۔ میری بیوی ان کو لے کر آستانہ عالیہ حاضر خدمت ہوئی اور آپ سے مسئلہ عرض کیا آپ نے کرم فرماتے ہوئے ان کے لئے دعا خیر فرمائی۔ اللہ کے فضل و کرم سے ان کے گھر سے، تمام غلط اثرات ختم ہو گئے اور اب وہ ایک پرسکون زندگی گذار رہے ہیں۔

مسز عمر دین

(بستی چن شاہ خانیوال)

بیان کرتی ہیں کہ میں نے بچپن میں ایک خواب دیکھا کہ ایک بزرگ ہمارے گھر تشریف لائے۔ چہرہ مبارک اس قدر روشن اور نورانی تھا کہ نظریں نہیں ٹھہرتی تھیں۔ آپ میری طرف دیکھ کر ہلکا سا مسکرائے اور واپس تشریف لے گئے اور یوں یہ خواب ہمیشہ ہمیشہ کیلئے میرے ذہن میں نقش ہو گیا۔ آپ کا چہرہ مبارک اکثر میری نظروں کے سامنے رہتا (تصور میں) اور میں آپ کو یاد کرتی آپ اکثر مجھے اپنی زیارتوں سے نوازنے لگے۔ کبھی آپ

میرے غریب خانہ پر تشریف لاتے اور مجھے کچھ عنایت فرماتے اور کبھی میں اپنے آپ کو آپ کے آستانہ عالیہ پر دیکھتی۔ میں نہیں جانتی تھی کہ آپ کون ہیں اور آپ کا نام کیا ہے جب بھی خواب میں آپ کا دیدار ہوتا تو دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی کہ کبھی حقیقت میں بھی آپ کی زیارت کروں آج سے تقریباً پانچ سال قبل جب میرا بیٹا لاثانی سرکار سے بیعت ہوا تو اس نے گھر آکر ہم سے بھی آپ کا ذکر کیا۔ آپ کا ذکر سن کر ہمارے دل میں بھی عقیدت ہو گئی۔ آپ کی باتیں سن سن کر ہمارے دل میں بھی آپ کی زیارت کا شوق پیدا ہو گیا اور ایک دن جب ہمیں یہ پتہ چلا کہ قبلہ حضور لاثانی سرکار خانیوال تشریف لائے ہیں تو ہم سب بہت خوش ہوئے اور آپ کی زیارت کیلئے آستانہ عالیہ پہنچے اور زنان خانہ میں بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد قبلہ حضور لاثانی سرکار اندر تشریف لائے جب میں نے آپ کی طرف دیکھا تو یکدم وہ تمام خواب جو میں بچپن سے دیکھتی چلی آرہی تھی ایک ایک کر کے میری نظروں کے سامنے آگئے اور میں یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ قبلہ حضور لاثانی سرکار وہی بزرگ تھے، جن کی میں اکثر زیارت کیا کرتی تھی۔ کچھ عرصہ بعد جب آستانہ عالیہ فیصل آباد جانے کی سعادت حاصل کی۔ وہاں پہنچ کر بہت حیرانگی ہوئی کہ آپ کا آستانہ عالیہ بھی وہی تھا جو میں خوابوں میں دیکھتی تھی اور ہم سب گھر والوں نے آپ سے بیعت کی خواہش کی تو آپ نے ہمیں بیعت فرما لیا۔ آپ کی کرم نوازی سے اللہ تعالیٰ نے نماز روزہ کا پابند بنا دیا۔ آپ نے روحانی فیض سے نوازا نبی پاک ﷺ اولیاء کرام اور دیگر بزرگان دین نے بھی آپ کی نسبت سے کرم نوازی فرمائی۔ آپ کے حکم سے ہونے والی محافل خواتین میں بھی شرکت کرتے ہیں اور الحمدللہ آپ کے کرم سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

عقیل احمد صاحب

(علامہ اقبال کالونی، فیصل آباد)

آج سے دو سال پہلے کی بات ہے کہ میں کسی ولی اللہ کی تلاش میں دربدر پھرتا تھا اور چاہتا تھا کہ کوئی صحیح در مل جائے جہاں اپنی نسبت کر سکوں۔ ایک روز میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری کے دربار پر گیا اور عرض کی حضور آپ ہی مجھے میرے مرشد کا پتہ بتائیں۔

چند دن بعد میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ شاہانہ لباس میں جلوہ نما ہیں اور نماز عصر ادا کر رہے ہیں میں ان کے نماز ختم کرنے کا انتظار کرنے لگا۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں آگے بڑھا اور ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا آپ نے بہت شفقت سے فرمایا بتاؤ تمہیں کیا کام ہے؟

میں نے عرض کی حضور آپ تو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں کہ میں کرم کا طالب ہوں آپ نے اثبات میں سر ہلایا۔ اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

جب میں صبح سو کر اٹھا تو سوچنے لگا کہ ضرور اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے مرشد کی زیارت کرائی ہے لیکن مجھے ان کا نام اور ایڈریس پتہ نہیں تھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی یا اللہ مجھے واضح اشارہ فرما کہ یہ بزرگ جن کی میں نے زیارت کی ہے کون ہیں اور مجھے کہاں ملیں گے۔

۹۵/۶/۶ کو پہلی مرتبہ غلام مصطفےٰ صاحب کے ساتھ راجہ چوک محفل ذکر میں گیا۔ اسی رات مجھے خواب آیا وہی بزرگ جن کی میں نے پہلے خواب میں زیارت کی تھی کسی (نامعلوم) جگہ پر تشریف فرما ہیں آپ کے پاس دولت

کے انبار لگے ہوتے ہیں۔ آپ کو دیکھتے ہی میری زبان سے خود بخود نکلا یہ لاثانی سرکار ہیں۔ آپ نے اس دولت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مجھ سے فرمایا
"جتنا بھرنا ہے بھر لو"

اس خواب میں اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے پیرومرشد کے نام سے آگاہ فرما دیا اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ میں ان سے فیض حاصل کروں گا اور وہ بے حساب نوازنے والے ہیں۔

اگلی اتوار میں آستانہ عالیہ پر محفل ذکر میں گیا تو وہاں حضور قبلہ لاثانی سرکار کی زیارت کی۔ آپ کو دیکھتے ہی میں فوراً پہچان گیا کیونکہ چند دن پہلے ہی تو مجھے دوبارہ آپ کی زیارت ہوئی تھی۔ میں نے آپ سے بیعت ہونے کیلئے عرض کی۔ آپ نے جب دوسرے لوگوں کو بیعت کیا تو مجھے بھی فرمایا آگے آ جاؤ۔ میں نے بھی آگے بڑھ کر کپڑا پکڑ لیا آپ نے توبہ کروائی پھر آپ نے اچھی بری تقدیر پر راضی رہنے کا وعدہ لیا۔ اس کے بعد نماز اور ہر وقت ذکر کی تلقین فرمائی۔ آپ کا فیض تو مجھ پر پہلے ہی شروع ہو چکا تھا۔ اب کرم نوازیاں اور تیز ہو گئیں۔ آج کے دور میں آپ جیسی ہستی کا ہونا کرامت ہے۔ آپ بہت بندہ نواز اور درگذر فرمانے والے ہیں۔

عبدالستار صاحب

(رسول پارک۔ لاہور)

بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ پہلے میں نے ایک خواب دیکھا کہ ایک بزرگ کسی محفل پاک میں تشریف فرما ہیں۔ مجھے بڑی کشش محسوس ہوئی۔ میں نے اپنا سر بزرگ کے قدموں پر رکھ دیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد میں محفل

پاک لاثانی میں گیا تو وہاں حضرت لاثانی سرکار بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ کو دیکھ کر مجھے یاد آیا کہ آپ ہی وہ بزرگ تھے محفل میں جن کے قدموں پر میں نے سر رکھا تھا۔ محفل میں آپ نے بیان فرمایا۔ آپ کے وعظ نصیحت کا انداز بہت دلکش تھا۔ آپ نے اپنے بیان میں اولیاء کرام کی شان بیان فرمائی۔ عاجزی وانکساری اور اخلاق عالیہ کا درس دیا۔ محفل کے اختتام پر بہت سے لوگ آپ کے دست اقدس پر بیعت ہونے کے خواہش مند تھے میں بھی انہیں لوگوں میں شامل ہو کر داخل سلسلہ ہو گیا۔ اس کے بعد مجھ پر آپ کے فیض کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہو گیا۔

مسز معراج صاحبہ

(میاں چنوں)

میری بڑی ہمشیرہ مسز معراج صاحبہ جو کہ میاں چنوں میں رہتی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے پیر و مرشد کی زیارت اقدس آج سے کئی سال پہلے خواب میں کرائی تھی۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ آج سے کئی سال پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اور میری بہن کہیں جا رہے ہیں اچانک بہت زبردست طوفان آ گیا۔ سب لوگ ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ ہم بہت پریشان ہوئے کوئی جائے پناہ نظر نہیں آتی تھی۔ ہم چلتے جاتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ ہم پر اپنا کرم فرما۔ دور چلتے چلتے ہمیں ایک گھر نظر آتا ہے۔ ہم غنیمت جان کر جلدی سے اس پر دستک دے دیتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد ایک بزرگ چادر میں ملبوس دروازہ کھولتے ہیں جب انہوں نے ہماری گھبرائی ہوئی حالت دیکھی تو ہمیں اندر بلا لیا۔ ہمارے سروں پر دست شفقت رکھا اور کسی کو آواز دے کر بلایا۔ آپ کے

آواز دینے پر ایک نوجوان اندر آیا۔ بزرگ نے ہمیں نوجوان کے حوالے کر دیا اور فرمایا

"بیٹا یہ مہمان ہیں انہیں اپنے ساتھ لے جاؤ اور ان کا خیال رکھنا"۔

اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ جب پہلی مرتبہ میں نے آقا و مولا پیر و مرشد لاثانی سرکار کی زیارت کی تو وہی خواب میری نظروں کے سامنے آ گیا۔ آپ کی زیارت کرتے ہی میری کیفیت بدل گئی اور تقریباً آدھ گھنٹہ یہی حالت رہی کیونکہ آپ وہی (نوجوان) تھے جن کے حوالے ہمیں چادر والی سرکار نے کیا تھا۔ آپ نے ہم پر بہت کرم فرمایا۔ ہم سب اہل خانہ آپ سے بیعت کی سعادت حاصل کر چکے ہیں اور آپ کی نظر کرم سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

محمد اسلم صاحب

(مونجی گراؤنڈ، گوجرانوالہ)

بیان کرتے ہیں کہ دو سال قبل میں نے لاہور حضور داتا گنج بخش کے مزار پر حاضری دی تو یہ دعا کی "یا اللہ اس وقت روئے زمین پر جو تیرا سب سے زیادہ محبوب بندہ ہے تو مجھے اس سے ملوا دے تاکہ میں بھی اس کی صحبت اختیار کر کے تیرے قریب آ سکوں"۔

اس کے بعد میں وقتاً فوقتاً داتا دربار پر حاضری دیتا رہا اور یہی عرض کرتا رہا۔ ایک سال بعد اللہ تعالیٰ نے میری تمنا پوری کر دی۔ سبب کچھ یوں بنا کہ ہمارے گھر کے قریب محمد اکرم صاحب (جو سوشل ویلفیئر محکمہ میں ملازم ہیں) رہتے تھے۔ انہوں نے ایک مرتبہ مجھ سے اپنے پیر و مرشد کا تذکرہ کیا اور ان کی شان بیان کی۔ میں نے ان سے جب پیر و مرشد کا نام پوچھا تو انہوں نے

کہا کہ میں نے اپنے پیرومرشد کا نام کبھی اپنی زبان سے ادا نہیں کیا۔ ہمیشہ "لاثانی سرکار" کہہ کر عرض کرتا ہوں۔ اسی رات جب میں سویا تو خواب میں ایک نورانی صورت بزرگ تشریف لائے جن کی آنکھیں اس قدر خوبصورت تھیں کہ ان کی زیارت کر کے مجھے عجیب لذت و سرور ملا۔ ساتھ ہی غیبی نداء آئی "یہ صوفی مسعود احمد صاحب ہیں" پھر میں نے دیکھا ان کی جگہ حضرت بابا فرید گنج شکر تشریف فرما ہیں اور آپ کی آنکھوں کی بھی وہی کیفیت ہے پھر غیبی نداء آئی کہ "یہ بابا فریدالدین مسعود گنج شکر ہیں" خواب میں ہی میرے دل کو تسلی ہو گئی کہ یہی وہ بزرگ ہیں جن سے ملنے کے لئے میں دعا کیا کرتا تھا۔ صبح میں نے اپنا خواب محمد اکرم صاحب کو سنایا تو انہوں نے مجھے مبارک باد دی کہ تمہیں میرے پیرومرشد کی زیارت ہوئی ہے کیونکہ ان کا نام یہی ہے جو تمہیں خواب میں بتایا گیا ہے میں بڑا خوش ہوا اور ان سے آپ سرکار کا ایڈریس لے کر جب آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا تو آپ سرکار کی زیارت کرتے ہی دل کو تسلی ہو گئی کیونکہ یہ وہی بزرگ تھے جن کی مجھے اللہ تعالیٰ نے خواب میں زیارت کروائی تھی۔ میں نے اسی وقت قبلہ لاثانی سرکار سے بیعت ہونے کے لئے درخواست کی۔ آپ نے میری عرض کو شرف قبولیت فرماتے ہوئے سلسلہ میں داخل فرما لیا۔ اس کے بعد سے اب تک مجھ کم ترین پر میرے قبلہ لاثانی سرکار کے فیوض و برکات کی بارش جاری ہے۔

نسیم اختر صاحبہ

(بھگوان پورہ، لاہور)

بیان کرتی ہیں کہ میری والدہ کہیں سے بیعت تھیں میرا بھی دل چاہتا

تھا کہ میں کسی بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کروں ایک دن میں حضرت داتا صاحب کے دربار اقدس پر گئی تو وہاں بیٹھے بیٹھے مجھے اونگھ آ گئی۔ اسی دوران میں نے دیکھا کہ حضرت داتا صاحب گنج بخش تشریف لائے اور آپ نے فرمایا "تمہاری والدہ جہاں بیعت ہیں وہ در صحیح نہیں ہے تم اور تمہاری والدہ دونوں لاثانی سرکار سے بیعت ہو جاؤ"۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے ہمیں فیصل آباد آستانہ عالیہ کا مکمل نقشہ دکھایا اور پتہ بھی بتا دیا۔ اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی مجھے سب سے زیادہ اس بات کی خوشی تھی کہ داتا صاحب نے میری راہنمائی فرما کر مجھے غلط جگہ سے روک دیا اور دوسری خوشی اس بات کی تھی کہ حضرت داتا صاحب نے قبلہ لاثانی سرکار کا ہمیں پتہ بتایا ہے تو ضرور یہ حضرت داتا صاحب کے منظور نظر اور محبوب ہوں گے ہم داتا صاحب کے بتائے ہوئے ایڈریس پر گئے اور آپ سے سارا معاملہ عرض کر دیا۔ پھر آپ نے ہمیں سلسلہ میں داخل فرما لیا۔ میں خدائے واحد کی بے حد شکر گذار ہوں جس نے ہمیں صحیح در پر پہنچا دیا۔ آپ نے ہم پر بہت کرم فرمایا اور ہماری طلب سے سوا دیا۔

محمد منشاء صاحب

(۱۳۹ گ ب، سمندری)

بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک مسئلہ تھا جس کی وجہ سے میں بہت پریشان تھا اور دن رات دعائیں کرتا تھا ایک روز بعد نماز عشاء میری کیفیت بدلی اور دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اللہ تعالیٰ میرا مسئلہ حل فرمانے کے ساتھ ساتھ مجھے روحانی فیض سے بھی مالا مال کرے اسی حالت شوق میں نماز ادا کرتا ہوں۔ نماز کے بعد جب کلمہ شریف کا ورد کیا تو مشاہدہ ہوا اور ارشاد ہوا۔

"اگر تم اپنے دل کی مراد پانا چاہتے ہو تو لاثانی سرکار سے نسبت قائم کرلو اور ان سے دعا کرواؤ انشاء اللہ تمہاری مراد پوری ہو گی۔ میں آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا اللہ تعالیٰ نے میری مراد پوری کر دی۔

بشریٰ نثار صاحبہ

(فیصل آباد)

بیان کرتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی مجھے کہہ رہا ہے "تم بیعت ہو جاؤ" تین چار روز مسلسل یہی آواز آتی رہی میں نے عرض کی آپ واضح فرمائیں میں کس سے اور کہاں بیعت ہو جاؤں۔ آواز آئی کہ اوپر دیکھو جب میں نے اوپر آسمان کی طرف دیکھا تو آسمان پر بڑے بڑے الفاظ میں لکھا ہوا تھا "لاثانی سرکار"

پھر ندا ہوئی "یہ در حق ہے یہاں بیعت ہو جاؤ" میں نے لوگوں سے آپ کے متعلق (پتہ) پوچھا اور آستانہ عالیہ حاضر خدمت ہو کر سلسلہ عالیہ لاثانیہ میں بیعت ہو گئی۔

عباد علی ولد غلام رسول

جھنگ روڈ ایوب کالونی فیصل آباد

بتاتے ہیں کہ میں حضرت داتا گنج بخش ہجویریؒ سے بہت محبت رکھتا ہوں اور تقریباً پندرہ دن بعد وہاں حاضری بھی دیتا ہوں پچھلے ہفتہ جب میں نے دربار شریف پر حاضری دی تو میرے دل میں خواہش تھی کہ میں حضرت گنج بخش سرکارؒ کا بیعت ہو جاؤں۔ اسی رات مجھے حضرت داتا گنج بخشؒ نے اپنی زیارت سے نوازا اور فرمایا۔
"اگر تم ہمارے ہاتھ پر بیعت ہونا چاہتے ہو تو لاثانی سرکار چادری جو کہ غلام رسول نگر فیصل آباد میں رہتے ہیں کے ہاتھ پر بیعت ہو جاؤ اور ساتھ ہی فرمایا تم جلد از جلد وہاں پہنچ جاؤ گے۔"

جس وقت مجھے یہ زیارت ہوئی اس وقت ہمیں لاثانی سرکار کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا کہ وہ کون ہیں اور کہاں رہتے ہیں۔ حسن اتفاق کہ جب ہم واپس آئے تو ہمارے کسی جاننے والے نے باتوں ہی باتوں میں لاثانی سرکار کا ذکر بھی کیا اور بتایا کہ آپ کا بہت فیض ہے۔ یوں میں داتا صاحب کے فرمان پر آستانہ عالیہ چادریہ لاثانیہ پر پہنچ گیا اور آپ کے دست اقدس پر بیعت ہوا۔

ظفر اقبال صاحب

(غلام محمد آباد' فیصل آباد)

بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے میں بری صحبت کی وجہ سے غلط قسم کے کاموں کی طرف راغب ہو گیا اور بہت سے گناہ کیئے۔ جب میرے والد محترم اس دنیا سے چلے گئے تو میری آنکھیں کھلیں کیونکہ اب گھر والوں کی کفالت میرے ذمہ تھی میں نے برے کام چھوڑ دیے اور راہ راست پر آنے کی کوشش کرنے لگا۔ رو رو کر اللہ رب العزت کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگتا۔ آہستہ آہستہ میرا دل روحانیت کی طرف مائل ہونے لگا اور یوں یہ جستجو مجھے آستانہ عالیہ پر کھینچ لائی۔ آپ لاثانی سرکار کا دیدار کرتے ہی دل کو سکون محسوس ہوا۔ ایسا محسوس ہونے لگا کہ یہی میری منزل ہے۔ رات جب گھر گیا تو خواب میں ایک نورانی صورت بزرگ تشریف لائے اور فرمایا تم آج جہاں سے ہو کر آئے ہو وہی در تمہارے لیئے بخشش اور نجات کی جگہ ہے۔ تم لاثانی سرکار کی نسبت اختیار کرلو اللہ تمہاری مشکلیں حل کر دے گا۔ میں بہت خوش اور مطمئن ہوا کہ اللہ تعالٰی نے میری دعا سن لی۔ میں دوسرے دن ہی آستانہ عالیہ پر حاضر ہو کر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ چادریہ لاثانیہ میں داخل ہو گیا۔

پیر شوکت علی صاحب

(لاہور)

آپ نے لاثانی سرکار سے فیض کے حصول کے لئے صحبت بیعت اختیار کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ راہوالی سے میری بیٹی نے بتایا۔ کہ اس کی نند نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا۔ ان کے والد نے اس سے کہا "لاثانی سرکار فیصل آباد والے جو کہتے ہیں حق ہے۔ مان لو۔ وہ سچے ہیں اور حق پر ہیں۔" اس نے کہا کہ ابا جی آپ کو فوت ہوئے چار سال ہو چکے ہیں آپ نے تو لاثانی سرکار کو دیکھا تک نہیں اور نہ کبھی ان کا نام سنا۔ آپ کو ان کے بارے میں کیسے علم ہو گیا۔ اس کے والد نے کہا۔ "میں جانتا ہوں کہ وہ حق ہیں کیونکہ یہاں ہم ان کی شان دیکھتے ہیں۔

یہاں میں یہ عرض کرتا چلوں کہ وہ صحابہ کرامؓ کا سخت گستاخ تھا۔ یہ میرے آقا کے سچ اور حق ہونے کی دلیل ہے کہ اس نے عالم برزخ میں میرے آقا کی جو شان دیکھی اس سے نہ صرف وہ خود میرے آقا کا حقانیت کا قائل ہو گیا بلکہ بچوں کو بھی ان سے رجوع کرنے کی تلقین کی۔

نسیم اختر زوجہ محمد اصغر مرحوم

خانیوال

نے بتایا کہ یہ میرے بیعت ہونے سے تقریباً ایک ماہ قبل کا خواب ہے کہ میں نے دیکھا کہ حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کا حجرہ مبارک ہے۔ اتنے میں آواز آتی ہے کہ بابا فرید گنج شکرؒ تشریف لا رہے ہیں۔ ساتھ ہی ایک نورانی صورت بزرگ تشریف لاتے ہیں۔ آپ ایک بلند مقام پر تشریف فرما ہیں۔ میں نیچے کھڑی ہوں۔ میں آپ تک اوپر چڑھنے کی کوشش میں اپنا ہاتھ اوپر کرتی ہوں تو آپ سرکار میرا ہاتھ تھام لیتے ہیں۔ میں نے جب صبح اٹھ کر گھر والوں کو خواب سنایا تو سب بہت خوش ہوئے۔ اس کے کچھ دنوں بعد میرا بیٹا بہت بیمار ہو گیا۔ ڈاکٹروں سے دوا لی۔ مگر آرام نہ آیا۔ پھر ہمارے کسی جاننے والے نے بتایا کہ اسے آستانہ عالیہ چادریہ لاثانیہ پر لے جاؤ۔ وہاں سے لاعلاج مریض بھی شفا پا رہے ہیں انشاء اللہ تمہارے بیٹے کو بھی آرام آ جائے گا۔ چنانچہ ہم اسے لے کر جب آستانہ عالیہ پر پہنچے تو مجھے لگا کہ جگہ تو میں نے پہلے بھی دیکھی ہوئی ہے۔ ابھی میں یہی سوچ رہی تھی کہ اتنے میں قبلہ لاثانی سرکار تشریف لے آئے اور جیسے ہی میں نے آپ کو دیکھا تو ایک دم مجھے اپنا سارا خواب یاد آ گیا۔ کیونکہ حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کے زیارت کے دوران کبھی کبھی ان کے چہرے میں مجھے لاثانی سرکار کی شبیہہ نظر آتی تھی اور اس آستانہ عالیہ (نقشبندیہ چادریہ لاثانیہ) کی بھی زیارت کروائی گئی تھی۔ میں اپنے خواب کو حقیقت کا روپ دھارتے دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ میری یہ کیفیت تھی کہ دل زور زور سے اللہ اللہ کر رہا تھا۔ زبان پر بھی اللہ کا ذکر جاری ہو گیا۔ میں نے آپ سے سلسلہ عالیہ میں داخلے کے لئے عرض کی۔ میں اور میرا بیٹا سلسلہ عالیہ نقشبندیہ چادریہ لاثانیہ میں داخل ہو گئے۔ الحمدللہ میں عرصہ پچیس سال سے

محفل میلاد شریف سجاتی ہوں اللہ رب العزت کا بڑا کرم ہے۔ ہمارے گھر ایک بزرگ تشریف لاتے ہیں تقریباً" تمام خاندان ان کے دست اقدس پر بیعت ہے۔ لیکن میری یہ تمنا تھی کہ میں کسی ایسے بزرگ سے بیعت ہوں گی۔ جس کا مجھے اللہ اور رسول ﷺ اشارہ فرمائیں گے۔ جب میں نے ان بزرگ سے یہ تمام واقعہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا بیٹا تم بہت خوش قسمت ہو کہ ایسے درویش سے تمہاری نسبت ہو گئی ہے۔ آپ لاثانی سرکار نے جو کرم فرمایا وہ بیان سے باہر ہے۔ آپ کی توجہ سے مجھ پر اکثر مجذوبانہ کیفیت طاری رہنے لگی۔ کھانا پینا چھوٹ گیا۔ گھر والے اور بچے بہت پریشان تھے۔ میری چند پیر بہنوں نے قبلہ لاثانی سرکار سے آکر عرض کی کہ سرکار اس کے تمام عزیز و اقارب پریشان ہیں آپ کرم فرمائیں اور اس پر اتنا تیز فیض نہ کیا جائے۔ آپ نے کرم فرمایا اور ظرف بھی عطا فرمایا۔ اب ہر وقت ذکر و فکر کی طرف دلی رغبت ہو گئی ہے اور رات کو سوتے میں اللہ کا ذکر جاری رہتا ہے۔ میرے آقا سے نسبت کی وجہ سے مشائخ عظام نے بھی کرم نوازی فرمائی۔ آپ کی شان کے بارے میں بہت سی بشارتیں ہوئیں۔ میں آپ کے کرم کا شکریہ ادا نہیں کر سکتی۔"

میرا دامن تمنا بھرپور کر دیا ہے
یہ کرم نوازیاں ہیں یہ نگاہ پر عطا ہے۔

محمد اسلم صاحب ولد محمد شریف

(فیصل آباد)

95-07-28 کو آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے۔ وہ اپنے بیعت ہونے کے متعلق بتاتے ہیں۔ کہ میں نے جب قبلہ لاثانی سرکار کے متعلق سنا تو مجھے یقین نہ آیا کہ آج کے دور میں ایسے اولیاء کرام ہو سکتے ہیں جو بہت جلد اللہ اور رسول ﷺ سے رشتہ جوڑ دیتے ہیں۔ پھر میں 6 جولائی 1995ء کو سالانہ جشن ولادت کی محفل پاک کے موقع پر آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا۔ میں ان لوگوں سے ملا جو قبلہ لاثانی سرکار سے نسبت رکھتے تھے۔ ان سے فیض کے متعلق پوچھا کہ آپ لوگوں کی یہاں نسبت ہے کبھی کچھ دیکھا بھی

ہے یا نہیں۔ ان سب نے مجھے آپ کے فیض کے متعلق بتایا کہ آپ کی توجہ سے نبی کریم ﷺ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انبیاء کرام اور بہت سے اولیاء کرام کی زیارتیں ہوتی ہیں۔ ظاہری باطنی فیض کی اس در پر کوئی کمی نہیں۔ یہ سب کچھ سن کر میں حیران بھی ہوا اور خوش بھی کہ اس قدر تیز فیض اس در سے جاری ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ اس سالانہ محفل کے موقع پہ اللہ تعالیٰ کی خاص نظر رحمت ہوتی ہے۔ جو جیسا گمان کرتا ہے ویسا ہی پاتا ہے۔ میں نے اسی دن حضرت لاثانی سرکار سے بیعت کی سعادت حاصل کی اور ساتھ ہی روحانی طور پہ عرض کی کہ میری تسلی نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے کرائیں۔ میرے آقا نے میری عرض کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے کرم فرمایا۔ چند دنوں کے بعد مجھے خواب آیا اور مجھے حضور نبی کریم ﷺ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی زیارت پاک نصیب ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے شاہانہ لباس زیب تن فرمایا ہوا ہے تسبیح ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہے۔ آپ ﷺ کے پیچھے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم ہوتے ہیں میرا دل زور زور سے دھڑکنا شروع ہو جاتا ہے۔ میں دوڑ کر آپ ﷺ کی قدم بوسی کرتا ہوں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں "گبھراؤ نہیں تم [illegible] پہنچ گئے ہو۔" اور پھر آپ ﷺ نے میری کمر پر تھپکی دی۔ اس کے بعد قبلہ چادر والی سرکار کی زیارت ہوئی آپ نے بھی اسی طرح فرمایا کہ لاثانی سرکار کا در [illegible] اور ہے۔ سبحان اللہ

محمد یونس ولد رحمت [illegible]

(پیپلز کالونی، فیصل آباد)

نے بتایا کہ میرے نانا جی کو سلسلہ عالیہ چشتیہ میں بیعت کرنے کی اجازت تھی۔ میں بھی آج سے ۲۵ سال قبل ان کا بیعت ہوا تھا۔ وہ کراچی میں رہتے تھے اور اب تو ۱۵ سال ہو چکے ہیں پردہ فرما چکے ہیں۔ کچھ مہینے پہلے مجھے خواب میں نانا جی کی زیارت ہوئی اور انہوں نے آستانہ عالیہ چادریہ لاثانیہ کا پتہ بتایا اور حکم دیا کہ اب تم وہاں جایا کرو۔ مجھے آستانہ عالیہ یا آپ سرکار کے بارے میں کچھ پتہ نہیں تھا کچھ دنوں کے بعد خواب میں آستانہ عالیہ کا مکمل ایڈریس بتایا گیا۔ حجرہ شریف کا نقشہ بھی دکھایا گیا۔ آج ۹۔۵۔۶ کو میں نے آستانہ عالیہ پر حاضر ہو کر صحبت بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں اس در سے زیادہ سے زیادہ فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

فرمانِ چادر والی سرکار

☆ ہمارے سلسلہ کو دیکھنے کے لئے بصیرت لیکر آئیں پھر پتہ چلے خدا رسول نے کیسے کیسے پھول کھلائے ہیں۔

☆ ہمارے سلسلہ کی تعریف حضرت بایزید بسطامی اور حضرت جنید بغدادی نے فرمائی ہے۔

☆ درویشوں کی عزت کریں، خدمت کریں کہ انہوں نے من دھن سب کچھ لٹا کر رب کو پایا ہے اور اللہ نے انہیں اشرف بنایا ہے۔ فقراء اشراف میں اشرف ہیں فقیر علماء میں ایسا ہے جیسے ستاروں میں چودھویں کا چاند۔

تحفہ۔ رضیہ سلطانہ صاحبہ زوجہ پیر طریقت صوفی فرزند علی صاحب نقشبندی

(آستانہ عالیہ سوڈیوال کالونی لاہور)

پندرہ سولہ سال قبل کی بات ہے کہ میری بیٹی نائلہ بلقیس کو خارش کی بیماری تھی۔ کسی طرح بھی آرام نہ آتا تھا۔ ایک دن رات کو اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے سوئی کہ یا اللہ کرم فرما میری بچی کو صحت یاب کر دے۔ ایسی جگہ بتا جہاں سے میری بیٹی کو شفاء ہو سکے۔ اسی رات خواب میں حضرت امام حسینؑ تشریف لائے۔ آپؑ نے میری بچی کو دم کیا اور بھی کرم فرمایا۔ خواب میں یہ دیکھا کہ کبھی کبھی آپ کے چہرہ انور میں مجھے کسی اور بزرگ کی شبیہہ نظر آتی۔ صبح اٹھی تو الحمدللہ بچی صحت یاب ہو گئی تھی اور بیماری کا نام و نشان تک نہ تھا۔ جب دس بارہ سال بعد قبلہ الثانی سرکار کی زیارت نصیب ہوئی تو مجھے اپنا درج بالا خواب یاد آ گیا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے چہرہ انور میں جن بزرگ کی جھلک دکھائی دیتی تھی وہ میرے سامنے تشریف فرما ہیں۔ میں فوراً آپ کے دست اقدس پر بیعت ہو گئی۔

اولیاء کرام کا روحانی کشف

واضح ہو کہ علم غیب اور چیز ہے مکاشفہ اور چیز ہے جب خدا تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو بحر ظلمات سے نکال کر عالم غیب کی لطیف نوری دنیا میں داخل فرما دیتا ہے تو اسے کئی باطنی نوری وجود عطا ہوتے ہیں۔ جن کے تمام اعضاء اللہ تعالیٰ کے نور سے معمور ہوتے ہیں۔ غرض تمام باطنی کمالات، روحانی کشف و کرامات اور عجیب و غریب خوارق ہی غیبی نوری اجسام کے کرشمے ہیں۔

اولیاء کرام کا روحانی کشف قرآن کریم کی روشنی میں

O۔ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "تو کیا جس کا سینہ خدا تعالیٰ نے اسلام کیلئے کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے"۔(سورہ زمر)

اولیاء کرام ایسی بزرگ ہستیاں ہیں جن کے سینوں کو خدائے واحد نے علوم غیبیہ کیلئے وسیع اور فراخ فرما دیا ان کے سینوں میں علم و ادراکات کے دریا بہتے ہیں۔

O۔ ارشاد الٰہی ہے

"ہم نے خضر علیہ السلام کو اپنا علم لدنی عطا فرمایا"۔ (سورہ کہف)

صاحب مدارک فرماتے ہیں کہ علم لدنی سے مراد غیب کی چیزیں اور علم مراد ہے جو خدا تعالیٰ نے حضرت خضر علیہ السلام کو عطا فرمایا (مدارک جلد سوم ص ۲۰۵)

اولیاء کرام کا روحانی کشف احادیث مبارکہ کی رو سے

O۔ حدیث قدسی ہے

"بی یسمع و بی یبصر"۔

جب بندہ خدا طاعات کے راستے پر چلتا اس مقام رفیع تک پہنچتا ہے تو اللہ کریم فرماتے ہیں

''میں اس کے کان اور آنکھ بن جاتا ہوں''۔

جب جلال الہیٰ کا نور بندہ خدا کے کان بنتا ہے تو وہ قریب اور دور سے سننے لگتا ہے اور جب یہی نور اس کی نگاہ کو تاباں کرتا ہے تو وہ قریب اور دور کو دیکھ لیتا ہے اور جب یہی نورِ جلال ولیٔ خدا کا ہاتھ بن جاتا ہے تو وہ مشکل و آسان، قریب و بعید کی چیزوں میں تصرف کرنے پر قادر ہو جاتا ہے۔

O۔ یہی وہ مقام ہے جس کے متعلق حدیث پاک ہے

''مومن کی فراست سے ڈرو وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے''۔ (ترمذی شریف)

O۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ساریہ نامی ایک شخص کو سردار لشکر بنا کر جنگ کیلئے بھیجا۔ ایک روز آپ خطبہ فرمارہے تھے (کہ ''وبی یبصر'' کی تفسیر کے تحت آپ میلوں دور کے حالات دیکھ لیتے) اور اثنائے خطبہ میں آپؓ نے ''یاساریہ الجبل'' (اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہو جاؤ) تین دفعہ فرمایا چند روز کے بعد اس لشکر کی طرف سے ایلچی آیا۔ آپؓ نے اس سے جنگ کے حالات دریافت کئے۔ اس نے عرض کی یا امیر المؤمنین ہم کو شکست ہو چکی تھی کہ اچانک ہم نے تین مرتبہ آواز سنی کہ ''اے ساریہ پہاڑ کی طرف ہو جاؤ ہم نے فوراً پہاڑ کی طرف رخ کیا ہمارا رخ کرنا تھا کہ خداوند تعالیٰ نے ہمارے دشمنوں کو شکست دی۔ (تاریخ الخلفاء)۔

O۔ امام احمد سیدنا حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

فرمایا "اگر شیطان بنی آدم کے دلوں کے گرد نہ گھومتے تو وہ آسمان کے ملکوت دیکھ لیتے"۔

O۔ حدیث شریف میں ہے جب تم اہل اللہ کی صحبت میں بیٹھو تو ان کے پاس صدق سے بیٹھو کیونکہ وہ دلوں کے جاسوس ہیں۔ تمہارے دلوں میں داخل ہو جاتے ہیں اور تمہارے ارادوں کو دیکھ لیتے ہیں۔ (مشائخ نقشبند)

مکاشفہ اولیاء کرام کے اقوال کی روشنی میں

O۔ پیران پیر حضرت غوث الاعظم جیلانی فرماتے ہیں

"اگر میری زبان پر شریعت کی روک نہ ہوتی تو میں تمہیں خبر دیتا جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو تم میرے سامنے شیشے کی مانند ہو، میں تمہارا ظاہر و باطن دیکھ رہا ہوں"۔

(بہجتہ الاسرار ص ۲۴)

O۔ حضرت سید احمد رفاعی کامل مومن کے بارے میں فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے غیب پر مطلع فرماتا ہے یہاں تک کہ کوئی درخت نہیں اگتا مگر اس کی نظر کے سامنے"۔ (نورانی مواعظ ص ۸۱)

O۔ سید عبدالعزیز دباغ فرماتے ہیں۔ "ساتوں آسمان اور زمین مومن کامل کی وسعت نگاہ کے سامنے ایسے ہیں جیسے ایک میدان لق و دق میں ایک چھلا پڑا ہو۔ (ابریز شریف ص ۲۴۲)

O۔ امام شعرانی فرماتے ہیں ہم نے اپنے شیخ سید علی خواص سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

"ہمارے نزدیک اس وقت تک کوئی مرد کامل نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے مرید کی حرکات نسبی کو جان نہ لے، یوم میثاق سے لیکر اس کے جنت یا دوزخ

میں داخل ہونے تک کو جان نہ لے"۔ (کبریت احمر ص ۱۶۵)

O۔ امام غزالی فرماتے ہیں کہ علم انبیاء اور اولیاء کا تو اس دروازے سے آتا ہے جو عالم ملکوت کی طرف کھلا ہوا ہے اور علم و حکمت ظاہری ابواب و حواس سے حاصل ہوتا ہے جو ظاہری علم کی طرف کھلے ہوئے ہیں۔ علمائے ظاہری تو نفس علوم کے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اولیاء اللہ اپنے دل کو صاف اور پاکیزہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(کیمیائے سعادت جلد دوم ص ۲۰)

O۔ ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ کے کرم والطاف کی ہوائیں اس بندے کے دل پر چلتی ہیں تو دل کی آنکھ کے پردے اٹھ جاتے ہیں تو بعض چیزیں جو لوح محفوظ پر لکھی ہوتی ہیں نظر آنے لگتی ہیں۔

(احیاء العلوم جلد سوم ص ۱۸)

O۔ حضور قبلہ سید ولی محمد المعروف چادر والی سرکار نے فرمایا

"تم جو کچھ کرتے ہو ہماری نظروں کے سامنے ہے۔ مریدوں کی بات چھوڑو، جو مرد، عورت، بچے، بوڑھے موجود ہیں اور جو گذر چکے ہیں ہمیں ان کا بھی پتہ ہے کہ کس حال میں ہیں اور کیا کر رہے ہیں خدا تعالیٰ نے ہر چیز ہماری نظروں کے سامنے کر رکھی ہے۔ ہمارے سلسلہ میں قیامت تک جو لوگ آئیں گے، ہم سے آج کوئی ان کے، ان کے آباؤاجداد اور آنے والی نسلوں کے نام پوچھ لے"۔ (مرشد اکمل ص ۱۷)

مکاشفہ کیلئے شرائط

O۔ امام غزالی فرماتے ہیں "کشف کا دروازہ اس کیلئے کھلتا ہے جو تقویٰ کے وصف کے ساتھ ذکر الٰہی پر مواظبت کرے"۔

O۔ امام رازی فرماتے ہیں۔ "مکاشفہ کا دروازہ اللہ کے ان خاص بندوں کیلئے کھلتا ہے جن کو شیخ کامل میسر آجائے۔ طلب صادق اور استعداد ہو تو اللہ تعالیٰ اسے اعلیٰ مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے۔ (دلائل السلوک ص ۱۱۸)

تمام اولیاء کرام کا مکاشفہ ان کے مدارج کے مطابق ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ ایک رات ابوالحسن خرقانی نے لوگوں سے فرمایا کہ اس وقت فلاں جنگل میں ایک قافلہ لوٹ کر قزاقوں نے بہت سے افراد کو مجروح کر دیا ہے لیکن یہ تعجب کی بات ہے کہ اسی شب کسی نے آپ کے صاحبزادے کا سر کاٹ کر گھر کی چوکھٹ پر رکھ دیا اور آپ کو مطلق اس کا علم نہ ہوا اور جب یہ دونوں واقعات آپ کی بیوی کے علم میں آئے تو اس نے آپ کی ولایت سے انکار کر دیا اور کہا میں ایسے شخص کو ولی نہیں مانتی جس کو دور کی تو اطلاع ہو جائے لیکن گھر کے دروازے پر ہونے والے واقعے کا علم نہ ہو۔ تب آپ نے فرمایا جس وقت قافلہ لوٹا گیا اس وقت تمام حجابات میرے سامنے سے اٹھا دیئے گئے تھے اور جس وقت لڑکے کو قتل کیا گیا اس وقت حجابات باقی تھے جس کی وجہ سے مجھے قتل کا علم نہ ہو سکا۔

آپ کے اس فرمان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ ولی اللہ کے سامنے سے ہر وقت ہر چیز کا حجاب اٹھا ہو۔ بعض اوقات نزدیک کی چیز سے بھی پردے نہیں اٹھتے اور بعض اوقات دور کی چیزوں سے بھی حجابات دور ہو جاتے ہیں۔

قبلہ لاثانی سرکار کے روحانی کشف کے چند واقعات

یوں تو میرے پیرومرشد قبلہ لاثانی سرکار کے روحانی کشف کے ان گنت واقعات ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ روحانیت کے اعلیٰ وارفع مقام پر فائز ہیں ان واقعات کو بیان کرنے کیلئے دفتر درکار ہے لیکن طوالت کے خوف سے اختصار سے کام لیتے ہوئے یہاں صرف چند واقعات ہی تحریر کرتا ہوں۔

O۔ ۲۷-رمضان المبارک ۱۹۸۹ء یہ ان دنوں کا ذکر ہے جب مجھے (رفاقت علی) مرشد کامل کی تلاش تھی۔ ذہن میں کچھ روحانی الجھنیں بھی تھیں۔ جنہیں میں کسی طرح دور نہ کر سکا تھا۔ اسی مقصد کیلئے مولویوں کی صحبت میں بھی بیٹھتا، خود بھی کتابیں وغیرہ پڑھیں لیکن دل کو تسلی نہ ہوئی۔ عیدالفطر کی چھٹیوں میں خانیوال آیا تو یہاں قبلہ لاثانی سرکار کا تذکرہ سنا اور اس طرح میں بھی آپ کی صحبت بابرکت سے فیض یاب ہونے کی غرض سے خدمت اقدس میں جا پہنچا آپ نے مسلسل دو گھنٹے تک بیان فرمایا۔ میں آپ کے اخلاق عالیہ سے بہت متاثر ہوا آپ کے پاس سے اٹھنے کو جی نہیں چاہتا تھا اور میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ میرے دل کی باتیں اور دماغی الجھنیں جنہیں دور کرنے کی میں برسوں کوششیں کرتا رہا، آپ نے صرف یہ کہ روحانی کشف کی بدولت وہ باتیں جان لیں بلکہ مزید تسلی و یقین کیلئے ان کا حل قرآن احادیث مبارکہ اور بزرگان دین کے واقعات کے حوالے سے بیان فرمایا۔ آپ ایک ایک نقطہ سے میرے دل کی صفائی فرماتے گئے۔ آپ کا انداز بیان اور دلائل اتنے پرتاثیر تھے کہ میرے ذہن میں موجود تمام شکوک زائل ہوگئے اور پھر کبھی شیطان نے اس بارے میں وسوسے نہ ڈالے۔

O۔ ایک مرتبہ میں (رفاقت علی) لاہور سے فیصل آباد سرکار کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں لاہور سے نرالہ والوں کی دیسی گھی کی مٹھائی اس نیت سے لیکر چلا تھا کہ میرے شہنشاہ اعظم اس کو تناول فرمائیں گے جب میں آستانہ عالیہ پہنچا تو ایک پیر بھائی (گوجرانوالہ) سے حاضر خدمت تھا۔ آپ کی نظر عنایت سے اسے ملازمت ملی تھی وہ بھی اسی خوشی میں مٹھائی لیکر حاضر ہوئے تھے۔ کچھ ہی دیر بعد جب وہ جانے لگے تو میرے آقا نے میرا لایا ہوا مٹھائی کا ڈبہ اسے عنایت کیا اور فرمایا کہ بچوں کو کھلا دینا میں تھوڑا سا ملول ہوا کہ یہ مٹھائی تو میں بہت شوق سے اس لئے لایا تھا کہ میرے آقا تناول فرمائیں گے حضور قبلہ لاثانی سرکار نے اس پیر بھائی کو اجازت دیتے ہوئے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک درویش حجام کے پاس حجامت بنوا رہے تھے ان کا ایک عقیدتمند وہاں سے گذرا۔ اس عقیدتمند نے اشرفیوں سے بھری تھیلی درویش کو نذرانہ پیش کی حجامت بنوانے کے بعد درویش نے وہی تھیلی حجام کو دے دی۔ اس عقیدتمند کے دل میں خیال آیا کہ یہ تو اس قدر زیادہ رقم تھی اور میں نے اس لئے پیش کی تھی کہ حضور اپنے اوپر خرچ کریں گے مگر انہوں نے ساری رقم حجام کو دے دی۔ اتنا فرمانے کے بعد میرے آقا نے ارشاد فرمایا

دیکھو جی درویش بھی کیسے کمال کے ہوتے ہیں کہ فوراً دل کی بات جان لی اور اسی وقت اس عقیدت مند کی راہنمائی کر دی اور اس سے کہا تم نے یہ تھیلی مجھے دے دی اب یہ میری ملکیت ہو گئی میں اس کو جیسے چاہوں خرچ کروں اگر تم نے اپنی مرضی سے خرچ کروانا ہے پھر یہ میری تو نہ ہوئی۔ یہ واقعہ فرمانے کے بعد میرے آقا نے مجھ ناچیز کا دل بھی رکھ لیا اور اس ڈبے کو کھول کر کچھ مٹھائی تناول فرمائی اور اتنے بہترین انداز سے دل کی بات سمجھا

دی کہ دوسروں کے سامنے شرمندگی بھی نہ ہوئی۔

ہر انسان ماضی، حال اور مستقبل کے پیش نظر کچھ نہ کچھ سوچتا ہے۔ منصوبے بناتا ہے اور یہ حالات وواقعات ہی کا تقاضا ہوتا ہے کہ کبھی انسان کے ذہن میں تخریبی سوچیں پیدا ہوتی ہیں اور کبھی تعمیری عمل کی طرف رغبت ہوتی ہے چنانچہ کچھ ایسا ہی واقعہ میرے ساتھ بھی پیش آیا (رفاقت علی)

حضور قبلہ لاثانی سرکار سے بیعت ہونے کے بعد کی بات ہے کہ ایک دن میں یونیورسٹی میں اپنے دوستوں کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور ان سے کہہ رہا تھا کہ آج کل کے صاحب ڈیوٹی بہت ڈھیلے ہیں۔ عجیب زمانے کا حال ہو رہا ہے ہر جگہ لوگ برائیوں میں ملوث ہیں۔ خوب ظلم وستم کرتے ہیں پھر بھی ان کو کچھ نہیں ہوتا اگر سرکار کرم فرمائیں اور جس دن میرے پاس اختیارات آگئے تو میں سب کو سیدھا کر دوں گا، جس نے بھی قتل وغارت کی طرف قدم بڑھایا اس کو الٹا لٹکا دوں گا۔ وغیرہ وغیرہ۔۔۔

دو دن بعد جب میں آستانہ عالیہ پہنچا تو تو میرے قبلہ بیان فرما رہے تھے میں بھی جا کر محفل میں بیٹھ گیا ابھی مجھے وہاں بیٹھے کچھ ہی دیر گذری تھی کہ میرے آقا نے بیان میں بالکل وہی باتیں فرمائیں جو میں نے دو دن پہلے اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر کی تھیں۔

سبحان اللہ! میرے آقا کا انداز تلقین سنت نبوی کے عین مطابق اور اس قدر شفقت آمیز تھا کہ مجھے نام لیکر حاضرین محفل کے سامنے شرمندہ نہ کیا آپ نے فرمایا لوگ کہتے ہیں ہمارے پاس اختیارات آئیں تو ہم سب کو الٹا لٹکا دیں گے"۔ آپ نے میری اصلاح کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے دنیا کا نظام چلانا ہے اس کو ختم نہیں کرنا۔ اختیارات ہی اس وقت ملتے ہیں جب بندے میں اس قد،

درگذر اور نرمی پیدا ہو جائے کہ ہر چیز کو سامنے دیکھتے ہوئے اللہ کی رضا میں راضی رہے۔ میرے آقا نے نہ صرف میری غلطی کی نشاندہی کر دی بلکہ مناسب طریقہ سے اصلاح بھی فرمادی۔

O۔ ہمارے پیر بھائی جناب ساجد صاحب (خانیوال) بتاتے ہیں کہ حضور قبلہ لاثانی سرکار کے قدموں میں آنے سے قبل میں بے روزگار تھا، ملازمت کیلئے درخواستیں دی ہوئی تھیں۔ مگر ہر جگہ سے سوائے مایوسی کے کچھ حاصل نہ ہوا۔ آپ سے نسبت کے بعد میرے گھر والوں نے جب آپ کا کرم دیکھا تو مجھ سے اصرار کرنا شروع کر دیا کہ تم سرکار سے ملازمت کیلئے عرض کیوں نہیں کرتے۔ دل تو بالکل نہیں چاہتا تھا کہ دنیاوی مسائل سے آپ کو پریشان کروں پھر دل میں سوچا کہ سرکار سے عرض کروں گا لیکن ظاہری طور پر عرض کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔ جب میرے شہنشاہ اعظم خانیوال تشریف لائے تو میں نے محفل میں دعا کے وقت دل ہی دل مین نوکری کیلئے عرض کی۔ جب میں دل میں سرکار سے عرض کر رہا تھا اسی لمحے میرے شہنشاہ نے فرمایا

"یا اللہ بے روزگاروں کو روزگار عطا فرما"۔

اور میرے دل کو تسلی ہو گئی کہ اب مجھے ضرور ملازمت مل جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا میرے آقا کی دعا مستجاب ہوئی اور ٹھیک ایک ماہ بعد مجھے ملازمت کا پروانہ مل گیا اور میں اپنے آقا کے کرم پر خوشی سے جھوم اٹھا کہ میرے شہنشاہ نے نہ صرف میرے دل کی بات جان لی بلکہ قبول فرما کر دستگیری بھی فرمادی۔

O۔ ناصر صاحب (بٹالہ کالونی فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ایک دن آستانہ عالیہ پر بہت سے پیر بھائی موجود تھے جب کہ لاثانی سرکار محفل میں

شرکت کی غرض سے خانیوال تشریف لے کر گئے ہوئے تھے۔ کھانے کا وقت ہو چکا تھا لیکن کسی وجہ سے آج کھانے میں کچھ دیر ہو گئی جس کے سبب دو مہمان جو دور سے آئے تھے اور انہیں جانے کی جلدی تھی کھانا کھائے بغیر چلے گئے۔ ان کے جاتے ہی مجھ پر غنودگی طاری ہوئی اور اسی غنودگی کے عالم میں آپ کی زیارت ہوئی میں نے دیکھا کہ لاثانی سرکار تشریف لائے اور آپ نے جلال میں فرمایا

''آج تم نے لنگر میں اتنی دیر کیوں کر دی کہ دو مہمان جو کافی دور سے آئے تھے کھانا کھائے بغیر ہی چلے گئے''۔ اس کے بعد فوراً ہی میری آنکھ کھل گئی۔

O۔ جناب رانا طاہر صاحب (منصور آباد۔ فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ آستانہ عالیہ پر ہفت روزہ محفل ذکر تھی۔ میرے آقا حضور قبلہ لاثانی سرکار بیان فرما رہے تھے نجانے کیوں آج میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں سرکار سے گلے ملوں گا۔ محفل کے اختتام پر جب آپ اندر تشریف لے جانے کیلئے جوتا مبارک پہننے لگے تو اپنی خواہش کو دل میں چھپائے میں فوراً دوڑ کر آپ کے قریب پہنچ گیا اور جوتے مبارک آپ کے پاؤں مبارک میں پہنانے کی غرض سے بڑھائے۔ میرا منہ نیچے کی جانب تھا اور میرے آقا بھی لوگوں سے مصافحہ کر رہے تھے۔ آپ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا

''کون ہے جی''

اور جب میں نے آپ کی آواز مبارک پر اپنا سر اٹھایا تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا

''اچھا رانا طاہر صاحب ہیں'' اس کے ساتھ ہی مجھ گنہگار کو اٹھا کر اپنے

سینہ اطہر سے لگا لیا۔ اور پیر بھائیوں کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا "دو تین دن پہلے رانا طاہر صاحب پر روحانی کرم نوازی ہوئی ہے"۔ میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی میرے قبلہ نے کیسے ناچیز کی خواہش کو پورا فرمایا۔

O۔ رانا طاہر صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں دکان پر بیٹھا ہوا تھا۔ میرے پیر بھائی سرفراز صاحب میرے پاس آئے۔ دوران گفتگو مجھ سے کہنے لگے کہ رات خواب میں میں آستانہ عالیہ گیا اور سرکار نے مجھے مسمیاں کھلائیں۔ میں ازراہ مذاق سرفراز صاحب سے کہتا ہوں آپ نے خواب میں آستانہ عالیہ سے مسمیاں کھائیں میں اب آستانہ عالیہ پر جا رہا ہوں وہاں حقیقت میں مسمیاں کھا لوں گا۔ ان کے جانے کے کچھ دیر بعد میں آستانہ عالیہ حاضر ہوا۔ میں باہر محفل والے پلاٹ میں جا کر بیٹھ گیا ابھی مجھے بیٹھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی۔ میں نے دیکھا کہ میرے آقا لاثانی سرکار اندر سے تشریف لا رہے ہیں۔ آپ نے دور سے ہی میری طرف دیکھا اور اشارے سے اندر بلایا۔ میں فوراً حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے مجھے اندر لے جا کر کمرے میں بٹھایا اور آپ خود رہائشی حصہ کی طرف تشریف لے گئے تھوڑی دیر بعد جب میرے آقا تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ آپ کے دست مبارک میں مسمیوں سے بھری پلیٹ ہے۔ آپ نے پلیٹ میرے سامنے رکھی اور مسکراتے ہوئے فرمایا

"کھاؤ جی"

آپ کا انداز ایسا تھا جیسے فرما رہے ہوں کہ تم نے کہا تھا نہ کہ آج آستانہ عالیہ پر جا کر مسمیاں کھاؤں گا تو اب مسمیاں کھا لو جی۔

O۔ جناب ساجد صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے محفل میں شمولیت سے اپنا باطن بدلتا ہوا محسوس کیا تو میں نے تہیہ کر لیا کہ میں

آپ کے ہاتھ پر ضرور بیعت ہوں گا۔ گھر والوں سے ذکر کیا تو میری دادی کہنے لگیں کہ پیر تو وہ ہوتے ہیں جو پہلے بڑوں کا ادب سکھائیں تو تو بڑوں کا بالکل ادب نہیں کرتا (سرکار کی غلامی میں آنے سے پہلے ایسا ہی تھا)

کچھ دنوں بعد میرے آقا نے خانیوال کرم نوازی فرمائی آپ کے تشریف لانے پر محفل ذکر منعقد ہوئی محفل کے اختتام پر میں نے آپ سے سلسلہ میں داخلہ ہونے کیلئے عرض کی۔ آپ نے کرم فرمایا اور مجھے بیعت کیا۔ بیعت کرنے کے فوراً بعد میرے آقا نے جس چیز کی سب سے پہلے تلقین فرمائی وہ یہی تھی کہ ماں، باپ کا حکم مانو، ان کا ادب و احترام کرو، بڑوں سے ادب سے پیش آؤ غرضیکہ میرے آقا نے سارا بیان اسی موضوع پر فرمایا میں دل ہی دل میں بڑا خوش ہوا کہ دیکھو میرے شہنشاہ نے وہی بات فرمائی جو میرے گھر والوں نے کہی تھی اور جو میں گھر سے لے کر چلا تھا۔ اس کے بعد بفضل خدا میرے آقا کی نظر کرم سے مجھے بڑوں کے ادب و احترام کی توفیق عطا ہوئی۔

O۔ خلیل احمد (نوابانوالہ، فیصل آباد) بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری والدہ صاحبہ بہت زیادہ بیمار ہو گئیں۔ علاج معالجہ سے بھی کوئی افاقہ نہ ہوا تو میں نے قبلہ حضور لاثانی سرکار سے روحانی طور پر عرض کی اور سو گیا۔ بے شک مکاشفہ آپ کا وصف خاص ہے۔ آپ نے کرم فرمایا عالم رویا میں میں نے دیکھا کہ میرے آقا تشریف لائے اور فرمایا

''اپنی والدہ کو گلقند کھلا دیجئے اور دعا فرمائی اور تسلی دی کہ اللہ شفا دے گا''۔

صبح جب میں سو کر اٹھا تو بہت خوش تھا کہ میرے آقا نے کرم فرما دیا ہے اور والدہ صاحبہ کو گلقند بھی کھلائی بفضل خدا تعالیٰ میری والدہ مکمل صحت

یاب ہو گئی۔

O۔ محمد شفیق صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ صاحبہ جو کہ قبلہ حضور لاثانی سرکار سے بیعت ہیں ایک مرتبہ کچھ گھریلو مسائل کی وجہ سے بہت پریشان تھیں رات کو حضور قبلہ لاثانی سرکار سے عرض کر کے سو گئیں۔ عالم رویا میں کیا دیکھتی ہیں کہ قبلہ لاثانی سرکار تشریف لائے۔ والدہ صاحبہ نے خواب میں ہی سرکار سے اپنے مسائل عرض کر دیئے آپ نے دعا کیلئے دست مبارک اٹھائے اور فرمایا "اللہ ضرور کرم فرمائے گا"۔ آپ کی دعا کے طفیل والدہ صاحبہ کی تمام پریشانیاں دور ہو گئیں۔

O۔ اعجاز احمد المعروف باباجی سرکار (فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ اٹھائیس دسمبر ۱۹۹۴ء کی رات میرے آقا کے روحانی کشف کا انوکھا واقعہ پیش آیا۔ اس رات کچھ پیر بھائی سرکارِ عالی کی خدمت اقدس میں حاضر تھے اور آپ اپنے غلاموں میں علم و معرفت کے موتی لٹا رہے تھے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ میرے آقا یکدم خاموش ہو گئے اور مجھ سے فرمایا

"باباجی گھر جاؤ"

تمام اہل محفل حیران تھے کہ یہ اچانک سرکار نے باباجی کو گھر جانے کیلئے فرمایا اور میں یہ سوچنے لگا کہ نجانے مجھ سے اچانک ایسی کون سی غلطی سرزد ہو گئی جو سرکار یوں مجھے گھر جانے کا فرما رہے ہیں۔ ابھی میں یہی سوچ رہا تھا کہ میرے قبلہ نے دوبارہ ارشاد فرمایا "باباجی جلدی کرو اور سیدھے گھر جانا"۔ اس کے ساتھ ہی اپنے دست دعا دراز فرمائے۔

میں فوراً ہی وہاں سے چل پڑا اور سارے راستے اسی الجھن اور پریشانی میں رہا کہ نجانے اچانک ایسا کیا ہو گیا جب گھر پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میری بیوی

کے دل میں شدید درد ہے۔ وہ مجھے دیکھتے ہی کہنے لگی اچھا ہوا آپ آ گئے میں کافی دیر سے خدا سے آپ کے آنے کی دعا کر رہی تھی میری بیوی نے مجھے بتایا کہ میرے اتنا شدید درد ہے کہ مجھے ایسا لگتا ہے میرا وقت آخر آ گیا ہے۔ اپنی بیوی کی یہ حالت دیکھ کر مجھے احساس ہوا کہ میرے آقا مجھے کیوں بار بار گھر جانے کیلئے فرما رہے تھے۔ ان کی آنکھوں سے خدا تعالیٰ نے حجابات دور کر دیئے اور وہ میری بیوی کی حالت دیکھ رہے تھے۔ چونکہ میرے پیرو مرشد نے اللہ کے حکم سے مجھے دم کی اجازت فرمائی ہوئی تھی۔ اس لئے میں نے فوراً اپنے مرشد کا تصور کیا اور بیوی کو دم کر دیا۔ میرے آقا کی نظر کرم سے اسی وقت تمام تکلیف دور ہو گئی اور وہ تمام رات آرام سے سوئی۔

O۔ محمد اسلم صاحب (گوجرانوالہ) بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کچھ پیر بھائی سرکار کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ آپ سرکار بیان فرما رہے تھے میں نے دل ہی دل میں عرض کی سرکار آج تو حجابات دور فرما کر اپنی ایسی جھلک دکھا دیجئے جو ہمیشہ کیلئے میرے دل پر نقش ہو جائے ادھر میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی اور ادھر میرے آقا نے جان لی۔ اچانک اپنے سر مبارک سے ٹوپی اتاری اور پھر فوراً ہی رکھ لی اسی ایک لمحہ کے دوران میں نے آپ کے چہرہ انور پر انوار و تجلیات کی جو بارش دیکھی وہ واقعی ایک ناقابل فراموش جھلک تھی میں یہ حقیقت دیکھ کر دم بخود رہ گیا۔ اس وقت میرے قبلہ نے فرمایا کہ جی دکھانے کو تو ہم بہت کچھ دکھا دیں لیکن ویسا ہی ظرف بھی ہونا چاہیئے۔

خواب میں تلقین وارشاد

حضور قبلہ لاثانی سرکار کی تعلیم و تلقین کا دائرہ کار بیداری و حضوری تک ہی محدود نہیں بلکہ آپ خواب میں بھی تلقین وارشاد کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں اور بے شمار ایسے لوگ جو غفلت اور گمراہی کے اندھیروں میں گم تھے۔ حضور قبلہ لاثانی سرکار کی صحبت بابرکت اور تعلیم و تلقین کے طفیل راہ راست پر گامزن ہوئے۔

اگر کبھی نمازوں میں سستی ہو جائے تو فوراً خواب میں آکر تنبیہہ فرماتے ہیں کہ نماز بنیادی فریضہ ہے۔ نماز میں غفلت سے روحانی معاملہ میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اگر کبھی کوئی وظائف یا کوئی بھی ضروری عمل ترک کر دیتا ہے تو میرے قبلہ اس کو اس غفلت سے آگاہ فرماتے ہیں۔

O۔ محمد اسلم صاحب (گوجرانوالہ) بتاتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھ سے غفلت ہوئی اور میں دو تین دن تک بغیر ٹوپی کے نماز پڑھتا رہا۔ تیسرے دن عالم رویاء میں میں نے دیکھا کہ میرے آقا تشریف لائے اور آپ نے میرے اس عمل پر ناراضگی کا اظہار کیا اور تنبیہہ فرمائی

"اسلم صاحب ٹوپی کے بغیر نماز نہ پڑھا کرو"۔

مردوں کو رزق حلال کمانے اور کھانے کی تلقین فرماتے ہیں اور جب کسی سے اس معاملہ میں بے احتیاطی ہو جائے تو میرے قبلہ دستگیری فرماتے ہیں عالم رویاء میں لقمہ حرام کے روح پر خطرناک اثرات کا مشاہدہ کراتے ہیں۔ آپ کی کاملیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ آپ بیداری و حضوری تو کیا خواب تک میں رہنمائی وہدایت فرماتے ہیں اور مریدوں کو ان کے شعوری اور لاشعوری گناہوں اور غلطیوں سے آگاہ فرماتے ہیں۔ آپ کی اپنے مریدوں کے ظاہری اور پوشیدہ افعال پر نظر ہوتی ہے۔ خواہ دور ہو یا

نزدیک آپ کو روحانی کشف کی بدولت علم ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ عقید تمندوں کو ہر وقت اور ہر جگہ آپ کی دستگیری حاصل ہے۔

O۔ ساجد صاحب (خانیوال) کہتے ہیں کہ ایک گناہ جو مجھ سے بار بار سرزد ہوتا تھا میں بہت کوششوں کے باوجود اپنے اندر اس گناہ سے بچنے کی ہمت نہیں پاتا تھا۔ ایک رات خواب میں قبلہ لاثانی سرکار تشریف لائے اور سخت لہجہ میں فرمایا۔

"توں باز نئیں آؤنا"

میں نے فوراً قدموں میں گر کر معافی مانگی اور عرض کی میرے آقا آپ بھی کرم فرمائیں۔ میرے شہنشاہ نے مجھ پر کرم فرمایا اور گناہ سے بچنے کی ہمت عطا فرمائی پھر کبھی مجھ سے وہ گناہ سرزد نہیں ہوا۔ میں اپنی قسمت پر نازاں ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھ گنہگار کو ان کے دامن کرم میں پناہ دی۔ میرے قبلہ عورتوں کیلئے پردے کی اہمیت پر زور دیتے ہیں اور اگر ان سے بے پردگی ہوتی تو عالم رویاء میں آگاہ فرماتے ہیں۔ روحانیت پر بے پردگی کے غلط اثرات کا مشاہدہ کراتے ہیں وقت کے تقاضوں کے تحت عالم رویاء میں تلقین فرماتے ہیں۔

O۔ آپ کی ایک عقید تمند (سمیرا رفاقت) بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ وقت کے تقاضوں کے تحت آپ نے عالم رویاء میں ارشاد فرمایا

"عورت کو چاہیئے کہ اپنی کسی سہیلی کو اپنے باپ اور بھائی کے سامنے لانے کی کوشش نہ کرے"۔ موجودہ دور کے پیش نظر سب جانتے ہیں کہ ایسا کرنے اور اس بے پردگی کی وجہ سے اکثر غلط نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

ماں باپ کی نافرمانی احباب کے ساتھ ناروا سلوک، بچوں کے ساتھ سختی

کے ساتھ پیش آنے پر الغرض کہ حقوق العباد ہوں یا حقوق اللہ جہاں کہیں کسی سے کوتاہی ہوتی ہے آپ فوراً دستگیری فرماتے ہیں انسان خطا کا پتلا ہے اور غلطی ہر انسان سے سرزد ہوتی ہے لیکن ولی کامل کی دستگیری سے انسان گناہوں سے معافی مانگ کر آئندہ اس قسم کی غلطی اور گناہ کرنے سے بچ جاتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا میرے قبلہ فرماتے ہیں۔

''اجی ہم تو اس کو پیر ہی تسلیم نہیں کرتے جو دن میں کم از کم ایک مرتبہ اپنے مریدوں پر نظر نہ ڈالے۔

O۔ ندیم شہزاد (کرم جیولری سنٹر فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ۹۵-۱-۱ کو میں قبلہ لاثانی سرکار کے دست اقدس پر بیعت ہو کر گیا۔ اسی رات میں نے اپنے قبلہ کے کشف کا مشاہدہ کر لیا تھا کہ میں رات کو سویا ہوا تھا جب صبح ہو گئی اور نماز کا وقت آیا تو میرے آقا تشریف لائے اور فرمایا

''بیٹا اٹھو نماز پڑھو''

فوراً ہی میری آنکھ کھل گئی تو دیکھا کہ واقعی فجر کی اذان ہو رہی تھی اور وہ نماز کا وقت تھا۔ میں نے اٹھ کر نماز ادا کی۔

O۔ پرانا خانیوال سے عبدالعزیز صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں بہت زیادہ تھکاوٹ کی وجہ سے عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں نہ پڑھ سکا۔ رات سو گیا تو دیکھا کہ میرے قبلہ لاثانی سرکار تشریف لائے اور آپ نے فرمایا

''شیطان نے ایک سجدہ نہیں کیا تھا تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے دھتکارا گیا آپ نے تو تین نمازیں چھوڑ دیں پھر آپ نے فرمایا کہ جلدی اٹھو اور اپنی قضا نمازیں ادا کرو۔ اس کے بعد آپ سامنے مسجد میں تشریف لے گئے اور آپ

نے فرمایا کہ یہاں نمازیں پڑھو۔ میری خوشی اور حیرانگی کی انتہا نہ رہی کہ میرے آقا نے اتنی دور بیٹھے میری دستگیری فرمائی۔

مشائخ نقشبند میں ہے کہ

"حضرت حاجی محمود قدس سرہ سے ان کے کسی مرید نے عرض کی حضور! خطرات نفس مجھ کو بہت آتے ہیں۔ ہر چند میں ہٹاتا ہوں مگر جاتے نہیں۔ اس لئے میں ذکر نہیں کرتا۔ کیونکہ خطرات سے دل پاک ہو تو میں ذکر کروں۔ تو آپ نے جواب میں فرمایا جس طرح گداگروں کی عادت ہوتی ہے کہ ایک ہاتھ میں بھیک لینے کے واسطے کاسہ وغیرہ رکھتے ہیں۔ سوال کے وقت اس ہاتھ کو بھیک دینے والے کی طرف بڑھائے رکھتے ہیں مگر دوسرے ہاتھ میں لاٹھی لئے ہوئے پیچھے سے کتوں کو بھی ہٹاتے رہتے ہیں کیونکہ اگر بھیک ہی لیں اور کتوں کو نہ ہٹائیں تو ان کے کاٹ کھانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور جو کتوں کو ہی ہٹاتے رہیں اور بھیک کی طرف متوجہ نہ ہوں تو بھیک سے محروم رہنے کا خوف ہے۔ اس لئے ایک ہی وقت میں دونوں کام کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح خطرات کے دور کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ ادھر تو ذکر الہیٰ میں مشغول رہے اور ادھر دل خطرات کو برا جانتا رہے۔ ذکر الہیٰ کرنے سے فوراً شیطان کے منہ میں آگ لگتی ہے اور وہ وسوسہ ڈالنے سے باز رہتا ہے اور سب سے بڑا خطرہ یہ ہے کہ دل میں یہ خیال کرے کہ خطرات سے پاک ہوں تو ذکر کروں بلکہ خطرات کے وقت زیادہ ذکر کرنا چاہیئے۔

96-10-08 محمد اقبال صاحب (ڈھکوٹ) بیان کرتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ مجھے خواب میں قبلہ لاثانی سرکار کی زیارت ہوئی آپ چہل قدمی فرما رہے تھے۔ ایک شخص آپ کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ میں بھی وہیں موجود تھا۔ آپ نے مجھے بلایا اور فرمایا۔ "ان کو بتا دیں کہ میرے پیچھے پیچھے نہ پھرا کریں۔ جس پر کرم کرنا ہوتا ہے ہم ایک ہی نظر میں کر دیتے ہیں۔"

اس طرح بزرگوں کے پیچھے پیچھے پھرنا ادب کے خلاف ہے اور اس طرح کی چھوٹی چھوٹی چیزیں جنہیں ہم معمولی سمجھ کر نظرانداز کر دیتے ہیں۔ فیض کے حصول میں رکاوٹ کا ذریعہ بنتی ہیں۔ بہت سے لوگ اس بات کا خیال نہیں رکھتے اور بزرگوں کے لئے بیزاری اور پریشانی کا سبب بن کر فیض سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ہمیں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے جب مرشد پاک سے کوئی عرض کریں تو خواہ مخواہ بات کو طول نہ دیں نہایت ہی مختصر لفظوں میں اپنا مقصد بیان کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مرشد کے ادب کی توفیق عطا فرمائے۔

عامر اعجاز (فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ چند پیر بھائیوں کے درمیان کسی بات پر نااتفاقی پیدا ہو گئی۔ میں نے انہیں سمجھایا۔ لیکن ان پر کچھ اثر نہ ہوا۔ ایک رات میرے قبلہ لاثانی سرکار نے خواب میں ارشاد فرمایا۔ پیر بھائیوں سے کہہ دو جو آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ ہم بھی ان سے محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوتے ہیں اور جو آپس میں ایک دوسرے سے ناراض رہتے ہیں ہم بھی ان سے ناراض رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں ہے۔

96-11-20 رفاقت علی (راقم الحروف) کو ایک مرتبہ مرشد پاک نے کرم نوازی فرماتے ہوئے خواب میں ارشاد فرمایا۔ "کچھ لوگ آتے ہیں اور بغیر سلام کئے گفتگو شروع کر دیتے ہیں۔ یہ اچھی بات نہیں۔ انہیں چاہیے کہ پہلے سلام کریں پھر بات کریں۔"

سبحان اللہ میرے آقا نے جو یہ تلقین فرمائی اس کی تصدیق اس حدیث پاک سے ہوتی ہے۔ جس کا مفہوم ہے۔ گفتگو کرنے سے پہلے سلام کر لیا کرو اور اگر کوئی سلام کے بغیر گفتگو شروع کرے تو اس کی بات کا جواب نہ دو۔

15-01-96 محمد طاہر شہزاد بیان کرتے ہیں کہ مجھے خواب میں حضور قبلہ لاثانی سرکار کی زیارت کا بڑی بے چینی سے ہر رات انتظار ہوتا تھا۔ مورخہ 15 جنوری 1997ء کو میرے آقا نے کرم فرمایا۔ خواب میں دیکھا کہ قبلہ لاثانی سرکار کی امامت میں نماز ادا کی۔ سلام پھیرنے کے بعد آپ نے مجھے کچھ نصیحتیں فرمائیں۔

۱۔ سوموار کے دن اور رات کو عبادت میں گزارنا کیونکہ یہ بڑا مبارک دن ہوتا ہے اس دن حضور نبی کریم ﷺ دنیا میں جلوہ افروز ہوئے۔

۲۔ صفائی کا خاص خیال رکھنا۔

۳۔ سجدہ درست کیا کرو۔ (میں سجدہ صحیح ادا نہیں کرتا تھا۔)

میں کیسے شکر ادا کروں اس کرم کا جو میرے مرشد نے مجھ پر فرمایا۔ میں سوچنے لگا بے شک آپ مرشد اکمل ہیں۔ آپ ہمارا کتنا خیال رکھتے ہیں۔ ہماری ایک ایک چیز پر نظر رکھتے ہیں۔ جہاں کہیں غلطی ہو، فوراً درستگی فرما دیتے ہیں۔

عامر اعجاز صاحب (فیصل آباد) بیان کرتے ہیں۔ کہ یہ ان دنوں کی بات ہے کہ جب میں مدرسہ میں قرآن پاک حفظ کر رہا تھا۔ ایک دن ہم آپس میں علمی گفتگو کر رہے تھے۔ ایک طالب علم کہنے لگا۔ کوئی شاگرد ایسا بھی ہوتا ہے کہ اپنے استاد سے بھی آگے نکل جاتا ہے اور اس کا مقام استاد سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ دوسرے طالب علم کہنے لگے شاگرد چاہے کتنا ہی علم حاصل کرلے وہ شاگرد ہی رہتا ہے۔ جب رات کو میں سونے کے لئے لیٹا تو میں نے روحانی طور پر قبلہ لاثانی سرکار سے عرض کی کہ آپ اس معاملہ میں رہنمائی فرمائیں کہ کون سی بات صحیح ہے۔ اسی رات آپ خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا۔ "استاد استاد ہی ہوتا ہے، اور شاگرد شاگرد ہی ہوتا ہے۔ استاد کا ادب کرتے رہنا چاہیے۔"

اعجاز صاحب (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ میں پہلے بالکل نمازیں نہیں پڑھتا تھا۔ آپ سرکار سے بیعت ہوا تو آپ نے نماز کی تلقین بھی فرمائی۔ یہ آپ کی نسبت اور توجہ کا اثر تھا کہ مجھ جیسا انسان بھی نماز روزے کی طرف مائل ہو گیا۔ لیکن پچھلے دنوں چند نمازوں میں سستی ہوئی۔ آپ فوراً دستگیری کے لئے تشریف لے آئے اور فرمایا۔ "کیا تم نے مرنا نہیں جو نمازیں نہیں پڑھتے۔ قیامت کے دن خدا کو کیا منہ دکھاؤ

گے۔" صبح جب میری آنکھ کھلی تو اپنی غلطی کی معافی مانگی اور دوبارہ نمازیں شروع کیں۔ اب الحمدللہ آپ کی نظر کرم سے باقاعدگی سے نمازیں ادا کر رہا ہوں۔

ہماری ایک پیر بہن (خانیوال) بیان کرتی ہیں کہ پچھلے دنوں شدید گرمیوں کے دنوں میں برقعے کے نقاب ذرا ڈھیلے کر کے لگانے لگی۔ تیسرے چوتھے روز ایک پیر بہن نے آکر بتایا کہ کل مجھے قبلہ لاثانی سرکار کی زیارت ہوئی اور آپ نے تمہارے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اس سے کہنا تمہارا پردہ صحیح نہیں ہوتا نقاب صحیح لگایا کرو۔ میں یہ خواب سن کر بے اختیار پکار اٹھی بے شک میرے آقا رہبر کامل ہیں۔ آپ ہم سے بے خبر نہیں۔ قدم قدم پر دستگیری اور رہنمائی کرنا آپ کی ذات پاک کا خاصہ ہے۔

ہماری پیر بہن عارفہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ عالم رویاء میں قبلہ پیرو مرشد لاثانی سرکار نے ارشاد فرمایا کہ "تسبیح کو من میں بساؤ۔" مثلاً اگر سبحان اللہ کی تسبیح کرنی ہے تو مرشد کے وسیلے سے اس طرح تصور کرو کہ اللہ میرے سامنے ہے پھر محبت اور رغبت سے اس کا مطلب ذہن میں رکھ کر ذکر کرو۔ جتنی محبت سے ذکر کیا جائے گا اتنی ہی زیادہ محبت و قربت محسوس ہو گی۔ اسی طرح تمام تسبیحات کرنی چاہئیں۔

کرامت و معجزہ کی تعریف

اگر کوئی خارق عادت ولی سے صادر ہو تو وہ کرامت ہے اگر کوئی کام خلاف عادت کسی اللہ کے نبی سے صادر ہو تو اسے معجزہ کہتے ہیں اور اگر کوئی کام خلاف عادت کسی کافر سے صادر ہو تو اسے استدراج کہتے ہیں (شرح عقائد ص۱۰۵)

فلسفہ کرامت

اولیاء کرام کو کرامت سے اس لئے نوازا جاتا ہے کہ کیونکہ انہوں نے اپنے نفس میں خارق عادت پیدا کر لی ہوتی ہے وہ نفس کی طبیعت کے خلاف کام کرتے ہیں۔ حتی کہ مباح چیزوں سے بھی نفس کو دور رکھتے ہیں اور جب نفس کو عادت سے ہٹا کر انہوں نے خلاف عادت تک پہنچایا اور یہ سب رضائے الہیٰ کیلئے ہوا تو اللہ کریم اس عالم کون مکاں میں ان کے لئے نقص عادت پیدا فرما دیتا ہے اور ان سے وہ کام ظہور پذیر ہوتے ہیں جو خارق عادت ہوتے ہیں دلوں کی بات سمجھنا، ہوا میں اڑنا، پانی پر چلنا وغیرہ اسی قبیل سے ہیں۔

آیات قرآنیہ سے کرامت کا ظہور

O۔ سورہ آل عمران میں ارشاد ربانی ہے "جب زکریا علیہ السلام اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے تو اس کے پاس نیا رزق پاتے کہا اے مریم! یہ تیرے

پاس کہاں سے آیا؟ بولیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آیا ہے بے شک اللہ تعالیٰ جسے چاہے رزق بے گنتی دے۔ (پارہ نمبر ۳)

اس آیت مبارکہ میں سیدہ حضرت مریم علیہا السلام کی کرامت کا ذکر ہے کہ آپ کے پاس ایک بند مکان میں بے موسم میوے جنت سے آتے تھے۔ حالانکہ آپ نبی یا رسول نہیں تھیں۔ تو معلوم ہوا کہ ولی اللہ سے کرامت صادر ہوتی ہے۔

O۔ سورہ مریم میں ارشاد ربانی ہے

"اور کھجور کی جڑ پکڑ کر اپنی طرف ہلا تجھ پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گریں گی"۔ (پارہ نمبر ۱۶)

اس آیتہ مبارکہ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب آپ بچہ کی پیدائش کے وقت جنگل میں ایک خشک کھجور کے درخت کے پاس تشریف لائیں تو وہ درخت سرسبز ہو گیا اور اس پر پھل لگ گیا اور پھر وہ پک کر گرنے لگے اور آپ نے ان کو تناول فرمایا اس سے بڑھ کر کرامت کا کیا ثبوت ہے۔

O۔ ایک جگہ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے "حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اے درباریو! تم میں سے کون ہے کہ بلقیس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے پاس مطیع ہو کر حاضر ہو۔ ایک جن بولا کہ میں تخت حاضر کر دوں گا اس سے پہلے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور میں بے شک اس پر قوت رکھتا ہوں پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ نے عرض کی اگر حکم ہو تو تخت کو آنکھ جھپکنے سے پہلے وہاں سے اٹھا کر آپ کے قدموں میں لا کر رکھ دوں آپ نے اجازت فرمائی پھر جب آپ نے اسے دیکھا کہ وہ رکھا ہوا ہے تو فرمانے لگے

"یہ میرے رب کا فضل و کرم ہے"۔

اس مقام پر حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف بن برخیا رضی کی ایک بڑی کرامت کا ذکر ہے انہوں نے بلقیس کا ایک وزنی تخت جس پر محافظوں کا سخت پہرہ تھا اور مسافت بڑی طویل تھی پلک جھپکنے میں سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کے حضور پیش کر دیا۔

کرامات اولیاء کا ثبوت احادیث مبارکہ کی روشنی میں

صحابہ کرام رضی کی کرامتوں کا ثبوت بہت سی احادیث سے ہے مگر یہاں صرف چند حدیثوں کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

O۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی کی ایک کرامت امام بخاری اور مسلم سے ان کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن رضی سے روایت کی ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی کے پاس تین مہمان آئے اور وہ خود شام کو کھانا کھانے جناب رسالت ماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چلے گئے۔ کافی رات گذر گئی تو واپس پلٹے بیوی نے عرض کی آپ کو مہمانوں کا خیال نہیں رہا؟ پوچھنے لگے کہ کیا تم نے انہیں شام کا کھانا نہیں کھلایا؟ کہنے لگیں، انہوں نے آپ کے بغیر کھانے سے انکار کر دیا تھا۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی نے فرمایا بخدا میں اب بالکل نہیں کھاؤں گا پھر فرمانے لگے کھاؤ! مہمانوں میں سے ایک فرماتے ہیں اللہ کی قسم جو لقمہ بھی ہم اٹھاتے تو نیچے والا کھانا پہلے سے بھی بڑھ جاتا۔ ہم سب سیر ہو گئے اور کھانا پہلے سے بھی زیادہ ہو گیا۔ حضرت صدیق اکبر رضی نے کھانے کو دیکھا تو پہلے جتنا تھا اس سے بھی زیادہ پایا۔ اپنی بیوی سے فرمانے لگے۔ اے بنی فراس کی بہن، یہ کیا ہے انہوں نے جواب دیا میری آنکھوں کی ٹھنڈک! یہ تو پہلے سے تین گناہ زیادہ

ہو چکا ہے۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے بھی اس سے کھایا، فرمانے لگے، وہ قسم تو شیطان کی کوشش تھی پھر یہ کھانا حضور ﷺ کے پاس لے گئے، صبح کھانا حضور ﷺ کی خدمت میں تھا۔ ہم نے بارہ آدمیوں کو بانٹ دیا، ان میں سے ہر ایک آدمی کے ساتھ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کتنے آدمی تھے، حضور ﷺ نے وہ کھانا انہیں بھیج دیا اور ان سب نے وہ کھانا کھایا۔

O۔ مشہور ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے علا بن الحضرمیؓ کو ایک غزوہ میں بھیجا ان کے راستے میں ایک دریا واقع ہوا۔ سیدنا حضرت علاءؓ نے پانی پر پاؤں رکھ کر چلنا شروع کر دیا اور آپ کے پیچھے تمام غازی صحابہ کرامؓ نے بھی قدم رکھا اور دوسرے کنارے پر اس حالت میں پہنچے کے ان میں سے کسی کے پاؤں تر نہیں ہوئے تھے۔ یہ واقع سیدنا حضرت علاءؓ کی ایک واضح کرامت ہے۔

(کشف المحجوب ص ۲۲۰)

O۔ بخاری شریف میں سیدنا حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ سیدنا حضرت اسید بن حضیرؓ اور سیدنا حضرت عباد بن بشیرؓ ایک رات سید العالمین کے پاس حاجت کیلئے باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ رات کا بڑا حصہ جاتا رہا اور رات بڑی اندھیری تھی پھر وہ آپ کے پاس سے اٹھ کر اپنے گھروں کو جانے لگے تو دونوں کے ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں۔ راستہ میں ایک صحابیؓ کی لاٹھی روشن ہو گئی اور وہ دونوں اس کی روشنی میں چلنے لگے۔ جب وہ ایسی جگہ پر پہنچے کہ جہاں ان کے راستے الگ الگ ہوتے تھے تو دوسرے صحابیؓ کی لاٹھی بھی روشن ہو گئی اور ہر ایک اپنی اپنی لاٹھی کی روشنی میں چل کر اپنے گھر تک پہنچ گیا۔

جواز کرامات اولیاء کرام پر عقلی دلائل

دلیل نمبر ا:-

اگر ظہور کرامت کو ممنوع قرار دیا جائے تو اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔

ا۔ پہلی یہ کہ اللہ کریم ایسا فعل اور عمل کرنے کے اہل نہیں ہیں۔

۲۔ اور دوسری یہ کہ مومن اس بات کے قابل نہیں کہ اللہ کریم انہیں یہ عطیہ مرحمت فرمائیں۔

پہلی صورت کا اقرار صورت باطل ہے کیونکہ بندے کو اللہ کریم کی ذات، صفات، افعال، احکام، اسماء محبت اور اطاعت کی عظیم معرفت حاصل ہے۔ جو اس کی ذات اقدس کی تقدیس اور تحلیل میں بھی ہمہ تن مصروف ہے۔ جب یہ معرفت، محبت، ذکر اور شکر اس ذات بے مثل نے اپنے بندے کو بلاسوال عطا فرمائے تو کیا وہ کسی صحرا میں سے ایک روٹی عطا نہیں فرمائے گا یا کوئی سانپ اور شیر اس کے لئے مسخر نہیں کر دے گا۔ ان عظیم نعمتوں کی عطا کے بعد ان حقیر باتوں کے عطا فرمانے میں آخر ایسی کون سی رکاوٹ ہے۔

دلیل نمبر ۲:-

ہم یہ عرف عام میں مشاہدہ کرتے ہیں کہ بادشاہ جسے خدمت کیلئے متعین کرتے ہیں اور جسے محبت سے محفل میں آنے جانے کی اجازت دیتے ہیں انہیں ایسے اختیارات سے بھی نوازتے ہیں جو دوسروں کو نہیں ملا کرتے بلکہ عقل سلیم کا فتویٰ تو یہ ہے کہ جب یہ قرب وصال کی دولت ملتی ہے تو یہ مناصب خودبخود آ جاتے ہیں یعنی قرب اصل ہوتا ہے اور عہدہ اس کے تابع۔ اب فرمایئے کہ اللہ کریم سب سے بڑا بادشاہ ہے کہ نہیں۔ جسے یہ شہنشاہ اپنی

خدمت کی دہلیز پر کرامت کے درجے عطا فرما کر متعین کرتا ہے، تو اسرار معرفت اسے عطا کرتا ہے، دوری و فراق کے پردے ہٹا کر اسے اپنے قرب کی قالین پر بٹھا دیتا ہے تو کیا پھر اسے اس جہان میں کچھ کرامات کے ظہور سے بھی روک دیتا ہے حالانکہ یہ سارا جہان روحانی سعادتوں اور خداوندی معرفتوں کے مقابلے میں عدم محض اور فنائے حرف ہے تو جب وہ سب کچھ عطا فرما دیتا تو یہ حقیر چیز کیسے عطا نہ ہو گی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ سے اتنی کثیر کرامتیں منقول نہیں ہیں جتنی کہ ان کے بعد اولیاء کرام سے مشہور ہیں۔

حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل اس کا جواب یوں فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کے زمانہ کے لوگوں کے ایمان قوی اور مضبوط تھے۔ ان کو کسی ایسی بات کی ضرورت نہ تھی کہ جس سے ایمان کو تقویت حاصل ہوتی ہو اور بعد کے لوگ اپنے اپنے زمانوں میں ضعیف الایمان ہوتے گئے اس لئے ان کے ایمانوں کو قوی کرنے کیلئے اظہار کرامت کی ضرورت پیش آئی۔ اس لئے اولیاء اللہ سے کثرت سے کرامات کا ظہور ہوا۔ تاکہ اس کے زمانہ کے لوگوں کے ایمان قوی اور مضبوط ہو جائیں۔ (روض الریاحین ص ۲۶)

میرے قبلہ لاثانی سرکار ارشاد فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ انبیاء کرام کو معجزات اور اولیاء کرام کو کرامات اس لئے عطا فرماتا ہے کہ مخلوق کی ان کی جانب رغبت ہو اور وہ ان سے فیوض و برکات حاصل کر سکیں۔ لیکن ہر وقت ایسا نہیں ہوتا۔ جب کبھی ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ لوگ زیادہ گمراہی میں چلے جائیں اور اس طرف نہ آئیں تو اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے واسطے اپنے مقبول بندے کے ہاتھ پر کرامت ظاہر فرماتا ہے

کرامت کا مطلب ہے جس بات کو عقل تسلیم نہ کرے جہاں عقلیں عاجز ہوتی ہے وہ اللہ کے بندے کے ہاتھ سے (اللہ کے حکم سے) ظاہر ہو جاتی ہے۔

انکار کرامت وبال ہے

امام یافعی اپنی کتاب روض الریاحین میں لکھتے ہیں کہ بعض منکرین تو کرامات اولیاء کا مطلقاً انکار کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو توفیق خداوندی سے محروم ہیں۔

۲۔ دوسری قسم وہ ہے جو پہلے زمانہ کے اولیاء اللہ کی کرامتوں کو تو مانتے ہیں مگر اپنے زمانہ کے اولیاء اللہ کی کرامات کا انکار کرتے ہیں۔

حضرت شیخ ابوالحسن شازلی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم یہ لوگ بنی اسرائیل کی طرح ہیں کہ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تو تصدیق کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے ان کو نہیں دیکھا اور خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کو پایا۔

۳۔ تیسری قسم وہ ہے جو تسلیم کرتے ہیں کہ اولیاء کرام کی کرامات حق ہیں۔ مگر اپنے زمانہ کے کسی معین ولی اللہ کی کرامات کا انکار کرتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ لوگ بھی محروم ہیں کیونکہ جو شخص کسی خاص ولی کو تسلیم نہیں کرتا وہ کسی ولی سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔ (روض الریاحین ص ۱۸)

نوٹ:۔ بے شک تمام تعریفوں کا مستحق تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ جس نے اپنے بندوں میں سے جیسے چاہا ایسی عظیم المرتبت کرامات سے نوازا جو اس کے مرسل نبیوں کے معجزات کا حصہ ہیں اور دین مبین کی صحبت پر دلیل ہیں لیکن کرامات کا ظہور یا زیادتی مراتب عالیہ کی دلیل نہیں بلکہ بہت سے اولیاء

کرام ایسے ہیں جن سے کسی قسم کی کرامت کا ظہور نہیں ہوا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کا مرتبہ کم ہے صرف قرب حق کا حصول ہی ان کے لئے فعل عظیم کا باعث ہے۔ یہ سب بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم اپنے کسی مسئلہ کیلئے ولی اللہ سے عرض کریں اور وہ مسئلہ یا پریشانی حل نہیں ہوتی یا دوسرے لفظوں میں یہ کرامت کا ظہور نہیں ہوتا، تو اس سے بدگمان نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ خدا کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے۔ صحیح اور راسخ العقیدہ مسلمان تو صرف یہ دیکھتا ہے کہ یہاں اللہ رسول ﷺ کے ساتھ نسبت ہے ان کی صحبت میں بیٹھ کر نیک اعمال کی طرف رغبت ہوتی ہے یہی بہت بڑی بات ہے کیونکہ دنیاوی مسائل تو دنیا دار بھی حل کر دیتے ہیں اصل کمال تو مردہ دلوں کو زندہ کرنا ہے۔ جو صرف اولیاء کرام ہی کا خاصہ ہے جیسا کہ حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں خوارق و کرامات ولایت کی شرط نہیں۔ خاصان خدا کے نزدیک مردہ دل کو ذکر حق سے زندہ کرنا افضل ہے۔

چادر والی سرکار کا فرمان ہے کشف و کرامات کوئی کمال نہیں سلوک کے ۱۰۰ مراتب ہیں۔ سترھواں مرتبہ پر کشف و کرامت کا ظہور ہو جاتا ہے اگر درویش اسی پر اکتفا کر بیٹھے تو ۸۳ مراتب میں حجاب آجاتا ہے اس لئے طالب اللہ ان چیزوں کی طرف دھیان نہیں دیتا کیونکہ اس کا مقصود تو صرف ذات باری تعالیٰ ہے بزرگان دین فرماتے ہیں کہ اولیاء کرام سے کبھی کرامت طلب مت کرو۔ کیا کسی مومن سے کسی نبی سے کبھی کوئی معجزہ طلب کیا ہے کیونکہ جو دیکھ کر بھی تسلیم نہیں کرتا وہ بڑا بدبخت ہے اولیاء کرام کے ہونے کو بھی کرامت سمجھو۔ اس پر فیشن دور میں ان کا پاکیزہ وجود، ریا و نفاق کی خرابیوں سے پاک، زندگی ہی سب سے بڑی کرامت ہے۔

کرامات لاثانی سرکار

آپ کی کرامات کا شمار نہیں لیکن یہاں صرف چند کرامت پر اکتفا کرتا ہوں۔

O۔ حضور قبلہ لاثانی سرکار کی ایک عقیدتمند کلثوم بی بی (شاہدرہ لاہور) بیان کرتی ہیں کہ میرا سابقہ شوہر فوت ہوچکا تھا۔ اس سے میری تین بیٹیاں تھیں اور ایک بیٹا تھا۔ بیٹا میرے پاس تھا لیکن بیٹیاں سسرال والوں کے پاس تھیں۔ میں نے بچیاں حاصل کرنے کیلئے چھ سال سے عدالت میں مقدمہ دائر کیا ہوا تھا۔ جو کہ ابھی زیر سماعت تھا کچھ عرصہ قبل میں نے حضور قبلہ لاثانی سرکار کی شان اور بزرگی کا چرچا سنا تو میرے دل میں بھی آپ کی زیارت بابرکت کا شوق پیدا ہوا اور ایک دن میں نے آپ کے در اقدس پر حاضر ہو کر آپ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ کچھ عرصہ بعد ایک دن میں نے اپنے قبلہ لاثانی سرکار سے اپنی بچیوں کے مسئلہ کیلئے عرض کی۔ آپ نے میرے مسئلہ کیلئے خدا تعالیٰ کے حضور دست دعا دراز فرمائے۔ مجھے اسی وقت تسلی ہو گئی کہ میرے آقا کے دست کرم دعا کیلئے اٹھ گئے اب خدا تعالیٰ میری پریشانی ضرور دور فرمائیں گے۔ عدالت میں حاضری سے قبل ۱۱/۹۳ کو میرے آقا کی خواب میں زیارت ہوئی اور آپ نے فرمایا

"جب ملتان عدالت میں حاضری کیلئے جاؤ تو سب سے پہلے حضرت چادر والی سرکار کے دربار اقدس پر حاضری دینا پھر عدالت میں جانا"۔

چنانچہ ایک روز کے وقفہ کے بعد میں اپنے بھائی کے ساتھ ملتان شریف گئی جب میں حضور میاں صاحب چادر والی سرکار کے مزار اقدس پر پہنچی تو میں

نے مراقبہ میں دیکھا کہ میرے آقا مجھ ناچیز کی پریشانی دور کرنے کیلئے خود حاضر ہیں۔ آپ نے تو کرم کی انتہا کر دی مجھے تسلّی و تشفی دی اور فرمایا

"انشاءاللہ آج تمہاری ساری مشکلیں آسان ہو جائیں گی اور تمہاری بچیاں تمہیں مل جائیں گی ہم نے فیصلہ کر دیا اور سب کو آگاہ کر دیا ہے"۔

اس کے بعد آپ سرکار نظروں سے اوجھل ہو گئے جب ہم عدالت پہنچے تو جہاں جہاں سے دستخط کروانے تھے ان کے پاس گئے تو وہ کہنے لگے تم دیر سے آ رہے ہو ہم کافی دیر سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔

میں اپنے آقا کی دستگیری کا یہ انداز دیکھ کر حیران ہو رہی تھی کہ چھ سال سے مقدمہ زیر سماعت تھا یہ لوگ کسی کی بات نہیں سنتے تھے اور آج میرے آقا نے کتنا کرم فرما دیا تین جگہوں سے دستخط کروانے تھے۔ تینوں جگہوں پر میرے آقا کی کرم نوازی سے یہی واقعہ پیش آیا اس کے بعد ہم کمرہ عدالت میں گئے۔ دونوں بچیاں وہاں موجود تھیں اور واقعی میرے آقا نے آرڈر جاری کر دیئے تھے کیونکہ وہاں جاتے ہی مقدمے کا فیصلہ میرے حق میں ہو گیا۔ آج میں بہت خوش ہوں کہ خدا تعالیٰ نے میرے مرشد کی نظر کرم سے میرا اتنا بڑا مسئلہ حل فرما دیا۔

O۔ منظور سعید صاحب (لاثانی ٹینٹ سروس نزد راجہ چوک، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ کو دل کا مرض لاحق تھا ان کا دل بڑھ رہا تھا۔ دو سال تک علاج کروایا مگر کوئی افاقہ نہ ہوا بلکہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ حتیٰ کہ ان کے مرض نے خطرناک صورتحال اختیار کر لی اور ان کے دل کی جسامت اصل سے تین گناہ زیادہ ہو گئی اور تمام ڈاکٹروں نے جواب دے دیا کہ اب یہ مرض لاعلاج ہو چکا ہے اور اس کا کوئی حل نہیں۔ ایک دن آدھی رات

کے وقت ان کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہم سب گھبرا گئے کیونکہ حالت بہت نازک تھی بچنے کی کوئی امید نظر نہ آتی تھی۔ رات اسی پریشانی کے عالم میں گذاری صبح ہوتے ہی ہم انہیں رکشہ میں بٹھا کر آستانہ عالیہ آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے چونکہ وہ خود چل بھی نہیں سکتی تھیں اس لئے بڑی مشکل سے سہارا دے کر اندر زنان خانے تک پہنچایا۔ آپ سے مسئلہ عرض کیا آپ نے اسی وقت والدہ صاحبہ کو پانی دم کر کے دیا اور توجہ فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ مسلسل تین دن تک دم کرواؤ خدا نے چاہا تو تمام بیماری جاتی رہے گی اگلے دن جب ہم والدہ صاحبہ کو لے کر آستانہ عالیہ آئے تو بفضل خدا وہ اس حد تک صحت یاب ہو چکی تھیں کہ اپنے پیروں سے چل کر آستانہ عالیہ حاضر ہوئیں اور یہ آپ کی نظر کرم اور دست شفاء ہی کا اعجاز تھا کہ ایک ہفتہ بعد جب ہم نے دوبارہ چیک اپ کروایا تو تمام ڈاکٹرز یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ مرض جو صرف ایک ہفتہ پہلے لاعلاج تھا اب اس کا نام و نشان تک باقی نہیں تھا اور خداتعالیٰ نے میرے آقا کی نظر کرم کے طفیل انہیں ایسی صحت کاملہ عطا فرمائی کہ پھر کبھی دوبارہ یہ مرض لاحق نہیں ہوا۔

O۔ عبدالقیوم صاحب خادم آستانہ عالیہ کا کہنا ہے ایک دن ایک شخص نور محمد (فیصل آباد) سرکار کی خدمت میں آیا اس کے ہمراہ تقریباً گیارہ، بارہ سال کی بچی بھی تھی۔ اس نے عرض کی کہ سرکار میری یہ بچی ایک آنکھ سے بالکل نابینا ہے اور دوسری آنکھ سے بھی بہت کم (نہ ہونے کے برابر) نظر آتا ہے۔ جس کی وجہ سے بڑی پریشانی ہوتی ہے دو مرتبہ آپریشن بھی کروایا لیکن بچی کی آنکھیں ٹھیک نہیں ہوتیں۔ بچی نے نظر کا چشمہ بھی لگایا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ کرم کرنے والا ہے۔ پھر آپ نے بچی کی آنکھوں پر دم کیا اور

توجہ فرمائی۔ آپ دم کر رہے تھے تو بچی خوشی کے ساتھ چلائی اور کہنے لگی اب میں دونوں آنکھوں سے دیکھ سکتی ہوں مجھے سب کچھ نظر آرہا ہے۔ اس وقت آستانہ عالیہ پر ۵۵ کے قریب آدمی موجود تھے سب نے قبلہ حضور لاثانی سرکار کی اس کرامت کا مشاہدہ کیا بچی کا باپ حیران کھڑا تھا اور خوشی کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔

O۔ مسعود عرفان صاحب (سوڈیوال کالونی لاہور) بتاتے ہیں کہ ایک دن ہمارے پیر بھائی اشتیاق صاحب اور یامین صاحب (خانیوال) ہمارے گھر آئے ہوئے تھے۔ ایک دن قیام کے بعد جب اگلے دن وہ واپس خانیوال جانے لگے تو میں انہیں بس سٹاپ تک چھوڑنے کیلئے ان کے ساتھ چل پڑا۔ ہم تینوں سڑک کے کنارے پر چل رہے تھے کہ اچانک پیچھے سے ایک ٹیوٹا ہائی ایس ویگن تیزی سے آئی اور مجھ سے ٹکرائی۔ ویگن کے ٹکراتے ہی میرے ہوش و حواس اڑ گئے۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ ساری دنیا گھومتی ہوئی نظر آئی اور میں لہرا کر فرش پر جا گرا اور میرا سر اور گردن ویگن کے اگلے پہیوں کے نیچے تھے۔ نیچے گرتے ہی میری توجہ فوراً میرے آقا کی طرف گئی اور میں نے دل ہی دل میں عرض کی میرے آقا کرم فرمانا جب میں نیچے گرا تو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے مجھے کسی نے اٹھا کر پہیوں کے نیچے سے نکال لیا ہو میری ٹانگیں پچھلے پہیوں کے نیچے تھے۔ لیکن مجھے یوں لگا جیسے میری ٹانگیں کسی نے پکڑ کر اکٹھی کر دی ہوں یوں میرے آقا نے دستگیری فرمائی اور مجھے موت کے منہ میں جانے سے بچا لیا۔ میرے پیر بھائی جناب یامین صاحب اور اشتیاق صاحب بتاتے ہیں کہ جب میرا سارا جسم گاڑی کے نیچے آگیا تو ہم نے آنکھیں بند کر لیں کہ اب تو تمہارے بچنے کے کوئی امکانات نہیں ویگن والا بھی اپنی ویگن کو تیزی کے ساتھ

بھگا کر لے گیا کیونکہ جس طرح میں ویگن کے نیچے آیا تھا وہ یہی سمجھا کہ جو بھی ہو گا مر جائے گا اس وقت ٹریفک سگنل بند تھا اس کے باوجود ڈرائیور گاڑی کو تیزی سے بھگا کر لے گیا مبادا میری وجہ سے مصیبتوں میں نہ پھنس جائے میں نے خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا کہ مجھے نئی زندگی عطا کی۔

O۔ خادم آستانہ عالیہ عبدالقیوم صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ایک عورت رسولاں بی بی (فیصل آباد) سرکار کی خدمت میں آئی اور عرض کی حضور تقریباً سولہ سال سے میرے کان بالکل بند ہیں اور مجھے کچھ بھی نہیں سنتا۔ (اسے بات بھی اشاروں سے سمجھانی پڑتی تھی)۔ آپ نے اسے تیل دم کر کے دیا اور فرمایا اسے کچھ دن کان میں ڈالو انشاءاللہ خدا تعالیٰ کرم فرمائے گا۔ تقریباً تین دن بعد وہ عورت خوش آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئی اور ہمیں بتایا کہ میں نے صرف تین دن یہ تیل اپنے کانوں میں ڈالا اور اب میرے کان بالکل ٹھیک ہیں میں سب کچھ سن سکتی ہوں۔

O۔ نذیراں بی بی زوجہ محمد طفیل (سمن آباد، فیصل آباد) نے بتایا کہ وہ آستانہ عالیہ پر آئی وہ کئی قسم کی تکلیف دہ بیماریوں میں مبتلا تھی ڈاکٹروں نے بتایا کہ اس کے گردے اور مثانہ میں پتھری ہے۔ ایک گردے سے پیپ بہتی رہتی ہے معدہ خراب ہے۔ اسے کھانا بھی ہضم نہیں ہوتا تھا اور پورے جسم میں ہر وقت شدید درد رہتا تھا جس کی وجہ سے وہ ہر وقت کراہتی رہتی تھی۔ نیز اس نے بتایا کہ میں کافی عرصہ سے زیر علاج ہوں لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا ڈاکٹروں نے کہا کہ اگر آپریشن کروایا گیا تو زندگی کا خطرہ ہے۔ اس نے سرکار کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا مسئلہ عرض کیا اور روتے ہوئے کہنے لگی حضور میں تو اپنی زندگی سے بالکل مایوس ہو چکی تھی۔ اب کسی نے مجھ سے آپ کا تذکرہ

کیا اور بتایا کہ بہت سے ایسے مریض جن کا مرض لاعلاج ہو چکا تھا خدا تعالیٰ نے آپ کے دست شفاء سے انہیں صحت بخشی تو میرے دل میں بھی امید کی کرن پیدا ہوئی اور میں بڑی آس لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں آپ مجھ دکھیا پر بھی نظر کرم فرمائیں تاکہ مجھے ان بیماریوں سے نجات مل جائے۔ آپ نے اسے تسلی دی اور فرمایا خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں انشاءاللہ وہ تمہیں بھی صحت عطا فرمائے گا۔ اس کے بعد آپ نے اسے دم کیا اور کچھ دنوں تک مسلسل دم کروانے کیلئے فرمایا۔ بفضل خدا تعالیٰ کچھ ہی دنوں میں وہ عورت مکمل طور پر صحت یاب ہو گئی۔

جولائی ۱۹۹۰ء خادم آستانہ عالیہ عبدالقیوم صاحب اور راشد صاحب [illegible] ایک رات تقریباً ڈیڑھ بجے کا وقت تھا کہ کچھ لوگ ایک عورت کو لیکر آستانہ عالیہ آئے اس عورت کو سانپ نے ڈس لیا تھا۔ زہر اس کے پورے جسم میں سرایت کر چکا تھا زہر کے اثرات جسم پر بھی ظاہر ہونا شروع ہو گئے تھے عبدالقیوم صاحب اور راشد صاحب بتاتے ہیں کہ اس وقت عورت کی حالت بہت خطرے میں تھی اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ چند لمحوں کی مہمان ہے یعنی اس کے بچنے کی قطعاً کوئی امید نہیں تھی۔ حضور قبلہ لاثانی سرکار ابھی کچھ ہی دیر پہلے اندر تشریف لے جا چکے تھے۔ ہمارے ذہن کشمکش میں تھے کہ کس طرح سرکار کو بلائیں سبحان اللہ ابھی سوچ ہی رہے تھے کہ میرے آقا خود ہی تشریف لے آئے اور فرمایا کیا کسی نے دم کروانا ہے؟ تو انھوں نے آپ سے اپنی پریشانی عرض کی۔ آپ نے اسی وقت توجہ فرمائی پانی دم کر کے دیا اور کافی دیر تک دم کرتے رہے۔ ہم نے دیکھا کہ اسی وقت جب کہ آپ دم فرما رہے تھے۔ زہر کے اثرات کم ہونا شروع ہو گئے اور کچھ ہی دیر میں تمام اثرات

زائل ہو گئے اور وہ عورت صحیح و سلامت اپنے گھر واپس گئی۔

O۔ چادر والی سرکار کے ایک مرید مقصود صاحب (ڈھڈی والا، فیصل آباد) جو کہ حضور قبلہ لاثانی سرکار کے بھی معتقد ہیں بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ہمشیرہ بہت سخت بیمار ہو گئی۔ ہم نے ہر طرح کا علاج کروایا مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا ابھی وہ ایک ہسپتال میں زیرعلاج تھی کہ ان کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہو گئی ہم سب بہت پریشان اور غمزدہ تھے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی یااللہ تو اپنا کرم فرما اور ہماری پریشانی کو دور فرما اسی رات مجھے خواب آیا میں نے دیکھا کہ میرے آقا چادر والی سرکار تشریف لائے اور آپ نے فرمایا ''تم اپنی بہن کو مسعود صاحب کے آستانہ کی مٹی چٹاؤ انشاءاللہ کرم ہو گا''۔

یہ فرما کر آپ واپس تشریف لے گئے اور فوراً ہی میری آنکھ کھل گئی۔ نجانے کیوں اب وہ رات جیسی پریشانی اور بیقراری نہیں تھی اور میں نے اپنے دل میں یک گونہ سکون و اطمینان محسوس کیا۔ صبح ہوتے ہی میں حضور قبلہ لاثانی سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا، مسئلہ عرض کیا اور اپنا رات والا خواب بھی سنایا۔ آپ نے کرم فرمایا میری ہمشیرہ کیلئے دعا فرمائی بے شک کلام الہیٰ میں پریشان لوگوں کیلئے راحت اور بیماروں کیلئے شفا ہے کہ بفضل خدا آپ کی دعا کے طفیل صرف اسی دن ہی میری ہمشیرہ مکمل صحت یاب ہو گئیں۔

O۔ اشرف صاحب (کالونی نمبر ۳، خانیوال) بتاتے ہیں کہ سرکار سے بیعت ہونے سے پہلے کی بات ہے کہ میرے ہاں چار لڑکیاں تھیں کوئی بیٹا نہیں تھا۔ میں بھی اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا اس لئے ہماری خواہش تھی کہ خدا مجھے بھی اولاد نرینہ کی نعمت سے نوازے۔ اسی مقصد کیلئے بہت دعائیں کرائیں۔ منتیں مانگیں لیکن خدا کی مرضی کہ ابھی تک اولاد نرینہ کی دولت سے

محروم تھا۔ ایک دن میری بیوی سے لاثانی سرکار کی ایک عقید تمند نے آپ کی
شان کا تذکرہ کیا اور میری بیوی مجھ سے اجازت لے کر آپ سے دعا کرانے کیلئے
گئی۔ واپسی پر میری بیوی نے مجھ سے بھی آپ کی کرامات اور شان کا تذکرہ کیا
تو میں نے کہا "میں تو انہیں اس وقت برحق ولی تسلیم کروں گا جب ان کی دعا
کی برکت سے خدا تعالیٰ مجھے بھی اولاد نرینہ سے نوازے گا"۔

حالانکہ کرامت کا ظہور ولایت کی شرط نہیں لیکن بیٹے کی خواہش اتنی
شدت اختیار کر چکی تھی اور کچھ اس وقت اس قسم کی بات کی سمجھ نہیں تھی
چنانچہ میں نے ناسمجھی میں یہ بات کہہ دی لیکن شائد میرے انتظار کا وقت ختم
ہو چکا تھا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب کی دعا سن لی اور دعا کرانے کے بعد ہمیں
اکثر خواب میں بیٹے کی پیدائش کے متعلق نوید ملتی اور کچھ عرصہ بعد خدا تعالیٰ
نے ہمیں اولاد نرینہ کی نعمت سے نوازا۔ ہماری خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں
تھا۔ میں آپ کی اس کرامت عالیہ سے بہت متاثر ہوا کیونکہ میری برسوں کی
آرزو پوری ہو گئی تھی میں شکرانے کی غرض سے زیارت بابرکت کی تمنا لئے
آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جب آپ کی زیارت کی تو دل نے گواہی دی کہ
آپ ولی اللہ ہیں بے شک آپ کی ذات سعادتوں کا خزینہ ہے کہ میں جتنی دیر
آپ کی صحبت بابرکت میں رہا۔ دل کی حالت عجیب رہی۔ آپ کے حسن
اخلاق کی مثال نہیں ملتی میں پہلی ملاقات میں ہی آپ کا گرویدہ ہو گیا اور آپ
سے عرض کی حضور مجھ جیسے نکمے کو بھی اپنی غلامی کا شرف بخشیں۔ میرے آقا
نے کرم فرمایا اور مجھے سلسلہ میں داخل فرما لیا۔

O۔ ۲۸۔ رمضان المبارک ۱۹۹۲ء اشرف صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ
بیعت ہونے کے کچھ عرصہ بعد ایک رات کا ذکر ہے کہ ہم سب اہل خانہ

سوئے ہوئے تھے۔ موسم گرما کی آمد آمد تھی اس لئے مچھر بہت زیادہ تھے۔ چنانچہ میں نے مچھروں سے بچاؤ کیلئے اپنے کمرے میں مچھر کش دوائی (گلوب) بجلی کی تار کے ساتھ جلا کر لٹکائی ہوئی تھی۔ نجانے رات کے کس پہر اس میں سے آگ کی چنگاری نکلی اور میرے بیٹے کی چارپائی پر جا گری اور رضائی کو آگ لگ گئی۔

میرے پیر و مرشد لاثانی سرکار خواب میں تشریف لائے اور اسی وقت میرا ہاتھ زور سے ہلا کر فرمایا "جلدی اٹھو" فوراً ہی میری آنکھ کھل گئی میں نے دیکھا کہ حقیقت میں بھی میرا ہاتھ اسی طرح ہل رہا تھا۔ جیسے ابھی ابھی کسی نے ہلایا ہو۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ کمرہ دھوئیں سے بھرا ہوا ہے اور میرے بیٹے کی چارپائی سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ میں یہ منظر دیکھ کر گھبرا گیا دیوانہ وار اٹھا اور رضائی کو بچے کے اوپر سے اٹھا کر باہر کی جانب پھینک دیا۔ مجھے بچے کی زندگی کی فکر تھی اور طرح طرح کے وسوسے ذہن میں پیدا ہو رہے تھے لیکن دوسرے ہی لمحہ میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ بچہ بالکل صحیح و سالم ماحول سے بے خبر آرام سے سو رہا ہے۔ میں حیران تھا کہ بچے کو کچھ بھی نہ ہوا حالانکہ رضائی سے شعلے بلند ہو رہے تھے۔ پھر میں نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ نماز فجر کے بعد میں دوبارہ لیٹ گیا۔ کچھ ہی دیر بعد خواب میں مرشد پاک لاثانی سرکار کی زیارت ہوئی۔ آپ نے فرمایا:

"ہم نے تو رضائی کو اسی وقت ہاتھوں پر اٹھا لیا تھا جب آگ کی چنگاری رضائی پر گری تھی تاکہ بچہ کو کچھ نہ ہو"۔

اپنے قبلہ کی دستگیری کا یہ عالم دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔

O۔ اشتیاق صاحب (بستی چن شاہ، خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ میرے قبلہ لاثانی سرکار نے ایک مرتبہ اپنے مرشد کا قول مبارک فرمایا تھا کہ

"جی ہم اپنے مریدوں کا تو کیا ان کے پاس اٹھنے بیٹھنے والوں کا بھی خیال رکھتے ہیں"۔

بالکل یہی عطا میرے مرشد اعظم کی بھی ہے آپ کے قدموں میں انسان اکیلا آتا ہے لیکن پورا خاندان نوازا جاتا ہے اور آپ اس کے دوست احباب کی بھی دستگیری فرماتے ہیں۔ شرط صرف عقیدت و محبت کی ہے۔ ہمارے پڑوس میں ایک بچی سسرال سے ناراض ہو کر اپنے گھر بیٹھی ہوئی تھی۔ اب وہ اپنے سسرال جانا چاہتی تھی لیکن اس کے گھر والے نہیں جانے دیتے تھے وہ بہت پریشان تھی۔ اس نے مجھ سے کہا کہ آپ اپنے پیرومرشد سے میرے مسئلہ کیلئے دعا کروائیں چونکہ میرے آقا فیصل آباد شریف تھے۔ ظاہری طور پر اپنے آقا کی زیارت نہ ہو سکی اس لئے دعا کیلئے عرض نہ کر سکا۔ خواب میں میں نے اپنے آقا کی زیارت کی اور اس وقت مسئلہ کے حل کیلئے عرض کی آپ نے دعا کی اور فرمایا

"اسی ماہ کی دس تاریخ کو اس بچی کے سسرال والے لینے آئیں گے اور انشاءاللہ تیرہ تاریخ کو یہ بچی اپنے سسرال چلی جائے گی"۔

صبح اٹھ کر میں نے اس کو خوشخبری سنائی کہ میرے آقا نے کرم فرمایا اور تمہارا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ ایسا ہی ہوا ٹھیک دس تاریخ کو اس کے سسرال والے اسے لینے کیلئے آ گئے اور تیرہ تاریخ کو وہ اپنے سسرال چلی گئی۔

O۔ راقم الحروف جب انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں پڑھتا تھا تو میرے آقا کی طرف سے دستگیری ہوئی اور آپ نے فرمایا ہوسٹل میں داخلہ لے

لواس سے پہلے میں پڑھائی کے سلسلہ میں ماموں کے گھر (لاہور) رہتا تھا۔ جس وقت میرے آقا نے حکم فرمایا اس وقت ہوسٹل میں داخلے ہو چکے تھے۔ تاہم میں سینئر وارڈن سے ملا اور ہوسٹل میں داخلے کیلئے بات کی اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے درخواست جمع کروادی تھی؟ میں نے کہا نہیں تو وہ کہنے لگا اب کیا کرنے آئے ہو نہ درخواست جمع کروائی اور نہ ہی فیس اب کوئی جگہ خالی نہیں ہے۔ میں مایوس لوٹ آیا۔ پھر سرکار کی طرف توجہ کی اور عرض کرنے لگا میرے آقا اب تو آپ ہی کرم فرمائیں۔ اگلے دن میں نے درخواست جمع کروا دی اور اپنے آقا کو یاد کرتا ہوا سینئر وارڈن کے کمرے میں داخل ہو گیا اور میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وارڈن جو ایک دن پہلے مجھ سے جھگڑا تھا اور سید ھے منہ بات نہیں کر رہا تھا آج مجھے دیکھتے ہی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور مجھے بیٹھنے کو کہا۔ پھر کہنے لگا میرے لائق کوئی خدمت میں نے اس کو بتایا کہ مجھے کمرہ چاہیئے اس نے کلرک کو کہنے کی بجائے خود ہی چارٹ اٹھائے اور کمرہ ڈھونڈنے کیلئے چل پڑا۔ کہنے لگا ویسے تو کوئی جگہ خالی نہیں لیکن میں آپ کے لئے کمرہ ڈھونڈتا ہوں شائد کوئی جگہ خالی ہو۔ آخر اس کو ایک کمرہ مل گیا اس نے وہ کمرہ فوراً ہی مجھے الاٹ کر دیا نہ فیس کا پوچھا، نہ درخواست کا، نیز کہنے لگا اگر کوئی اچھا کمرہ آپ کی نظر میں ہو تو مجھے بتائیں میں آپ کو وہ کمرہ دے دوں گا۔ اور میں یہ سوچتا ہی رہ گیا کہ میرے آقا کس کس انداز سے دستگیری فرماتے ہیں۔

O۔ ایک مرتبہ میں (رفاقت علی) لاہور میں اپنے کلاس فیلو محمد ارشد سے اپنے پیرو مرشد لاثانی سرکار کا ذکر کر رہا تھا۔ میں نے اس کو بتایا کہ خدا تعالیٰ نے میرے آقا پر یہ خاص کرم فرمایا ہے کہ کوئی کہیں بھی ہو میرے آقا سے عقیدت و محبت کے ساتھ جیسا بھی گمان کر لے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور پورا

فرمائیں گے۔ وہ بہت حیران ہوا اور کہنے لگا کیا یہ سچ ہے؟ میں نے کہا تم بے شک اس کو آزما لو۔ عقیدت اور محبت تو وہ رکھتا ہی تھا کہنے لگا میں حضور قبلہ لاثانی سرکار سے دو گمان کرتا ہوں میں نے کہا کر لو اور روحانی طور پر اپنے قبلہ لاثانی سرکار سے عرض کی اس کے بعد مجھے وہ بات یاد بھی نہ رہی۔

تقریباً پانچ ماہ بعد محمد ارشد ایک دن میرے پاس آیا اور کہنے لگا۔ رفاقت! بے شک لاثانی سرکار کی شان کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا اور تم نے جو بات کہی تھی وہ درست ثابت ہوئی۔ اس دن میں نے جو دو گمان کئے تھے وہ پورے ہو گئے۔ ایک تو یہ کہ مجھے ناجائز ایک پرچے میں فیل کر رکھا تھا۔ میں نے گمان کیا تھا کہ وہ مجھے ایسے ہی پاس کر دیں اور دوسرا گمان میں نے یہ کیا تھا کہ دوسرے سال امتحان میں میری فرسٹ پوزیشن آئے۔ وہ بھی پورا ہوا۔

O۔ انجینئرنگ کے دوسرے سال کے امتحان ہونے لگے تو ہماری کلاس میں لائق لڑکوں کے دو گروپ بنے ہوتے تھے ہم پانچ دوست ایک طرف اور پانچ ہمارے مخالف سب ہی لائق تھے۔ روحانی طور پر عرض کی شہنشاہ ہمارا خیال رکھنا۔ آپ کرم فرمائیں کہ پہلی پانچ پوزیشنیں ہم دوستوں کی ہوں۔ روحانی طور پر اپنے آقا سے عرض کرنے کے بعد میں مطمئن ہو گیا۔ جب نتیجہ نکلا تو یہ دیکھ کر ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی کہ پہلی پانچ پوزیشیں ہمارے گروپ کی تھیں۔

O۔ یونیورسٹی میں الیکشن ۱۹۹۱ء ہونے لگے تو ایک پینل نے مجھے جنرل سیکرٹری کیلئے کھڑا ہونے پر زور دیا۔ میں نے انکار کر دیا تو وہ سارا گروپ میرے کمرے میں دھرنا مار کر بیٹھ گیا کہنے لگے کہ تم الیکشن میں حصہ لو ورنہ ہم نہیں جائیں گے۔ بڑی مشکل سے اس بات پر رضامند ہوئے کہ میں اپنا

کوئی نمائندہ کھڑا کر دوں چنانچہ ایک کلاس فیلو کو میں نے اپنی جگہ نامزد کیا مگر اس گروپ کی پوزیشن بہت ہی خراب تھی جیتنے کا کوئی امکان نہ تھا نہلے پہ دہلا یہ کہ ایک دو سکینڈل بھی بن گئے۔ مزید پوزیشن خراب ہو گئی۔ میں نے روحانی طور پر اپنے آقا سے عرض کی مالک عزت کا معاملہ ہے لاج رکھنا ووٹ ڈالے گئے۔ میرے آقا کی نظر کرم سے ہمارا پورا پینل ہی کامیاب ہو گیا۔

O۔ جناب ظہور صاحب (بستی چن شاہ، خانیوال) بتاتے ہیں کہ میرا بھائی جو کہ ملتان میں رہتا ہے پولیس کو کسی کیس کے سلسلہ میں درکار تھا۔ جب وہ نہیں ملا تو اس کی جگہ پولیس مجھے پکڑ کر لے گئی۔ میرے پیر بھائی اور اہل خانہ پریشان ہوئے میں نے انہیں کہا کہ یہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ میرے آقا دستگیر ہیں وہ ضرور میری دستگیری فرمائیں گے جب کہ میں بے گناہ بھی ہوں۔ پولیس مجھے ملتان لے گئی اور مجھ پر بڑی کڑی نظر رکھی کہ کہیں میں بھاگ نہ جاؤں میری خوش قسمتی کہ وہاں پر اولیاء کرام کا ذکر شروع ہو جاتا ہے تو میں ان سے لاثانی سرکار کا تذکرہ کرتا ہوں اور بتاتا ہوں کہ وہ چادر والی سرکار کے منظور نظر ہیں وہ چادر والی سرکار کی عظمت سے تھوڑا بہت واقف تھے پہلے بھی ان کا ذکر سنا ہوا تھا۔ میری بات سنتے ہی وہ مجھ سے محبت سے بولتے ہیں اور مجھے کھانا لا کر دیتے ہیں۔ نماز کا ٹائم ہوتا ہے تو میں ان سے کہتا ہوں کہ میں نے نماز پڑھنی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جس ولی اللہ کے تم معتقد ہو ہمیں کوئی خدشہ نہیں تم جہاں مرضی چاہے نماز پڑھ سکتے ہو۔ پھر انہیں میرے بھائی کے متعلق پتہ چلتا ہے کہ وہ میلسی میں ہے وہ اسے پکڑ کر لاتے ہیں ساتھ ہی

دو اور ملزم بھی ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک اور ملزم کو پکڑنے کیلئے وہ میرے بھائی کو ساتھ لے جاتے ہیں اور مجھے اندر بند کر دیتے ہیں میں نے کہا یااللہ یہ کیا ماجرا ہے کہیں یہ میرے بھائی کو مار ہی نہ ڈالیں۔ اسی فکر میں میری آنکھ لگ جاتی ہے خواب میں میرے آقا تشریف لائے اور فرمایا

''جی ڈر کیوں رہے ہو اگر ہم چاہیں تو آپ کو یہاں سے غائب کر دیں انہیں خبر بھی نہ ہو کہا یہ ٹھیک نہیں کہ آپ کی بھی جان چھوٹ جائے اور آپ کے بھائی کو بھی کچھ نہ ہو''۔

میں نے عرض کی میرے آقا جیسے آپ کی مرضی پھر میری آنکھ کھل جاتی ہے اتنے میں ایک گاڑی باہر آ کر رکی پولیس میرے بھائی کو لیکر آتی ہے اور مجھ سے کہتی ہے آپ کا بھائی ہمارا ملزم نہیں اصل مجرم پکڑے گئے ہیں اور ہم سے معذرت کرتے ہیں کہ تمہیں ناحق زحمت اٹھانا پڑی۔ میں نے خدا کا شکر ادا کیا۔

O۔ خادم آستانہ عالیہ بتاتے ہیں کہ ایک دن ایک عورت جو کہ آستانہ عالیہ کے قریب رہتی ہے غم سے نڈھال روتی ہوئی حضور قبلہ لاثانی سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی سرکار! میری بچی (۱۳، ۱۴ سال) کو دو دن پہلے کسی نے اغوا کر لیا ہے ہم بہت پریشان ہیں لڑکی کا معاملہ ہے اسی لئے پریشانی بھی زیادہ ہے ہماری تو راتوں کی نیندیں حرام ہو گئیں ہم نے لڑکی کو ہر جگہ تلاش کیا عزیز رشتہ داروں کے گھروں میں بھی پتہ کیا لیکن بچی کا کہیں کوئی سراغ نہیں مل رہا۔ آپ دعا فرمائیں۔ آپ نے بچی کے حق میں دعا فرمائی اور فرمایا ''انشاءاللہ خدا تعالیٰ کرم فرمائے گا''۔ وہ روتے ہوئے کہنے لگی نہیں مجھے تسلی کرائیں میں آج ایسے نہیں جاؤں گی۔ آپ نے اس کی حالت زار کو دیکھتے

ہوئے بے چینی کے عالم میں فرمایا "اچھا جا تیری بچی جہاں کہیں بھی ہوگی کل دوپہر تک تیرے گھر پہنچ جائے گی"۔ اگلے ہی روز صبح دس بجے کے قریب وہ عورت پھر آستانہ عالیہ پر آئی مگر آج وہ اپنی بیٹی کے فراق صدمہ سے نڈھال روتی ہوئی نہیں بلکہ تشکر کے جذبات لئے نہایت خوش خوش آئی۔

اس نے ہمیں بتایا کہ خدا تعالیٰ نے میری بیٹی کو آپ کی دعا کے طفیل اپنی حفظ وامان میں رکھا اور اگلے روز صبح دس بجے مجھ تک پہنچا دیا۔ اس نے مزید بتایا کہ کچھ لوگ بچی کو اغوا کر کے ملکوال لے گئے تھے وہ بچوں کو اغوا کر کے انہیں آگے فروحت کر دیتے تھے۔ میری بچی کو بھی انہوں نے باقی بچوں سمیت فروخت کرنا تھا لیکن حضور قبلہ لاثانی سرکار کی کرم نوازی کے طفیل میری بچی بردہ فروشوں کے ہاتھوں برباد ہونے سے بچ گئی اور صحیح سلامت گھر پہنچ گئی۔

O۔ حضور قبلہ لاثانی سرکار کے ایک مرید محمد حسین (بلال محلہ، خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ بیعت سے پہلے میری چھ بیٹیاں تھیں کوئی بیٹا نہیں تھا۔ میری بڑی خواہش تھی کہ خدا تعالیٰ مجھے بھی بیٹے کی نعمت سے نوازے اسی مقصد کے تحت بہت سے درباروں پر گئے، منتیں مانیں، دعائیں کروائیں لیکن منشائے خداوندی کہ ابھی تک اولاد نرینہ کی دولت سے محروم تھا اور اب چھ بیٹیاں ہونے کے بعد تو ہم بالکل ہی مایوس ہو گئے تھے۔ جب میں اپنے آقا کے قدموں میں آیا تو میں نے آپ سے عرض کی آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ پھر آپ نے میرے حق میں دعا فرمائی کہ

"یا اللہ انہیں صالح بچہ عطا فرما"۔

آپ کی دعاؤں کی برکت سے کچھ عرصہ بعد ہمارے ہاں ایک خوبصورت بچہ پیدا ہوا۔ ہماری خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ اسی خوشی میں ہم نے شکرانے کے طور پر محفل ذکر منعقد کروائی۔ میرے قبلہ لاثانی سرکار بھی محفل پاک میں تشریف لائے۔ بے شک آپ بحر جودو سخا ہیں محفل کے اختتام پر آپ نے دعا فرمائی "یااللہ! انہیں ایک اور صالح بچہ عطا فرما"۔

میرے آقا کی نظر کرم اور دعا کے طفیل خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک اور بیٹے کی نعمت سے نوازا۔

O۔ اسی طرح ہمارے محترم جناب اشتیاق صاحب (خانیوال) کو خدا تعالیٰ نے چار بیٹیوں کے بعد آپ کی دعا کے طفیل اولاد نرینہ کی نعمت سے نوازا۔

O۔ محترم سائیں رزاق صاحب (ٹوبہ ٹیک سنگھ) جو کہ قاضی غیاث الدین جانباز سابق ایم این اے کی گلی میں رہتے ہیں۔ ان کی صاحبزادی کے دل کے والو بند تھے اور ڈاکٹروں نے آپریشن کیلئے کہا تھا۔ انہوں نے بچی کو آپریشن کروانے کیلئے پنڈی لیکر جانا تھا۔ آپریشن سے کچھ ہی دن پہلے انہوں نے لاثانی سرکار کی کرامات عالیہ کا ذکر سنا (ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بہت سے دل کے مریض آپ کی نظر کرم سے صحت یاب ہوئے) تو آپریشن سے ایک دن قبل آپ کے در اقدس پر حاضر ہوئے اور مسئلہ عرض کیا۔ آپ نے نہایت کرم فرماتے ہوئے دل پر توجہ فرمائی۔ خدا تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا اور صرف ایک مرتبہ دم کروانے سے بچی کو بیماری سے شفا ہونے لگی۔ جب وہ چیک اَپ کیلئے ہسپتال لیکر گئے تو ڈاکٹرز یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ بچی کے دل کے والو بالکل ٹھیک ہو گئے اور دوسری بیماریاں بھی جاتی رہیں۔

O۔ ۱۹۹۲ء (رفاقت علی) ایک دن سرکار کی زیارت کو دل تڑپ اٹھا۔ دل چاہتا تھا کہ ابھی اپنے مرشد کے دیدار سے اپنی آنکھوں کی پیاس بجھا لوں لیکن میرے آقا تو بظاہر مجھ سے بہت دور تھے چنانچہ میں فوراً ہی آستانہ شریف فیصل آباد جانے کیلئے تیار ہو گیا۔ اتفاق سے اس دن آستانہ عالیہ پر محفل بھی تھی۔ جب میں اسٹیشن پر پہنچا تو پتہ چلا کہ چناب دو گھنٹے لیٹ ہے۔ میں کچھ پریشان ہوا کہ گاڑی تو دو گھنٹے لیٹ ہے۔ آدھی محفل تو ختم ہو جائے گی جب گاڑی آئی تو روحانی طور پر اپنے آقا سے عرض کی میرے آقا گاڑی کا لیٹ وقت نکال دینا تاکہ پوری محفل میں شریک ہو سکوں جب گاڑی چلی تو ایسا کرم ہوا کہ کہیں بھی فالتو جگہ نہ رکی اور بہت تیز رفتاری سے چلتی رہی۔ ڈبے میں بیٹھے تمام مسافر حیران ہو رہے تھے اتنے میں فیصل آباد کے قریب ایک مجذوب گاڑی میں چڑھے اور میرے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئے انہوں نے ہاتھ میں بال پوائنٹ پکڑی ہوئی تھی اور اس سے کاغذ کے ٹکڑوں پر کچھ لکھ رہے تھے۔ اتنے میں گاڑی آہستہ ہونا شروع ہو گئی اطلاع ملی کہ سگنل اَپ ہو گیا اور فیصل آباد سے باہر ہی اترنا پڑے گا۔ میں یہ سوچ کر اور پریشان ہو گیا کہ اب پتہ نہیں گاڑی کتنی دیر تک یہاں کھڑی رہے گی اور ہمیں انتظار کرنا پڑے گا۔ میرے قریب بیٹھے مجذوب نے ہاتھ میں پکڑی بال پوائنٹ کو کھڑکی سے مارا اور کہنے لگا "ہیلو ہیلو چناب پہنچ رہی ہے سگنل فوراً ڈاون کر دو۔ گاڑی کیوں روکی جا رہی ہے۔ میں تھوڑا سا حیران ہوا اور ان کی (مجذوب) طرف متوجہ ہوا تو وہ مجھ سے کہنے لگے "لیٹ کڈ دتی اے"۔ میں نے گھڑی میں ٹائم دیکھ کر کہا کہ صرف ایک گھنٹہ ہی لیٹ نکالی ہے مزہ تو تب تھا جب پورا وقت بچتا میں نے یہ بات دل میں سوچی وہ مجذوب فوراً ہی غصہ میں آ گئے اور مجھ سے کہنے لگے

"پاگل ہویا ایں تیرے کلے دے واسطے اسی دنیا نوں مروا دیئے،
ایکسیڈنٹ کروا کے ہزاراں لوکاں نوں مروا دیئے" یہ کہہ کر وہ فوراً ہی ڈبے سے
باہر نکل گئے۔ بعد میں میں نے انہیں اسٹیشن پر بھی دیکھا لیکن مجھے وہ کہیں
نظر نہ آئے جب میں آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا تو میرے مرشد کا کرم کہ ابھی
محفل پاک کا آغاز بھی نہ ہوا تھا۔ میرے مالک نے کس طرح اپنے غلام کی
دستگیری فرمائی۔

O۔ محمد الیاس صاحب (ٹوبہ ٹیک سنگھ) سے بیان کرتے ہیں کہ ہمارا
ایک بچہ ہے اسے یہ مرض لاحق تھا کہ وہ دن کو تو دیکھ سکتا تھا لیکن رات کو اسے
بالکل نظر نہیں آتا تھا۔ اسی وجہ سے ہمیں بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔
بہت علاج کروایا مگر مسئلہ حل نہ ہوا جب آپ کا ذکر سنا تو ہم بچہ کو لیکر آستانہ
عالیہ (فیصل آباد) حاضر ہوئے اور قبلہ لاثانی سرکار کے حضور اپنا مسئلہ بیان
کیا۔ آپ نے توجہ فرمائی اور دم کیا بفضل خدا تعالیٰ اب ہمارا بچہ رات کو بھی
ویسے ہی دیکھ سکتا ہے جیسا کہ دن کو دیکھتا ہے۔

O۔ ایک عورت کی جوان بیٹی کو ایک آنکھ سے نظر آتا تھا دوسری سے
نہیں جو بھی رشتہ کیلئے آتا اسی وجہ سے واپس چلا جاتا تھا۔ ایک دن اس کی ماں
اپنی بیٹی کو لیکر آستانہ عالیہ آئی۔ آپ نے دم فرمایا اور اب وہ دونوں آنکھوں
سے دیکھ سکتی ہے۔

O۔ آستانہ عالیہ کے خادم بتاتے ہیں کہ ایک دن ایک لڑکا محمد شفیق
ولد محمد حسین (فیصل آباد) سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی سرکار
مجھے لقوا کی بیماری ہے اس کے علاوہ بغل میں رسولیاں بھی نکلی ہوئی ہیں اور
اس بیماری کو دو سال کا طویل عرصہ ہو چکا ہے اس وقت سے اب تک بہت

سے علاج کروائے لیکن کوئی کار گر ثابت نہ ہوا۔ آپ نظر کرم فرمائیں کیونکہ رسولیوں کی وجہ سے مجھے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ آپ نے دم کیا اور بیماری کے دفیعہ کیلئے خاص توجہ فرمائی پھر آپ نے اس سے پوچھا کہ اب کیسا محسوس کرتے ہو تب اس نے بتایا کہ میں اپنے آپ کو پہلے سے بہتر محسوس کر رہا ہوں رسولیوں میں درد بھی نہیں ہو رہا۔ آپ نے اسے فرمایا ''تین چار دن تک مسلسل دم کراؤ اللہ کرم فرمائے گا''۔ اس نے ایسا ہی کیا بفضل خدا اسے تمام بیماریوں سے نجات مل گئی۔

O۔ محمد نذیر بٹ (مقصود آباد، فیصل آباد) بتاتے ہیں کہ میری بچی بہت زیادہ بیمار تھی چیک اَپ کروایا تو ڈاکٹروں نے بتایا کہ بچی کو کینسر ہے اور اس کے بچنے کے کوئی امکان نہیں ہم بہت زیادہ پریشان ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی یا اللہ کرم فرما اسی رات خواب میں میرے آقا چادر والی سرکار اور لاثانی سرکار تشریف لائے اور فرمایا

''تمہاری بچی کو کینسر نہیں ہے'' میں بہت خوش ہوا اور صبح جب میں آستانہ عالیہ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا خواب سنایا تو اس وقت بھی آپ نے تسلی دی اور وہی کچھ فرمایا جو رات خواب میں فرمایا تھا۔ اب تو مجھے مکمل یقین ہو گیا۔ دوبارہ چیک اَپ کروایا تو بالکل ویسا ہی ہوا جیسا میرے آقا نے فرمایا تھا تمام ڈاکٹرز بھی یہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے کہ ایسا کیسے ممکن ہے۔ مزید تصدیق اور تسلی کیلئے انہوں نے رپورٹیں لاہور بڑے ہسپتالوں میں بھیجیں وہاں بھی ڈاکٹروں نے یہی بتایا کہ بچی کو کینسر نہیں ہے اور بفضل خدا میری بچی بالکل تندرست ہو گئی۔

O۔ ایک دن ایک آدمی امداد علی (فیصل آباد) سرکار کی خدمت میں آیا

اور عرض کی حضور میرا بیٹا نو ماہ سے گھر سے غائب (لاپتہ) ہے ہم نے ہر جگہ تلاش کیا مگر اس کا کہیں کوئی پتہ نہیں چل رہا۔ ہم سب بہت پریشان ہیں اتنا عرصہ گذر گیا دل میں طرح طرح کے وسوسے آتے ہیں۔ آپ دعا فرمائیں کہ میرا لڑکا جہاں کہیں ہو خیریت سے گھر آ جائے۔ آپ نے اس کے حق میں دعا فرمائی پھر وہ آدمی چلا گیا۔

پانچ دن بعد وہ آدمی دوبارہ حاضر خدمت ہوا آج وہ بہت خوش تھا اس نے ہمیں بتایا کہ حضور قبلہ لاثانی سرکار کی دعا کے طفیل میرا بیٹا بخریت گھر واپس آ گیا۔

O۔ پیر سید جمیل شاہ صاحب جن کا مزار اقدس ۷۰۔چک منصوراں شریف (فیصل آباد) میں ہے ان کے صاحبزادہ صاحب سجادہ نشین سید امیر الحسن شاہ صاحب بیان فرماتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ بہت زیادہ علیل تھیں ان کو ہرنیوں کا مرض تھا۔ ہم نے بہت علاج کروایا مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آپریشن کی غرض سے ہسپتال میں داخل کروایا مگر چیک اپ کرنے کے بعد ڈاکٹروں نے جواب دے دیا کہ آپریشن کے دوران موت واقع ہونے کا خطرہ ہے اس لئے آپریشن نہ ہی کروایا جائے تو بہتر ہو گا۔ ہم سب بہت زیادہ پریشان تھے کیونکہ اس مسئلہ کا کوئی حل نظر نہیں آتا تھا۔ اب تو بس خدا کے حضور دعا کرتے تھے کہ یا اللہ اپنا کرم فرما۔

ایک دن ہمارے پیر بھائی شریف حسین صاحب نے اپنے دوست حبیب صاحب (لاثانی سرکار کے مرید) سے دوران گفتگو اس پریشانی کا تذکرہ کیا تو حبیب صاحب نے انہیں قبلہ لاثانی سرکار کے متعلق بتایا اور کہا کہ تم ان کے پاس جاؤ خدا نے چاہا تو تمہارا مسئلہ ضرور حل ہو جائے گا۔ اس طرح ہم

والدہ صاحبہ کو لیکر آستانہ عالیہ حضور قبلہ لاثانی سرکار کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور مسئلہ عرض کیا۔ آپ بہت عزت و احترام کے ساتھ پیش آئے اور نہایت کرم فرماتے ہوئے والدہ محترمہ کو دم کیا اور پانی بھی پڑھ کر دیا۔ بفضل خداتعالیٰ چند ہی دنوں میں والدہ صاحبہ مکمل طور پر صحت یاب ہو گئیں۔

O۔ آستانہ عالیہ کے خادم بتاتے ہیں کہ ایک دن ایک لڑکا نصیر احمد (فیصل آباد) علامہ اقبال کالونی میں رہتا ہے اس کو دمہ تھا اور وہ چار سال سے اس بیماری میں مبتلا تھا۔ نتیجتاً جسمانی طور پر بہت لاغر و کمزور ہو گیا بہت علاج کرایا۔ مولویوں سے جھاڑ پھونک بھی کروائی لیکن بیماری میں کوئی کمی نہیں ہوئی بلکہ دن بدن مرض بڑھتا گیا۔

۲۰/۱۰/۹۳ کو رات کے وقت کچھ لوگ اسے لیکر آستانہ عالیہ حاضر ہوئے انہوں نے سرکار سے مسئلہ عرض کیا آپ نے لڑکے کو دم کیا اور توجہ فرمائی آپ نے فرمایا کہ اس لڑکے کو سخت جادوئی اور ہوائی اثرات ہیں۔ آپ نے توجہ فرمائی دو تین دن تک مسلسل دم فرمایا، پانی پڑھ کر دیا بفضل خدا دو تین دن میں ہی وہ مکمل صحت یاب ہو گیا۔

O۔ ہمارے پیر بھائی محمد اشرف (فیصل آباد) رکشہ چلاتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ایک سواری (عورت) جس نے گود میں بچہ لیا ہوا تھا اور ایک ہاتھ میں گٹھری پکڑ رکھی تھی۔ میرے پاس آئی اور کہنے لگے مجھے (کسی جگہ کا نام) قبرستان کے قریب جانا ہے میں نے اس کو رکشہ میں بٹھا لیا اور جب اس کی مطلوبہ جگہ تک پہنچا تو وہ عورت رکشہ سے اتری اور مجھ سے کہنے لگی ذرا میرے بچہ کو گود میں اٹھا کر مجھے گھر تک چھوڑ آؤ کیونکہ میرے پاس سامان بھی ہے۔ میں نے بچہ کو گود میں اٹھا لیا اور چلنے لگا جب میں نے آدھا قبرستان پار کر

لیا تو پیچھے مڑ کر عورت کی طرف دیکھا تو یہ دیکھ کر خوفزدہ ہو گیا کہ عورت کے پاؤں سامنے کی بجائے پیچھے کی جانب ہیں۔ میرے دیکھتے ہی وہ عورت غائب ہو گئی اور بچہ جو میری گود میں تھا اس کی جسامت بڑھنا شروع ہو گئی۔ میں یہ سب دیکھ کر بہت زیادہ گھبرایا اور بچے کو وہیں زمین پر پھینک دیا۔ جتنی تیز دوڑ سکتا تھا دوڑا اور رکشہ لیکر سیدھا گھر پہنچا۔ مجھے تیز بخار ہو گیا اور دورے پڑنا شروع ہو گئے جب بھی وہ دہشت ناک منظر میرے سامنے آتا مجھے دورہ پڑتا۔ میری حالت عجیب تھی۔ دو تین ماہ تک میری یہی حالت رہی اس کے بعد میرے گھر والے مجھے قبلہ حضور لاثانی سرکار کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور سارا واقعہ بیان کیا آپ نے توجہ خاص فرمائی اور عمل پڑھ کر مجھ پر پھونکا تو چڑیل حاضر ہو گئی آپ نے اسے کہا کہ تم نے اسے کیوں تنگ کیا ہوا ہے اور اسے ڈرایا دھمکایا اس وقت تو وہ کچھ خوفزدہ ہوئی اور اس نے وعدہ کیا کہ میں آئندہ اسے تنگ نہیں کروں گی اس کے بعد میں بالکل ٹھیک ہو گیا اور سرکار عالی مرتبہ کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ نے مجھے دھاگا پڑھ کر دیا اور فرمایا کہ اسے اپنے گلے میں ڈال لو۔ اس کو مت اتارنا کیونکہ وہ چڑیل کسی بھی وقت دوبارہ تم پر حملہ کر سکتی ہے۔ میں نے ایسا کیا جیسا میرے آقا نے فرمایا تھا۔ تقریباً دو ڈھائی ماہ بعد ایک دن میں رکشہ لیکر انارکلی بازار میں کھڑا تھا کہ دو عورتیں میرے پاس آئیں اور کہنے لگیں ہم نے فلاں جگہ جانا ہے۔ میں نے انہیں بیٹھنے کو کہا تو وہ کہنے لگیں پہلے تم اس دھاگہ کو اپنے گلے سے اتارو پھر ہم رکشہ میں بیٹھیں گی میں فوراً سمجھ گیا کہ یہ کون ہیں اور ایسا کیوں کہہ رہی ہیں کیونکہ میرے آقا نے حفظ ماتقدم کے طور پر مجھے پہلے ہی اس خطرہ سے آگاہ فرما دیا تھا۔ چنانچہ میں فوراً رکشہ لے کر وہاں سے چلا آیا اور صد شکر کہ خداتعالیٰ نے

میرے آقا کی نظر کرم کے صدقے مجھے ان کے شر سے بچا لیا۔

O۔ سکندر صاحب جو کہ لاثانی سرکار سے بیعت ہیں مغرب کے وقت آئے اور روتے ہوئے عرض کی سرکار میرا بھائی آج صبح دس بجے سے دکان سے غائب ہے۔ ہم نے ہر جگہ تلاش کر لیا لیکن معلوم نہیں ہو سکا آپ کرم فرمائیں کہ بھائی مل جائے کیونکہ گھر میں سب کا برا حال ہے آپ سرکار مراقبہ میں گئے اور پھر فرمایا۔

''اچھا اللہ کرم کرے گا اور جہاں کہیں بھی ہو گا انشاءاللہ کل شام ۳، ۴ بجے تک گھر آجائے گا۔

سکندر صاحب بتاتے ہیں کہ میں خوشی خوشی گھر گیا اور گھر والوں کو خوشخبری سنائی کہ میری سرکار نے تسلی دے دی ہے۔ اب مجھے کوئی پریشانی نہیں بہت سے عزیز واقارب گھر میں جمع ہوئے تھے سب نے میرا مذاق اڑایا کہ تلاش کرنے کی بجائے تم نے صرف ان کے کہنے پر یقین کر لیا۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ خود بخود آجائے گا۔ میں سرکار سے روحانی طور پر عرض کرتا رہا۔ میرے آقا آپ بڑے لجپال ہو میری عزت رکھنا۔ تقریباً ۳ ساڑھے تین بجے تک کوئی نام و نشان نہ تھا۔ اب تو رشتہ داروں نے اور بھی مذاق اڑانا شروع کر دیا لیکن میں مطمئن تھا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ مجھے کسی عام انسان نے نہیں ولی اللہ نے تسلی دی ہے خدا اپنے دوستوں کی سنتا ہے اور انشاءاللہ شام چار بجے تک میرا بھائی ضرور آجائے گا میں مسجد میں نماز پڑھنے چلا گیا اور روحانی طور پر سرکار سے عرض کی جب گھر واپس آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے آقا کی کرامت ظاہر ہو چکی تھی اور بھائی گھر میں موجود تھا۔ سب گھر والے بہت خوش تھے اور انہوں نے بتایا کہ ٹھیک چار بجے یہ گھر میں داخل ہوا میں فوراً سجدہ شکر بجا

لایا۔ سب رشتہ دار میرے پیرو مرشد کی تعریف کرنے لگے کہ واقعی سکندر کا پیر بڑا باکمال ہے اور میں اپنے آقا کی تعریف سن سن کر خوش ہوتا رہا۔

O۔ ہمارے پیر بھائی خضر سلطان صاحب (پاکپتن شریف) میں انہوں نے بتایا کہ میرا ایک دوست قتل ہو گیا۔ جس دن قتل ہوا اس دن وہ صبح میرے ہمراہ تھا۔ اس کے گھر والوں نے مجھ پر الزام لگایا کہ تم نے اس کو قتل کیا ہے۔ پولیس آئی اور مجھے گرفتار کر کے لے گئی میں بہت پریشان ہوا میں نے جیل میں ہی رو رو کر عرض کی سرکار کرم فرمائیں میں بے گناہ ہوں لیکن یہاں کوئی میری بات نہیں سنتا اور تمام حالات میرے خلاف ہیں۔ اب میرا بچنا محال ہے آپ ہی کرم فرمائیں تو میری جان بچ سکتی ہے ورنہ کوئی امید نہیں۔

اللہ رب العزت نے میرے قبلہ کے وسیلہ سے میری سن لی اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت سلطان باہوؒ، حضرت بابا فرید گنج شکر اور میرے پیرو مرشد قبلہ لاثانی سرکار تشریف لائے۔ حضرت بابا فرید گنج شکر کے ہاتھ میں میرے کیس کے کاغذات ہیں آپ نے فرمایا کہ تم لاثانی سرکار کے غلام ہو۔ جاؤ ہم تمہیں اس لئے کیس سے بری کرتے ہیں پھر آپ نے میرے کاغذات پر کراس کا نشان لگایا اور تشریف لے گئے۔ جس رات آپ فرما کر گئے اس سے اگلے ہی دن میرے قبلہ کے صدقے مجھے بری کر دیا گیا۔ سب بہت حیران تھے۔ پھر میں نے انہیں بتایا کہ کس طرح میرے آقا نے میری دستگیری فرمائی اور مجھے بچا لیا۔

O۔ ۹۵/۴/۱۷ کا واقعہ ہے عبدالرزاق صاحب جو کہ اپنے گھر سے کئی دن سے لاپتہ تھے ان کے والد محمد عبداللہ (ساکن مکان نمبر ۱۵۲۔ بلاک۔ اسمن آباد فیصل آباد) سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اپنا مسئلہ عرض

کیا کہ حضور کئی دنوں سے میرا لڑکا گھر سے غائب ہے ہم نے بہت تلاش کیا لیکن کوئی سراغ نہ ملا۔ سب گھر والے بہت پریشان ہیں آپ نظر کرم فرمائیں اور دعا فرمائیں کہ میرا بچہ مل جائے۔ آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی اور فرمایا انشاءاللہ تمہارا بچہ بخیریت گھر پہنچ جائے گا۔ پھر اس نے عرض کی حضور پانچ چھ دن سے سارے جوڑوں میں بہت شدید درد ہے جس کی وجہ سے اٹھنا بیٹھنا محال ہو گیا ہے۔ آپ مجھ پر بھی کرم فرمائیں کہ درد میں آرام آجائے۔ آپ نے اس کو دم کیا اسی وقت اللہ تعالیٰ کے کرم سے اس کے جوڑوں کا درد بالکل ختم ہو گیا۔ دو دن بعد انہوں نے آستانہ عالیہ پر پیغام بھجوایا کہ سرکار کا بڑا کرم ہوا اور میرا بچہ اسی دن خود بخود گھر پہنچ گیا تھا جس دن میں سرکار سے دعا کروا کے گیا۔

O۔ خادم آستانہ عالیہ نے بتایا کہ ایک دن ایک شخص محمد اقبال ولد الٰہی بخش (فیصل آباد، شیر سنگھ) آستانہ عالیہ (فیصل آباد) آیا اسے بارہ سال سے دمہ کی بیماری تھی۔ اس نے سرکار سے عرض کی سرکار! اس بیماری کی وجہ سے میں بہت تنگ ہوں آپ نظر کرم فرمائیں کہ مجھے اس سے چھٹکارا مل جائے۔ میں نے تو ہر طرح کا علاج کروایا۔ ڈاکٹروں سے بھی اور تعویز وغیرہ بھی کرائے لیکن یہ مرض دن بدن زیادہ ہوتا گیا اور کوئی فرق نظر نہیں آیا۔ آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی اور آستانہ عالیہ پر موجود اعجاز احمد المعروف بابا جی سرکار سے فرمایا بابا جی دم کرو۔ بابا جی نے اسے دم کیا اور وہ اسی وقت ٹھیک ہو گیا (بابا جی آستانہ عالیہ پر دم کی ڈیوٹی ہے)۔

O۔ خادم آستانہ عالیہ نے بتایا کہ یاسین صاحب (منصور آباد فیصل آباد) ایک دن اپنے کزن کو لیکر آئے۔ اسے یرقان کا مرض تھا۔ مرض آخری

سٹیج پر پہنچ چکا تھا۔ وہ اسے چار پائی پر ڈال کر آستانہ عالیہ پر لیکر آئے کیونکہ مریض چل پھر بھی نہیں سکتا تھا۔ تمام ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تھا اور کہا کہ اب اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں اسے گھر لے جاؤ کیونکہ اس کا علاج ناممکن ہے۔ انہوں نے سرکار کو تمام حالات بتائے اور عرض کی سرکار اس در سے تو لاعلاج مریض شفا پاتے ہیں آپ اس پر بھی کرم فرمائیں۔ آپ نے اس پر دم کیا اور فرمایا کہ منت مان لو۔ اللہ کرم کرے گا۔ آپ کے دم کرتے ہی مریض کو بہت افاقہ ہو گیا۔ اس قدر مرض ختم ہو گیا کہ وہ اپنے پاؤں پر چل کر آرام سے گھر گیا۔ چند دن مسلسل دم کروایا تو بالکل ٹھیک ہو گیا۔ جیسے اسے کبھی یہ مرض ہوا ہی نہیں تھا۔ پھر انہوں نے منت ادا کی۔

O۔ جوالانگر سے ایک شخص آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا اس نے سرکار سے عرض کی۔ سرکار! میرا کاروبار بالکل اجڑ چکا ہے اور میری فیکٹری میں جنات کا سایہ ہے۔ آپ کرم فرمائیں کہ میرا کاروبار دوبارہ شروع ہو جائے تو میں آستانہ عالیہ پر خدمت کروں گا (اس نے منت مانی) سرکار نے اس کے لئے دعا فرمائی اور چند دن اس کی فیکٹری پر جاتے رہے۔ وہاں واقعی جنات کا سایہ تھا اور وہ فیکٹری کی مشینوں کو نہیں چلنے دیتے تھے۔ آپ نے کرم فرمایا اور وہ جنات اس جگہ سے چلے گئے۔ اس کا کاروبار دوبارہ شروع ہو گیا اور توقع سے بڑھ کر منافع ہوا۔

اب جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مرشد کے وسیلہ سے اس نے دولت کی فراوانی عطا کی تو وہ لالچی ہو گیا اور اسنے منت ادا نہیں کی۔ کچھ ہی عرصہ بعد اس کے پارٹنر (حصہ دار) نے اس کے ساتھ فراڈ کر لیا اور ان کا لڑکا بھی گھر سے بھاگ گیا پھر انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوا وہ دوبارہ آستانہ عالیہ پر

حاضر خدمت ہوئے اور معافی مانگی اپنے بیٹے کیلئے بھی دعا کرائی۔ سرکار نے دعا فرمائی اور دوسرے ہی دن ان کا لڑکا گھر آ گیا۔

O۔ اسی طرح (نثار کالونی، فیصل آباد) ایک عورت سرکار کا تذکرہ سن کر آئی وہ دمہ کی بہت پرانی بیماری میں مبتلا تھی اور چند قدم بھی نہیں چل سکتی تھی۔ اس نے سرکار سے عرض کی آپ نے دم فرمایا اس نے چند دن دم کروایا اور منت مان لی چند دنوں میں بالکل ٹھیک ہو گئی لیکن اس نے منت ادا نہیں کی تو کچھ ہی عرصہ بعد وہ دوبارہ اس مرض میں مبتلا ہو گئی اور بیماری پہلے سے بھی زیادہ شدید نوعیت کی تھی

O۔ عارفہ افضل صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ ہماری ایک پیر بہن افیش اعوان (فیصل آباد) بہت بیمار ہو گئیں جب چیک اَپ کروایا تو پتہ چلا کہ ان کے گردوں میں انفیکشن ہے اور وہ ساری رات سو نہیں سکتی تھیں ڈاکٹرز نے کہا کہ اس بیماری کا علاج باہر کے ملک میں ہے ان کا آپریشن ہو گا اس کے بعد بھی جب تک زندہ رہیں گے دوائیں کھاتی رہیں گی۔ انہوں نے ویزا بنوا لیا تھا۔ جانے کی تمام تیاریاں مکمل تھیں۔ جب وہ ہم سے ملیں تو ہم نے ان سے کہا کہ آپ سرکار سے دم کیوں نہیں کرواتیں۔ ان کے در سے بہت سے لاعلاج مریضوں کو اللہ تعالیٰ نے شفا کاملہ بخشی انہوں نے سرکار سے عرض کی اور منت مان لی۔ تین دن تک لگاتار دم کرواتی رہیں اس کے بعد چیک اَپ کروایا تو آدھی تکلیف ختم ہو چکی تھی وہ دم کرواتیں رہیں چونکہ لندن جانے کی تمام تر تیاریاں مکمل تھیں اس لئے وہ چیک اَپ کیلئے چلی گئیں وہ بتاتی ہیں کہ وہاں پر جب ہم چیک اَپ کیلئے گئے اور چیک اَپ کرایا تو تمام ڈاکٹرز یہ دیکھ حیران رہ گئے۔ میری بیماری بالکل ختم ہو چکی تھی ایسے لگتا تھا نئے گردے لگا دیئے گئے

ہوں۔ پھر ان ڈاکٹروں کے بے حد اصرار پر ہم نے انہیں بتایا کہ مسلمانوں میں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اللہ ان کے طفیل لوگوں پر کرم فرماتا ہے ایسے ہی ہمارے بھی ایک پیرو مرشد لاثانی سرکار ہیں ہم نے ان سے دم کروایا تھا۔ یہ سب انہیں کی کرامت ہے۔

O۔ افشیں صاحبہ ہی ہمیں بتاتی ہیں کہ لندن میں ہی ہمیں ایک ایسا آدمی ملا جس کے دونوں گردے فیل ہو چکے تھے اور وہ شدید تکلیف میں تھا اور چل پھر بھی نہیں سکتا تھا میرے ماموں نے مجھ سے کہا کہ اس کو بھی سرکار کا دم کیا ہوا پانی دے دو جو سرکار نے تمہیں دیا تھا۔ میں نے اس کو دم کیا ہوا پانی دیا اور اس سے کہا کہ منت مان لو انشاءاللہ کرم ہو گا اس نے ایسا ہی کیا۔ چند دن بعد وہ آدمی ملا تو وہ بالکل صحتیاب ہو چکا تھا۔ اس نے بتایا کہ میں تمہارے بتائے طریقے پر عمل کیا اور اب بالکل کوئی تکلیف نہیں وہ اور اس کے عزیزواقارب سب حیرت کر رہے تھے۔ اس آدمی نے منت ادا نہیں کی۔

جو لوگ اپنے مسائل کے حل کیلئے منت مانتے ہیں انہیں چاہیئے کہ مسئلہ حل ہونے کے فوراً بعد منت پوری کر دیں کیونکہ یہ اللہ کے نام کی ہوتی ہے جو لوگ منت لکھوا کر نہیں دیتے۔ خدشہ ہے کہ وہ مسئلہ یا بیماری پھر پیدا ہو جائے۔ عقیدت اور محبت ہی سے بات بنتی ہے۔

O۔ ایک مرتبہ آستانہ عالیہ پر کچھ لوگ ایک لڑکے کو لیکر آئے اسے کوڑھ کا مرض تھا۔ بہت علاج کے بعد بھی اسے کہیں سے آرام نہ آیا۔ جب سرکار کے متعلق انہیں پتہ چلا تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے دم فرمایا اور انہوں منت مانی آپ کی نظر کرم سے وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔

جب منت ادا کرنے کا وقت آیا تو ان کے دل میں خیال آیا کہ اب تو

ہمارا لڑکا بالکل ٹھیک ہو گیا اب منت دینے کی کیا ضرورت ہے۔ دس پندرہ دن ہی گذرے تھے کہ اسے وہی بیماری پہلے سے تین گناہ زیادہ ہو گئی۔

O۔ منظور بٹ صاحب (شہزاد کالونی۔ فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ہمسایوں کی ایک بچی تھی جو کہ کافی عرصہ سے بیمار تھی۔ بہت پیسہ خرچ کیا، کافی ڈاکٹروں سے علاج کرایا مگر تمام ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کی بیماری ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔

میں نے ان سے پوچھا کہ اس بچی کو کیسے یہ بیماری ہوئی تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ہم چک میں گئے تو یہ لڑکی جنگل سے لکڑیاں لینے چلی گئی واپس آئی تو بالکل گم سم تھی اس وقت سے اب تک اس نے کوئی بات نہیں کی اور نہ ہی آنکھیں کھولیں۔ ایسے ہی بے ہوش پڑی ہے۔ ہم سب گھر والے بہت پریشان ہیں۔ ہماری تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ میں نے جب ساری بات سنی تو انہیں اپنے پیرو مرشد لاثانی سرکار کا پتہ بتایا اور کہا کہ اس در پر کبھی کوئی مایوس نہیں لوٹا۔ چاہے کیسا ہی مرض کیوں نہ ہو انشاءاللہ اس در سے شفاء ہو گی۔ میرے آقا کے کرم کا سمندر ہر وقت ٹھاٹھیں مارتا ہے۔

انہوں نے جب یہ سنا تو بہت خوش ہوئے اور کرم کی امید لئے آستانہ عالیہ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا مسئلہ عرض کیا۔ میرے آقا کی رحمت جوش میں آئی اور آپ نے اسی وقت بچی کو دم کیا۔ ہم سب یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ جس بچی کو اس کے گھر والے چارپائی پر لٹا کر لائے وہ دم کرتے ہی فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی اس کی ساری بیماری دور ہو گئی اور وہ چلنے پھرنے لگی اور وہ سب گھر والے خوشی خوشی میرے قبلہ کے کرم کے گیت گاتے ہوئے چلے گئے۔

O۔ محمد یامین صاحب (فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ یہ ان دنوں کا واقعہ ہے جن دنوں میں ڈی۔ایچ۔ایم۔ایس کر رہا تھا اور ملتان کالج میں پڑھنے کیلئے جایا کرتا تھا ایک دن میں کالج جانے کیلئے بس سٹاپ پر آیا تو دیکھا کہ وہاں بہت زیادہ رش ہے اور کوئی ویگن سٹاپ پر نہیں رک رہی۔ کوئی رکتی بھی ہے تو چند لمحوں کیلئے اس پر چڑھنا ناممکن ہوتا ہے۔ آخر میں نے فیصلہ کیا کہ دوڑ کر ویگن پر چڑھا جائے۔ چنانچہ جیسے ہی ویگن قریب آئی تو میں دوڑ کر چلتی ویگن پر چڑھا اور ڈنڈے کو پکڑ لیا۔ میری انگلیاں ڈنڈے میں پھنس گئیں اور اس کے ساتھ ہی ویگن کی رفتار بھی تیز ہو گئی جب صورتحال یہ ہوئی تو مجھے اپنی موت کا بالکل یقین ہو گیا کیونکہ میں بالکل نیچے گرنے ہی والا تھا۔ میں نے ایک مرتبہ سنا تھا کہ جب کوئی مشکل آ جائے تو مرید کو چاہیئے کہ پیر کو یاد کرے تو مرشد ضرور دستگیری فرماتے ہیں چنانچہ میں بھی ایسے نازک وقت میں اپنے پیرومرشد قبلہ لاثانی سرکار کے حضور عرض کی کہ میرے آقا! کرم فرمائیں میرے آقا نے میری فریاد سن لی اور دستگیری فرمائی۔ میں نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا تو پوری سڑک پر مجھے قبلہ حضور لاثانی سرکار کا بازو مبارک نظر آیا اور انہوں نے اٹھا کر مجھے ویگن کے اندر دھکیل دیا (حالانکہ ویگن کے پائیدان پر بھی آدمی کھڑے تھے)

O۔ اسی طرح یامین صاحب اپنا ایک اور واقعہ بتاتے ہیں کہ میرے آقا کی طرف سے میری مختلف علاقوں میں تبلیغ دین کے سلسلہ میں ڈیوٹیاں لگتی رہیں ایک مرتبہ میں اپنے آقا کے حکم سے محفل پاک کروانے کیلئے اقبال نگر گیا۔

وہاں راستے میں میرا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور ہاتھ ٹوٹ گیا یہ میرے قبلہ کی

ایک کرامت ہی تھی کہ میں موت کے منہ سے بچ گیا۔ جب میں واپس قبلہ لاثانی سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے پیر بھائیوں کو اپنے ساتھ ہونے والے واقعہ کے متعلق بتایا تو وہ بہت زیادہ حیران ہوئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ بالکل اسی وقت جب کہ تمہارے ساتھ وہاں یہ واقع پیش آیا یہاں پر ہم قبلہ لاثانی سرکار کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ نے ہمیں بتایا کہ ہمارے ایک عقیدت مند کی موت کی اطلاع آئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی آپ کی کیفیت بدلی اور آپ نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا

"یااللہ اس کی زندگی بڑھا دے، یااللہ اسے زندگی دے دے"۔ پیر بھائیوں نے بتایا کہ اس وقت ہمیں یہ پتہ نہیں تھا کہ سرکار آپ کے متعلق ایسا فرمارہے ہیں۔

میں نے جب یہ سنا تو آپ کے قدموں میں سر رکھ دیا اور عرض کی بے شک میرے آقا! آپ ہی کے صدقہ سے خدا تعالیٰ نے مجھے نئی زندگی دوبارہ عطا کی ہے۔ اسی رات خواب میں سرکار حضرت داتا گنج بخش کی زیارت پاک ہوئی آپ نے میرے قبلہ کے اس کرم کی تصدیق کی اور فرمایا

"تمہارے پیرومرشد لاثانی سرکار نے تمہیں رب سے نئی زندگی لیکر دی ہے"۔

O۔ محمد حبیب صاحب (گلفشاں کالونی۔ فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے آقا قبلہ حضور لاثانی سرکار جھنگ روڈ پر محمود آٹوز ورکشاپ پر تشریف لے کر گئے یہ غلام بھی ساتھ ہی تھا۔ وہاں پر ایک گاڑی آکر رکی جو کہ ٹوبہ سے آرہی تھی۔ اس میں سے میرا دوست محمد اسلم باہر نکلا۔ میں نے اس سے پوچھا تم کدھر جارہے ہو۔ اس نے مجھے بتایا کہ میری سالی بیمار ہے اور ہم

اس کو لیکر راولپنڈی جا رہے ہیں۔ میرے پوچھنے پر میرے دوست نے بتایا کہ اس کے دل کے والو بند ہیں۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کا آپریشن ہو گا اور اس پر دو تین لاکھ روپیہ خرچ آئے گا۔ ہم سب بہت پریشان ہیں اور آپریشن کیلئے پنڈی لیکر جا رہے ہیں۔ میں نے ساری بات سن کر اس سے کہا کہ تم فکر مت کرو اور میرے آقا سے دم کروا لو انشاءاللہ شفا ہو گی۔ کیونکہ میں نے اپنے آقا کے در سے ایسے کئی مریضوں کو صحتیاب ہوتے دیکھا۔ پھر میں نے حضور قبلہ لاثانی سرکار سے سارا معاملہ عرض کیا اور اس عورت پر توجہ فرمائی اسے دم فرمایا اور اسی وقت پوچھا کہ اب بتاؤ کیسی طبیعت ہے؟ سب یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ اس عورت نے اسی وقت کہا کہ میں اب بالکل ٹھیک ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ اسے آستانہ شریف کا لنگر کھلاؤ۔ انشاءاللہ مکمل صحتیابی ہو گی۔

وہ سب سرکار کی اس کرامت پر حیران تھے اور واپس ٹوبہ چلے گئے ٹھیک پندرہ دن کے بعد وہ آستانہ عالیہ پر آئے اس دن میں بھی آستانہ عالیہ پر حاضر خدمت تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ہم (اس عورت کا) لاہور سے چیک اپ کروا کر آئے ہیں تمام ٹیسٹ رپورٹیں بالکل ٹھیک تھیں۔ ڈاکٹرز حیران ہو رہے تھے کہ بغیر آپریشن کے یہ مرض کیسے ختم ہو گیا۔

O۔ محمد اسلم صاحب (نزد آستانہ عالیہ غلام رسول نگر۔ فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ تقریباً دو سال پہلے کی بات ہے کہ مجھے دل کا مرض لاحق تھا اور ہر وقت تکلیف میں مبتلا رہتا۔ بہت علاج کروایا لیکن ہر طرف سے مایوسی ہوئی۔ ایک دن میرے ہمسائے مولوی مشتاق صاحب نے مجھ سے حضور قبلہ لاثانی سرکار کا تذکرہ کیا اور کہا کہ تم ان کے پاس جاؤ انشاءاللہ کرم ہو گا۔ چنانچہ میں آستانہ عالیہ حاضر خدمت ہوا اور قبلہ لاثانی سرکار کے حضور اپنا مسئلہ عرض

کیا- آپ نے مجھے دم کیا اور فرمایا کہ یہ جو پلاٹ میں پانی بھرا ہوا ہے اسے بالٹی کے ذریعے باہر پھینکو (اس دن بارش بہت ہونے کی وجہ سے پلاٹ میں پانی بھرا ہوا تھا) میں سرکار کی بات سن کر بہت حیران ہوا اور عرض کی سرکار! مجھ سے تو معمولی سا وزن بھی نہیں اٹھایا جاتا میں پانی سے بھری ہوئی بالٹی کیسے اٹھاؤں گا- آپ نے فرمایا آج تم ضرور یہ بالٹی اٹھا لو گے یہ بالٹی لو اور پانی نکالو- اس کے ساتھ ہی آپ نے میرے دل پر دم کیا اور توجہ فرمائی-

میں نے پانی باہر نکالنا شروع کیا اور بہت (تقریباً ۴۵۰ بالٹیاں) سا پانی باہر نکالا اس کے بعد ہلکا سا درد ہوا میں نے اسی وقت سرکار سے عرض کی- آپ نے دم فرمایا اور فوراً ہی آرام آ گیا آج دو سال ہو گئے ہیں- الحمدللہ میں بالکل ٹھیک ہوں اور پھر کبھی دوبارہ یہ مرض نہیں ہوا-

O- محمد خلیل احمد بیان کرتے ہیں کہ تقریباً ایک سال پہلے میرا بھائی گھر چھوڑ کر چلا گیا تھا عیدالضحیٰ سے تین دن پہلے میں نے اپنے پیرومرشد قبلہ حضور لاثانی سرکار سے عرض کی کہ سرکار آپ کرم فرما دیں- سب گھر والے بھائی کی وجہ سے بہت پریشان ہیں- میرے آقا نے میری پریشانی سن کر تسلی دی اور فرمایا فکر نہ کرو انشاءاللہ تمہارا بھائی ایک ہفتہ سے پہلے پہلے گھر واپس آ جائے گا اس کے ساتھ ہی آپ نے وظیفہ پڑھنے کیلئے دیا اور پھر جو میرے آقا نے فرمایا تھا بالکل ویسا ہی ہوا- عیدالضحیٰ کی شام میرا بھائی صحیح سلامت گھر واپس آ گیا- سب میرے آقا کی یہ کرامت دیکھ کر بہت حیران ہوئے- ان کا خیال تھا کہ یہ سب پرانی اور کتابی باتیں ہیں آج کے دور میں ایسے ولی کہاں لیکن میرے آقا کی کرامت دیکھ کر سب کو یہ یقین ہو گیا کہ آج کے دور میں بھی اللہ کے ایسے محبوب بندے موجود ہیں-

O۔ محمد عابد صاحب (محلہ رضا آباد۔ فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میں سنار کا کام کرتا ہوں ایک دن ایک بیوپاری آیا اور مجھ سے مال لیکر چلا گیا۔ اس نے وعدہ کیا کہ میں آٹھ دن بعد (پیسے) رقم ادا کر جاؤں گا مگر ایک ہفتہ کیا کئی ہفتے گذر گئے لیکن وہ نہ آیا۔ اخبار اور ٹیلی ویژن پر بھی اس کی خبر دی لیکن اس کا کوئی پتہ نہ چلا۔ ہر طرف سے ناامید ہو کر میں آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا۔ سارا واقعہ سرکار سے عرض کیا اور کرم کی درخواست کی سرکار نے میرے حق میں دعا فرمائی۔ میرے آقا کی دعا قبول ہوئی اور رات کو بذریعہ خواب مجھے دو بزرگ ہستیوں کی زیارت ہوئی میں نے دیکھا کہ دو بزرگ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ لو اپنا مال اور باقی ہم تمہیں بعد میں دے دیں گے اور فرمایا نعرہ لگاؤ "حق لاثانی حق"

اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی صبح جب میں دوکان پر آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی بیوپاری جس کا اتنے عرصہ گذر جانے کے بعد بھی کوئی پتہ نہیں چلتا تھا میرے آقا کی دعا کے طفیل میرے پاس آیا اور کہا کہ میں نے تمہارا کچھ مال بیچ دیا ہے۔ باقی بعد میں دے دوں گا۔ میں اپنے آقا کا یہ کرم دیکھ کر بہت خوش ہوا۔

O۔ محمد یامین صاحب خانیوال بیان کرتے ہیں کہ ایک دن جب کہ میں آستانہ عالیہ حاضر خدمت تھا میں نے دیکھا کہ ایک آدمی (رضا صاحب) آیا اور کچھ دیر تک سرکار کی صحبت بابرکت سے فیض یاب ہونے کے بعد سرکار سے عرض کرنے لگا۔ حضور مجھے بھی بیعت فرمالیں۔ قبلہ حضور لاثانی سرکار مسکرائے اس نے پھر عرض کی آپ نے اس کو مسکراتے ہوئے معنی خیز نظروں سے دیکھا اور بیعت کی سعادت بخشی۔ کچھ دیر بعد آپ سرکار اندر

تشریف لے گئے ہم نے دیکھا کہ رضا صاحب بہت خوش تھے اور بار بار کہتے تھے سبحان اللہ، سبحان اللہ۔

ہمارے پوچھنے پر انہوں نے جو کچھ بیان کیا وہ آپ انہیں کی زبانی سنیئے۔

میں روحانیت سے بہت دلچسپی رکھتا تھا اور کسی مرد حق کے دست اقدس پر بیعت ہونا چاہتا تھا لیکن بہت تلاش کے بعد بھی مجھے کوئی ایسا بزرگ نہ ملا۔ ایک دن خضر سلطان صاحب جو لاثانی سرکار کے مرید ہیں انہوں نے مجھ سے لاثانی سرکار کا تذکرہ کیا اور ان کے در سے فیض یاب ہونے والے بہت سے ایسے لوگوں کے واقعات سنائے جو میری طرح راہ حق کی تلاش میں دربدر پھرتے تھے لیکن آپ کے آستانہ عالیہ سے انہیں گوہر مقصود حاصل ہوا یہ تمام باتیں سن کر مجھے بڑی تسلی ہوئی لیکن جیسے کہتے ہیں کہ دودھ کا جلا چھاچھ کو پھونک کر پیتا ہے۔ میں بھی چونکہ ہر جگہ سے مایوس لوٹا تھا۔ اس لئے میں نے کہا کہ بے شک ان کا ذکر سن کر میرے دل کو اطمینان ہوا لیکن میں اس وقت بیعت ہوں گا جب اپنی آنکھوں سے ان کے کرم کا نظارہ کر لوں گا۔ چنانچہ اس غرض سے میں آج یہاں حاضر ہوا اور یہاں آ کر میں نے دو کرامتیں دیکھیں ایک تو یہ کہ یہاں یہ جو گونگا آدمی آیا۔ سرکار کی نظر کرم سے میرے سامنے اللہ اللہ کا ذکر کرنے لگ گیا۔ دوسری یہ کہ میں جب یہاں آ کر بیٹھا تھا تو سرکار نے مجھے ایسی نظروں سے دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں کہ ہم جانتے ہیں تم کیا نیت لیکر آئے ہو اور پھر جب آپ کی کرامت دیکھ کر بیعت ہونے کیلئے عرض کیا تو دوسری مرتبہ پھر سرکار نے میری طرف ایسے دیکھا گویا کہہ رہے ہوں کہ اب تو تمہیں یقین آ گیا ہے۔ اور میرے لئے یہی بہت ہے اب تو مجھے عین الیقین ہو گیا کہ آپ خدا کے سچے درویش ہیں۔

O۔ حاجی محمد صدیق صاحب (نزد آستانہ عالیہ فیصل آباد) محترم یامین صاحب بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ چند مہمان آستانہ عالیہ پر آئے ہوئے تھے صبح کا وقت تھا اور میرے قبلہ مہمانوں کیلئے باہر سے ناشتہ لیکر آئے۔ تھوڑی دیر بعد آپ اندر تشریف لے گئے میں مہمانوں کیلئے ناشتہ رکھنے لگا۔ یکدم حاجی صاحب جو آستانہ عالیہ کے پڑوس میں رہتے ہیں انہوں نے شور بلند کیا کہ میرے بچے کو بچا لو، بچا لو۔ میں دوڑ کر ان کے گھر گیا اور دیکھا کہ صفدر علی جو کہ حاجی صاحب کا صاحبزادہ ہے عمر دس گیارہ سال ہے اوندھے منہ زمین پر گرا ہوا ہے اس کے منہ اور ناک سے خون کے لوتھڑے نکل کر باہر زمین پر پڑے ہوئے ہیں میں جلدی سے اس کے قریب گیا اور اسے سیدھا کیا اور اس کے سینہ پر ہاتھ رکھا تو پتہ چلا کہ اس کا دل بالکل بند ہے۔ اس سے پہلے کہ میں ان کے گھر والوں کو یہ بتاتا کہ یہ بالکل ختم ہو چکا ہے۔ میرے قبلہ لاثانی سرکار تشریف لے آتے ہیں آپ نے بچے پر ایسی نظر فرمائی کہ اس کا دل معمولی سا دھڑکنا شروع ہوا اور اس نے ہلکا سا سانس لیا۔ آپ جوں جوں بچے پر نظر کرم فرماتے گئے۔ اس کا سانس چلنا شروع ہو گیا اور بچے کا رنگ سرخی مائل ہوتا گیا آپ نے اس کا مٹی اور خون سے بھرا ہوا چہرہ صاف کیا اور اپنی جیب سے پیسے نکال کر صدقہ دیا۔ حاجی صاحب کے گھر والے یہ سب دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اللہ تعالیٰ کی ایسی محبوب ہستی ہمارے قریب رہتی ہے اور ہم ان کے فیض سے محروم ہیں۔

O۔ عطا محمد غوری صاحب (خادم آستانہ عالیہ) میرے گردوں میں تین چار سال سے پتھری تھی اور ڈاکٹر کہتے تھے کہ آپریشن کے بغیر علاج ممکن نہیں اور آپریشن کیلئے بہت پیسہ مانگتے تھے۔ مجھے جب سرکار کا پتہ چلا تو میں ان

کے پاس آیا اور میں نے قبلہ حضور لاثانی سرکار سے اپنی بیماری کے متعلق عرض کی۔ آپ نے فرمایا کہ تین چار دن باباجی سے دم کروائیں پانی پڑھوا کر پی لیں۔ اللہ نے چاہا تو شفاء ہو جائے گی۔ میں نے ایسے ہی کیا۔ صرف تین چار دن کے اندر اندر میری تمام بیماری جاتی رہی اور پتھری بالکل ختم ہو گئی۔ یہ میرے قبلہ حضور لاثانی سرکار کی کرم نوازی سے ہی ممکن ہوا۔ میں آپ کی یہ شان دیکھ کر آپ کے دست حق پر بیعت ہو گیا اور آستانہ عالیہ پر لنگر کا کھانا پکاتا ہوں۔ میں اکثر سوچتا ہوں کہ میں آیا دنیاوی مقصد کیلئے تھا لیکن میرے قبلہ کی نظر عنایت کہ مجھے مخلوق خدا کی خدمت کیلئے چن لیا۔ قبلہ حضور لاثانی سرکار میرا بہت خیال رکھتے ہیں دن رات لوگ یہاں سے مرادوں سے دامن بھر کر لے جاتے ہیں۔

O۔ محمد بشیر صاحب (منصور آباد، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ مجھے جنات کی کسر تھی کسی نے لاثانی سرکار کا پتہ بتایا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا مسئلہ بیان کیا۔ آپ نے کرم فرمایا اور مجھے دم کیا۔ آپ کے کرم سے میں مکمل صحتیاب ہو گیا۔ جب میں گھر واپس آیا تو ساری رات مجھے خواب میں آپ کی زیارت ہوتی رہی۔ میں نے دیکھا جنات سرکار کے قدموں میں پڑے ہوئے ہیں اور مجھ سے کہتے ہیں ہم لاثانی سرکار کے غلام ہیں اگلے دن ۹۵/۲/۷ کو میں بیعت ہو گیا۔

O۔ طاہر صاحب (راجہ چوک، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میری تایا زاد بہن کی نظر بہت کمزور تھی اور وہ دن بدن بہت کمزور ہوتی جا رہی تھی۔ بہت علاج کرایا مگر ڈاکٹروں سے بھی سوائے جھوٹی تسلیوں کے کچھ حاصل نہ ہوا بلکہ دن بدن بینائی کم ہوتی چلی گئی۔ میں نے ان سے لاثانی سرکار کا

تذکرہ کیاتو وہ اپنی بیٹی کو لے کر آستانہ عالیہ قبلہ حضور لاثانی سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ سرکار آپ نظر کرم فرمائیں۔ میرے آقا سے چند مرتبہ دم کروانے سے وہ بالکل ٹھیک ہو گئی۔ عینک بھی اتار دی اور ہر چیز واضح دیکھنے لگی۔

افتخار احمد ولد محمد ارشاد (مہدی محلہ' منظور پارک' فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے قبلہ کی اجازت سے ہر جمعہ کو اپنے گھر میں محفل ذکر منعقد کرواتا ہوں۔ 96-11-29 کو حسب معمول محفل کروانے لگا تو میرے پاس اتنے پیسے نہ تھے کہ میں لنگر کا انتظام کر سکتا۔ اس وجہ سے بڑا پریشان تھا کہ شام کو محفل ہے لنگر کا انتظام کہاں سے ہو گا۔ اسی پریشانی میں میری آنکھ لگ گئی۔ خواب میں میرے پیرو مرشد قبلہ لاثانی سرکار نے اپنی زیارت سے نوازا اور ارشاد فرمایا۔ "جب تم دوسری منزل سے گرے تھے اور ہمیں پکارا تو کیا ہم نے تمہاری مدد نہیں کی؟ آج بھی جو مانگو گے ملے گا۔" یہ فرماتے ہوئے میرے پیرو مرشد نے پانچ سو روپے کا نوٹ اپنی جیب مبارک سے نکالا اور مجھے عنایت کرتے ہوئے فرمایا۔ "یہ لو یہ ہماری طرف سے لنگر میں حصہ شامل کر لینا۔" اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد نماز پڑھنے کے بعد تسبیح پڑھنے کی غرض سے میں نے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ تو میں حیران رہ گیا کہ وہ پانچ سو کا نوٹ جو میرے آقا ابھی کچھ دیر پہلے خواب میں عنایت فرما کر گئے تھے میری جیب میں موجود تھا۔ میں نے اس رقم سے لنگر کا انتظام کیا اور خدا کا شکر ادا کیا۔

95-10-02 ڈاکٹر محمد الیاس نقشبندی (شاہدرہ' لاہور) بیان کرتے ہیں کہ چند پیر بھائی میرے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کیا ہم عشاء کی نماز کے بعد ذکر کر لیا کریں؟ میں نے کہا اللہ کا ذکر کرنا اچھی بات ہے جتنا زیادہ ذکر ہو اتنا ہی بہتر ہے۔ وہ میری یہ بات سن کر چلے گئے ان کے جانے کے بعد میرے ذہن میں خیال آیا۔ کہ ان کو بعد نماز عشاء ذکر کا کہہ دیا کہیں یہ ذکر کا حلقہ تو نہیں بن جاتا جس کے لئے آقا جی سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ میں نادانستہ طور پر پیرو مرشد کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کر جاؤں۔ اسی پریشانی میں نماز عشاء ادا کی اور روحانی طور پر اپنے قبلہ لاثانی سرکار سے عرض کر کے سو گیا۔ میرے قبلہ لاثانی سرکار نے کرم فرمایا اور خواب میں زیارت سے نوازا آپ نے ارشاد فرمایا۔ "کہیں آپ نے پیر بھائیوں کو

ذکر سے منع تو نہیں کر دیا۔ میں نے عرض کی نہیں حضور نہیں۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کے بعد ذکر کرنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے ذکر کر سکتے ہیں۔ لیکن حلقہ ذکر کے لئے اجازت ضروری ہے۔

پچھلے دنوں یامین صاحب جب تبلیغی دورے پر سرگودھا گئے ہوئے تھے۔ تو واپسی پر انہوں نے بتایا کہ ہمارے پیر بھائی محمد اکبر کا موٹر سائیکل پر حادثہ ہو گیا اور وہ ہسپتال میں داخل تھے۔ جب میں ان کی عیادت کے لئے گیا تو انہوں نے کہا یامین صاحب میرے لئے میرے آقا سے عرض کریں۔ ہم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ اسی وقت اکبر صاحب کو میرے قبلہ کی کرم نوازی سے مشاہدہ ہوا کہ سیدنا غوث پاکؒ اور قبلہ لاثانی سرکار تشریف لائے ہیں اور انہوں نے اکبر صاحب کے لئے دعا فرمائی۔ پھر اکبر صاحب نے اپنے کمرے میں موجود دیگر مریضوں کے لئے بھی عرض کی۔ آپ سرکار نے ان کے لئے بھی دعا فرمائی اور وہ صحت یاب ہو گئے۔

حکیم بشیر شاہد صاحب (چونڈہ) بیان کرتے ہیں کہ بیعت ہونے کے کچھ عرصہ بعد ایک دن میری بیوی کہنے لگی کہ سرکار کے آستانہ عالیہ پر جانے کو بہت دل چاہ رہا ہے کہ وہاں جا کر قبلہ سرکار کی زیارت کروں۔ میں نے اس سے کہا کہ سرکار پاک کا تصور رکھو وہ یہیں اپنی زیارت کروا دیں گے۔ اس نے میری بات پر عمل کیا۔ اسی رات اس کے خواب میں قبلہ لاثانی سرکار تشریف لے آئے اور اپنی زیارت پاک سے مشرف فرمایا۔ خواب میں میری بیوی نے دیکھا کہ اس کی والدہ جو کہ کافی عرصہ سے نابینا تھیں پاس کھڑی ہیں۔ زیارت پاک کرتے ہوئے میری بیوی نے قبلہ لاثانی سرکار سے اپنی والدہ کے متعلق عرض کی کہ حضور میری والدہ پر نظر کرم فرمائیں یہ آنکھوں سے معذور ہیں۔ آپ کی ایک نظر اٹھ گئی تو اللہ تعالیٰ ان کو شفایاب کر دے گا۔ عرض کرتے ہی میری بیوی نے دیکھا کہ آپ سرکار کی آنکھوں سے نور کی شعاع نکلی اور میری والدہ کی آنکھوں میں داخل ہوئی۔ اسی وقت ان کو دکھائی دینے لگا۔ صبح جب بیدار ہوئی تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی کیونکہ میری والدہ کی بینائی حقیقت میں بھی صحیح ہو چکی تھی۔ انہیں سب کچھ صاف نظر آ رہا تھا۔ الحمدللہ سرکار کی نگاہ کرم نے انہیں بینائی کی دولت سے نوازا۔ آپ کا جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا

ہے۔

لے طلب جو آوے میرے پیر دے دوارے
سب نوں ہے فیض ملدا اپنا ہوے یا بیگانہ

سہیل اقبال صاحب (ریلبازار، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری بیوی بیمار ہو گئی۔ میں نے فون پر قبلہ مرشد پاک سے عرض کی کہ حضور خصوصی نظر کرم فرمائیں کہ میری بیوی کو اللہ تعالیٰ مکمل صحت یابی عطا فرمائے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ فرصت ملنے پر میں خود سات گرہوں والا دھاگہ پڑھ کر دوں گا۔ اس کے بعد آپ سرکار ایران کے تبلیغی دورے پر تشریف لے گئے۔ میں آپ سے دھاگہ نہ پڑھوا سکا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ سرکار نے فرمایا تھا ہم دھاگہ پڑھ کر دیں گے لیکن آپ دورے پر چلے گئے۔ پھر ذہن میں آیا کہ میرے قبلہ اسی طرح کرم فرما دیں گے۔ اس رات خواب میں دیکھا کہ میرے قبلہ لاثانی سرکار تشریف لائے ہیں اور آپ نے فرمایا لاؤ دھاگہ پڑھ کر دوں۔ پھر آپ نے مجھے دھاگہ پڑھ کر دیا اور کہا یہ اپنی بیوی کے گلے میں ڈال دینا۔ میں نے آپ سرکار سے دھاگہ لے کر الماری میں رکھ دیا۔ صبح جب اٹھا تو میں نے والدہ کو خواب سنایا اور میرے ذہن میں تھا کہ آپ روحانی طور پر کرم فرما گئے ہیں اور اب میری بیوی صحت یاب ہو جائے گی۔ تھوڑی دیر بعد جب اپنی الماری کو صاف کرنے لگا تو دیکھ کر حیران رہ گیا کہ حقیقت میں بھی اس جگہ پر دھاگہ پڑا ہوا ہے اور یہ وہی دھاگہ تھا جو میرے قبلہ نے رات خواب میں دم کر کے عطا فرمایا تھا۔ میں نے اپنے قبلہ کا شکر ادا کیا اور دھاگہ اپنی بیوی کے گلے میں ڈالا۔ الحمدللہ میری بیوی مکمل صحت یاب ہو گئی ہے۔ کیا شان ہے میرے آقا کی کہ غلام کی گھر بیٹھے دستگیری فرما گئے۔

ہمارے ایک پیر بھائی بیان کرتے ہیں بیعت ہونے سے کچھ عرصہ پہلے مجھے قبلہ مرشدی لاثانی سرکار کے متعلق علم ہوا تو میں آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا اور محفل پاک میں شرکت کی۔ انتہائی پرکیف سماں تھا۔ دل کو بے حد سکون ملا۔ اس طرح میں آپ کی محفل میں شرکت کرنے لگا لیکن بیعت نہ ہوا کیونکہ دل میں شروع سے ایک بات بیٹھی

ہوئی تھی کہ میں اس ہستی کے ہاتھ پر بیعت کروں گا جو مجھے کعبہ شریف میں بیعت کرے یا جب کبھی کعبتہ اللہ کی زیارت کا شرف حاصل ہو گا تو وہاں بیعت ہوں گا۔ ایک رات قبلہ لاثانی سرکار خواب میں تشریف لائے اور آپ نے فرمایا کہ کیا کعبتہ اللہ میں بیعت ہونا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی کہ جی حضور اس گناہ گار کی یہی خواہش ہے۔ آپ نے فرمایا کعبہ کو یہاں نہ بلا لیا جائے۔ آپ کا یہ فرمانا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کعبہ شریف حاضر ہے پھر میں نے بیت اللہ میں آپ کے دست حق پر بیعت کی۔ صبح اٹھا تو بہت خوش ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے میری خواہش کو پورا کر دیا۔ آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا اور ظاہری طور پر بھی قبلہ لاثانی سرکار کے دست اقدس پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ الحمدللہ اس وقت سے آپ کی نظر کرم سے مستفیض ہو رہا ہوں۔ بے شک میرے قبلہ عظیم ترین ہستیوں میں نمایاں ہیں۔

ہماری پیر بہن مبشرہ صاحبہ (نثار کالونی' فیصل آباد) بیان کرتی ہیں کہ ایک رات سونے سے قبل "یانور" کا ذکر ورد زبان تھا۔ خواب میں دیکھا کہ محفل ذکر ہو رہی ہے اور سب "یانور" کا ذکر کر رہے ہیں۔ میرے قبلہ لاثانی سرکار بھی تشریف فرما ہوتے ہیں۔ پھر آپ نے کرم فرمایا اور مجھے پرواز کرواتے ہوئے ایک دروازے کے سامنے لا کھڑا کیا اور فرمایا یہ حضور نبی کریم ﷺ کی کچہری ہے۔ میں اندر تک داخل جاتی ہوں۔ اپنے قبلہ کے حکم کے مطابق چوکھٹ کو بوسہ دیتی ہوں اور پھر اندر داخل ہوتی ہوں تو سامنے آقائے کل حضور نبی کریم ﷺ جلوہ نما ہوتے ہیں۔ میں آپ کی قدم بوسی کرتی ہوں۔ پھر ادب سے ایک طرف کھڑی ہو جاتی ہوں۔ میرے پیرو مرشد لاثانی سرکار حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ سرکار یہ ہماری مرید ہے۔ آپ کرم فرمائیں اس کا مسئلہ حل فرما دیں۔ آپ کی بات سن کر مدنی آقا حضور نبی کریم ﷺ مسکراتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس کو دو مرتبہ اشارہ دے دیا تھا کہ سورۃ بقرہ پڑھو۔ پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ مگر اس نے عمل نہیں کیا۔ پھر میرے قبلہ لاثانی سرکار مجھے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی محفل میں دو خاتون درویش بھی تشریف فرما ہوتی ہیں۔ انہوں نے مجھے سورۃ بقرہ پڑھنے کا طریقہ بتایا اور نصیحت کی کہ تمہیں اب کسی اور کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی در پر

استقامت اختیار کرنا۔ پھر میرے قبلہ لاثانی سرکار مجھے اجازت لینے کو کہتے ہیں۔ میں حضور ﷺ کی دست بوسی کرتی ہوں۔ آپ نبی کریم ﷺ مجھے خوش ہو کر تھپکی دیتے ہیں۔ میں اسی طرح جھک کر سلام عرض کر کے الٹے قدم باہر واپس آتی ہوں۔ ہر طرف نہایت خوشگوار خوشبو پھیلی ہوتی ہے۔ میں جب سانس لیتی ہوں تو خوشبو سے میرا پورا جسم مہک جاتا ہے اور میرا قلب جاری ہو جاتا ہے۔ اسی اثناء میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ جاگنے کے بعد کافی دیر تک وہی خوشبو میرا حصار کئے رہتی ہے۔

اس سے قبل میں نے اپنی پریشانیوں کے بارے میں اپنے قبلہ لاثانی سرکار کو عرض کیا تھا تو آپ سرکار نے دعا فرمائی تھی۔ "یا اللہ کرم فرما ان کی پریشانیاں ختم فرما اور خود دستگیری فرما آمین۔" تو خواب میں ایک بزرگ نے مجھے سورۃ بقرہ پڑھنے کا اشارہ دیا تھا۔ میں نے اپنے قبلہ لاثانی سرکار سے عرض کر کے پڑھنے کی اجازت حاصل کی تھی مگر کچھ دن عمل کرنے کے بعد مصروفیت کی وجہ سے مجھ سے پڑھا نہ گیا۔

میں اپنے پیرو مرشد کا شکریہ ادا نہیں کر سکتی کہ آپ کے کرم سے نہ صرف میری دستگیری ہوئی بلکہ مجھ جیسی گناہ گار کو بھی حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت بابرکت نصیب ہوئی۔ یہ میرے پیرو مرشد قبلہ لاثانی سرکار کے کرم کا صدقہ ہے۔

رانا ہارون الرشید خان ایڈووکیٹ (چک نمبر279 خورد تحصیل وضلع فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن (فیصل آباد) کے الیکشن میں دو بار جنرل سیکرٹری کے لئے امیدوار رہا ہوں۔ لیکن بدقسمتی سے دونوں دفعہ الیکشن ہار گیا۔ میرے اسسٹنٹ نے مجھ سے سخی سلطان لاثانی سرکار کی شان بیان کی تو آپ کا تذکرہ سن کر مجھے اپنے لئے کامیابی کی امید نظر آئی میں نے سوچا کہ اس مرتبہ الیکشن میں کامیابی کے لئے آپ سرکار سے دعا کروانے آؤنگا۔ حسن اتفاق سے انہیں دنوں حضرت لاثانی سرکار صاحب کے برادر محترم جناب عارف صاحب ایڈووکیٹ کے بیٹے کی شادی میں شرکت کا موقع ملا۔ وہاں پر حضرت صاحب کا دیدار بھی نصیب ہوا۔ اور میں نے تمام صورت حال بیان کر کے دعا کے لئے عرض کی مجھ سے کچھ ہی فاصلہ پر میرے اسسٹنٹ صاحب کھڑے تھے۔ جنہوں نے مجھے سرکار کے بارے میں بتایا تھا۔ آپ نے ان سے میرے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کیسے آدمی ہیں۔ اس نے عرض کیا

کہ یہ (ہارون رشید صاحب) شریف اور مخلص آدمی ہیں۔ آپ نظر کرم فرمائیں۔ پھر آپ نے میرے حق میں دعا فرمائی۔ اور مجھ سے ارشاد فرمایا

"وکیل صاحب انشاء اللہ اس مرتبہ آپ کامیاب ہو جائیں گے۔"

آپکی دعا نے اثر کیا اور اگلے ہی دن میرے کچھ ساتھی وکلاء جو مجھ سے ناراض تھے راضی ہو گئے اور میری مدد کی یوں آپ کی نظر کرم کی بدولت میں الیکشن میں ریکارڈ ووٹ لے کر کامیاب ہو گیا۔ یہ سب آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

97-04-27 محمد ساجد صاحب نقشبندی (کراچی) بیان کرتے ہیں کہ لاثانی سرکار صاحب پچھلے دنوں بیرون ممالک تشریف لے جانے کی غرض سے کراچی تشریف لائے۔ آپ ہمارے پیر بھائی واحد علی صاحب کے ہاں قیام پذیر تھے۔ ایک دن جبکہ غلام بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ خالد بھائی حواس باختہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے جلدی چلئے۔ ابا جان (میرے سسر صاحب) کو "ہارٹ اٹیک" ہوا ہے۔ تمام گھر والے سخت پریشان ہیں۔ ہماری قسمت اچھی تھی کہ اس وقت میرے قبلہ وہاں موجود تھے۔ جب آپ کو اس بات کا پتہ چلا تو آپ بھی ہمارے غریب خانے پر تشریف لائے۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ان کی حالت بہت نازک ہے اور سینے میں دل کے پاس شدید درد ہو رہا تھا۔ وہ درد سے کراہ رہے تھے۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر ہم سب گھبرا گئے لیکن میرے آقا نے تسلی دی اور انہیں دم کیا اور سینے پر دست مبارک پھیرا اور دریافت فرمایا اب کیسا محسوس کر رہے ہو انہوں نے بتایا کہ اب درد میں بہت فرق ہے آپ نے پھر دوبارہ توجہ فرمائی اور دم کیا تو وہ بالکل ٹھیک ہو گئے اور یوں محسوس کرنے لگے کہ جیسے کبھی کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ جب ہم نے ڈاکٹر سے چیک اپ کروایا تو انہوں نے بتایا۔ انہیں کسی قسم کی کوئی دل کی تکلیف نہیں ہے۔ یہ دل کی دوائیں انہیں بالکل نہ دیں۔ حالانکہ انہیں دل کا بہت پرانا مرض لاحق تھا اور کافی ڈاکٹروں سے علاج کروایا لیکن فرق نہ ہوا۔ میڈیکل رپورٹیں اس بات کا ثبوت ہیں۔ لیکن یہ ولی اللہ کی توجہ کا کمال ہی ہے کہ برسوں پرانی بیماری منٹوں میں یوں جڑ سے ختم ہو گئی۔ جیسے کچھ تھا ہی نہیں۔ بے شک اولیا اللہ کا وجود مسعود مخلوق خدا کے لئے نعمت عظمیٰ سے کم نہیں۔

عبدالمجید صاحب (منڈی کوارٹر' فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میری بیٹی کو گلے کا کینسر تھا۔ لاثانی سرکار کا چرچا سنا تو آستانہ عالیہ پر خدمت میں حاضر ہوئے اور دم کروایا۔ چند دنوں میں آرام آگیا۔ کچھ دنوں کے بعد دوبارہ گلہ پھول گیا اور کینسر کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔ لاثانی سرکار جی کی والدہ محترمہ میری اہلیہ کے خواب میں تشریف لائیں اور فرمایا۔ اپنی بیٹی کو آستانہ عالیہ پر لے جاؤ اور لاثانی سرکار سے دم کرواؤ۔ صبح ہوتے ہی ہم اپنی بیٹی کو لے کر آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے اور دم کروایا اور دم کیا ہوا پانی پلاتے رہے۔ اب مکمل آرام ہے۔ کافی عرصہ گزر گیا لیکن الحمد للہ پھر یہ مرض نہ ہوا۔

عبدالحمید صاحب (سکنہ ڈجکوٹ) بیان کرتے ہیں کہ میری بیٹی پھیپھڑوں کے کینسر میں مبتلا تھی۔ تقریباً" دو ماہ تک مختلف ہسپتالوں میں زیر علاج رہی۔ ڈاکٹروں نے خطرناک مرض ہونے کی وجہ سے آپریشن کرنے سے معذوری ظاہر کی اور کہا کہ آپریشن سے مریضہ کی موت واقع ہو سکتی ہے۔ ہم نے اللہ کی رضا سمجھتے ہوئے مریضہ کو ہسپتال سے فارغ کروا لیا۔ دوست احباب کے اصرار پر زندگی سے مایوس مریضہ کو آستانہ عالیہ پر لے کر آئے اور منت مانی کہ اگر اسے دوبارہ زندگی کی خوشیاں نصیب ہو جائیں تو ہم آستانہ عالیہ پر حاضر ہو کر لنگر تقسیم کریں گے اور لاثانی سرکار کی نسبت اختیار کریں گے۔ آپ نے اس وقت اللہ کی بارگاہ میں مریضہ کے لئے دعا فرمائی اور فرمایا کہ مریضہ کو چند روز مسلسل آستانہ عالیہ پر دم کروانے کے لئے لایا جائے اور انشاء اللہ العزیز آپ کی بچی صحت یاب ہو جائے گی۔ اللہ رب العزت نے چند دنوں میں ہی لاثانی سرکار کی نظر کرم سے میری بیٹی کو صحت یاب کر دیا۔

عاشق حسین بتاتے ہیں کہ میری بیٹی کئی سالوں سے بیمار تھی۔ معدے کا السر تھا۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تھا۔ میں نے ہر طرح کا علاج کروایا لیکن امید کی کرن نظر نہ آئی۔ آخر کار مایوس ہو کر علاج سے ہاتھ اٹھا لیا اور اپنا معاملہ خدا پر چھوڑ دیا۔ شاید اللہ تعالیٰ کو مجھ عاجز پر رحم آگیا۔ مجھے لاثانی سرکار کے بارے میں پتہ چلا کہ آپ کے در سے بہت سے مریضوں کو شفا نصیب ہو رہی ہے۔ میں بڑی آس اور امید کے تھ لاثانی سرکار کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا اور اپنا مسئلہ عرض کیا۔ آپ سرکار کے

اخلاق عالیہ سے بہت متاثر ہوا۔ آپ نے فرمایا خدا کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے۔ اللہ ضرور کرم فرمائے گا۔ چند روز دم کرواؤ۔ میں نے دم کروایا اور گھر چلا گیا۔ اسی رات میری بیٹی نے خواب میں دیکھا کہ روضہ رسول ﷺ اس کے سر پر سایہ کیئے ہوئے ہے اور وہ اللہ کے حضور رو رو کر عرض کر رہی ہے کہ اے "اللہ اپنے محبوب لاثانی سرکار کے صدقے شفائے کاملہ عطا فرما۔" اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا کہ چند روز کے دم کروانے سے میری بیٹی مکمل صحت یاب ہو گئی ہے۔

اماں خورشیدہ (لاہور) بیان کرتی ہیں کہ میرے گلے میں کینسر تھا اور ریڑھ کی ہڈی بھی کریک ہو گئی تھی نہ بول سکتی تھی اور نہ ہی چل پھر سکتی تھی۔ آستانہ عالیہ پر دم کے لئے آنے لگی تو میرے رشتہ دار کہنے لگے اماں تو کدھر جا رہی ہے۔ اس حالت میں اگر ادھر جا کر مر گئی تو کیا بنے گا۔ لیکن مجھے معلوم تھا۔ میری تکلیفوں کی شفاء میرے مرشد خانہ پر ہے۔ جب آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئی۔ قبلہ سرکار سے دم کروایا اور دعا بھی کروائی۔ دعا کے بعد لاثانی سرکار نے فرمایا! اماں فکر نہ کر اللہ سے دعا بھی کی ہے اور حضور ﷺ سے بھی عرض کر دی ہے۔ انشاء اللہ تو آستانہ پر نہیں مرے گی۔ جتنے دن چاہے رہ لو۔

چند دن آستانہ عالیہ پر رہی اور دم کرواتی رہی۔ ایک دن خواب میں دیکھا کہ حضرت عزرائیل علیہ السلام میری روح قبض کرنے آئے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ بھی تشریف لے آتے ہیں اور آپ ﷺ حضرت عزرائیل علیہ السلام کو فرماتے ہیں جاؤ۔ ابھی اس کو نہیں لے کر جانا۔ ہم نے اس کی زندگی بڑھا دی ہے۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام واپس چلے جاتے ہیں۔ صبح جب اٹھی تو میری بیماریاں دور ہو گئی تھیں اور میں بالکل صحت یاب ہو گئی۔

حکیم گلزار احمد ولد غلام دین (تحصیل و ضلع بھکر) بیان کرتے ہیں کہ میری بینائی نو سال پہلے ختم ہو چکی تھی۔ ہر قسم کا علاج کروایا لیکن کوئی فرق نہ پڑا۔ میرا بیٹا ایم۔بی۔بی۔ایس ڈاکٹر ہے۔ اس نے بڑے بڑے ڈاکٹروں کو دکھایا لیکن سب نے یہی کہا کہ بینائی پیچھے سے ہی ختم ہو چکی ہے۔ ہر طرف سے مایوس ہو چکے تھے۔ نو سال اسی طرح گزر گئے۔ ایک دن ایک شخص ملا اس نے قبلہ لاثانی سرکار کا ذکر کیا اور بتایا کہ

بہت سے لاعلاج مریض جو کہ مایوس ہو چکے تھے۔ ان کو آپ کے در سے شفاء ملی ہے۔ آپ وہاں جائیں انشاء اللہ ولی کامل کے در سے مایوس نہیں آؤ گے۔ کئی لوگوں نے کہا کہ اب تو کوئی کرامت ہی آپ کو بینائی کی عظیم دولت عطا کر سکتی ہے۔ بتائے ہوئے پتہ پر درپاک پر پہنچا۔ اللہ کے محبوب لاثانی سرکار سے حالت زار بیان کی۔ آپ نے کرم فرماتے ہوئے دم فرمایا اور پانی پڑھ کر دیا کہ اسے آنکھوں میں ڈالتے رہنا۔ میں نے اللہ کے نام کی منت لکھوائی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے در سے شفاء عطا کر دی تو لنگر پکواؤں گا۔ اس وقت آپ کی نظر عنایت سے بینائی میں فرق پڑ گیا۔ اس کے بعد میں پڑھا ہوا پانی آنکھوں میں ڈالتا رہا۔ جس سے آہستہ آہستہ مکمل طور پر چند ہی دنوں میں دکھائی دینے لگا۔ الحمدللہ اب میں آپ کی عنایت سے ہر چیز اچھی طرح دیکھ سکتا ہوں اور پڑھ بھی سکتا ہوں۔ میرے علاقے کے تمام لوگ یہ کرامت دیکھ کر حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ بے شک ایسا کام ایک ولی کامل ہی کر سکتا ہے۔

پروین صاحبہ (منصور آباد' فیصل آباد) بیان کرتی ہیں کہ چند دن ہوئے ہماری تین سالہ بچی چھت سے گر گئی۔ ایکسرے وغیرہ کروائے ڈاکٹروں نے کہا کہ دماغ میں دراڑ آ گئی ہے۔ ہم بچی کو لے کر آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے۔ منت مانی۔ لنگر میں بھی حصہ ڈالا۔ چند ہی دم کروائے۔ اللہ کے فضل اور مرشد کے کرم سے بچی مکمل ٹھیک ہو گئی۔

بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی پیدا نہیں کی جس کا علاج نہ ہو۔ فقیر کی نظر وہ کام کر سکتی ہے جو کوئی دوا نہ کر سکتی ہو۔ ان کی نظر کرم سے آفات و بلیات ٹلتی ہیں۔ خادم آستانہ عالیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آستانہ پر ایک مریضہ لائی گئی۔ جس کے تمام جسم میں کینسر کا مہلک مرض پھیل چکا تھا۔ رنگت بالکل سیاہ اور جسم سکڑ کر گٹھڑی کی مانند ہو چکا تھا۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تھا کہ معاملہ ہمارے بس سے باہر ہے۔ مرض آخری سٹیج پر پہنچ چکا ہے۔ مریضہ زیادہ سے زیادہ آٹھ دن مزید زندہ رہ سکے گی۔ انہوں نے قبلہ سرکار کے متعلق سنا تو آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے اور تمام حالات سے آگاہ کیا۔ بتایا کہ تکلیف کی شدت کو کم کرنے کے لئے مریضہ کو پانچ چھ ہزار کا روزانہ ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ میرے قبلہ و کعبہ حضرت لاثانی سرکار نے کرم

فرماتے ہوئے دم کیا۔ دم کے دوران ہی مریضہ کے ہاتھ پاؤں اللہ کے حکم سیدھے ہونا
شروع ہو گئے۔ آپ حضرت نے کچھ دیر نظرِ عنایت فرمائی اور وہ بالکل سیدھی ہو گئی۔
جبکہ پہلے جسم بالکل سکڑ چکا تھا اور ہاتھ پاؤں بالکل مڑے ہوئے تھے۔ سب لوگ حیران
تھے اور سبحان اللہ کا ورد کرنے لگے۔ وہ عورت اپنے سہارے کھڑی ہوئی اور دوبارہ
زندگی حاصل ہوتے دیکھ کر آپ کے قدموں میں گر گئی۔ دم کے ساتھ پانی بھی پڑھ کر
دیا گیا۔ اس کے گھر والے اسے گھر لے گئے۔ پڑھا ہوا پانی دیا تو وہ سکون سے سو گئی۔ وہ
اتنی پرسکون تھی کہ قیمتی ٹیکوں سے بھی ایسا سکون نہ ملا تھا۔ آہستہ آہستہ مریضہ کی
حالت بہتر سے بہتر ہوتی چلی گئی۔ تین چار دم کروانے اور پڑھا ہوا پانی پینے سے مریضہ
ایسی تندرست ہو گئی کہ وہ لوگ جنھوں نے اسے پہلے دیکھا تھا پہچان نہ سکے۔ آٹھویں
دن جب وہ دم کروانے آئی تو قبلہ سرکار سے عرض کرنے لگی۔ حضور میں وہی لاعلاج
مریضہ ہوں جو کہ زندگی سے مایوس ہو چکی تھی۔ آپ کے دم سے مجھے شفاء ملی ہے۔
اگر حضور اپنی نسبت کا شرف عطا فرما دیں تو زندگی کے ساتھ ساتھ آخرت بھی سنور
جائے گی۔ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔ ابھی کلمہ شریف ہی پڑھ رہی تھی کہ ہم
نے دیکھا قبلہ مرشد پاک کلمہ شریف پڑھتے پڑھتے خاموش ہو گئے اور مراقبہ میں چلے
گئے۔ کچھ دیر بعد آپ نے آنکھیں کھولیں اور بیعت فرمانے لگے۔ بیعت کرنے کے بعد
آپ نے مریضہ سے پوچھا کہ ڈاکٹروں نے کیا کہا تھا تو اس نے بتایا کہ انہوں نے کہا
تھا کہ زیادہ سے زیادہ سات آٹھ دن زندگی کی امید ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ
بیعت کے دوران ندا آئی کہ اس کی زندگی کے دن پورے ہو چکے ہیں تو میں نے اللہ
تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی کہ یااللہ ابھی تو یہ سلسلہ عالیہ میں داخل ہونے لگی تھی۔
لوگ کیا کہیں گے کہ بیعت ہونے لگی تھی اور موت آگئی۔ یااللہ اس کی زندگی میں
اضافہ عطا فرما دے۔ یہ تیرے کرم سے کچھ بعید نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس فقیر کی دعا
قبول فرمائی اور یوں میرے آقا کی نسبت کی وجہ سے اس کی زندگی بڑھ گئی۔ بے شک
آپ مقبول بارگاہ رب العالمین ہیں۔ فرمان ہے کہ دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے۔ کیونکہ
جب دعا خدا کا محبوب و مقبول بندہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے شرف قبولیت عطا فرماتا
ہے۔ علامہ اقبالؒ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

محمد آصف (نلکہ کوہالہ سرگودھا روڈ، فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میں ایک ٹیچر ہوں ایک دن سکول میں پڑھا رہا تھا کہ اچانک میرے سینے میں دائیں جانب درد ہوا۔ میری حالت بگڑنے لگی اور چند منٹوں میں یہ صورتحال تھی کہ میری زبان پر فالج کا اٹیک ہوا اور گنگ ہو گئی تھی۔ یہ صورتحال دیکھ کر تمام سٹاف گھبرا گیا مجھے ڈاکٹروں کے پاس لے جایا گیا۔ یکے بعد دیگرے کئی ڈاکٹروں سے علاج کرایا لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ تعویذ دھاگے والوں کے پاس بھی لیکر گئے۔ لیکن بے سود۔ آخر کار کسی کے بتانے پر ہم آستانہ عالیہ پر حاضر خدمت ہوئے۔ عشاء کا وقت تھا۔ آپ لاثانی سرکار نے میرے اہل خانہ کی تمام باتیں بہت توجہ سے سنیں اور اسی وقت دم کیا۔ صرف ایک دفعہ کے دم کرنے سے میری زبان حرکت کرنے لگی اور میں نے بولنے کی کوشش کی تو میری زبان سے اوں، آں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ سرکار نے فرمایا آپ کو دم کر دیا ہے باقی اللہ کے سپرد۔ مگر بہتر ہے آپ گناہوں کی معافی مانگ لیں۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا۔ جماعت کھڑی ہو گئی۔ آپ سرکار نے فرمایا آؤ پہلے نماز عشاء ادا کر لیں۔ انشاء اللہ کرم ہو جائے گا۔ آستانے پر موجود تمام حاضرین نے آپ کی اقتداء میں نماز عشاء ادا کی۔ جتنی دیر میں آستانہ عالیہ پر حاضر رہا۔ آپ کے فیض و کرم کے واقعات کا خود مشاہدہ کرتا رہا اور لوگوں نے بھی مجھے آپ کے فیوض و برکات کے بارے میں بتایا۔ میں پہلے ہی قائل ہو گیا تھا۔ نماز کے بعد میں نے قبلہ لاثانی سرکار سے اشارے سے عرض کی کہ سرکار میں آپ کے ہاتھ پر توبہ اور بیعت نسبت کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے کرم فرمایا اور مجھے سلسلہ میں داخل فرمایا۔ سرکار کلمات ادا کرتے رہے اور میں تصور میں کلمات ادا کرتا رہا۔ بیعت کے بعد آپ نے اللہ کا ذکر کروایا اور مجھے حکم فرمایا اس طرح ذکر کرو۔ میں نے زبان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ ذکر ادا نہیں ہو رہا۔ آپ نے فرمایا تصور کر کے اللہ کی ضرب لگاؤ۔ جب میں نے آپ کے فرمان کے مطابق اللہ کا ذکر کرنے کی کوشش کی تو میری زبان کھل گئی اور میں بلند آواز سے ذکر کرنے لگا

اور میری زبان پر سے فالج کے اثرات ختم ہو گئے اور زبان بالکل ٹھیک ہو گئی۔ یہ سب آپ کی نظر کرم کے طفیل ہوا۔ سبحان اللہ

17-1-96 جناب افتخار احمد صاحب (فیصل آباد) جو کہ مکانات کی تعمیر کا کام کرتے ہیں۔ اور ہمارے پیر بھائی ہیں بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ پیپلز کالونی کے علاقہ میں ہم لوگ ایک مکان بنا رہے تھے۔ ایک دن ہم دوسری منزل پر چھت ڈال رہے تھے۔ ٹی آئرن پکڑتے ہوئے دوسری منزل سے میرا پاؤں پھسلا اور میں نیچے زمین کی طرف قلا بازیاں کھاتا ہوا آیا۔ جیسے ہی میرا پاؤں پھسلا میں نے پیر دستگیر مرشد اعظم لاثانی سرکار کو یاد کیا۔ اور میری زبان سے نکلا یا لاثانی سرکار! میری مدد فرمائیں بے شک خدا تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ اپنے مقبول بندوں میں ایسی صفات کاملہ پیدا فرما دے کہ جن کو کمالات خداوندی کا ظہور کہا جا سکے۔ اور حدیث قدسی بھی ہے جس کا مفہوم ہے کہ "جب میں کسی بندے کو محبوب بنا لیتا ہوں تو اس کا کان آنکھ زبان ہاتھ اور پاؤں بن جاتا ہوں۔ پھر وہ مجھ سے سنتا ہے۔ مجھ سے دیکھتا ہے۔ مجھ سے چلتا ہے۔ میرے آقا قبلہ لاثانی سرکار بھی محبوب خدا ہونے کے سبب انہی جملہ اوصاف سے نوازے گئے ہیں۔

چنانچہ جیسے ہی میں نے آپ کو پکارا اسی وقت میرے مرشد پاک لاثانی سرکار کی آواز مبارک میرے کانوں میں پڑی آپ نے فرمایا کہ "تم ہمارے ہاتھوں میں ہو انشاء اللہ! تمیں کچھ نہ ہو گا۔

یہ آواز میرے ساتھیوں نے بھی واضح طور پر سنی۔ آپ نے کرم فرمایا اور میں بالکل صحیح سلامت زمین پر کھڑا تھا اور مجھے ذرا بھی چوٹ نہ آئی تمام لوگ بڑے حیران تھے اور مجھ سے کہنے لگے یہ آواز کس کی تھی۔ میں نے انہیں بتایا کہ نیچے گرتے ہوئے میں نے اپنے مرشد کو یاد کیا تھا یہ آواز مبارک انہیں کی تھی۔ وہ حیران ہو گئے اور کہنے لگے۔ تمہارے بچنے کی بالکل کوئی امید نہ تھی۔ بے شک تمہارے مرشد بڑے کامل ہیں جنہوں نے تمہاری دستگیری کی۔

20-10-96 انتظامیہ محفل پاک لاثانی (فیصل آباد) نے بتایا کہ اتوار کی محفل ذکر (آستانہ عالیہ پر) شروع ہو چکی تھی قبلہ لاثانی سرکار ابھی محفل میں تشریف

نہیں لائے تھے کہ بارش شروع ہو گئی۔ آپ سرکار کے بھتیجے سلمان صاحب کو اندر بھیجا گیا کہ سرکار سے عرض کریں۔ محفل برخاست کر کے دریاں وغیرہ اٹھالی جائیں کہیں ایسا نہ ہو کہ بارش مزید تیز ہو جائے اور سارا انتظام درہم برہم ہو جائے۔ آپ نے فرمایا "چند منٹ ٹھہر جاؤ اگر بارش نہ رکی تو پھر محفل بند کر دینا" اسکے بعد آپ سرکار نے اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کی۔ "یا اللہ! بے شک تیرے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے لیکن یہ بھی تیرے ذکر کی محفل ہے اور لوگ تیرے ذکر کے لئے دور دراز سے آئے ہوئے ہیں۔ میرے مالک! اگر آج بارش بند نہ ہوئی تو میں بھی یہیں کھڑا رہوں گا"

اس کے بعد آپ بے چینی کے ساتھ صحن میں ٹہلنے لگے آپکی زوجہ محترمہ نے عرض کی حضور! اندر تشریف لے آئیں یہاں تو آپ بارش میں بھیگتے رہیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ "اس فقیر نے اللہ سے دعا کی ہے کہ یا اللہ آستانہ کی حدود میں بارش نہ ہو اور بارش کے فرشتے کو کہا ہے کہ بارش روک لو! انشاء اللہ اب یہاں صرف وہی پانی آئے گا جو بادلوں سے نکل چکا ہے۔

حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اگر میرے مقبول اور مقرب بندے مجھ سے کسی بات پر قسم کھا بیٹھیں تو میں ان کو وہ چیز ضرور عطا کرتا ہوں" اور اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو بہت سے اختیارات سے نوازتا ہے اور وہ اپنے رب کے حکم سے تصرف کرتے ہیں۔ جامع کرامات اولیاء میں ہے سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ رب العزت فرماتے ہیں۔ "اے میرے بندے ہر چیز میرے قبضہ قدرت میں ہے جس کو حکم دیتا ہوں وہ ہو جاتی ہے۔ اور جس کو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتی اے میرے بندے! اگر تو میرا حقیقی بندہ اور غلام بن جائے تو میں تجھے بھی اس قابل بنادوں گا کہ تو جس طرف منہ کر کے "کن" کہے گا اشیاء تخلیق ہو جائیں گی اور بہت سے انبیاء اولیاء اور خواص ایسا کر چکے ہیں۔"

ہم نے دیکھا کہ چند منٹوں میں ہی بارش بند ہو گئی اور قبلہ لاثانی سرکار محفل میں تشریف لے آئے اس کے بعد محفل دو تین گھنٹے جاری رہی لیکن آستانہ عالیہ کی حدود اور اس کے ارد گرد چند مکانات تک بالکل بارش نہ ہوئی۔ باقی چاروں طرف

موسلا دھار بارش ہوتی رہی۔ کچھ لوگ جو کہ دیر سے محفل میں پہنچے بھیگے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے بتایا کہ راستے میں بے حد بارش تھی اور بہت پانی اکٹھا ہو گیا ہے۔ لیکن بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ آستانہ عالیہ کے قریب بالکل بارش نہیں اور ساری زمین خشک ہے۔ تب ہم نے انہیں تمام واقعہ سنایا تو سب جھوم اٹھے کہ کیسے میرے آقا نے اللہ رسول ﷺ کے عطا کردہ اختیارات کو بروئے کار لا کر یہ کرم فرمایا۔

تنظیم فیضان لاثانی سرکار شاہدرہ لاہور نے بتایا کہ ایک لڑکا محمد خالد ولد محمد سلیم جو کہ پیدائشی گونگا اور بہرہ تھا۔ بہت علاج کرائے لیکن کوئی کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ انہیں لاثانی سرکار کے بارے میں پتہ چلا تو آستانہ عالیہ پر حاضر خدمت ہوئے اور لاثانی سرکار سے اپنا مسئلہ عرض کیا۔ آپ نے نظر کرم فرمائی۔ صرف چند مرتبہ کے دم سے لڑکے کے کان بالکل ٹھیک ہو گئے اور پھر وہ اللہ کا ذکر کرنے لگا۔ اب آپ کی نظر کرم سے وہ بالکل ٹھیک ہے۔ سبحان اللہ

اسی طرح خادم آستانہ عالیہ عبدالقیوم صاحب نے بتایا کہ ویسے تو ہم [illegible] رات آپ کے فیض و کرم کے مظاہرے دیکھتے رہتے ہیں۔ اگر بیان کرنے لگیں [illegible] درکار ہو گا۔ انہیں واقعات میں سے ایک چھوٹا سا واقعہ بیان کرتا ہوں ایک مرتبہ آستانہ عالیہ پر ایک 17 سالہ لڑکا محمد عمران ولد حاجی محمد رفیق لایا گیا اس کے والدین نے بتایا کہ آج سے تقریباً" آٹھ سال پہلے اس کو مرگی کا مرض ہو گیا تھا۔ اس کی آنکھوں کی روشنی بھی ختم ہو گئی تھی۔ 95-07-12 کو وہ آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا۔ میرے قبلہ لاثانی سرکار کی کرم نوازی سے صرف چار پانچ دم کرنے کے بعد ہی اس کے مرگی کے دورے بھی ختم ہو گئے۔ اور بینائی بھی واپس آ گئی۔

یوسف صاحب (شاہدرہ لاہور) بیان کرتے ہیں کہ میرا آٹھ سالہ بیٹا چھت سے گر کر زخمی ہو گیا۔ ایکسرے کروائے تو پتہ چلا کہ بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ میں ایک غریب آدمی ہوں بہت پریشان ہوا کیونکہ ڈاکٹروں نے کہا تھا کہ آپریشن ہو گا میں نے روحانی طور پر قبلہ لاثانی سرکار سے کرم کے لئے عرض کی بچہ بھی لاثانی سرکار سے بہت عقیدت محبت رکھتا تھا۔ آپریشن والے دن جب بچے کو ہسپتال لے جایا گیا۔ تو بچے پر عجیب مدہوشی طاری ہو گئی۔ پھر اسکی زبان سے یہ الفاظ نکلنے لگے۔ سرکار جی آ [illegible]

ہیں۔ سرکار جی دم کر رہے ہیں۔ ہم بڑے حیران ہوئے اور خوش بھی کہ بے شک میرے آقا بظاہر دور ہیں لیکن روحانی طور پر تشریف لا کر کرم فرما گئے ہیں۔ اور واقعی ایسا ہی ہوا کیونکہ جب ڈاکٹروں نے آپریشن سے پہلے دوبارہ ایکسرا لیا تو دیکھا کہ ہڈی بالکل جڑی ہوئی تھی۔ ڈاکٹر حیران رہ گئے۔ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کیسے ہو گیا۔ بے شک یہ میرے آقا کی ایک کھلی کرامت ہے۔ کیونکہ کرامت کہتے ہی اسے ہیں جو عقل میں نہ آ سکے۔ ذہن جسے سمجھنے سے قاصر ہو۔

6-9-95 محمد سعید (محلّہ منظور پارک فیصل آباد) اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں آستانہ عالیہ پر حاضری دینے کے بعد گھر واپس جا رہا تھا۔ میں موٹر سائیکل پر سوار تھا کہ یکدم ایک ٹرک والے نے پیچھے سے میری موٹر سائیکل کو ٹکر ماری۔ جس سے موٹر سائیکل کا پچھلا حصہ بالکل تباہ ہو گیا فریم بالکل سکڑ گیا۔ المختصر یہ کہ میری موٹر سائیکل دیکھنے میں بالکل آدھی نظر آ رہی تھی۔ جس وقت حادثہ ہوا۔ میری نظروں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ فورا" ہی اپنے مرشد پاک سے عرض کی۔ بے شک میرے آقا مرشد اکمل ہیں۔ آپ نے میری عرض سنی اور روحانی طور پر تشریف لائے اور مجھے ایسے لگا کہ آپ نے اٹھا کر ایک طرف کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پیر مرشد نے ایسا کرم فرمایا کہ مجھے بالکل خراش تک نہ آئی۔ سبحان اللہ۔ اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ شیخ کامل کی روح ایک جگہ قید نہیں ہوتی بلکہ مرید جہاں بھی ہو دور یا نزدیک وہ پیر کی روحانیت سے دور نہیں۔ جب یہ بات پختہ ہو گئی تو مرید کو چاہیے کہ پیر کو ہر وقت یاد رکھے اور ہر وقت اس سے فائدے حاصل کرتا رہے۔

ہماری پیر بہن مہروز صاحبہ (خانیوال) بیان کرتی ہیں کہ میں نے قبلہ حضور سیدنا چادر والی سرکارؒ سے بیعت کی تین ماہ بعد ہی یہ روح فرسا خبر سننے کو ملی کہ ہمارے آقا و مولا قبلہ سیدنا حضرت چادر والی سرکارؒ اس دار فانی سے عالم بالا کی جانب کوچ کر گئے ہیں۔ اس وقت کیوں کہ نئے نئے بیعت ہوئے تھے۔ طریقت کا کچھ پتا نہ تھا کہ کیسے ذکر و فکر کرنا ہے۔ فیض لینے کا طریقہ کیا ہے۔ دل میں بڑی خواہش پیدا ہوتی تھی۔ کہ آپ کچھ روز دنیا میں مزید رہتے۔ تو ظاہرا" بھی آپ سے کچھ نہ کچھ پتہ چلتا ابھی میں انہی سوچوں میں گم تھی کہ ایک رات میرے آقا حضرت سیدنا

پیاد والی سرکار" خواب میں تشریف لائے اور فرمایا۔ "اجی تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں، بابو جی (لاثانی سرکار) تمہاری راہنمائی کے لئے موجود ہیں۔ اب انہی سے ہمارا فیض حاصل کرو" (چند دن پہلے ہی ہمیں لاثانی سرکار کے بارے میں پتا چلا تھا۔) میں نے آپ کی بہت شہرت سنی اور آپ کی زیارت کے لئے گئی۔ سبحان اللہ میرے آقا کی کیا شان ہے کہ کتنی عظیم ہستی کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی۔ میرے پاؤں میں عرصہ دراز سے تکلیف تھی۔ کبھی شدید درد اور کبھی ہلکا ہو جاتا لیکن کئی برسوں سے مسلسل تھا۔ میں نے سوچا کہ اس مرتبہ جب قبلہ لاثانی سرکار خانیوال تشریف لائیں گے تو میں عرض کروں گی حضور! آپ کے در سے اتنی مخلوق فیض یاب ہو رہی ہے۔ مجھ پر بھی نظر عنائت فرمائیں۔

اسی رات خواب میں کیا دیکھتی ہوں کہ آپ سرکار تشریف لائے۔ میں نے فوراً آگے بڑھ کر بیماری کے متعلق عرض کی۔ آپ نے توجہ فرمائی اور دم بھی کیا۔ صبح اٹھی تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئی۔ کہ دم تو مجھے آپ سرکار نے خواب میں کیا لیکن اب کسی قسم کی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہو رہی۔ اسی طرح دن گزرتے گئے میں نے کسی سے اس بات کا ذکر نہ کیا یہاں تک کہ ہفتے پھر مہینے اور پھر سال گزر گئے۔ میں نے تمام گھر والوں کو بتایا تو سب ہی حیران ہوئے۔ آج اس واقعہ کو آٹھ سال گزر چکے ہیں۔ لیکن آج تک وہ تکلیف دوبارہ نہیں ہوئی۔ سبحان اللہ کتنے کریم ہیں میرے آقا کہ ابھی میرے دل میں خیال ہی آیا تھا کہ دستگیری فرما گئے۔

96-6-5 عارفہ افضل صاحبہ جو کہ فیصل آباد خواتین کی نائب امیر حلقہ ہیں بیان کرتی ہیں کہ آستانہ عالیہ پر خواتین کی محفل ذکر (جو کہ مہینے کی پہلی جمعرات کو منعقد ہوتی ہے جس میں دور دراز سے خواتین شرکت کرتی ہیں) منعقد ہوئی۔ محفل ختم ہونے کے بعد جب لاثانی سرکار باہر سے تشریف لائے تو چند خواتین جن کا تعلق درس و تدریس کے شعبے سے تھا آپ سرکار سے شریعت و طریقت کے مسائل پوچھنے لگیں۔ دیگر خواتین بھی وہاں موجود تھیں۔ ان میں سے ایک عورت کے ذہن میں یہ دیکھ کر کچھ بد عقیدگی پیدا ہوئی۔ لیکن اس نے اپنے خیالات یا سوچ کا ذکر کسی سے نہ کیا۔ اس کے بعد سب لنگر کھانے میں مصروف ہو گئیں۔ یکایک اس عورت نے چیخنا شروع

دیا۔ وہ پکار پکار کر کہہ رہی تھی۔ ہائے میری نظر ختم ہو گئی۔ مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا۔ دو تین عورتیں اسے پکڑ کر لنگر خانے کے قریب لے آئیں اور باہر قبلہ لاثانی سرکار تک عرض پہنچائی اور آپ تشریف لے آئے۔ دوسری عورتیں بھی اس کی حالت کو دیکھ کر توبہ استغفار کرنے لگیں۔ پھر وہ آپ سرکار کو اللہ رسول ﷺ کے واسطے دینے لگی کہ مجھے معاف فرما دیں۔ مجھ سے غلطی ہو گئی کہ مجھے آپ کی ذات کے متعلق غلط خیال آیا۔ میرے ذہن میں بد عقیدگی پیدا ہو گئی تھی۔ جس کی مجھے یہ سزا ملی ہے۔ اب مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ بے شک آپ اللہ کے ولی برحق ہیں آپ مجھے معاف فرمائیں۔ اس کی زبان پر ایک ہی عرض تھی کہ حضور مجھے معاف فرما دیں میں اپنی بد عقیدگی کی دل سے توبہ کرتی ہوں۔ آپ نے کرم فرمایا اور اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اسی وقت اس کی بینائی لوٹ آئی۔ سبحان اللہ۔ رب کریم اپنی محبوب ہستی کو مخلوق خدا کے لئے رحمت بنا دیتا ہے لیکن اگر کوئی ان سے بد عقیدگی کرے یا ان کے متعلق غلط خیال لائے تو اللہ تعالیٰ خود ان کو تنبیہہ کرتا ہے اور اگر سچے دل سے توبہ کر لیں اور اس کے محبوب بندے معاف کر دیں تو اللہ تعالیٰ بھی معاف کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اولیاء کاملین کا ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور بد عقیدگی سے بچائے۔ آمین۔

9-1-96 نذیراں بی بی (فیصل آباد) بیان کرتی ہیں کہ میری دو بیٹیاں شدید بیمار تھیں۔ ایک کو عرصہ دراز سے مسلسل سر درد کی بیماری تھی اور دوسری کا جگر خراب تھا اور تلی بڑھی ہوئی تھی۔ کافی علاج کروایا لیکن بیماری تھی کہ کم ہونے کا نام ہی نہ لیتی تھی

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

ہم سب گھر والے اسی وجہ سے بہت پریشان رہتے تھے۔ ایک دن خواب میں نبی کریم' رؤف الرحیم ﷺ کی زیارت پاک نصیب ہوئی اور آپ ﷺ نے فرمایا۔ "39/4 غلام رسول نگر میں حاجی مسعود احمد لاثانی سرکار کا آستانہ ہے۔ وہ ہمارے محبوب ہیں تم بچیوں کو وہاں لے جاؤ اور انہیں دم کرواؤ۔" میں نے اس خواب پر

یقین نہ کیا کیونکہ میرا عقیدہ نہ تھا کہ حضور نبی کریم ﷺ کو علم غیب ہو سکتا ہے اور آپ ﷺ دستگیری بھی فرما سکتے ہیں اور یہ کہ آپ ﷺ اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد خواب میں کیسے آسکتے ہیں۔ اگلی رات پھر حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور سختی سے فرمایا "تم بچیوں کو لے کر نہیں گئیں۔ لاثانی سرکار کا آستانہ ہمارا ہی آستانہ ہے۔" اس خواب کے بعد میں کشمکش میں مبتلا ہو گئی۔ نہ ہی مکمل یقین آتا تھا اور نہ ہی اس خواب کو جھٹلانے کی ہمت ہو رہی تھی کیونکہ آپ کا سختی سے فرمانے کا انداز مجھے ابھی تک یاد تھا۔ اسی کشمکش میں دن گزر گیا اور رات ہو گئی۔ تیسری رات پھر حضور نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے۔ اس مرتبہ آپ ﷺ نے بہت ہی سختی کے ساتھ حکم فرمایا "تم ابھی تک نہیں گئیں۔ تمہاری بچیوں کا علاج اس در کے سوا کہیں نہیں۔ بچیوں کو جلد وہاں لے جاؤ۔" صبح جب میں اٹھی تو میں نے اپنی لڑکیوں سے تینوں زیارتوں کا ذکر کیا تو انہوں نے اصرار کیا کہ اب ہمیں مزید دیر نہیں کرنی چاہیے۔ ہمیں آپ وہاں لے چلیں۔ میں نے "لاثانی سرکار" نام تو سنا تھا لیکن آپ کے اصل نام سے واقف نہ تھی۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ آپ لاثانی سرکار کا نام مبارک مسعود احمد ہے جو کہ حضور نبی کریم ﷺ نے خواب میں فرمایا تھا۔ آپ ﷺ کے بتائے ہوئے پتہ کے مطابق آستانہ عالیہ پر پہنچے۔ آپ کی اجازت سے دم کرنے والے بابا جی اعجاز صاحب سے دم کروایا اور پانی پڑھوا کر گھر لے آئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے در سے نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق شفاء عطا فرمائی۔ جب مکمل شفاء ہو گئی تو پھر آستانہ عالیہ پر حاضر ہو کر قبلہ لاثانی سرکار سے تینوں خواب عرض کیئے اور کہا کہ ہم اس کو تسلیم ہی نہ کرتے تھے کہ حضور ﷺ کی زیارت بھی ہو سکتی ہے' آپ ﷺ کو غیب کا علم ہو سکتا ہے اور آپ ﷺ دستگیری فرما سکتے ہیں یا کسی اللہ کے نیک بندے کا روحانی تعلق حضور نبی کریم ﷺ سے ہو سکتا ہے۔ لیکن اب ہمیں یقین کامل ہو گیا کہ بے شک یہ سب کچھ ممکن ہے اور اپنے غلط عقیدے سے توبہ کر لی ہے۔

اس واقعہ سے کئی باتیں واضح ہوتی ہیں۔

ا۔ ولی کامل کا بارگاہ رسالت ﷺ سے براہ راست تعلق ہوتا ہے۔

۲۔ نبی پاک ﷺ علم غیب رکھتے ہیں اور امتیوں کے احوال سے واقف ہیں۔

۳۔ آپ ﷺ دستگیر اعظم ہیں۔ آپ جب چاہیں جس کی چاہیں دستگیری و رہنمائی فرماتے ہیں۔

۴۔ آپ ﷺ جب چاہیں جس کو چاہیں اپنی زیارت بابرکت سے نواز سکتے ہیں۔ نیکوں کو بشارت دینے کے لئے۔ گناہ گاروں کو گناہوں سے محفوظ کرنے کے لئے اور راہ ہدایت دکھانے کے لئے۔ بد عقیدہ لوگوں کے عقیدہ کو درست کرنے کے لئے۔ غرض کسی کو بھی آپ ﷺ اپنا جلوہ دکھا سکتے ہیں۔

جسے چاہا در پہ بلا لیا جسے چاہا اپنا بنا لیا۔
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے یہ بڑے نصیب کی بات ہے

۵۔ شہنشاہ اعظم سخی سلطان لاثانی سرکار محبوب خدا ہیں اور محبوب مصطفیٰ ﷺ بھی ہیں۔

۶۔ اس آستانہ عالیہ کی عظمت کا بھی پتہ چلتا ہے کہ جسے خود حبیب خدا ﷺ اپنا آستانہ فرما رہے ہوں اس کی کیا فضیلت ہو گی۔ اس لئے اس درپاک پر آنے والوں کی خود نبی پاک ﷺ دستگیری و رہنمائی فرماتے ہیں۔ سبحان اللہ

محمد اکبر جیولرز (ریلبازار' فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بیوپاری کے ساتھ مل کر سونے کا کاروبار کرتا تھا اس نے ایک ناجائز مسئلہ کھڑا کر کے میرا تقریبا" اڑھائی کلو گرام سونا اپنے پاس رکھ لیا۔ جس کی وجہ سے میں بہت پریشان تھا۔ اپنے قبلہ لاثانی سرکار سے روحانی طور پر عرض کی کہ حضور اللہ رسول ﷺ کے بعد آپ ہی میرا واحد سہارا ہیں۔ آپ لجپال ہیں دستگیری فرمائیں۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ میں سیڑھیوں پر سے گر رہا ہوں کہ یک دم میرے قبلہ لاثانی سرکار مجھے تھام لیتے ہیں۔ دل کو کچھ تسلی ہوئی کہ میرے قبلہ لاثانی سرکار ضرور کرم فرمائیں گے۔ ایک دن اپنے پیر بھائی افتخار احمد صاحب سے کہا کہ تم روزانہ آستانہ عالیہ پر حاضری دیتے ہو میرے لئے بھی سرکار جی سے دعا کروانا۔ اس شام جب وہ آستانہ عالیہ پر حاضر خدمت ہوئے تو انہوں نے قبلہ لاثانی سرکار سے میرا مسئلہ بیان کیا اور میں نے منت مان لی کہ یا اللہ جب مجھے میرا ضبط شدہ مال مل جائے گا تو میں آستانہ عالیہ پر تیرے ذکر کی محفل میں لنگر

کا انتظام کروں گا۔ آپ نے میرے حق میں دعا فرمائی اس کے بعد ہمارے ایک پیر بھائی نادر صاحب کو خواب آیا کہ میں (اکبر) ایک پہاڑ پر کھڑا ہوں جس کے ایک طرف گڑھا اور دوسری طرف دریا ہے۔ اس نے دیکھا کہ میں پہاڑ سے نیچے گرنے لگتا ہوں تو یک دم میرے مرشد تشریف لاتے ہیں اور فوراً مجھے سنبھال لیتے ہیں۔ خواب سن کر بڑی تسلی ہوئی اور امید ہوئی کہ اب انشاء اللہ جلد کرم ہو جائے گا۔ پھر ایک دن خواب میں مجھے قبلہ لاثانی سرکار کی آواز مبارک سنائی دی اور آپ نے فرمایا۔ "انشاء اللہ کل تمہارا سونا تمہیں مل جائے گا۔ میرے آقا کے کرم سے اگلے دن ہی ایسا ہوا کہ وہ بیوپاری مان گیا اور اس نے مجھے سارا سونا واپس لا کر دے دیا اور یوں اپنے آقا کی کرم نوازی سے میں لاکھوں کے نقصان سے بچ گیا۔

پیر طریقت جناب صوفی فرزند علی صاحب (سوڈی وال' لاہور) بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہمارے گھر شہر کے نامی گرامی بدمعاش گھس آئے اور کہنے لگے۔ دو تین دنوں کے اندر اندر مکان خالی کر دو ورنہ تمہاری زندگی کی خیر نہیں۔ پھر وہ چلے گئے میں نے اپنے آقا لاثانی سرکار سے روحانی طور پر عرض کی کہ اس سے پہلے بھی مصائب و مشکلات میں آپ کی ذات ہی نے سہارا دیا ہے۔ اب بھی آپ ہی کرم فرمائیں۔ دوسرے تیسرے دن وہ ڈاکو پھر آئے اور دھمکیاں دینے لگے۔ سب لوگ جمع ہو گئے لیکن کسی میں اتنی جرات نہ تھی کہ ان کا مقابلہ کرے۔ میں نے کہا تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ کیونکہ میرے مرشد لاثانی دستگیر ہیں۔ اس وقت اہل خانہ نے قبلہ لاثانی سرکار کو فون کیا اور رو کر عرض کی سرکار کرم فرمائیں۔ وہ بہت خطرناک ڈاکو ہیں اور جان سے مار دینے کی دھمکیاں دے رہے ہیں ہم بہت پریشان ہیں۔ آپ نے تسلی دی اور فرمایا "یہ جو تمہیں جان سے مار دینے کی دھمکیاں دے رہے ہیں انشاء اللہ یہ خود ہی ختم ہو جائیں گے۔" آپ کی زبان مبارک سے اتنی بڑی تسلی مل جانے کے بعد ہمارے دلوں کو اطمینان ہو گیا کیونکہ جب بھی مشکل میں آپ کو پکارا آپ نے کرم فرمایا۔ بے شک۔

تیری ہی عنایت نے ٹالی ہے ہر اک مشکل

تیری ہی عطاؤں پر منگتوں کا گزارا ہے۔

کیونکہ بارہا یہی دیکھنے میں آیا ہے کہ جب بھی کوئی بات آپ کی زبان مبارک سے نکلی وہ ہر صورت میں پوری ہو کر رہی ایسے ان گنت واقعات ہیں۔ اس وقت تو ڈاکو یہ دھمکی دے کر چلے گئے کہ اگر کل تک یہ مکان خالی نہ کیا تو تمہیں سب کے سامنے گولی مار دیں گے۔

اس رات آپ سرکار تمام رات نہ سوئے اور تمام رات توجہ اور بے چینی میں گزار دی۔ اگلے دن خبر آئی کہ ان ڈاکوؤں میں سے ایک قتل اور دوسرا گرفتار ہو گیا ہے۔ تیسرا ساتھی جو ابھی نیا ہی اس گینگ میں شامل ہوا تھا اپنے دو ساتھیوں کا یہ حشر دیکھ کر بہت خوفزدہ ہوا اور اسے یاد آگیا کہ ایک دن پہلے وہ پیر صاحب کو دھمکی دے کر آئے تھے کہ کل تمہاری زندگی کا آخری دن ہو گا۔ لیکن اگلے دن خود ہی قتل ہو گیا۔ اس وقت پیر صاحب نے کہا تھا کہ میرے پیرو مرشد بہت بلند مرتبہ ہیں۔ تم ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ وہ فورا" میرے پاس آیا اور معافی مانگنے لگا اور کہا کہ میں مان گیا کہ بے شک تمہارے پیرومرشد بہت بڑی ہستی ہیں۔ جب وہ لاہور تشریف لائیں تو مجھے ضرور اطلاع کرنا۔ پھر وہ محافل میں بھی شرکت کرنے لگا اور آپ سرکار کی لاہور تشریف آوری پر اس نے آپ کی خدمت میں عاجز ہو کر توبہ کی۔

اسی طرح کا ایک واقعہ پچھلے دنوں ہمارے پیر بھائی محمد اشرف صاحب (چک نمبر431 ج ب بھوانہ تحصیل گوجرہ) کے ساتھ پیش آیا وہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ دن پہلے بدنام زمانہ ڈاکو نے ہمیں خط ارسال کیا کہ دس دن کے اندر اندر تین لاکھ روپے دے دو ہم فلاں جگہ لینے آئیں گے اور اگر رقم نہ پہنچائی تو جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔ ہم بہت خوفزدہ اور پریشان ہو گئے اور میں نے وہی تحریر حضور قبلہ لاثانی سرکار کی خدمت میں پیش کر دی اور عرض کی سرکار کرم فرمائیں۔ آپ سرکار نے مسلسل دو تین دن محفل میں خصوصی دعا فرمائی اور رب العزت کی بارگاہ میں عرض کی "یا اللہ ! یہ مجرم جنہوں نے مخلوق خدا کا جینا حرام کر دیا ہے۔ انہیں کیفر کردار تک پہنچا دے اور لوگوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھ۔" پھر آپ نے مجھے یہ تسلی دی اور فرمایا۔ "تم

بے فکر رہو انشاء اللہ اسے ایسی سزا ملے گی کہ اسے اپنی جان بچانے کی فکر پڑ جائے گی اور وہ تمہیں بھول جائے گا۔ میں نے عرض کی کہ حضور اس نے جان سے مار دینے کی دھمکی دی ہے اور وہ پہلے بھی بہت سے قتل کر چکا ہے۔ میری بات سن کر آپ کی کیفیت بدلی اور آپ نے ارشاد فرمایا۔ "وہ خود زندہ رہے گا تو تمہیں مارے گا۔ انشاء اللہ وہ ادھر کا رخ ہی نہیں کر سکے گا۔ اسے اپنی فکر پڑ جائے گی۔" آپ کی یہ بات اور اتنا واضح اشارہ پا کر ہمیں بہت حوصلہ ہوا پھر آپ نے وظیفہ پڑھنے کے لئے دیا کہ اسے باقاعدگی سے پڑھنا۔ جب بندہ اپنے رب کی اطاعت اور محبت کے ذریعے اس کی رضا حاصل کر لیتا ہے تو اللہ تعالٰی کائنات کی ہر چیز کو اس کے تابع کر دیتا ہے پھر جو کچھ اس کی زبان سے نکلتا ہے وہی تقدیر الٰہی بن جاتا ہے۔ آخر وہی ہوا جو میرے آقا نے فرمایا تھا۔ کچھ دنوں کے بعد ہی وہ پولیس مقابلے میں مارا گیا۔ اور اسے ادھر رخ کرنے کی مہلت ہی نہ ملی۔

ڈاکٹر محمد الیاس صاحب (صدر تنظیم فیضان لاثانی سرکار' شاہدرہ) بیان کرتے ہیں کہ 5 ستمبر 1995ء کو سخی لجپال قبلہ لاثانی سرکار شاہدرہ تشریف لائے۔ جب یہ اطلاع ملی کہ قبلہ سرکار اپنے مبارک قدموں سے شاہدرہ کی سرزمین کو شرف بخشنے آرہے ہیں۔ اس وقت دریائے راوی پورے عروج پر تھا۔ دریا کا پانی کسی وقت بھی باہر نکل کر مخلوق خدا کی تباہی کا باعث بن سکتا تھا۔ قبلہ لاثانی سرکار کی آمد کی خبر سننے پر پیر بھائی اپنی اس پریشانی کو بھول گئے اور بڑے جوش و خروش سے سرکار کی آمد کا لوگوں میں اعلان کرنے لگے اور شدت سے آپ کا انتظار کرنے لگے۔ پھر سرکار جب تشریف لائے تو آپ نے اس ناچیز پر کرم فرمایا اور میرے غریب خانے پر تشریف فرما ہوئے۔ کافی تعداد میں لوگ جمع تھے۔ سب نے مل کر عرض کی حضور سیلاب کا شدید خطرہ ہے۔ لوگ اپنا سامان بالائی منزلوں پر چڑھا رہے ہیں۔ شدید خوف طاری ہے کہ کیا بنے گا۔ اگر پل پر پانی کی سطح ایک لاکھ اسی ہزار (1,80,000) کیوسک ہو گئی تو بند توڑ دیا جائے گا۔ کیونکہ پل سے پانی کے گزرنے کی اتنی ہی گنجائش ہے۔ اس وقت پانی کی سطح ایک لاکھ ستر ہزار (1,70,000) کیوسک ہو رہی ہے۔ مختلف مقامات پر فوج نے اپنی پوزیشن سنبھال لی ہے کہ جیسے ہی پانی کی سطح بلند ہوئی تو شاہدرہ کی طرف د

بند اڑا دیا جائے گا۔ پریشان حال لوگوں کی عرض سن کر میرے لجپال کریم آقا نے اپنے رب کے حضور دعا کے لئے ہاتھ بلند کیئے اور پھر مراقبہ میں چلے گئے۔ کچھ دیر گزرنے کے بعد قبلہ سرکار کی زبان مبارک سے ارشاد ہوا کہ "اے پانی شاہدرہ کی سرزمین سے نیچا ہو کر تیزی کے ساتھ گزر جا۔" حالت مراقبہ سے نکلنے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا۔ مطمئن رہو سیلاب نہیں آئے گا۔ انشاء اللہ کرم ہو گا۔ بے فکر ہو کر سو جاؤ۔ لوگ اپنے گھروالوں کو مطمئن کرنے چلے گئے۔ سینکڑوں لوگ گلی کوچوں میں سرکار کے نعرے لگاتے پھر رہے تھے۔ دوسرے لوگ سوال کرتے کہ تم اتنے مطمئن کیوں ہو؟ ہماری تو جان پر بنی ہوئی ہے۔ وہ جواب دیتے ہمارے پیرو مرشد اس سرزمین پر تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ نے تسلی فرما دی ہے۔ اس لئے ہمیں کامل یقین ہے کہ ہمارے آقا کا فرمان سچ ثابت ہو گا کیونکہ اللہ کا محبوب اللہ کے حکم سے بولتا ہے۔ ایک مجذوب نے جب یہ سنا تو حق حق کے نعرے لگانے لگا اور کہنے لگا بے شک ایسی بات کوئی اللہ کا ولی کامل ہی کر سکتا ہے۔ اگلے دن اس بات کی تصدیق ہو گئی۔ سینکڑوں لوگوں نے دیکھا کہ پانی کی سطح آس پاس سے بلند ہے لیکن شاہدرہ کے مقام پر نیچی ہے اور پانی انتہائی تیزی کے ساتھ بہہ رہا ہے۔ فوج سمیت سینکڑوں لوگ اس واقعہ پر شدید حیران تھے اور کہہ رہے تھے کہ راوی سائفن سے گزرنے والا پانی کہاں چلا جاتا ہے اور شاہدرہ سے گزرنے والے پانی کی مقدار ایک گھنٹہ کے وقفے سے برابر ہونی چاہیے تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ اللہ کے محبوب بندے کی دعا قبول ہوئی ہے۔ یہ ان کے تصرف کا ہی کرشمہ ہے۔

1996ء کی بات ہے دریاؤں میں پھر سیلاب آئے ہوئے تھے۔ دریائے راوی میں بھی سیلاب کا خطرہ تھا۔ شہر شاہدرہ کے لوگ بہت پریشان تھے۔ وہاں کے کئی پیر بھائیوں کو خواب کے ذریعے اطلاع ہوئی کہ قبلہ سرکار اگر تصرف فرمائیں یا آپ اپنے کسی درویش کی یہاں ڈیوٹی لگائیں تو مخلوق خدا اس مصیبت سے محفوظ رہ سکتی ہے۔ ادھر قبلہ سرکار نے فرمایا۔ کہ رات اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا ہے۔ کہ سیلاب کو جا کر روکو۔ یا کسی قطب کو وہاں بھیجو۔ اس کے بعد حضور قبلہ سرکار کے ایک درویش (جو مقام قطبیت پر فائز ہیں۔) نے آکر سرکار کو بتایا کہ رات اللہ تعالیٰ کی

طرف سے حکم ہوا ہے۔ کہ اجازت لے کر فوراً" وہاں پہنچو۔ آپ نے انہیں اجازت فرمائی ساتھ ہی فرمایا۔ جب تک پانی نیچے نہ ہو جائے اور خطرہ مکمل نہ ٹل جائے وہاں سے ہلنا نہیں ہے۔ جب وہ درویش وہاں پہنچے تو سیلاب خطرناک صورت حال اختیار کر چکا تھا۔ انہوں نے وہاں کے کچھ پیر بھائیوں کو ساتھ لیا اور دریا پر جا کر کھڑے ہو گئے۔ وہاں سرکار کے کرم سے تصرف کیا۔ تمام لوگوں نے دیکھا کہ آہستہ آہستہ دریا کا پانی نیچے ہونا شروع ہو گیا ہے اور سیلاب کا جو شدید خطرہ تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے ٹل گیا۔ سبحان اللہ اللہ تعالیٰ نے قبلہ سرکار کو جو تصرفات عطا فرمائے ہیں آپ اپنی نظر کرم سے اپنے درویشوں کو بھی اس کا حصہ عطا فرما رہے ہیں اور لوگ جانتے ہیں اور مشاہدہ کرتے ہیں کہ آپ کے لگائے ہوئے صاحب ڈیوٹی درویش مرشدی سرکار کے کرم سے تصرف کر کے مخلوق خدا کو پریشانیوں اور مصیبتوں سے نجات دلاتے ہیں۔ پاکستان کے بہت سے مختلف شہروں میں سرکار کے مرید موجود ہیں اور آپ نے وہاں کسی نہ کسی کی ڈیوٹی لگائی ہوئی ہے۔ انہیں دم کی اجازت فرمائی ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے اور پیر مرشد کے حکم سے وہ لوگوں کی جسمانی اور روحانی بیماریاں دور کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ لاعلاج امراض میں مبتلا ہوتے ہیں اور بہت سے جادو ٹونوں کے زیر اثر عذاب میں زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ ایسے گھرانے بھی ہوتے ہیں جہاں جنات یا آسیب کا ڈیرہ ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے خاندان کا کوئی نہ کوئی فرد مسلسل اذیت میں مبتلا رہتا ہے۔ جگہ جگہ علاج کروانے کے باوجود مصیبت سے چھٹکارا نہیں ملتا۔ انہیں اس ذریعی آستانہ عالیہ چادریہ لاثانیہ پر آکر یا اپنے علاقے کے سرکار کی طرف سے لگائے گئے صاحب ڈیوٹی درویش سے رجوع کرنے پر قبلہ سرکار کی نظر کرم سے ہر غم و مصیبت سے نجات مل جاتی ہے۔

محمد ریاض (سابقہ ریاض مسیح) بیان کرتے ہیں کہ 73 گ ب گڈیاں میں محفل پاک لاثانی منعقد ہوئی تو میں نے اس میں شرکت کی۔ میں بہت عقیدت اور محبت سے محفل سن رہا تھا کہ یکایک مجھے ایسا محسوس ہونے لگا کہ کوئی مجھے کہہ رہا ہے۔ "مسلمان ہو جاؤ' مسلمان ہو جاؤ۔" محفل پاک اختتام پذیر ہوئی اور میں گھر آ گیا۔ لیکن میری حالت اب بھی وہی تھی۔ جیسے کوئی مسلسل یہ بات کہے جا رہا ہو۔ آخر کار میں نے

خود ہی کلمہ شریف پڑھ لیا اور مسلمان ہو گیا۔ لیکن میرے دل کو تسلی نہ ہوئی اور میرا دل چاہا کہ کوئی بزرگ مجھے کلمہ پڑھا کر مسلمان کریں۔ اسی کشمکش میں مجھے نیند آ گئی۔ رات کو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہی بزرگ (لاثانی سرکار) جن کی محفل میں میں نے شرکت کی تھی تشریف لائے اور مجھے کلمہ شہادت پڑھایا صبح اٹھا تو میری خوشی کی کوئی انتہاء نہ تھی۔ میں نے لوگوں سے لاثانی سرکار کے آستانہ عالیہ کا پتہ پوچھا اور پاک صاف ہو کر آستانہ عالیہ پر حاضر ہو گیا۔ ساری بات آپ کی بارگاہ میں عرض کر دی۔ آپ نے میری عرض کو قبول فرماتے ہوئے نہ صرف کلمہ پڑھایا بلکہ میری گذارش پر سلسلہ عالیہ میں بھی داخل فرمایا۔ اب الحمدللہ میں نماز اور وظائف کا پابند ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے دین اسلام پر استقامت عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

صوفی مختار احمد نقشبندی (وکیلاں والی گلی' ریل بازار' فیصل آباد)

آپ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میرے آقا و مولا لاثانی سرکار جی آستانہ عالیہ پر اولیاء اکرام ؒ کی شان اقدس میں بیان فرما رہے تھے۔ آپ نے اولیاء کرام ؒ کے ذکر میں محویت اور اس کے اثرات کا بیان فرمایا۔ یہ بیان سن کر میں نے دل ہی میں عرض کی۔ یا سرکار مجھ پر بھی ایسا کرم فرمائیں تاکہ میں بھی اس چیز کا مشاہدہ کروں۔ کچھ دنوں کے بعد قبلہ لاثانی سرکار کا ایسا کرم ہوا کہ جب میں اسم اعظم اللہ کا ذکر شروع کرتا تو لفظ اللہ میری دائیں آنکھ سے نکلنا شروع ہو جاتا اور میں اس کی زیارت بھی کرتا۔ یہ کرم عظیم دن بدن بڑھنے لگا۔ ایک دن میں اپنی دکان پر چاندی کے کڑوں کے اوپر ڈیزائننگ کرنے لگا تو ساتھ خفی ذکر بھی کرتا رہا تو میں نے مشاہدہ کیا کہ اسم اعظم اللہ بار بار میرے سامنے آ جاتا اور میں زیارت پاک کرتا۔ ڈیزائننگ کے دوران بار بار اسم اعظم اللہ کی زیارت کرتا رہا۔ جب میں نے کام مکمل کر کے دیکھا تو حقیقت میں دو کڑوں کے اوپر اسم اعظم اللہ ڈیزائننگ میں صاف کندہ ہو گیا ہے۔ سبحان اللہ۔ میں اپنے قبلہ پر قربان جاؤں کہ آپ اپنے مریدوں کو ایسے مشاہدات کروا رہے ہیں جن کا ذکر ہم کتابوں میں پڑھتے تھے۔ یہ اس چیز کی دلیل ہے کہ واقعی میرے پیرومرشد قبلہ لاثانی سرکار اللہ و رسول ﷺ کے محبوب ہیں۔

نعت بی بی (چک نمبر 167/10R' خانیوال) بیان کرتی ہیں کہ 97-6-12 کو

جب میں بجلی کا سوئچ لگانے لگی تو بجلی نے مجھے پکڑ لیا اور میرا ہاتھ سوئچ کے ساتھ چمٹ گیا۔ میں نے اسی لمحہ اپنے پیرو مرشد لاثانی سرکار کو یاد کیا کہ یالاثانی سرکار میری مدد فرمائیے۔ اسی وقت میں نے دیکھا کہ میرے قبلہ تشریف لے آئے اور کہنی سے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ یہ سب چند سیکنڈوں میں ہوا۔ جیسے ہی میرے قبلہ نے میرا ہاتھ پکڑا کرنٹ ہاتھ میں آگے جانا بند ہو گیا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کرنٹ صرف انگلیوں تک ہی محدود ہے۔ اتنے میں میرے رشتہ داروں نے آکر مین سوئچ بند کیا۔ جب میں نے اپنا ہاتھ دیکھا تو شدید کرنٹ کی وجہ سے تین انگلیاں جل چکی تھیں۔ سب رشتہ دار حیران تھے کہ یہ کیسے بچ گئی ہے پھر میں نے ان کو سارا واقعہ سنایا۔ تو وہ بھی بڑے حیران ہوئے اور کہنے لگے واقعی تمہارے پیر کامل ہیں۔

قبلہ لاثانی سرکار کی سیاسی اور روحانی پیش گوئیاں

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا! "مومن کی فراست سے ڈرو۔ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔" یہ حقیقت ہے کہ عاشقان خدا کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور بصیرت عطا ہوتی ہے۔ جس سے وہ آنے والے حالات و واقعات سے پہلے ہی باخبر ہو جاتے ہیں۔ میرے قبلہ لاثانی سرکار نے آج تک جو پیش گوئیاں کیں وہ سچ ثابت ہو رہی ہیں۔ یہ پیش گوئیاں اخباروں کی زینت بنتی رہتی ہیں۔ چند ایک تحریر کر رہا ہوں۔

سیاسی پیش گوئیاں

1989ء کی بات ہے کہ چند مریدین نے میرے قبلہ لاثانی سرکار سے بلدیاتی انتخابات کے بارے میں دریافت کیا کہ اس مرتبہ اس حلقہ سے کون جیتے گا۔ آپ سرکار نے فرمایا کہ انور علی خان بلوچ اس حلقے سے کامیاب ہو گا۔ مریدین یہ سن کر بہت حیران ہوئے کیونکہ انور علی خان نے سیاست کو خیرباد کہہ دیا تھا اور اس نے باقاعدہ پریس کانفرنس میں سیاست سے ریٹائر ہونے کا اعلان کر دیا تھا اور اس کا یہ اعلان اخباروں میں بھی چھپ چکا تھا۔ مریدین کی حیرانگی دیکھتے ہوئے آپ نے وضاحت سے فرمایا کہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ وہ سیاست میں دوبارہ آنے کا اعلان کرے گا اور کامیاب بھی ہو گا۔ چند دنوں بعد ہی انور علی خان بلوچ نے دوبارہ سیاست میں آنے کا فیصلہ کرتے ہوئے بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے کا اعلان کر دیا اور آستانہ عالیہ کے قریب انتخابی جلسہ منعقد کیا۔ میرے پیرو مرشد قبلہ لاثانی سرکار کے بھائی محمد عارف صاحب ایڈووکیٹ اور دیگر مریدین اس جلسہ میں گئے اور قبلہ لاثانی سرکار کی طرف سے انور علی خان کو ہار پہنایا اور اسے بتایا کہ ہمارے پیرو مرشد نے ہمیں پہلے ہی مطلع کر دیا تھا کہ آپ دوبارہ سیاست میں آئیں گے اور انہوں نے آپ کی کامیابی کا اعلان بھی فرما دیا ہم آپ کو پیشگی مبارکباد دینے آئے ہیں۔ اس نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور ک

ب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میں ہی کونسلر منتخب ہوں گا۔ جب انتخابات ہوئے تو انور علی خان بلوچ میرے قبلہ لاثانی سرکار کی پیش گوئی کے مطابق کامیاب ہوئے۔

انہی دنوں میرے پیرو مرشد تبلیغی دورے پر خانیوال تشریف لے کر گئے تو شہر کے حلقے سے بلدیاتی کونسلر کے امیدوار ظہیر احمد قریشی نے محفل پاک میں حاضری دی اور عرض کی سرکار پہلی دفعہ الیکشن میں کھڑا ہو رہا ہوں مخالف امیدوار اتنا مضبوط ہے کہ کوئی بھی اس کے مقابلے پر کھڑا ہونے کو تیار نہیں اور لوگوں نے مجھے صرف اس لئے کھڑا کیا ہے کہ وہ بلا مقابلہ منتخب نہ ہو۔ آپ کرم فرمائیں اور میرے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری عزت رکھے۔ مجھے کامیاب کر دے۔ آپ نے اسے نماز پنجگانہ ادا کرنے اور مخلوق خدا کے ساتھ حسن اخلاق کے ساتھ پیش آنے کی تلقین فرمائی اور اس کے حق میں دعا فرمائی۔ پھر اسے فرمایا کہ انشاء اللہ تم ہی کامیاب ہو گے اور تمہیں کامیابی کی بشارت بھی مل جائے گی۔ چند دن بعد ہی اسے کامیابی کی بشارت مل گئی۔ اس نے قبلہ لاثانی سرکار سے آکر عرض کی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ پہلے مخالف امیدوار جیت رہا تھا لیکن آخر میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دل پھیر دیئے اور لوگوں نے میرے حق میں ووٹ ڈالنے شروع کر دیئے اور میں کامیاب ہو گیا۔

آپ سرکار نے فرمایا کہ فقیر نے آپ کے حق میں دعا کر دی ہے انشاء اللہ آپ ہی کامیاب ہوں گے۔

انتخابات والے دن لوگوں نے دیکھا کہ مخالف امیدوار واضح اکثریت سے جیت رہا تھا لیکن شام کے وقت یکدم ظہیر احمد قریشی کے پولنگ کیمپ پر لوگ آنا شروع ہو گئے اور آخری وقت میں پانسہ پلٹ گیا۔ جب انتخابی نتائج کا اعلان ہوا تو میرے پیرو مرشد قبلہ لاثانی سرکار کی پیش گوئی کے مطابق ظہیر احمد قریشی کامیاب قرار پائے۔

1993ء میں قومی اور صوبائی انتخابات کا اعلان ہوا تو مسلم لیگ کے امیدوار انور علی خان بلوچ صوبائی اسمبلی کی سیٹ کے لئے اور میاں امجد لیٹین قومی اسمبلی کی سیٹ کے لئے کھڑے ہوئے۔ انور علی خان بلوچ نے آستانہ عالیہ پر حاضری دی اور عرض کی سرکار آپ ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی میاں امجد لیٹین صاحب اور ہمارے لیڈر میاں نواز شریف کو بھی کامیاب کرے۔ میرے قبلہ

ثانی سرکار نے ان کے حق میں ہاتھ اٹھا دیئے اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ان کی کامیابی کی دعا فرمائی۔ دوسرے دن ہی میرے قبلہ نے مریدین اور عقیدت مندوں کو بتایا کہ رات کو مسلم لیگ کے جن امیدواروں کے حق میں دعا کی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی منظوری دے دی ہے اور اب انشاء اللہ وہی اپنی سیٹوں پر کامیاب ہوں گے۔ آپ کا یہ فرمان سچ ثابت ہوا۔ انتخابات میں انور علی خان بلوچ' میاں امجد یٰسین اور میاں محمد نواز شریف کامیاب ہو گئے۔

12 مارچ 1995ء کو لاثانی سرکار نے تنظیم فیضان لاثانی سرکار کے اجلاس میں فرمایا کہ کرپشن اور مہنگائی کے باعث پاکستان کی معاشی حالت درگوں ہو جائے گی اور ملک اندر سے کھوکھلا ہو جائے گا لیکن اس کے بعد پاکستان کے قریبی ہمسایہ ممالک قازقستان سمیت کئی ملکوں سے تجارتی تعلقات استوار ہو جائیں گے۔ آپ کی یہ پیش گوئی حرف بحرف درست ثابت ہوئی۔

سابقہ حکومت کے دور 95-1994ء میں حکومتی کرپشن لاقانونیت اور ہوش ربا مہنگائی سے تنگ آکر مختلف علاقوں سے عقیدت مند اور مریدین آستانہ عالیہ پر حاضر ہو کر قبلہ لاثانی سرکار سے عرض کرتے تھے کہ سرکار کمر توڑ مہنگائی نے غریب اور متوسط طبقے کے لئے زندگی گزارنا محال کر دیا ہے۔ آپ کرم فرمائیں اس مصیبت سے نجات حاصل ہو۔ آپ نے فرمایا! ''جس طرح دنیا کی عدالتیں ہیں اسی طرح باطنی طور پر عدالتیں ہیں ایک فقراء کی اور دوسری حضور نبی کریم ﷺ کی آخری عدالت ہے اور آپ ﷺ کا فیصلہ حتمی ہوتا ہے جب حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس سے منظوری ہو جائے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔ ہمیں اطلاع ہوئی ہے کہ ابھی اشیائے خوردنی میں تین سے پانچ روپے تک اضافہ ہو گا۔ جس کی وجہ سے مہنگائی بہت بڑھ جائے گی اور جب حکومت مہنگائی میں مزید اضافہ کرے گی تو برطرف کر دی جائے گی۔''

1996ء میں تنظیم فیضان لاثانی سرکار کے سالانہ اجلاس کے موقع پر ملک کے مختلف حصوں سے درویش' پیر صاحبان اور مشائخ آستانہ عالیہ چادریہ لاثانیہ پر حاضر ہوئے۔ سب نے متفقہ طور پر پیرومرشد قبلہ لاثانی سرکار کے حضور تحریری طور پر

درخواست پیش کی کہ سرکار حکومت نے کرپشن' مہنگائی اور بے روزگاری کی وجہ سے غریب آدمی کا جینا حرام کر دیا ہے۔ پریشان حال لوگ ہمارے پاس آکر حکومت کے خاتمہ کی دعائیں کرواتے ہیں۔ آپ کرم فرمائیں اور اس حکومت کو برطرف کروائیں۔ سب درویشوں اور مشائخ نے اس درخواست پر اپنے دستخط بھی کئے۔ جب درخواست آپ کے حضور پیش ہوئی تو آپ نے دعا فرمائی کہ یا اللہ تیرے فقراء اور درویشوں نے حکومت کی برطرفی کا فیصلہ کر دیا ہے تو بھی اس درخواست کو منظور فرما۔ دعا کے بعد آپ نے تمام حاضرین سے فرمایا! "حکومت ہرگز اپنی معیاد پوری نہ کر سکے گی اور برطرف کر دی جائے گی کیونکہ اس کی برطرفی کا فیصلہ فقراء کی عدالت میں ہو چکا ہے۔ کچھ وقت انتظار کرو اگر فوری ایکشن لیا گیا تو ملک میں خون خرابے کا خطرہ ہے۔"

آپ کی ان پیش گوئیوں کے عین مطابق سابقہ حکومت نے مزید مہنگائی کر دی تھی۔ اس کے ساتھ ہی صدر مملکت نے کرپشن' لاقانونیت اور مہنگائی' بے روزگاری کی وجہ سے حکومت کو برطرف کر دیا۔ اس طرح میرے قبلہ لاثانی سرکار کی یہ پیش گوئیاں سو فیصد درست ثابت ہوئیں۔

جس وقت منظور احمد وٹو کا کیس عدالت میں چل رہا تھا۔ اس وقت پیر مشتاق احمد صاحب نے قبلہ لاثانی سرکار سے اس کے بارے میں استفسار کیا تو آپ نے اسی وقت پیش گوئی فرمائی کہ عدالت وٹو حکومت بحال کر دے گی لیکن اس کے بعد اس کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ آپ کی پیش گوئی کے عین مطابق عدالت نے وٹو حکومت کو بحال کیا لیکن جلد ہی اس کی حکومت بھی ختم کر دی گئی۔

30 جنوری 1997ء بروز جمعرات آستانہ عالیہ پر مختلف شہروں سے درویش' فقراء اور مشائخ محفل میں شمولیت کے لئے حاضر تھے۔ ان سب نے قبلہ لاثانی سرکار کی بارگاہ میں تحریری طور پر اپنے دستخطوں کے ساتھ درخواست پیش کی کہ نواز شریف بطور وزیر اعظم پاکستان کی منظوری فرمائی جائے۔ آپ نے درخواست پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی منظوری کے لئے ہاتھ اٹھائے اور پھر حاضرین محفل سے فرمایا کہ انشاء اللہ اس مرتبہ نواز شریف حکومت بنائے گا۔ الحمدللہ ہم نے آپ کی اس

پیش گوئی کو بھی پورے ہوتے ہوئے دیکھا۔

اللہ رب العزت کا فرمان ہے جب کسی قوم میں فسق و فجور اپنی انتہاء کو پہنچ جائے' قتل و غارت گری روز کا معمول بن جائے' پیار و محبت کی جگہ نفرتیں' قدورتیں اور منافقتیں عام ہو جائیں تو انتظار کرو دنیاوی و سماوی آفتوں کا' زلزلوں کا آتش زنی کا' طوفانوں کا' پتھروں کی بارش کا اور رزق کی تنگی کا۔

چند ماہ قبل قبلہ لاثانی سرکار نے آستانہ عالیہ پر موجود درویشوں اور پیر صاحبان کے اجتماع میں ارشاد فرمایا کہ! "اس امر کی اطلاع ہوئی ہے کہ بداعمالیوں کے باعث مختلف آفات و بلیات نازل ہونے والی ہیں اور آتش زنی اور پتھروں کی بارش کی بھی اطلاع ملی ہے۔ اللہ رب العزت کے حضور رو رو کر توبہ استغفار کریں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور زیادہ سے زیادہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں درود شریف کے نذرانے پیش کریں تاکہ آپ رحمت اللعالمین ﷺ کی نظر کرم سے ہم اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچ سکیں۔

آپ کی اس پیش گوئی کے چند دنوں بعد ہی ملک میں زلزلے آئے اور دو شہروں میں پتھروں کی بارش ہونے کی اطلاع بھی موصول ہوئی۔ آتش زنی کے واقعات اور سخت طوفان آنے کی وجہ سے بہت سا جانی اور مالی نقصان بھی ہوا۔ آپ مسلسل اپنے مریدین کو اللہ رب العزت کے حضور توبہ استغفار کی تلقین فرماتے رہے اور خود بھی اللہ کے حضور امت محمدیہ پر رحم و کرم کے لئے دعائیں مانگتے رہے۔

روحانی پیش گوئیاں

1988ء کی بات ہے میرے قبلہ لاثانی سرکار نے چند طالبین کے درمیان یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارہ ہوا ہے کہ دو آدمی ایسے ہونے چاہئیں جو ہر بات نوٹ کرتے رہیں۔ (خانیوال میں اس ناچیز (راقم الحروف) کی اس سلسلہ میں ڈیوٹی لگی۔)

ہم اس وقت سے آپ کے کرم سے جو مشاہدے کر رہے ہیں۔ وہ لکھ رہے

ہیں۔ (اگرچہ اس سلسلہ میں کافی کوتاہی ہوتی رہی تاہم آپ کے کرم سے جو کچھ تحریر آیا تھا کتاب لکھتے ہوئے وہ مواد بڑا کام آیا اور اس روحانی اشارے کی اہمیت کا پتا چلا) یہ بات سامنے آئی ہے کہ پچھلے دس (10) سال سے اب تک میرے قبلہ لاثانی سرکار نے جو روحانی اشارے فرمائے ہم انہیں اسی طرح ظاہر ہوتا دیکھ رہے ہیں۔

مختلف شہروں میں روحانی سلسلہ پھیلنے کی پیش گوئیاں

خانیوال میں اس وقت (1988ء میں) آپ کے چند عقیدت مند تھے۔ ایک دن آپ نے ان عقیدت مندوں کو ارشاد فرمایا! کہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ کچھ ہی عرصہ میں مختلف علاقوں (خانیوال) سے لوگ ہمارے سلسلہ میں داخل ہوں گے اور سلسلہ بہت تیزی کے ساتھ پھیلے گا۔ اس وقت آپ کی روحانی طور پر خانیوال پھر لاہور کی ڈیوٹی لگی ہوئی تھی۔ آپ ان شہروں میں تبلیغی دورے پر تشریف لے جاتے۔ ہم نے کچھ عرصہ کے بعد ہی دیکھا کہ جن جن علاقوں کا آپ نے اشارہ فرمایا تھا۔ وہاں سے آپ کے روحانی فیض کو دیکھتے ہوئے لوگوں کی کثیر تعداد سلسلہ میں داخل ہونے لگی۔ حاسدین کو یہ بات پسند نہ آئی اور انہوں نے سخت مخالفت شروع کر دی۔ اہل سلسلہ بہت پریشان تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا گھبراؤ نہیں ہم دیکھ رہے ہیں کہ خانیوال اور اس کے گردونواح میں لوگوں کی کثیر تعداد ہمارے سلسلہ میں داخل ہوگی۔

آپ کے فرمان پر یقین رکھتے ہوئے شدید مخالفت کے باوجود عقیدت مند دین کا کام کرتے رہے۔ دو تین سال ہی میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ آپ کے فیض و کرم کو دیکھتے ہوئے سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ جس قدر تیزی سے آپ کا فیض عام ہوا ایسا ہمارے گمان میں بھی نہیں تھا۔

1989ء کے دوران ایک مرتبہ آپ ملتان شریف حاضری کے لئے فیصل آباد سے خانیوال تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا کہ سفر کرتے ہوئے دیکھا کہ فقیر سے نور نکلتا ہے اور اوپر آبادیوں میں پھیل جاتا ہے۔ میں نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کہ یہ ماجرا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا کہ فیصل آباد سے ملتان تک تمہارے آنے جانے

کی وجہ سے تمہارے ٹھہرنے کی سہولت کے لئے کہ تم جب چاہو جس جگہ چاہو آرام کر سکو ہم ان شہروں کے لوگوں کے دلوں میں القاء کر دیں گے اور لوگوں کے دل پھیر دیں گے اور ان تمام شہروں میں تمہارا فیض عام کر دیں گے اور لوگوں کی کثیر تعداد ان شہروں سے تمہارے سلسلہ میں داخل ہو جائے گی اور آئندہ چند برسوں میں یہ ہونے والا ہے۔

کچھ ہی عرصہ بعد ہم نے دیکھا کہ فیصل آباد سے ملتان تک درمیان میں جو بھی شہر آتے تھے (براستہ ریلوے اور براستہ روڈ)۔ ان میں قبلہ لاثانی سرکار کا فیض عام ہوا اور ان شہروں سے لوگوں کی کثیر تعداد سلسلہ میں داخل ہوئی۔ ان شہروں میں گوجرہ' ٹوبہ ٹیک سنگھ' شورکوٹ' عبدالحکیم' خانیوال' چیچہ وطنی' اقبال نگر' میاں چنوں' کبیر والا' جھنگ اور پیر محل وغیرہ شامل ہیں۔ نہ صرف ان شہروں میں بلکہ ان کے گردونواح کے دیہاتوں میں بھی سلسلہ پھیل چکا ہے۔

چند سال قبل آستانہ عالیہ (غلام رسول نگر فیصل آباد) پر ہفتہ وار محفل میں کم تعداد میں عقیدت مند شریک ہُوا کرتے تھے۔ اس وقت آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ و رسول ﷺ کی بارگاہ میں منظوری ہو گئی ہے کہ فیصل آباد میں ہمارا آستانہ روحانیت کا مرکز بنے گا اور یہ جگہ لوگوں کے لئے کم پڑ جائے گی۔ آج ہم سب آپ کے اس فرمان کو پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ سالانہ محفل (1997ء) کے موقع پر عقیدت مندوں اور مریدین کی متوقع کثیر تعداد کے پیش نظر تنظیم فیضان لاثانی سرکار نے 1996ء ہی میں بائی پاس روڈ فیصل آباد کے قریب آستانہ کی تعمیر اور محافل ذکر کے لئے کافی رقبہ خرید لیا تھا۔ لہٰذا نئے آستانہ پر سالانہ محفل (1997ء) کا انعقاد کیا گیا۔

آپ نے تین سال قبل فرمایا تھا کہ کراچی کے لئے حکم ہو رہا ہے کہ وہاں تبلیغ کا کام شروع کیا جائے۔ آپ نے اس سلسلہ میں محترم محمد یامین صاحب کی ڈیوٹی لگائی تھی مگر کچھ ذاتی مصروفیات کی وجہ سے وہ وہاں زیادہ نہ جا سکے۔ کچھ عرصہ پہلے آپ نے فرمایا کہ کراچی کے لئے ہمیں پھر اشارہ ہوا ہے کہ کچھ طالبین حق ہیں مگر انہیں فیض نہیں ہو رہا جس کی وجہ سے وہ مایوس ہو رہے ہیں۔ وہاں جا کر کچھ دن قیام فرماؤ . . .

ان کو فیض یاب کرو۔ اس سے پہلے آپ کو ایران کے تبلیغی دورے کا حکم ملا تھا۔ چنانچہ وہاں جاتے ہوئے آپ نے کراچی میں کچھ دن قیام فرمایا اور ایران سے واپسی پر بھی تین دن قیام فرمایا۔ اللہ و رسول ﷺ کے کرم اور آپ کے فیض کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے سینکڑوں لوگ آپ کے دست حق پر بیعت ہو گئے اور دن بدن بڑی تیزی کے ساتھ یہ سلسلہ جاری ہے۔

علماء کرام اور مشائخ عظام کا روحانی فیض کے لئے رجوع کرنا

جب بھی سلسلہ پھیلتا ہے تو مخالفت بھی ساتھ ہوتی ہے۔ لوگ ہر طرح کا تبصرہ کرتے ہیں۔ کچھ لوگ تعریف کرتے ہیں تو کچھ تنقید کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ فیض کو دیکھنے کے باوجود علماء کرام بہت کم روحانی فیض کو تسلیم کرتے ہیں۔ میرے قبلہ لاثانی سرکار کے فیض کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے جہاں لوگوں کی کثیر تعداد سلسلہ میں داخل ہوئی وہاں حاسدین نے سخت مخالفت بھی کی۔ جب عقیدت مند لاثانی سرکار کے روحانی فیض کا ذکر علماء کرام یا مشائخ عظام سے کرتے تو وہ حیران رہ جاتے اور کہتے اس دور میں ایسا فیض ممکن نہیں اور وہ خوامخواہ مخالفت شروع کر دیتے۔ آپ نے ایک مرتبہ سالکین و مریدین کو بتایا کہ مختلف علاقوں سے اولیاء کرام، علماء کرام اور پیر صاحبان اس آستانہ سے فیض لینے آئیں گے۔ یہ لوگ جو آج ہمارے فیض کو تسلیم نہیں کرتے ان کو اللہ و رسول ﷺ کی طرف سے تصدیق ہو جائے گی۔ انہیں کے متعلق ایک مرتبہ اسی طرح ارشاد فرمایا کہ میرے اللہ و رسول ﷺ نے کرم فرما دیا ہے کہ وہ وقت دور نہیں جب یہ (علماء و اولیاء) یہاں حاضری دیا کریں گے اور انہیں فیض ہو گا تو تسلیم کریں گے۔ آپ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی یہ تمام باتیں آج پوری ہو رہی ہیں اور بہت سے علماء کرام اور مشائخ عظام نے آپ کے آستانہ عالیہ پر حاضری دی اور انہوں نے آ کر بتایا کہ پہلے ہم تسلیم نہ کرتے تھے مگر اب ہمیں آپ سرکار سے رجوع کا حکم ملا ہے۔ (ان میں سے بعض کو حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ سے اور بعض کو صحابہ کرامؓ اور کچھ کو اولیاء کاملینؒ کی جانب سے اشارہ ہوا) اور کئی

مشائخ نے خود بھی فیض حاصل کیا اور اپنی اولاد کو بھی آپ کے دست حق پر بیعت نسبت کروایا اور جن مشکلات اور روحانی رکاوٹ کی وجہ سے ان کو قبلہ لاثانی سرکار سے رجوع کا حکم ہوا تھا وہ آپ کی نظر عنایت سے دور ہو گئیں۔ چند مشائخ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ نور بصیرت سے میرے قبلہ کے روحانی فیض کو دیکھا تو تسلیم کیا کہ واقعی جو فیض یہاں سے جاری ہے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

ہر طبقۂ فکر کا سلسلہ میں داخل ہونا

ایک مرتبہ میرے قبلہ لاثانی سرکار نے جمعرات کی محفل میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے منظوری فرما دی ہے اور حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ کھل کر روحانی فیض کے لیے اعلان کر دو کیونکہ لوگ گمراہی کی طرف جا رہے ہیں۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے کہ "(اے اللہ) ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ راستہ ان لوگوں کا جن پر تیرا انعام ہوا۔" اور ارشاد ہوتا ہے کہ ان لوگوں کا راستہ نہ دکھا جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور جو گمراہ ہوئے۔ سبحان اللہ میرے پیارے رحیم و کریم آقا حضور نبی کریم ﷺ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ لوگ گمراہی کی طرف جا رہے ہیں اے میرے محبوب کھل کر اعلان فرما دو یعنی جو کچھ ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس سے لوگوں کو فیض یاب کرو اور انہیں گمراہی سے بچاؤ۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے مرشد پاک کا راستہ صراط مستقیم ہے اور آپ سے نسبت اختیار کر کے آپ کے بتائے ہوئے طریقہ پر چلنے والا اللہ کے انعام و کرام کا مستحق ہو جاتا ہے۔ پھر وہ آپ کے کرم سے ان عنایتوں کا مشاہدہ بھی کر لیتا ہے۔ اس وقت سے آپ محفلوں میں کھلا اعلان فرما رہے ہیں کہ کوئی چند ماہ آستانہ پر آ کر دیکھے، عقیدت و محبت رکھے اور عقیدہ درست رکھے پھر اگر اس کا اللہ و رسول ﷺ کی بارگاہ میں تعلق نہ ہو تو پھر ہمیں کہے۔ ساتھ ہی ارشاد فرماتے ہیں کہ دو تین ماہ تو کوئی مدت نہیں۔ اللہ و رسول ﷺ کی رضا کی خاطر ادھر آ کر تو دیکھو۔ الحمد للہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ڈاکٹرز، انجینیئرز، وکلاء اور پڑھے لکھوں کی کثیر تعداد جو کہ روحانی فیض کو تسلیم ہی نہیں کرتی سلسلہ عالیہ میں

داخل ہو کر اس در پاک سے فیض حاصل کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ ہر مسلک اور مختلف مذاہب کے لوگ آپ کے دست حق پر توبہ کر کے سلسلہ میں داخل ہو چکے ہیں۔

آپ کے در سے فیض پانے والوں کی کثیر تعداد کو روحانی طور پر زیارتیں ہونا اولیاء کاملین" صحابہ کرام" اور خود حضور نبی کریم ﷺ کا دستگیری فرمانا اور ذکر اذکار میں لوگوں کا حلاوت محسوس کرنا اور لوگوں کی دینی و دنیاوی مشکلات اور رکاوٹوں کا دور ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ در لاثانی سے جو فیض جاری ہے اس کی مثال کہیں نہیں ہے۔

قبلہ لاثانی سرکار سے فیض یافتگان کے تاثرات

میرے دادا مرشد قبلہ حضور میاں صاحب کا فرمان ہے کہ "سلوک کے ۱۰۰ امراتب ہیں سترھویں مرتبہ پر کشف و کرامات کا ظہور ہو جاتا ہے"۔

جب کوئی سالک ان منازل کو طے کرتا ہے تو اسے ہر منزل پر فیض و کرم کی نوعیت مختلف نظر آتی ہے۔ ہر سالک اپنے عقیدے اور محبت و عقیدت کی پختگی کی بناء پر جہاں تک پرواز کی صلاحیت رکھتا ہے وہاں پہنچ کر ٹھہر جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسی مقام کی نوعیت سے اس کے ہاتھ سے مخلوق خدا کے لئے فیض جاری کروا دیتے ہیں۔ اس لئے مرتبہ و مقام کی نوعیت سے ہر درویش کے فیض کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ نچلے مقام کے درویش اپنے سے اوپر والے مقام کے درویشوں کے فیض و کرم کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں کیونکہ وہ اپنی ہمت و استطاعت کی بناء پر جس مرتبہ و مقام پر پہنچے ہوتے ہیں وہ اسے ہی اخیر سمجھتے ہیں اور انہیں آگے کچھ نظر نہیں آتا اور جو مردِ کامل ان تمام مراتب و مقام سے گذر کر واصل الی اللہ ہو جاتا ہے اور پھر ایسے "مردِ کامل" کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی راہنمائی و دستگیری کے لئے جو فیض جاری کرواتے ہیں اس فیض کی نوعیت کو عام لوگ تو کیا اولیاء کرام بھی سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں اور ان کے فیض و کرم کو دیکھ کر عام اولیاء کرام کی عقلیں بھی عاجز رہ جاتی ہیں۔ ایسے مردِ کامل روئے زمین پر چند ایک ہی ہوتے ہیں ان کے بارے میں حضور امیرِ ملت سید جماعت علی شاہ رحمت اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے

صاحب کے ہیں سبھی صاحب کا کوئی ایک
لاکھوں میں تو ملے نہ کروڑوں میں جا دیکھ

میرے دادا مرشد حضرت سید ولی محمد شاہ المعروف چادر والی سرکار کے

کرم کے صدقے اللہ اور رسول ﷺ نے میرے پیرومرشد قبلہ لاثانی سرکار کو ایسے ہی کرم سے نوازا ہے اور آپ کے فیض و کرم کو عام لوگ تو کیا پیران عظام اور درویش بھی سمجھنے سے قاصر ہیں اور جب ہمارے پیر بھائی اپنے کرم کے واقعات ان کو سناتے ہیں تو وہ حیرت میں گم ہو جاتے ہیں اور بعض تو ان کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیتے ہیں کہ ایسا کرم آج کے دور میں ممکن نہیں۔ ان کی عقل میں یہ بات نہیں آتی کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ازل سے ہے اور ابد تک ہے وہ قادر مطلق ہے اور جو رحمت و کرم کے دروازے پہلے ادوار میں کھول سکتا ہے تو آج کے دور میں کیوں نہیں کھول سکتا۔ بلکہ یہ بات تو اس کی شان کے خلاف ہے کہ وہ اپنی ایسی رحمت اور کرم لمحہ بھر کے لئے بھی اپنی مخلوق سے منقطع کر لے اس کی کبریائی کا یہ عالم ہے وہ ہر لمحہ نئی آن نئی شان سے تجلی فرماتا ہے۔

جب پیر بھائی یہ بات آ کر میرے قبلہ سے عرض کرتے ہیں کہ سرکار لوگ کہتے ہیں یہ ناممکن ہے اتنی اتنی بڑی عطائیں جو دس دس پندرہ پندرہ سال میں ہوتی ہیں تمہیں اتنی جلدی وہ کس طرح عطا ہو سکتی ہیں۔ آپ ان کی باتیں سن کر فرماتے ہیں کہ "کیا لوگوں کو اس بات پر یقین نہیں کہ اللہ قادر مطلق ہے وہ جب چاہے جسے چاہے اور جتنا چاہے اپنے کرم سے نواز دے اس کے کرم کے لئے نہ وقت کی قید ہے اور نہ ہی کوئی حد مقرر ہے"۔

ایک مرتبہ میرے قبلہ لاثانی سرکار نے کرم فرمایا میں اور میرے چند پیر بھائی آپ کے ہمراہ ایک درویش کی زیارت کے لئے گئے۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو انھوں نے اشاروں کنائیوں میں میرے قبلہ سے گفتگو شروع کر دی۔ اس پر میرے قبلہ نے ان سے فرمایا یہ اپنے ہی ہیں بے شک کھل کر

بات کریں اس پر وہ درویش کہنے لگے ''سبحان اللہ ایہی تے تیریاں گلاں نیں کہ اناں نکیاں بوں اپنی چھیتی نوازنا شروع کر دیندے او کہ اناں دی عقلاں وی جواب دے دیندیاں نے۔ اساں تے گھٹ تو گھٹ بارہ سال ویکھنے آں تے فیر ولی منظور کرنے آں''۔ آپ ان کی باتیں سن کر مسکراتے رہے اور فرمایا ''سرکار تساں اج تک کنے بنائے نیں'' انہوں نے فرمایا ''دو تن نوں منظور کروایا اے پر تساں تے سینکڑیاں ہزاراں نوں منظور کرا دتا اے! ایہہ کرم تے اختیار دی گل اے'' پھر انہوں نے ہماری طرف دیکھتے ہوئے فرمایا ''تہاڈے سرکار دے پیر صاحب نے اپنا کرم کر چھڈیا کہ ایہہ جس تے وی نظر پاوے میرے آقا حضور ﷺ وی اودھی منظوری فرما لیندے نیں ایہو جیا سخی دربار اج دے دور چہ ساڈی نظراں وچ نئیں''۔ پھر نصیحت فرمائی ''تُسی اپنے پیر دا پلہ مضبوطی نال پھڑے رکھنا''۔ ان کی باتیں سن سن کر ہماری آنکھوں سے آنسو جاری تھے بے شک آپ حق فرما رہے تھے ہم دن رات آپ کے اسی کرم کا مظاہرہ دیکھ رہے ہیں بے اختیار میری زبان پر پیر بھائی محمد الطاف صاحب (اقبال نگر) کے یہ شعر جاری ہو گئے

کیوں فخر کروں نہ قسمت پر مجھے پیر ملا ہے لاثانی
مشہور زمانے سارے میں تیری جودوسخا ہے لاثانی
ہو جائے کرم جس پر تیرا مقبول خدا وہ ہو جائے
اللہ کی بھی مرضی ہے وہی جو تیری رضا ہے لاثانی

ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے پیرومرشد کی سخاوت کا خواب میں مشاہدہ کروایا میں نے دیکھا کہ آستانہ عالیہ پر جہاں تک میری نظر جاتی ہے

ے موجود ہیں اور بے شمار عقیدت مند جھولیاں بھر بھر کے آپ سے یہ خزانے لے کر جا رہے ہیں میں یہ دیکھ دیکھ کر بڑا خوش ہوتا ہوں۔ اتنے میں ایک آدمی دور سے آتا دکھائی دیتا ہے تو میرے آقا جلدی سے اس کے لئے دروازے کھولتے ہیں میں عرض کرتا ہوں سرکار یہ تو ویسے ہی ادھر سے گذر رہا ہے۔ اس کا تو ارادہ بھی نہیں ہے کہ آپ سے کچھ لے۔ آپ اس کے لئے اپنے کرم کے دروازے کھول رہے ہیں۔ میرے قبلہ لاثانی سرکار فرماتے ہیں "اجی ہم اس لئے پہلے ہی سے دروازے کھول رہے ہیں کہ جب بھی اس کا ارادہ بنے تو اس کو فیض لینے میں ذرا سی بھی دیر نہ ہو"۔

سبحان اللہ آپ کے جود و کرم کی کیا بات ہے سوالی ابھی پہنچا نہیں دروازہ پہلے سے کھولا جا رہا ہے اسی لئے ایک مرتبہ میرے دادا مرشد حضور میاں صاحب نے آپ کی سخاوت دیکھتے ہوئے آپ سے فرمایا تھا

"اجی بابو جی ہم تو پھر بھی کچھ دیکھ لیا کرتے تھے اجی آپ تو بالکل بھی کچھ نہیں دیکھتے۔ آپ کے پاس تو جو کوئی بھی عقیدت و محبت سے آتا ہے آپ تو یہ چاہتے ہو کہ اس کا دوسرا قدم ولایت میں ہو"۔

جو لوگ محبت و یقین کی دولت سے سرفراز ہو کر میرے آقا کے در پر آتے ہیں آپ پہلی نظر میں ہی اتنا نواز دیتے ہیں جتنا دوسری جگہوں پر عرصہ دراز کی ریاضتوں اور مجاہدوں کے بعد بھی نہیں ملتا۔

میرے بہت سے پیر بھائیوں نے اور دوسرے سلاسل کے مشائخ عظام نے میرے قبلہ لاثانی سرکار کے فیض و کرم کے بارے میں اپنے تاثرات تحریری صورت میں مہیا کئے ہیں ان میں سے چند کے تاثرات قلم بند کر رہا ہوں اور باقی احباب سے میں معذرت خواہ ہوں کتاب کو مختصر کرنے کی وجہ سے ا۔ا

کے تاثرات شامل نہ کر سکا کیونکہ ہم سب کی نیت اور مقصد یہی ہے کہ واقعات پڑھ کر دوسرے لوگ بھی قبلہ لاثانی سرکار کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوں اس لئے اللہ تعالیٰ ضرور ہم سب کو اس نیت کی بناء پر اجر سے نوازے گا۔

پیر سید امیر الحسن شاہ بخاری چشتی قادری

سجادہ نشیں آستانہ عالیہ ۷۰ج۔ب منصوراں شریف جھنگ روڈ فیصل آباد

نحمدہ و نصلی و نصلم علی رسولہ سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعدہ

بندہ ناچیز فقیر اس قابل کہاں کہ اللہ کے محبوب بندوں کی شان بیان کرے یہ تو بس حضور نبی کریم ﷺ کی خاص عنایت ہے اور آل نبی اصحاب نبی اولیائے نبی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا خصوصی کرم ہے کہ میں اللہ عزوجل اور رسول کریم ﷺ کے ایک عاشق صادق امت محمدیہ کے خیر خواہ، ولی اکمل سخی سلطان حضرت قبلہ حاجی مسعود احمد المعروف لاثانی سرکار مدظلہ العالی کے کمالات و کرامات اور آپ کے فیوض و برکات کے متعلق تحریر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

دعا ہے کہ اللہ جل شانہ حق سچ لکھنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

اس فقیر کو حضرت قبلہ عالم لاثانی سرکار سے ۱۹۹۳ء کے آخری مہینوں میں شرف ملاقات حاصل ہوا۔ سبب کچھ یوں بنا کہ میرے قبلہ والد گرامی اعلیٰ

حضرت عظیم البرکت حضرت سید پیر جمیل شاہ صاحب بخاری ۵-ذوالحج بروز جمعہ ۱۹۹۳ء کو اس دنیا سے پردہ فرما گئے وفات سے ڈیڑھ گھنٹہ قبل آپ نے اس فقیر کو حکم دیا کہ وضو کرو۔ اس کے بعد آپ نے اپنی خصوصی توجہ فرمائی اور اپنا فیض مجھ میں منتقل فرمایا اور اللہ کا ذکر کرتے کرتے رحلت فرما گئے۔

یہ عجیب واقعہ تھا جو میرے ساتھ رونما ہوا میں نے ابھی میٹرک کا امتحان دیا تھا کہ مجھ پر بہت بھاری ذمہ داری عائد کر دی گئی۔ میں بہت پریشان تھا کیونکہ مجھے کچھ علم نہیں تھا۔ ولایت کیا چیز ہوتی ہے فیض کیا ہوتا ہے۔ مرید کو کیسا ہونا چاہیئے۔ پیر کا کیا فرض ہے۔ اس چیز کی تلاش میں میں آٹھ ماہ تک کافی بزرگوں کے پاس گیا۔ جن کے بڑے بڑے اشتہار اور بورڈ لکھے ہوئے تھے لیکن مجھے بڑے ہی افسوس کے ساتھ تحریر کرنا پڑ رہا ہے کہ اس دوران اکثریت کو گمراہی میں ملوث پایا۔ ان بدبخت بے دین لوگوں کے پاس روحانیت والی کوئی بات دیکھی نہ سنی کیونکہ پیر وہ ہے جو اللہ کا راستہ دکھائے اس لئے لوگوں کو چاہیئے کہ ایسے بے دین گمراہ لوگوں کے لئے پیر کا لفظ ہرگز استعمال نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ایسے گمراہ شیطان بے عمل بد عقیدہ لوگوں سے بچائے اور ان کو بھی ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین ثمہ آمین۔

آٹھ ماہ کی شب و روز جستجو کے بعد فیصل آباد شریف میں راجہ غلام رسول نگر سے ایک کامل اکمل ولی حضرت قبلہ لاثانی سرکار دامت برکاتھم العالیہ کے فیوض و برکات کا چرچا سنا۔ سنتے ہی ملاقات کا شوق پیدا ہوا۔ میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حضرت کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا۔ آپ سرکار نماز عصر کے بعد اپنے حلقہ مریدین میں جلوہ افروز تھے۔ آپ کی عاجزی پر میں قربان اس فقیر ناچیز کو عزت بخشتے ہوئے اپنے سینہ انور سے لگا لیا ہمیں اپنے حجرہ مبارک میں

لے گئے اور لنگر کھلایا میں نے اپنی ساری آپ بیتی عرض کی کہ سرکار والد صاحب نے بڑی بھاری ذمہ داری عائد فرما دی تھی مگر مجھے اس راہ کے بارے میں کچھ بھی نہیں معلوم کافی عرصہ سے میں حق کی تلاش میں پھر رہا ہوں۔ آپ کے دربار کریمانہ کے بارے میں سن کر حاضر ہوا ہوں۔ امید ہے آپ مجھے مایوس نہ لوٹائیں گے۔ آپ نے نہایت ہی شفیقانہ انداز میں کرم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا

''کوئی بات نہیں ہم یہاں پر اسی لئے تو ڈیرہ لگائے بیٹھے ہیں۔ اللہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مرشد پاک کے کرم سے جس قسم کا فیض چاہیں گے عطا ہو گا۔ پھر آپ نے راہ سلوک کے بنیادی نکات سمجھائے جن سوالوں کا جواب میں تلاش کرتا پھر رہا تھا۔ آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں ایسے پیارے انداز میں تشریح فرمائی کہ فوراً ہی میرے دل کی حالت بدل گئی۔ آپ سرکار کے ارشادات ذہن نشین کرتے ہوئے گھر آ گیا۔ اسی رات حضور قبلہ عالم حضرت داتا گنج بخش رحمت اللہ علیہ نے اپنی زیارت سے نوازا۔ چند ہی دنوں میں آپ سرکار نے اتنا کرم فرمایا کہ مجھے اولیاء کرام کی بارگاہ میں پہنچا دیا۔ مشہور مشائخ عظام نے دستگیری فرمانا شروع کی نیز اپنی زیارتوں اور صحبت عالیہ سے نوازنا شروع کر دیا۔ کبھی مجھ سے کوتاہی ہو جاتی میں قبلہ لاثانی سرکار کی بارگاہ میں دیر سے جاتا تو آپ اس دوران خود روحانی طور پر میری تربیت فرماتے اور فیوض و برکات سے نوازتے۔

کچھ عرصہ بعد ہی آپ نے اتنا کرم فرمایا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی بارگاہ میں پہنچا دیا کافی صحابہ کرامؓ نے اس فقیر ناچیز کو اپنی زیارتوں اور صحبت اقدس سے نوازا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ شہنشاہ صداقت نے اس غلام

پر کرم فرمایا۔ اپنے ساتھ نماز پڑھائی۔ حضور نور مجسم ﷺ نے خاص کرم فرمایا۔ اس فقیر کو اپنی زیارت عالیہ سے نوازا یہ میرا کوئی کمال نہیں ہے سب فیض میرے آقا و مولا قبلہ لاثانی سرکار دامت برکاتہم العالیہ کی نگاہ کرم کا فیض ہے۔ ایک مرتبہ میں نے قبلہ لاثانی سرکار سے عرض کی سرکار اصحاب قطب کون ہوتے ہیں۔ ان کی کیا ڈیوٹی ہوتی ہے اور وہ کس طرح اپنی ڈیوٹی سر انجام دیتے ہیں۔ آپ سرکار نے کرم فرماتے ہوئے فرمایا کہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے اس کے بعد آپ سرکار نے اس فقیر کو مقام قطبیت کا مشاہدہ کروایا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے خود مشاہدہ کیا کہ اصحاب قطب کون ہوتے ہیں اور کس طرح اپنی ڈیوٹیاں سر انجام دیتے ہیں۔

چند ماہ میں ہی میرے قبلہ لاثانی سرکار نے اس ناچیز کو راہ سلوک کی بہت سی منازل طے کروا کے میرے ہاتھ سے فیض جاری کروا دیا۔ آپ سرکار نے کرم فرماتے ہوئے میرے ہاتھ پر اپنا دست مبارک لگا کر دم کی اجازت عطا فرمائی اور اپنے سامنے آستانہ عالیہ پر آئے ہوئے مریضوں کو دم کرنے کا حکم دیا۔ آپ کی نظر عنایت سے جتنے مریض موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے سب کو شفاء عطا فرمائی۔

آپ کی نظر کرم سے اب تک بے شمار مریض دم کرنے سے مکمل افاقہ پا چکے ہیں اور الحمدللہ شفاء یاب ہو رہے ہیں۔ آپ کے آستانہ عالیہ پر میں نے اپنی آنکھوں سے دربار رسالت کا فیض لٹتے دیکھا ہے۔ معذور اپاہج قسم کے لوگ آپ کی نگاہ کرم سے تندرست ہو گئے لاعلاج مریضوں کو شفایاب ہوتے دیکھا ہے جنات جن کے گھروں میں مدتوں سے ڈیرہ لگائے بیٹھے تھے۔ آپ کے قدم مبارک رکھتے ہی فوراً غائب ہو گئے۔ آپ کے آستانہ عالیہ پر اس وقت مایوس

حضرات کو ہر طرح سے جو کرم نوازی حاصل ہو رہی ہے خدا کی قسم روئے زمین پر شاید کسی آستانہ پر ہو۔ ہر اتوار کو محفل ذکر منعقد ہوتی ہے۔ جس میں طالبین روحانیت دور دور سے آکر اپنی روحانی پیاس بجھاتے ہیں۔ آپ سرکار کی محافل اور صحبت عالیہ کی تاثیر دیکھی ہے کہ جو چند مرتبہ خلوص دل سے آکر بیٹھا ہے اس کے دل سے دنیاوی محبتیں نکل گئی اور وہ اللہ کی یاد میں لگ جاتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ ایسے کامل اکمل درویش کی عمر میں برکتیں رحمتیں نازل فرمائے اور ان کا سایہ امت محمدی ﷺ پر تادیر قائم دائم رہے۔ (آمین ثمہ آمین)

خادم الفقراء

(سید امیر الحسن شاہ بخاری)

جناب پیر صوفی فرزند علی نقشبندی

(سلسلہ عالیہ صدیقیہ، نقشبندیہ، چادریہ، لاثانیہ)

(آستانہ عالیہ سوڈیوال کالونی لاہور)

شہنشاہ اعظم سخی سلطان قبلہ لاثانی سرکار کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے سے قبل میں نے سلسلہ عالیہ چشتی صابریہ میں ایک بزرگ کی صحبت میں تیس سال گذارے۔ اس طویل عرصہ میں انھوں نے مجھ سے سخت ریاضتیں اور مجاہدے کروائے۔ مرشد کی طرف سے مجھے جو حکم ملتا میں وہ پورا کرتا۔ وظائف اور چلے کر کر کے یہ نوبت آگئی کہ میں بالکل چارپائی سے لگ گیا۔ سارا جسم سن ہو جاتا اور مجھ سے حرکت تک نہ ہوتی۔ اس عرصہ میں مالی حالت بھی سخت خراب رہی کیونکہ میں اپنا کاروبار چھوڑ کر ہر ہفتے مرشد خانے چلا جاتا تھا جو کہ

لاہور سے کافی دور تھا۔

اپنے روحانی سلسلہ کیلئے میں نے دن دیکھا نہ رات۔ نہ بیوی بچوں کی پرواہ کی نہ ہی کاروبار اور دکھ تکلیف کی۔ اپنی عمر کا بیشتر حصہ تقریباً ساری جوانی اسی ریاضت و مجاہدہ میں گزار دی۔ یہ سب کچھ کرتے کرتے ۱۹۹۰ء تک میں بالکل تھک چکا تھا۔ جسمانی کمزوری بہت زیادہ بڑھ چکی تھی۔ کاروبار ختم ہو گیا تھا۔ بچے بڑے ہو گئے گھر میں پریشانی بہت بڑھ گئی۔ دو چار مرتبہ تھک کر خود پیر صاحب سے اپنی تکالیف و پریشانیوں کا ذکر کیا لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ آخر کار جب میں بالکل بے بس ہو گیا تو مرشد خانے جا کر ڈیرہ لگا لیا اور پیر صاحب سے عرض کی سرکار میں نے ساری زندگی آپ کی خدمت میں گذار دی۔ جو آپ نے فرمایا وہ میں نے پورا کیا۔ گھر بار، بیوی بچے، کاروبار اپنی دکھ تکلیف غرضیکہ کسی چیز کی بھی پرواہ نہ کی۔ جو آپ نے وظائف بتائے وہ پورے کرتا رہا لیکن آپ نے روحانی طور پر نوازا نہ ہی کبھی کوئی دستگیری کی۔ اب تو میری بس ہو چکی ہے آپ یا تو مجھے روحانی طور پر نوازیں یا پھر اب میری دنیاوی آسائشوں کی سہولت عنایت فرما دیں تاکہ باقی زندگی تو آرام سے گذار لوں اور اللہ اللہ کرتا رہوں۔ یہ سن کر انہوں نے جواب دیا کہ دونوں میں سے کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ روحانی معاملات جب تو قبر میں جائے گا اسی وقت کھلیں گے اور دنیاوی معاملات میں آسانی تو ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ سن کر میں بڑا مایوس ہوا اور عرض کی اگر یہاں پر میرا کچھ نہیں ہو سکتا تو پھر کیا فائدہ۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ کم از کم مجھے یہاں (زندگی ہی میں) آگے (آخرت) کی تسلی تو ہو جائے تاکہ باقی زندگی اسی آسرے پر گذار دوں۔ انہوں نے پھر جواب دیا یہاں تمہیں کچھ نہیں ملنا۔ میں نے عرض کی پھر میں گھر جا کر کیا کروں گا۔ میں یہیں آستانے

پر پڑا رہتا ہوں۔ جس پر وہ انتہائی غضبناک ہوئے اور کہا کہ تم آستانے میں ہرگز نہیں رہ سکتے میں نے کہا میں یہاں سے نہ جاؤں گا جب تک آپ میرا کام نہیں کرتے اس پر وہ اور زیادہ غصہ میں آگئے اور کہا میں تمہاری ٹانگیں توڑ کر آستانے سے باہر پھینک دوں گا میں نے عرض کی اگر آج میں خالی چلا گیا تو پھر کبھی نہ آؤں گا۔ انہوں نے کہا کوئی تمہارا ہاتھ نہیں پکڑ سکتا اور جو درویش تمہارا ہاتھ پکڑے گا وہ خود بھی خالی ہو جائے گا۔ میں وہاں سے واپس آگیا گھر آیا تو حالات مزید خراب ہو گئے طبیعت خراب رہنے لگی۔

اب میں نے کسی دوسرے بزرگ کی تلاش شروع کر دی۔ کافی تلاش بسیار کے بعد ایک درویش کا پتہ چلا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان سے سارا معاملہ عرض کیا۔ انہوں نے پہلے تو اپنے پاس صحبت اختیار کرنے کی اجازت دے دی مگر کچھ دن بعد ہی جواب دے دیا کہ میں تمہارا معاملہ نہیں سنبھال سکتا۔ تمہارے پیر بڑے جلالی ہیں۔ مجھے اپنا خطرہ نظر آتا ہے۔ میں بڑا دلبرداشتہ ہوا۔ بہر حال اپنی بے چین طبیعت کو سکون دینے کی خاطر پھر کسی بزرگ کی تلاش شروع کر دی اور گڑھی شاہو میں ایک بزرگ کی صحبت اختیار کی۔ لیکن جلد ہی ادھر سے بھی جواب مل گیا۔ میں بہت پریشان ہوا۔

پھر ایک بزرگ کا پتہ چلا ان کی محفل میں گیا۔ اگرچہ طبیعت کو مکمل سکون تو نہ ملا مگر کچھ تسلی ہوئی کہ شائد یہاں سے میرا کام بن جائے۔ ایک دن میں ان بزرگ کی محفل میں موجود تھا۔ اچانک کمرے میں ایک نورانی صورت والے درویش تشریف لائے۔ سب استقبال کیلئے کھڑے ہو گئے سب نے ان کی قدم بوسی کی۔ میں نے کسی سے تعارف پوچھا تو جواب ملا۔ سخی سلطان قبلہ صوفی مسعود احمد صاحب المعروف لاثانی سرکار ہیں۔ فیصل آباد سے تشریف

لائے ہیں۔ آپ سرکار نے خود محفل ذکر کروائی۔

آپ نے جیسے ہی محفل کا آغاز کیا میری کیفیت بدل گئی اور مجھ پر گریہ طاری ہو گیا پوری محفل کے دوران میرے آنسو جاری رہے۔ محفل کے بعد میں آپ سرکار کے قدموں میں گر گیا۔ اپنی غلامی میں لینے کیلئے عرض کی۔ آپ سرکار نے کرم فرمایا اور بیعت صحبت فرمائی میں نے اپنا سارا معاملہ عرض کیا کہ میرے سابقہ پیر بڑے جلالی ہیں۔ انھوں نے مجھے کہا تھا کہ جس نے بھی تمہارا ہاتھ تھاما وہ خود ختم ہو جائے گا اور میں نے دو تین بزرگوں کی صحبت اختیار کرنے کی کوشش بھی کی ہے مگر ہر جگہ سے جواب مل گیا ہے آپ سرکار نے بڑی تسلی فرمائی اور عاجزی میں فرمایا

''میں تو درویشوں کا غلام ہوں مگر میرے پیرومرشد قبلہ حضور میاں صاحب کی مجھ پر بڑی نظر عنایت ہے میں اپنے پیرومرشد کے کرم سے کہہ رہا ہوں کہ تمہارا کوئی کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ جاؤ اس در سے انشاءاللہ دین و دنیا کے خزانے عطا ہوں گے اور آپ اپنی آنکھوں سے یہ عطائیں تھوڑے ہی عرصہ میں دیکھو گے انشاءاللہ۔ بس ہماری بتائی ہوئی چند باتوں پر عمل کرو''۔

پھر آپ نے عقیدے کی پختگی اور ہر وقت اسم اعظم ''اللہ'' کے ذکر کی تلقین فرمائی۔

وقتی طور پر کچھ تسلی ہو گئی مگر چونکہ دو تین درویشوں نے مجھے کچھ دنوں میں ہی صاف جواب دے دیا تھا اس لئے بھی یہ سوچ کر کبھی مجھ پر دہشت طاری ہو جاتی کہ کہیں اس در سے بھی مجھے جواب نہ مل جائے۔ کچھ دنوں بعد آستانہ عالیہ پر آپ سرکار کی خدمت میں حاضر ہوا۔

قدم بوسی کے بعد میں نے آپ سے عرض کی سرکار! آپ تو میرا معاملہ

سنبھال لیں گے نا۔ مجھے اس در سے مایوس تو نہ لوٹائیں گے کیونکہ کئی دوسرے درویشوں نے بھی چند دنوں بعد ہی جواب دے دیا تھا۔ میں بہت پریشان ہوں گھر میں میرے معاملہ کی وجہ سے سب بچوں پر بھی خوف اور دہشت طاری ہے۔ میرے قبلہ کی کیفیت بدل گئی آپ سرکار نے اسی کیفیت میں ارشاد فرمایا

''تم معاملہ سنبھالنے کی بات کرتے ہو؟ تم نے ایک فقیر کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے۔ جاؤ تمہیں مقام ولایت عطا کر دیا'' لیکن میں روتا رہا۔ آپ نے مزید کرم فرماتے ہوئے پھر ارشاد فرمایا

''جاؤ تمہارے سب گھر والوں کو مقام ولایت سے نواز دیا ہے اور ہمارا دیا ہوا مقام ولایت تمام سلاسل کے مشائخ عظام کو بھی منظور ہے۔ آپ کو اور آپ کے سب گھر والوں کو انشاءاللہ جلد ہی اس کی تصدیق بھی ہو جائے گی۔

جب مرشد پاک قبلہ لاثانی سرکار کی زیارت کر کے گھر آیا تو میری دہشت زدہ و خوف زدہ کیفیت ختم ہو گئی اس کی جگہ خوشی و حیرانگی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ بڑا سکون ملا۔ بے چین طبیعت کو قرار آ گیا۔ سب گھر والوں کو خوشخبری سنائی۔

گھر کا ماحول بدل گیا۔ تمام گھر والے پہلے ہی بڑے خوش تھے۔ میری بیوی اور بچوں نے بتایا کہ ہمیں کل ہی تصدیق ہو گئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ خواب میں آپ کے پیر مرشد لاثانی سرکار کی زیارت ہوئی۔ کسی نے بتایا کہ مجھے لاثانی سرکار کی حضور داتا گنج بخش کے ہمراہ زیارت ہوئی۔ کسی نے بتایا کہ لاثانی سرکار اپنے مرشد قبلہ حضور میاں صاحب کے ساتھ میرے خواب میں تشریف لائے۔ کسی کو حضور لاثانی سرکار کی حضور بابا فرید گنج شکر کے ہمراہ زیارت

ہوئی۔ میں ان کی باتیں سن سن کر حیران ہو رہا تھا کہ انہوں نے میرے قبلہ لاثانی سرکار کی ابھی ظاہری طور پر زیارت بھی نہیں کی تھی لیکن جو نقشہ (میرے پیرومرشد کا) بیان کیا وہ بالکل میرے لاثانی سرکار کا تھا۔

اپنے قبلہ لاثانی سرکار کی کرم و عطا دیکھ کر میری عقل جواب دے رہی تھی کہ ابھی تو ان میں سے کسی نے ظاہری زیارت بھی نہیں کی۔ مگر ان کو جو فیض شروع ہو گیا وہ مقام ولایت کے درویشوں کو ہی عطا ہوتا ہے۔ چند دنوں میں ہی گھر کا ماحول بدل گیا۔ جہاں ہر وقت دکھ تکالیف اور بیماریوں اور خوف و دہشت نے ڈیرے لگا رکھے تھے۔ اب وہاں بڑا روحانی سکون، دلی اطمینان اور خوشی و کامرانی کا ماحول ہو گیا۔ سب گھر والے اللہ اور رسول ﷺ کے ذکر میں لگے رہتے اور دنوں میں سب کی یہ کیفیت ہو گئی کہ اللہ کا ذکر کرتے ہی حلاوت شروع ہو جاتی اور وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی میں گھر والوں کا حال دیکھتا تو دل سے اپنے پیرومرشد لاثانی سرکار کا شکریہ ادا کرتا اور اپنے آقا کی عنایت پر بڑی حیرانی ہوتی۔ مشائخ کرام کے فرمان کی تصدیق ہو گئی کہ درویش نہ صرف اپنے مرید کو نوازتا ہے بلکہ وہ اس کی نسلوں کو بھی نوازتا ہے۔

میرے آقا کا یہ انداز کرم دیکھ کر سب گھر والوں نے کہا کہ ایسے کامل درویش کے ہاتھ پر تو ہم بھی بیعت ہوں گے جن کی ہم نے ابھی زیارت بھی نہ کی مگر انہوں نے ہمیں پہلے ہی نوازنا شروع کر دیا اور پھر سب گھر والے بھی میرے پیرومرشد لاثانی سرکار کے دست اقدس پر بیعت ہو گئے میرے قبلہ نے اپنے اس غلام پر بے حد کرم فرمایا اتنی جلدی روحانیت کی منازل طے کروانا شروع کیں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ نے لاہور میں محفل کروانے کی اجازت عطا فرما دی اور نائب امیر حلقہ لاہور مقرر فرمایا۔

آپ کا کرم ہے کہ جو بھی لاہور میں محفل ذکر میں آکر شامل ہوتا ہے چند ہی دنوں میں اس کی حالت بدل جاتی ہے اور میرے پیرومرشد لاثانی سرکار کا فیض ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ چند ہی دنوں میں میرے قبلہ لاثانی سرکار نے روحانی معاملہ کی اس قدر ترقی فرمائی کہ ظاہراً درویشوں نے آکر تصدیق فرمادی اور مبارکباد دی کہ ہمیں روحانی طور پر اطلاع مل گئی ہے اور آپ کا روحانی معاملہ بہت بلند ہو گیا۔

آپ نے خصوصی نظر عنایت فرماتے ہوئے دم کی اجازت بھی مرحمت فرمادی کہ لاہور میں مخلوق خدا کی خدمت کرو۔ ہمیشہ صرف اللہ اور رسول ﷺ کی رضا پیش نظر رکھو۔ درویش کا کام اللہ اور رسول ﷺ کی بارگاہ میں اس نیت سے لوگوں کے معاملات پیش کرنا ہوتا ہے کہ جس طرح ان کے حق میں بہتر ہے۔ اللہ ویسا فرما دے۔ باقی اللہ کی مرضی ہے جس کو جس قدر اور جب چاہے شفا دے۔ درویش تو درمیان میں وسیلہ ہوتا ہے۔ اس لئے درویش خالصتاً (کسی لالچ کے بغیر) اللہ اور رسول ﷺ کی رضا کیلئے مخلوق کی خدمت میں لگا رہے اور ان کے حق میں بہتری چاہے۔ چاہے کام ہو یا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی نیت کی بدولت اس کی خدمت قبول کر لیتا ہے۔ اگر کسی کا کوئی کام یا مسئلہ حل ہو جائے تو دل میں غرور یا بڑائی پیدا نہ ہو کہ اللہ ہی نے عنایت فرمائی ہے اگر کبھی کسی کے مسئلہ حل ہونے میں دیر ہو جائے تو دل برداشتہ نہ ہو۔ اسی میں اللہ کی رضا اور حکمت کارفرما ہوتی ہے اور سائل کے حق میں یہی بہتر ہوتا ہے آپ سرکار کی تعلیمات و ارشادات پر عمل کرتے ہوئے جب بھی آپ کا تصور کر کے آپ کے بتائے ہوئے طریقہ سے دم کیا۔ اللہ تعالیٰ نے سائل کو ضرور شفاء سے نوازا یا اس کو میرے سرکار کے کرم سے ضرور کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچا۔

الحمدللہ یہ میرے پیرومرشد کا کرم ہے کہ آپ کی اجازت سے اس غلام کے ہاتھوں بے شمار لوگ فیض پا چکے ہیں اور پا رہے ہیں۔ پیرومرشد لاثانی سرکار نے کچھ عرصہ قبل اس ناچیز کو اپنے فیوض و برکات سے بہت زیادہ نوازتے ہوئے خلافت عطا فرمائی۔ یہ میرے آقا کا کرم ہے ورنہ یہ غلام تو وہی فرزند علی ہے جو ساری زندگی دھکے کھاتا رہا۔ بس آپ سرکار کو میری حالت زار پر ترس آ گیا اور میری بے بسی میری عظمت بن گئی۔ کافی اولیاء کرام نے مبارکباد دیں اور پیرومرشد کی عطاو نوازشات کی تصدیق فرمائی۔ مشہور مشائخ عظام نے روحانی طور پر دستگیری فرمائی اور منظوری فرمائی۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ بے شک میرے آقا کی طرف سے عطا کردہ ہر عنایت تمام سلاسل کے مشائخ کرام کو بھی منظور ہے۔

میں اپنے رب کا جس قدر بھی شکر ادا کروں کم ہے کہ جس نے مجھے ایسے سخی لجپال پیرومرشد کی صحبت بابرکت سے نوازا اور فیض یاب فرمایا۔

غلام لاثانی سرکار

صوفی فرزند علی نقشبندی

پیر طریقت حضرت صوفی محمد سلیم صدیقی نقشبندی

ہمارے گھر کے قریب ہی خواتین کی ذکر کی محفل منعقد ہوئی ہمسائی نے میری بیوی کو بھی محفل ذکر میں شمولیت کی دعوت دی جب میری بیوی ذکر کی محفل سے واپس آئی تو اس نے محفل کی بہت تعریف کی اور ہر ہفتہ محفل میں جانے کی اجازت مانگی میں نے کہا کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر کی محفل میں شمولیت سے روکنے کی جرات کون کر سکتا ہے۔ بخوشی جاؤ۔ میری بیوی نے دو تین محفلیں ہی اٹینڈ کی تھیں تو میں نے دیکھا کہ گھر کا ماحول ہی بدل گیا۔ میری

بیوی ہر وقت اللہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر میں لگی رہتی ایک عجیب کیفیت طاری رہتی اکثر ذکر کرتے کرتے وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی۔ میں بھی بزرگوں کی صحبت میں جاتا تھا مگر ایسی حالت و کیفیت تو کہیں بھی نہ دیکھی تھی۔ بڑا شوق پیدا ہوا کہ آخر اس محفل میں ایسی کیا خصوصیت ہے کہ چند ہی دنوں میں میری بیوی کی کایا پلٹ گئی۔ گھر کا ماحول بڑا روحانی اور وجد آفریں ہو گیا۔ بیوی سے محفل کے بارے میں پوچھا۔ اس نے بتایا کہ اللہ کی محبوب ہستی لاثانی سرکار کی اجازت سے یہ محفل ہوتی ہے اور ان کا بڑا کرم ہوتا ہے۔ دل میں تڑپ پیدا ہوئی کہ ایسی ہستی کی زیارت ضرور کرنی چاہیئے ابھی ارادہ ہی کیا تھا کہ اسی رات اللہ کی اسی محبوب ہستی کی زیارت ہوئی۔ آپ نے بڑی شفقت فرمائی آپ کی زیارت ہوئی تو میں آپ کے نورانی چہرہ کو دیکھتا ہی رہ گیا۔ خواب میں زیارت کرتے ہی دل کی کیفیت بدل گئی۔ دل میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضری کا شوق پیدا ہو گیا۔ صبح ہوتے ہی ہمسایوں سے ایڈریس لے کر میں آپ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہو گیا۔ آپ کی زیارت کرتے ہی رات والی کیفیت طاری ہو گئی۔ میں نے عرض کی سرکار! کافی عرصہ سے بزرگوں کی صحبت اختیار کئے ہوئے تھا۔ ان کے بتائے ہوئے وظیفے اور عمل بھی کئے مگر ان وظیفوں چلوں سے میرے دل کی ایسی کیفیت نہ ہوئی جیسی صرف ایک نظر آپ کی زیارت کرنے سے ہو گئی ہے۔ اب تو آپ کی غلامی اختیار کئے بغیر نہ جاؤں گا۔ آپ سرکار نے شفقت فرماتے ہوئے اسی وقت سلسلہ میں داخل فرما لیا۔ بیعت فرمانے کے بعد اسم اعظم "اللہ" کے ذکر کی تلقین فرمائی کہ ہر وقت اٹھتے بیٹھتے، لیٹے ہوئے کام میں ہو یا فارغ ہو سانس کے ساتھ اللہ کا ذکر جاری رکھو پھر آپ نے اسم اعظم "اللہ" کا ذکر کروایا۔ پھر آپ سرکار کا ایسا خاص کرم ہوا ہر وقت اللہ کا ذکر

جاری ہو گیا۔ آپ کا تصور کر کے جب بھی ذکر کرتا تو اس قدر حلاوت ہوتی کہ برادشت نہ ہوتی اور میرے جسم میں جھٹکے لگتے اور وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ ایک دن خیال آیا کہیں یہ اعصاب کی کمزوری تو نہیں۔ اسی وقت خواب میں ایک بزرگ تشریف لے آئے اور فرمایا یہ بیماری نہیں یہ تو خاص کرم نوازی ہے۔

پھر آپ سرکار نے اتنا کرم فرمایا کہ اکثر مجذوبیت کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ آپ نے اپنے اس غلام پر اس قدر کرم فرمایا کہ حقیقت کعبہ کے فیوض و برکات سے نوازا۔ آپ نے ایسے ایسے مشاہدات سے نوازا کہ غلام کی جرات نہیں کہ ان کو احاطہ تحریر میں لائے۔ چند ہی دنوں میں آپ نے بہت سے منازل طے کروا دیئے۔ حضور داتا صاحب نے روحانی طور پر منظوری کی تصدیق فرمائی۔ چند دنوں بعد مورخہ ۶۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو آپ نے درویشوں کی محفل میں اس ناچیز کے بارے میں اعلان فرمایا

"صوفی محمد سلیم صاحب کو خلیفہ اول اور خلیفہ مجاز مقرر کر دیا گیا ہے"۔

یہ غلام اس کرم کے قابل کہاں تھا مگر مرشد اکمل کی نظر عنایت ہے۔ سو فیصد ان کا کرم ہے نہ ہی میں نے کوئی چلے وظیفے کئے اور نہ ہی ریاضتیں مجاہدے۔ بس آپ کی نظر کرم نے دل کو بدل ڈالا۔ پھر آپ نے اپنے دست مبارک میں میرا ہاتھ لے کر ہتھیلی سے ہتھیلی مَس کی اور دم کی اجازت عطا فرمائی۔ ساتھ ہی آستانہ عالیہ پر دن ایک بجے سے عصر تک ملک بھر سے آنے والے مریضوں کو دم کرنے کی ڈیوٹی لگائی۔ یہ میرے آقا کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ارشاد مبارک کا کمال ہے کہ جس کو بھی آپ سرکار کی اجازت سے دم کیا۔ اسے اللہ تعالیٰ نے صحت بخشی آپ نے جو ارشاد فرمایا۔ حاضر اولیاء

کرام نے آکر خود اس کی تصدیق فرمائی کہ ہمیں بھی اطلاع ہو گئی ہے کہ آپ کو خلافت سے نواز دیا گیا ہے اور جو مشائخ عظام پردہ فرما گئے ہیں۔ انہوں نے روحانی طور پر تصدیق فرمائی۔ میرے قبلہ کی اس غلام پر ایسی نظر عنایت ہوئی کہ نہ صرف ہمارے سلسلہ کے بلکہ دوسرے سلاسل کے بزرگ اپنی صحبت اور زیارتوں سے نواز رہے ہیں۔ آج جب میں اپنے گذشتہ حالات پر نظر ڈالتا ہوں تو عقل جواب دے جاتی ہے کہ اتنے مختصر عرصہ میں مجھ ایسے گناہگار کو میرے لج پال آقا نے کہاں سے کہاں پہنچادیا۔ یہ سب میرے آقا کی کرم نوازی ہے۔

خادم آستانہ عالیہ نقشبندیہ چادریہ لاثانیہ
محمد سلیم صدیقی نقشبندی

پیر طریقت مشتاق احمد صدیقی نقشبندی

(سلسلہ عالیہ صدیقیہ، نقشبندیہ، چادریہ، لاثانیہ)

(غلام محمد آباد فیصل آباد شریف)

میں نے قبلہ پیرومرشد لاثانی سرکار کی غلامی میں آنے سے پہلے کافی عرصہ تک بہت سے بزرگوں کے پاس حاضری دی مگر کہیں سے بھی اطمینان قلب کی دولت نصیب نہ ہوئی۔ ایک روز میرے ہمسایہ نے قبلہ لاثانی سرکار کی شان بیان کی تو دل میں آپ کی زیارت کا شوق پیدا ہوا اور اس کے ہمراہ آپ کی زیارت کیلئے آستانہ شریف پر حاضر ہوا۔ جیسے ہی میں نے آپ سرکار کی زیارت کی اسی وقت دل کی تسلی ہو گئی۔ دل نے گواہی دی کہ یہی میری منزل ہے۔

میں نے قبلہ سرکار کی خدمت میں بیعت کیلئے عرض کی آپ نے اس غلام پر کرم فرماتے ہوئے درخواست کو شرف قبولیت بخشا۔ نماز کے بعد سلسلہ میں داخل ہوا صبح وشام کچھ تسبیحات پڑھنے کی اجازت عطا فرمائی توبہ استغفار کروانے کے بعد گناہوں سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ ساتھ ہی نصیحت فرمائی کہ مرید کا فرض ہے کہ وہ خود کو شیخ کے سامنے اس طرح تصور کرے جیسے مُردہ غسال کے ہاتھوں میں ہوتا ہے اور شیخ کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے مرید کے حال سے باخبر ہو۔ مزید برآں آپ نے طریقت کے چند نقاط سمجھائے اور کرم فرماتے ہوئے میرے حق میں دعا فرمائی۔

آپ سرکار کی پہلی نظر ہی اس غلام پر ایسی پڑی کہ دل کا زنگ اتر گیا اور دل خود بخود اللہ کی یاد کی طرف مائل ہونا شروع ہو گیا۔ ایسی کرم نوازی فرمائی کہ میرے دادا پیر چادر والی سرکار، حضور داتا گنج بخش اور حضور بابا فرید گنج شکر رحمت اللہ علیہ اجمعین نے بھی اس گنہگار کو بارہا اپنی زیارتوں سے نوازا اور

کرم فرمایا۔ میں ان دنوں کچھ بیمار ہو گیا تھا۔ ان عظیم ہستیوں نے آ کر میری دل جوئی فرمائی۔

یہ میرے قبلہ لاثانی سرکار کا کرم ہے کہ ان بزرگ ہستیوں نے آ کر مجھ سے بیعت لی اور ساتھ ہی نصیحت فرمائی "اختلاف نہ کرنا" اولیاء کرام کا مجھ سے آ کر بیعت لینا اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ جس نے بھی میری سرکار سے نسبت قائم کی۔ اس کی دوسری عظیم ہستیوں سے بھی نسبت قائم ہو گئی۔ وہ بھی اپنے فیوض و برکات سے نوازتے ہیں۔

ایک مرتبہ میں نے سرکار سے عرض کی حضور کیا مالی خدمت کرنے سے بھی روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کیوں نہیں اللہ اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے جب کہ بخیل اللہ کی رحمت سے دور ہوتا ہے۔ یہ سن کر میں نے دل میں پختہ نیت کی کہ میں آستانہ عالیہ پر اتنی خدمت کروں گا جس دن میں نے دل میں ارادہ کیا اسی دن سے مجھ پر مزید عطائیں ہونا شروع ہو گئیں۔

میری بیوی بیمار ہو گئی میں نے اس کو دم کر دیا۔ بیوی کہنے لگی دوبارہ دم کرو۔ میں نے دوبارہ سرکار کا تصور کر کے دم کر دیا۔ بیوی پھر کہنے لگی کہ ایک بار اور دم کر دو۔ میں نے سرکار کا تصور کرتے ہوئے پھر دم کیا۔ دم کرنے کے بعد بیوی نے مجھے بتایا کہ جب تم دم کر رہے تھے تو عجیب معاملہ پیش آیا کہ جب تم نے مجھے دم کرنا شروع کیا تو وہ ایک بزرگ ہستی نورانی چہرہ باریش تمہارے پیچھے آ کر کھڑی ہو گئی میں نے وہم سمجھا اس لئے دوبارہ دم کیلئے کہا۔ حالانکہ آرام پہلی مرتبہ ہی آ گیا تھا۔

پھر جب تم نے دوبارہ دم شروع کیا تو وہ بزرگ پھر تمہارے پیچھے آ کر

کھڑے ہو گئے۔ میں نے تصدیق کیلئے تیسری مرتبہ دم کیلئے کہا۔ تیسری دفعہ بھی وہی بزرگ تشریف لے آئے۔ گویا پیچھے مکمل ہاتھ ہے اور پوری دستگیری ہو رہی ہے۔ میں نے بیوی سے کہا یہ سب میرے پیر و مرشد کا کرم ہے اور آپ کی طرف سے دستگیری ہے۔ میرے پیر و مرشد نے تمہیں یہ مشاہدہ اس لئے کروایا کہ تمہیں بھی عین الیقین ہو جائے۔

میرے قبلہ کی یہ خاص عنایت ہے کہ گھر میں اگر ایک مرید ہو تو کرم سب پر ہو جاتا ہے۔ میں نے یہ سارا واقعہ اپنے پیر و مرشد کی بارگاہ میں آ کر عرض کیا۔ آپ مسکرائے اور مزید کرم فرماتے ہوئے۔ چند روحانی نکات بیان فرمائے اور اپنا ہاتھ مبارک میرے ہاتھ پر پھیر کر دم کی اجازت فرمائی اور اسی وقت آستانہ پر موجود روحانی علاج کیلئے آئے ہوئے مریضوں کو دم کرنے کا حکم دیا۔

میرے قبلہ کی کرم نوازی تھی کہ اس وقت جس مریض کو بھی دم کیا اللہ تعالیٰ نے اسے فوراً شفاء عطا فرمائی۔ اس طرح میرے آقا نے بغیر چلے وظیفے اور ریاضت و مجاہدہ کروائے اس غلام کو ایسی عطا سے نوازا کہ اب تک جس کو بھی آپ کی اجازت سے دم کیا اللہ تعالیٰ نے اس کو کلی شفاء عطا فرمائی یا اس کو فائدہ ضرور پہنچا۔ اس کے ساتھ ساتھ میرے قبلہ نے مجھے روحانی مدارج اس قدر تیزی سے طے کروائے کہ اتنے مختصر عرصہ میں نہ صرف میرے ہاتھ سے فیض جاری کروا دیا بلکہ اپنے سلسلہ کے مشائخ عظام اور دوسرے سلاسل کے مشائخ کرام سے روحانی ملاقاتیں اور ان کی صحبت سے فیض یاب کروا رہے ہیں۔ اس غلام پر آپ نے مزید کرم فرماتے ہوئے خلافت بھی عطا فرمائی اور ساتھ ہی نصیحت فرمائی کہ ہمیشہ خالصتاً اللہ اور رسول ﷺ کی رضا چاہو اور جہاں تک ہو سکے مخلوق

خدا کی خدمت کرو یہ میرے قبلہ سخی سلطان لاثانی سرکار کا در ولایت ہے کہ جہاں مجھ سے دنیا دار شخص کو فیض عطا ہوا اور اتنی جلدی عطائیں ہوئیں کہ میرے گمان و خیال سے ماورا ہے۔

پیر طریقت صوفی محمد رمضان صاحب نقشبندی

(آستانہ عالیہ کینال ریسٹ ہاؤس چیچہ وطنی)

میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت تھا۔ آج سے تقریباً پندرہ سال قبل میرے پیر و مرشد نے خاص کرم سے نوازتے ہوئے خلافت بھی عطا فرمائی۔ پیر و مرشد پردہ فرما گئے تھے۔ مزید روحانی منازل طے کرنے کی جستجو میں بہت لمبے وظائف اور چلے بھی کئے اور کئی بزرگوں کے پاس بھی گیا اور ان کی صحبت بھی اختیار کی لیکن کہیں بھی میرا مقصد حاصل نہ ہوا۔ میری بیوی کو کہیں سے پتہ چلا کہ فیصل آباد میں چادر والی سرکار کے مرید و محبوب نظر ہیں جن کے در سے بڑی جلدی کرم و عطائیں ہو جاتی ہیں۔ میری بیوی نے مجھ سے ذکر کیا۔ چونکہ میں پہلے بھی ذکر سن سن کر بہت سے پیروں کے پاس گیا تھا لیکن کچھ حاصل نہ ہوا تھا اس لئے تذبذب کا شکار ہو گیا۔ اسی کشمکش میں کئی دن گذر گئے۔ پھر دل میں خیال آیا کہ اگر مرید سے اتنا فیض جاری ہے تو معاملہ چادر والی سرکار کی بارگاہ میں پیش کرنا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے ختم خواجگان پڑھ کر تمام سلاسل کے مشائخ عظام کی بارگاہ میں ثواب پہنچا کر خاص طور پر قبلہ چادر والی سرکار کی بارگاہ میں پیش کیا اور ساتھ ہی روحانی طور پر عرض کی کہ سرکار آپ میری راہنمائی فرمائیں کہ آپ کے جس مرید اور محبوب کا ذکر میں نے سنا ہے۔ مجھے ان کے پاس جانا چاہیئے یا نہیں۔ میرے لئے کیا حکم ہے؟

اسی رات قبلہ چادر والی سرکار نے میری فریاد سن لی اور کرم فرماتے ہوئے مجھے اپنی زیارت سے نوازا اور ساتھ ہی مجھے روحانی طور پر فیصل آباد لے جا کر آستانہ عالیہ نقشبندیہ لاثانیہ دکھایا اور جناب لاثانی سرکار کی بارگاہ میں پہنچا دیا میں نے دیکھا کہ کثیر تعداد میں مریدین اور کچھ اولیاء کرام بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہیں اور آپ ان سب کو فیوض و برکات سے نواز رہے ہیں۔ اس وقت حضور چادر والی سرکار نے آپ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا "یہ حاجی مسعود احمد المعروف لاثانی سرکار ہیں" اور مجھے قبلہ لاثانی سرکار کے سامنے پیش کر دیا۔ آپ لاثانی سرکار نے میری طرف ہاتھ کا اشارہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے دست مبارک سے نور نکل کر میرے دل میں داخل ہوا۔ اسی وقت میری روحانی رکاوٹیں دور ہو گئی۔ میں نے لاکھ لاکھ شکر ادا کیا کہ نہ صرف صحیح در کی طرف میری راہنمائی فرما دی گئی بلکہ یہ مشاہدہ اور اپنا حال دیکھ کر دل میں تڑپ پیدا ہو گئی کہ فوراً ان بزرگ کی زیارت کروں۔ جنہوں نے مجھے اتنے کرم سے نوازا کہ ظاہری طور پر زیارت بھی نہ کی مگر میری روحانی رکاوٹ دور فرما دی اور میرے روحانی معاملے میں ترقی فرما دی۔ ایڈریس لے کر آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا تو سبحان اللہ! کیا دیکھتا ہوں کہ آستانہ عالیہ کا نقشہ ہو بہو وہی ہے جو چادر والی سرکار نے مجھے دکھایا تھا اور وہاں وہی بزرگ ہستی جلوہ افروز ہیں جنہوں نے مجھے فیوض و برکات سے نوازا تھا۔ آپ نے چند ہی دنوں میں مجھے فیوض و برکات سے نوازتے ہوئے کئی روحانی منازل طے کروا دیں۔

میں نے چالیس سال کا عرصہ اہل طریقت کی صحبت میں گذارا اپنے مرشد کی نگرانی میں بھی کئی وظیفے اور چلے کئے پندرہ سال کا عرصہ صاحب خلافت ہوتے بھی گذارا مگر ایسا فیض کہیں بھی نہ دیکھا خاص طور پر اتنی کم عمر میں

آپ کے در سے ایسا فیض جاری دیکھا جو میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔

کچھ لوگوں نے کہا یہ تو ابھی نوجوان ہیں۔ ان سے ایسا کرم و عطائیں کیسے ممکن ہیں۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ مجھے خود حضور میاں صاحب چادر والی سرکار نے وہاں بھیجا اور میرے پیر و مرشد نے بھی آپ سے رجوع کرنے کی اجازت فرمائی۔ اس کے علاوہ میں نے خود دیکھا ہے کہ ہر مسلک اور ہر طبقہ کے لوگ خاص طور پر پڑھے لکھے نوجوان ان کے در سے فیض حاصل کر رہے ہیں اور جو چند مرتبہ عقیدت و محبت سے ان کی صحبت میں آتا ہے تو ان کی نظر کرم کی بدولت اس کے دل میں اللہ رسول کی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ ذکر فکر میں لگ جاتا ہے پابند صوم و صلوۃ ہو جاتا ہے۔ میں تو کہوں گا کہ اگر مجھے ان کے متعلق اولیائے کاملین سے تصدیق نہ بھی ہوتی تب بھی انہیں حق مانتا کیونکہ اتنی کثیر تعداد میں لوگوں کا ان سے فیض یاب ہونا اور ان کی بدولت صراط مستقیم پر گامزن ہو جانا کیا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اتنی کم عمری میں ہی خدا تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مرشد پاک نے انہیں اپنے کرم سے خوب نوازا ہوا ہے اور اس کرم کے لئے عمر رسیدہ ہونا شرط نہیں۔

اکثر لوگوں کے لئے ایسی سوچ ہی حجاب بن جاتی ہے اور وہ سچے طالبین کی طرح ایسے بزرگوں کی صحبت نہیں اختیار کرتے جس کی وجہ سے وہ فیوض و برکات سے محروم رہ جاتے ہیں۔ چونکہ میری لگن سچی تھی دوسرا کئی سالوں سے میں مختلف درویشوں اور بزرگوں کے پاس بھی جاتا رہا مگر میرا مسئلہ حل نہ ہوتا تھا۔ اس لئے خاص نظر کرم کے حصول کے لئے آپ لاثانی سرکار کی خدمت میں پہنچا اور آپ نے بھی میرا فوراً مسئلہ حل فرما دیا۔

ایسا در جس کی ظاہری باطنی تصدیق بھی ہو جائے۔ آج کل کے دور میں

لوگوں کو راہنمائی کے لئے اس کا تذکرہ نہ کرنا بخل ہو گا۔ ضروری ہے لوگوں کو اس آستانہ عالیہ کا پتہ بتایا جائے تاکہ طالبین حق قبلہ لاثانی سرکار سے رجوع کر کے گوہر مراد حاصل کر سکیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ یہاں واقعی لاثانی فیض تقسیم ہو رہا ہے۔

جناب پیر اعجاز احمد صاحب المعروف باباجی سرکار

یہ جولائی ۱۹۹۳ء کا ذکر ہے کہ میں اپنے بیٹے کو پڑھنے کے لئے سمن آباد مسجد میں چھوڑنے جا رہا تھا۔ مسجد کے قریب ہی کچھ لوگوں کو محفل کا انتظام کرتے دیکھا۔ میرے دریافت کرنے پر انہوں نے بتایا کہ نماز مغرب کے بعد یہاں سخی سلطان قبلہ لاثانی سرکار کی زیر سرپرستی محفل ذکر کا انعقاد ہو گا۔ میں بیٹے کو مسجد میں چھوڑ کر گھر آ گیا۔ گھر آتے ہی طبیعت میں بے چینی پیدا ہو گئی۔ محفل میں شامل ہونے کا دل میں اتنا اشتیاق ہو گیا کہ گھر میں رہا نہ جا سکا اور میں محفل میں شامل ہونے کے لئے دوبارہ سمن آباد پہنچا تو سبحان اللہ! کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نورانی صورت بزرگ عقیدت مندوں کے جھرمٹ میں اسم اعظم ''اللہ'' کا ذکر کرتے ہوئے آ رہے ہیں۔ پتہ چلا کہ یہی لاثانی سرکار ہیں۔ ان کے ذکر کی آواز سے میرے دل میں ایسی کشش پیدا ہوئی کہ بے اختیار میری زبان پر بھی اللہ کا ذکر جاری ہو گیا اور میں بھی ان میں شامل ہو کر ذکر کرتا ہوا محفل میں آ گیا۔ جب سب لوگ محفل میں آ کر بیٹھ گئے تو محفل پاک کا آغاز ہوا۔ نبی آخرالزماں شہنشاہ کون و مکان حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں نذرانۂ عقیدت پیش کرنے کے بعد سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کا شجرہ مبارک پڑھا گیا۔ اس کے بعد اسم اعظم ''اللہ'' کا ذکر شروع ہوا۔ میری خوش بختی کہ محفل میں مجھے

حضور قبلہ لاثانی سرکار کے قدموں میں جگہ ملی آپ کے ذکر کی آواز دل میں اترتی محسوس ہوئی۔ جب آپ نے اللہ کی ضرب لگائیں تو دل خود بخود ذکر کرنے لگ گیا۔ اس وقت پتہ چلا کہ قلبی ذکر کیسے کہتے ہیں۔ سبحان اللہ! ایسی روحانی اور وجدانی محفل تو کہیں بھی نہ دیکھی تھی نہ سنی تھی۔ کوئی ذکر میں ایسا دیوانہ ہو رہا تھا کہ اپنی بھی خبر نہ تھی کسی پر وجد و مستی کی کیفیت طاری تھی۔ کوئی رو رہا تھا۔ قبلہ لاثانی سرکار کی نظر عنایت سے خود میری یہ حالت تھی کہ جب تک محفل جاری رہی دل ذکر کرتا رہا اور آنکھوں سے آنسو نہ تھمے۔ ذکر کے دوران ایسا سرور اور ایسی لذت ملی کہ بیان سے باہر ہے۔ حالانکہ نمازیں تلاوت اور وظائف تو پہلے بھی بہت کئے تھے مگر ایسی لذت و حلاوت تو کبھی محسوس بھی نہ ہوئی تھی اور نہ ہی دل کی ایسی کیفیت ہوئی تھی جیسی آج قبلہ لاثانی سرکار کی نظر کرم سے ہو رہی تھی۔ قبلہ لاثانی سرکار کی واضح کرامت جو میں نے محفل میں دیکھی وہ یہ تھی کہ گلیوں محلوں میں، آوارہ پھرنے والے، فلم، وی سی آر اور غلط کاموں میں مصروف رہنے والے نوجوان لڑکوں کی کثیر تعداد جن کو مذہب کی طرف کوئی لگاؤ نہ تھا محفل میں بیٹھے بڑی عقیدت اور محبت سے ذکر الہیٰ میں مشغول تھے۔ ان کو اس طرح یادالہیٰ میں مشغول دیکھ کر دل نے بے اختیار گواہی دی کہ بے شک یہ در حق ہے، سچ ہے، ضرور ان بزرگ کی نسبت اختیار کر لوں۔ چنانچہ جب لوگ بیعت ہونے لگے تو میں نے بھی فوراً آگے بڑھ کر سرکار سے عرض کی کہ حضور میں پہلی مرتبہ حاضر ہوا ہوں اور میں نے آپ کے کرم کا مشاہدہ کر لیا ہے۔ مزید کرم فرمائیں مجھے بھی آپ سلسلہ میں داخل کر لیں۔ آپ نے کرم فرماتے ہوئے بیعت فرما لیا۔

میرے آقا نے ایسی نظر کرم فرمائی کہ دل کو اللہ ورسول کی محبت اور ذکر

کی طرف لگا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ خواب میں بھی روح کی رغبت اللہ اور رسول کی طرف رہتی۔ اکثر اپنے آپ کو نماز پڑھتے تلاوت و ذکر کرتے دیکھتا۔ میرے قبلہ کی نظر کرم سے روحانی طور پر اولیاء کرام کی محافل میں حاضری ہوتی کبھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روحانی طور پر تشریف لا کر اس غلام کو نوازتے۔ حالت مراقبہ اور ذکر کے دوران انوار کی بارش ہوتے دیکھتا۔

ایک مرتبہ رات کے وقت میں اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر تھا اور بھی درویش آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ میں آپ کے قدموں میں بیٹھا آپ کی خدمت کی سعادت سے فیض یاب ہو رہا تھا اور دل ہی دل میں اللہ عزوجل کی تعریف و شکر ادا کر رہا تھا کہ سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اتنا عظیم کرم کیا ہے کہ اپنے محبوب بندے سے نسبت کروا دی اور میرے پیر و مرشد کے صدقے مجھے ایسے فیوض و برکات سے نوازا کہ میرے تصور میں بھی نہ تھا۔ آپ سرکار کی کیفیت تبدیل ہوئی۔ میں اس کیفیت کو سمجھنے سے قاصر تھا۔ میرے دل میں بڑی کشش اور محبت پیدا ہوئی اور میں بے اختیار آپ کی قدم بوسی کرنے لگا۔ کچھ دیر بعد میرے آقا نے فرمایا آج اللہ تعالیٰ نے اعجاز احمد صاحب پر بہت کرم فرمایا ہے ان کی ولایت کبریٰ میں منظوری فرما دی گئی پھر آپ نے فرمایا آج سے آپ کو اپنے ہونٹوں اور چہرہ پر انوار کی بارش اور زیادہ لذت و حلاوت محسوس ہوگی۔ اس دن سے آج تک یہ کرم جاری ہے اور جو ارشاد میرے قبلہ نے فرمایا تھا میں بالکل ویسے ہی محسوس کرتا ہوں۔ جب بھی ذکر کرتا ہوں یا درود شریف پڑھتا ہوں سارے جسم پر اثرات آنے شروع ہو جاتے اور بڑا سرور ملتا ہے اور لذت و حلاوت محسوس ہوتی اور سب سے زیادہ اثرات میں اپنے چہرہ پر اور ہونٹوں پر محسوس کرتا۔ اور کئی اولیاء کرام نے اس

کرم کی تصدیق بھی فرمائی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد ایک دن جب کہ کچھ پیر بھائی بھی سرکار کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے ارشاد فرمایا

"اللہ تعالیٰ نے اعجاز احمد کی ولایت کبری کی مہر کی تصدیق فرمادی ہے"

اور مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا

"رات سلسلہ کے دو درویشوں کو نوازا گیا جب ولایت کی مہر لگائی گئی تو آپ کی مہر دوسرے سے زیادہ چمک دار تھی غور کرنے پر پتہ چلا کہ کثرت درود شریف کی وجہ سے مہر زیادہ روشن اور چمکدار ہے اور آپ کا منہ (دونوں ہونٹ) نورانی ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ میرے آقا یہ سب آپ کی کرم نوازی ہے۔

۹۲-۲-۸ جمعرات کو روحانی محفل میں قبلہ حضور لاثانی سرکار نے اہل محفل کے سامنے ارشاد فرمایا اعجاز احمد صاحب کو باباجی سرکار کا خطاب عطا ہوا ہے اور حکم آیا ہے کہ اعجاز احمد المعروف باباجی سرکار اور یامین صاحب آستانہ عالیہ پر دم کیا کریں گے"۔ میں اپنے نام کے ساتھ باباجی سرکار کا لقب سنتے ہی اپنے آقا حضور قبلہ لاثانی سرکار کے قدموں میں گر جاتا ہوں اور عرض کرتا ہوں میرے آقا یہ ناچیز تو ہرگز اس کرم کے قابل نہیں یہ سب کچھ تو صرف آپ کی نسبت کی وجہ سے ہوا ہے۔

پھر ایک دن آپ نے ارشاد فرمایا "باباجی آج سے آپ آستانہ پر دم کیا کریں" اور اس کے ساتھ ہی آستانہ عالیہ پر آئے ہوئے مریضوں کو دم کرنے کا حکم دیا۔ میں نے عرض کی حضور مجھے تو دم کا طریقہ نہیں آتا اور نہ ہی مجھے وہ وظائف یا کلمات یاد ہیں جنہیں پڑھ کر دم کیا جاتا ہے۔ میں کیسے دم کروں؟

یہ سن کر میرے آقا نے مجھے اپنا رومال عطا کیا اور فرمایا اس کے

اشارے سے دم کر دیا کرو۔ چاہے کوئی کیسا ہی مریض کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفاء عطا فرمائیں گے۔ کیونکہ آپ کے اوپر اللہ و رسول ﷺ کا ہاتھ ہے اللہ جسے چاہے گا آپ کے ہاتھ سے فیض یاب کرے گا۔ میں اپنے قبلہ حضور لاثانی سرکار کے حکم کی تعمیل میں آپ کے بتائے ہوئے طریقہ سے دم کرنے لگا تو یکدم میری کیفیت بدل گئی میں دور جا گرا، لوگوں نے مجھے اٹھایا اور کپڑے جھاڑے پھر میں نے انہیں دم کیا۔ سب لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس وقت میں نے اپنے پیر و مرشد کا تصور کر کے جسے بھی دم کیا اسے اسی وقت شفاء ہو گئی۔

دم کر کے جب میں سرکار کی خدمت میں آیا تو آپ نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا

"بھئی فائر تو آگے کیا جاتا ہے نہ کہ اپنی طرف"۔

میں عرض کرتا ہوں میرے آقا! ہتھیار بھاری تھا اس لئے سنبھال نہ سکا۔

میں روزانہ شام کو آستانہ عالیہ پر حاضر خدمت ہو کر دم کی ڈیوٹی سرانجام دیتا رہا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس گنہگار کے ہاتھوں بے شمار لوگوں کو شفاء بخشی۔

میں اس بات پر حیران تھا کہ یہ کیسا کرم ہے کہ جہاں برسوں کی ریاضتیں، مجاہدے کام نہیں کرتے وہاں ولی اللہ کی اک نظر کرم سے بات بن جاتی ہے۔ ایک مرتبہ میں آستانہ عالیہ پر حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا "بابا جی مبارک ہو رات عالم رویاء میں نبی پاک ﷺ نے آپ کی تعریف فرمائی"۔

آپ سرکار مجھ پر جو بھی کرم نوازی فرماتے اولیاء کرام روحانی طور پر ان کی تصدیق فرما جاتے ہیں۔ کئی مرتبہ راستے میں مست مجذوب اولیاء مجھے دیکھتے اور خود بڑھ کر مجھ سے سلام کرتے اور خوش ہو کر ملتے۔ اس وقت مجھے اپنی نسبت کی عظمت کا اندازہ ہوتا اور میں کہتا کہ بے شک میرے آقا۔

جب تک بکے نہ تھے تو کوئی پوچھتا نہ تھا
تم نے خرید کر ہمیں انمول کر دیا

آستانہ عالیہ پر دم کی ڈیوٹی کی وجہ سے روزانہ اپنے آقا کی خدمت میں حاضری کا موقع ملتا۔ اس دوران میں نے دیکھا کہ آپ سرکار بزرگوں کی بہت عزت افزائی فرماتے ہیں اور انہیں ہمیشہ اپنے برابر میں جگہ دیتے ہیں۔ آپ میں غرور و تکبر نام کی کوئی چیز نہیں۔ درویش و مشائخ آپ کے در سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ جب بھی کوئی طالب حق آتا ہے تو آپ بہت خوشی کا اظہار فرماتے ہیں اور اس انداز سے انہیں تعلیم و تلقین فرماتے ہیں کہ جس سے بہت جلد طالب کیلئے راستہ ہموار ہو جاتا ہے۔ آپ اس کے ساتھ ساتھ اپنی توجہ کو بھی شامل حال رکھتے ہیں۔

آپ رحم دل اور درگذر فرمانے والے ہیں میں نے اس عرصہ طویل میں آپ سے کوئی ناگوار بات ہوتے نہیں دیکھی۔ آپ میں عام پیروں والی کوئی بات نہیں کیونکہ آپ ہر کسی کے ساتھ دوستانہ برتاؤ کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ ۹۳/۷/۱۱ کو راجہ چوک میں محفل ہوئی، محفل کے اختتام پر میں نے تقریباً سو سے بھی زیادہ لوگوں کو دم کیا اور الحمد للہ اس وقت ان میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ ہمیں شفاء نہیں ہوئی۔ یہ میرے قبلہ لاثانی سرکار کی بہت بڑی کرامت ہے۔

اب بھی میں اپنے آقا کے در اقدس پر روزانہ حاضر خدمت ہوتا ہوں اور مخلوق خدا فیضیاب ہوتی ہے۔ آپ نے صرف مجھے ہی نہیں میرے اہل خانہ کو بھی اپنے کرم سے نوازا۔ میری تو رب ذوالجلال کے حضور یہی دعا ہے ہم یونہی دن رات آپ کے لطف و کرم سے فیضیاب ہوتے رہیں۔ آمین ثم آمین۔

خادم آستانہ

اعجاز احمد

ڈاکٹر محمد انور صاحب

(ہمارے پیر بھائی ڈاکٹر انور صاحب، منصور آباد فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ مجھے بچپن ہی سے بزرگان دین سے لگاؤ تھا کچھ گھریلو ماحول بھی اس قسم کا ملا۔ والد صاحب صاحب خلافت تھے۔ چنانچہ عمر کے ساتھ ساتھ اس شوق میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ بفضل خدا بہت سے بزرگان دین کی صحبت میں وقت گزار، اولیاء کرام کی خدمت کے اعزاز سے بھی نوازا گیا لیکن دل و دماغ ہمیشہ کسی ایسی باکمال ہستی کی تلاش میں سرگرداں رہتے جنہیں میں اپنا رہبر کہہ سکوں۔ ہر وقت بے چینی و بے قراری رہتی۔ ایک تلاش تھی جو ختم ہونے میں نہ آتی تھی۔ کہتے ہیں کہ ہر شخص کیلئے ایک شجر مقسوم ہوتا ہے جہاں وہ اپنی روحانی بھوک مٹا سکے۔ مجھے بھی ایسے ہی شجر کی تلاش تھی اور یہ تلاش دن بدن بڑھتی جارہی تھی۔ اگر جذبہ صادق ہو تو منزل مل ہی جاتی ہے خدا تعالیٰ خود مدد فرماتا ہے۔ ایک رات عالم رویاء میں دیکھا کہ میں ذکر اللہ کرتا ہوا اپنے گھر کی طرف آتا ہوں جب گھر میں داخل ہوا تو دیکھتا ہوں کہ (ایک بزرگ) سامنے کمرہ میں کرسی پر ایک بزرگ تشریف فرما ہوتے ہیں۔ القاء ہوتا ہے کہ آپؓ

حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ ہیں۔ آپ مجھے دیکھتے ہی فرماتے ہیں "بیٹا تم آگئے" میں عرض کرتا ہوں "جی"۔

آپ نے مجھے اندر اپنے پاس بلایا جب میں کمرے میں داخل ہوتا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک تخت پر تین بزرگ تشریف فرما ہیں میں انہیں سلام عرض کرتا ہوں ان میں سے ایک بزرگ کے ہاتھ میں قلم اور رجسٹر ہوتا ہے۔ میرے آقا حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ ان بزرگ سے فرماتے ہیں

"اس کا نام لکھ لو"

وہ بزرگ میرا نام لکھ لیتے ہیں حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ ہمارے سلسلہ (نقشبندیہ) کے سردار ہیں گویا وہ بزرگ مجھے نقشبندیہ سلسلہ میں داخل فرمالیتے ہیں صبح جب سو کر اٹھا تو بہت خوش ہوتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے میرے مرشد کے متعلق دکھایا ہے گویا مجھے میری مطلوبہ ہستی ضرور ملے گی۔ اکثر ان بزرگ کے متعلق سوچتا کہ وہ مجھے کہاں ملیں گے جنہوں نے رجسٹر میں میرا نام لکھا اور جنہیں خدا تعالیٰ نے میرا مرشد چنا۔ اب تو بس دن رات ایک ہی جستجو تھی لیکن ہر کام کا ایک وقت معین ہوتا ہے۔

کچھ عرصہ قبل میرے ایک دوست نے مجھ سے لاثانی سرکار کا تذکرہ کیا اور اس طرح میں ہفت روزہ محفل ذکر میں (آستانہ عالیہ) شرکت کیلئے حاضر ہوا۔ وہاں میں نے حضور قبلہ لاثانی سرکار کی زیارت کی تو نگاہیں آپ کے چہرہ انور سے ہٹنا بھول گئیں۔ ساری بے چینی و بے قراری یکدم ختم ہو گئی۔ میں ایک ٹک آپ کے چہرہ انور کی زیارت کیئے جا رہا تھا کیونکہ آپ ہی تو وہ بزرگ تھے جن کی مجھے تلاش تھی۔ جن کی غلامی کی نوید خدا تعالیٰ نے مجھے عالم رویاء میں دے دی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس وقت میں نے آپ کے لئے اپنے دل میں وہ نسبت

اور کشش محسوس کی جو آج سے پہلے کبھی کسی کے لئے نہ کی تھی۔

محفل کے اختتام پر میں نے قبلہ حضور لاثانی سرکار سے بیعت کیلئے عرض کی تو آپ نے فرمایا ابھی کچھ عرصہ ٹھہر جائیں اور دیکھ لیں۔ رات کو جب میں گھر آ کر سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ خواب میں ایک بزرگ ہستی آئی، میرا سینہ چاک کر کے میرے دل کی خوب صفائی کی اور دل کو وسیع کر دیا اور تمام رات مجھے قبلہ حاجی مسعود احمد صاحب المعروف لاثانی سرکار کی زیارت ہوتی رہی اور آپ میری دستگیری فرماتے رہے اور تقریباً ایک ماہ تک مجھے روزانہ بزرگان دین کی زیارتیں کروائیں میں بہت حیران تھا کہ ابھی تو میری نسبت بھی نہیں ہوئی اور پہلے ہی صرف عقیدت و محبت اور آپ کی صحبت بابرکت کی وجہ سے ہی مجھ پر کرم شروع ہو گیا۔ میں نے حضور قبلہ لاثانی سرکار سے عرض کی اور اپنی تمام کیفیات، خواب مشاہدات عرض کئے تو آپ نے فرمایا کہ یہ ولایت کا فیض ہے۔

اس وقت میں نے آپ سے عرض کی حضور اب تو میں نے اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ لیا اب تو مجھے بیعت فرمالیں تو آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا

"بیعت تو آپ پہلے ہی ہیں یہ تو ایک حجت ہوتی ہے یہ بھی پوری کر لیں"۔

اس طرح ۲۴۔دسمبر ۱۹۹۱ء کو میں نے ظاہراً آپ کی غلامی کا شرف حاصل کیا۔ میرا بیعت ہونا تھا کہ مجھ پر عطاؤں اور نوازشات کی بارش تیز تر ہو گئی۔ میں قبلہ حضور لاثانی سرکار کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ان کی صحبت بابرکت سے فیضیاب ہوتا رہا۔ میرے آقا تیزی سے روحانی مدارج طے کرانے لگے۔

آپ کے فیض کی نوعیت دیکھ کر میں خود حیران رہ گیا۔ اولیاء کرام روحانی طور پر تشریف لا کر مجھے میرے قبلہ حضور لاثانی سرکار کی طرف سے کی جانے والی کرم نوازیوں کی تصدیق فرماتے اور مبارکباد پیش کرتے۔ جس کی اطلاع نہ صرف مجھے بلکہ دیگر اہل سلسلہ کو بھی ہوتی کچھ عرصہ بعد حضور قبلہ لاثانی سرکار نے مجھے دم کی اجازت فرمائی۔ میرے دادا مرشد پاک چادر والی سرکار اور حضور داتا گنج بخش نے بھی خصوصی کرم سے نوازا۔ اور پھر آقائے کل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس سے خاص کرم ہوا۔ آپ کی سخاوت دیکھ کر دل خودبخود پکار اٹھتا ہے کہ بے شک آپ سخی سلطان ہیں۔ اتنی جلدی عام لوگوں کو مقام ولایت سے نواز دینا میرے سننے میں بھی نہ آیا اور یہ حقیقت صرف میں ہی نہیں ہزاروں لوگ آپ کے در اقدس پر حاضر ہو کر دیکھ رہے ہیں اور روحانی فیض سے سیراب ہو کر جا رہے ہیں۔

صرف مجھے ہی نہیں میرے گھر والوں کو بھی بہت عطائیں ہوئیں اور جس طرح مجھ پر بیعت ہونے سے پہلے ہی کرم ہو چکا تھا ایسے ہی میری بیوی اور بچوں کو بھی نواز دیا اور وہ بھی سب آپ کے دست حق پر بیعت ہوئے۔ ہم اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے کہ جس نے ہمیں لاثانی سرکار کے در پر پہنچا دیا۔

اس کے بعد میرے آقا نے مزید کرم فرمایا اور مجھے منصور آباد اور اس کے گرد و نواح کا نائب امیر حلقہ مقرر فرمایا اور محفل ذکر کی اجازت فرمائی یہاں سرکار کے مریدین و معتقدین کی کثیر تعداد ہے اب یہاں بھی محفل ذکر منعقد ہوتی ہے۔

خاکسار

محمد طارق علی بھٹی صاحب

(لاثانی ٹریڈرز۔ ہول سیل شو کمپنی۔ بھورا گلی بھوانہ بازار فیصل آباد)

بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میرے ایک دوست نے مجھ سے لاثانی سرکار کی شان کا تذکرہ کیا تو میرے دل میں بھی خواہش پیدا ہوئی کہ ایسی بزرگ ہستی کی ضرور زیارت کرنی چاہیئے۔ جنہیں خدا تعالیٰ نے اتنا نوازا ہوا ہے۔

چنانچہ میں اپنے دوست کے ہمراہ محفل پاک میں گیا وہاں میں نے قبلہ حضور لاثانی سرکار کی زیارت کی تو دل میں بڑی محبت پیدا ہوئی اور دل خود بخود ان کی جانب کھنچتا چلا گیا۔ میں نے اسی وقت دل میں پختہ ارادہ کر لیا کہ میں محفل پاک میں ضرور شرکت کیا کروں گا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں نے مسلسل تین محفلوں میں شرکت کی۔ اس کے بعد بوجہ مجبوری میں دو محفلوں میں نہ جا سکا۔

ہفتہ کے روز عالم رویاء میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا "دو اتوار گذر گئے آپ محفل پاک میں نہیں آئے۔ کل اتوار کو محفل ہو گی ضرور آنا"۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی چنانچہ اگلے روز میں محفل پاک میں حاضر ہوا۔ محفل پاک میں میں نے دیکھا کہ لوگ دیوانے ہو کر اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ ذکر کرتے کرتے ان میں سے اکثر کی حالت غیر ہو جاتی ہے اور وہ وجد میں آجاتے ہیں۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں اعتراض پیدا ہوا کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ اللہ تو ہم بھی کرتے ہیں ہماری تو ایسی حالت کبھی نہیں ہوتی اور نہ ہی ہم نے کبھی کسی محفل میں ایسا دیکھا۔ میں نادان اس وقت یہ نہیں جانتا تھا کہ یہ تو ولی اللہ کی نظر اور توجہ کا اثر ہے۔ میں محفل میں سب سے اگلی لائن میں بیٹھا تھا۔ ابھی میرے ذہن میں یہ سوچ ہی آئی تھی کہ قبلہ حضور

لاثانی سرکار نے دو تین مرتبہ میری طرف غور سے دیکھا آپ کی نظروں کا ملنا تھا کہ میری حالت غیر ہو گئی مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے میں فضا میں پرواز کر رہا ہوں اور ذکر میں ایسی لذت و حلاوت محسوس ہوئی جس سے آج پہلی بار آشنا ہوا اور میری یہ حالت تقریباً آدھ گھنٹہ تک رہی۔ جب مجھے ہوش آیا تو بے اختیار یہ شعر میری زبان پر آ گیا

اللہ اللہ کئے جانے سے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

اس کے بعد ایک رات خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں آستانہ عالیہ آیا ہوں وہاں سے مجھے ایک انگوٹھی ملتی ہے جو میں شہادت کی انگلی میں پہن لیتا ہوں اور آسمان کی طرف اشارہ کرتا ہوں تو تمام ستارے مل کر اسم اعظم "اللہ" لکھ دیتے ہیں۔ پھر میں اشارہ کرتا ہوں تو خانہ کعبہ بن جاتا ہے۔ میں لوگوں کو بتاتا ہوں کہ یہ لاثانی سرکار کی انگوٹھی ہے اور مجھے آستانہ شریف سے ملی ہے یعنی اس در سے مجھے اللہ کا راستہ ملا ہے۔

اس کے بعد ۹۲-۱۰-۱۱ کو میں بیعت ہو گیا۔ اب تو میں ہر دوسرے تیسرے دن مرشد خانے حاضری دیتا اور بحرِ ولایت سے فیضیاب ہوتا۔ آپ کی نظر کیمیا کا اثر تو اسی دن دیکھ لیا تھا جب آپ نے بذریعہ کشف میرے دل کی بات جان کر اپنے کرم کی ادنیٰ سی جھلک دکھائی تھی اب مسلسل رابطے اور صحبت بابرکت کی وجہ سے آپ کی ذات کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔

آپ کی سیرت و کردار کے بارے میں کچھ کہنا تو گویا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہو گا۔ تاہم اتنا ضرور عرض کروں گا کہ جو بھی ایک مرتبہ عقیدت محبت سے آپ کے پاس آتا ہے آپ اخلاق عالیہ سے اسے اپنا گرویدہ

بنا لیتے ہیں اور وہ بار بار حاضری کے لئے تڑپتا ہے۔
آپ کی حد درجہ عاجزی وانکساری کو دیکھ کر تو میں حیران ہی رہ گیا کہ اکثر جب کوئی دعا کیلئے بھی عرض کرتا ہے تو فرماتے ہیں میں تو بہت گنہگار ہوں۔ آپ سب مجھ سے اچھے ہیں آپ سب دعا کریں اللہ سب کی سنتا ہے۔
خدمت خلق آپ کی نمایاں صفت ہے آپ کے لطف و کرم کا دائرہ عقید تمندوں تک ہی محدود نہیں بلکہ ہر حاجتمند یکساں طور پر فیضیاب ہوتا ہے۔ آپ کے آستانہ عالیہ پر میں نے بہت سے غیر مسلک اور بے شمار ایسے لوگوں کو داخل سلسلہ ہوتے دیکھا۔ جو حاسدین کی باتوں میں آ کر اعتراض اور مخالفت کرتے لیکن جب اپنی آنکھوں سے کرم کا مشاہدہ کرتے تو اپنے گذشتہ رویہ پر نادم ہوتے یہ میرا تجربہ ہے کہ آپ کی زیارت بابرکت سے اللہ کی یاد آتی ہے اور صحبت بابرکت سے تو دل ذکر الہیٰ کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ آپ اپنے مریدوں پر بے پناہ الطاف و کرم فرماتے ہوئے انہیں اتنی جلدی روحانی مدارج طے کراتے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے اب تک مجھ پر جو کرم نوازیاں ہوئیں ان کے بیان کے لئے کئی کتابیں درکار ہوں گی۔ میرے قبلہ نے اس گنہگار کو متبرک مقامات اور بزرگان دین کی زیارتوں سے نوازا اور ان عظیم المرتبت ہستیوں نے میرے آقا کی نسبت سے مجھ پر روحانی کرم نوازیاں فرمائیں اور میرے آقا کی شان اور ان سے نسبت کی عظمت کے بارے میں جو کچھ دکھایا بیان سے قاصر ہے۔ ایک مرتبہ میں نے مشاہدہ کیا کہ ایک بہت خوبصورت جگہ ہے جہاں میرے قبلہ لاثانی سرکار تشریف فرما ہیں، تھوڑی دیر بعد کیا دیکھتا ہوں کہ آقائے کل جہاں رازدار خدا، حبیب کبریا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اپنے محبوب حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ اور حضرت چادر والی سرکار کے ساتھ تشریف

لائے اور آپ تینوں بزرگ ہستیوں نے میرے آقا کے گلے میں باری باری گلاب کے پھولوں کے ہار ڈالے۔

ایک دن جب کہ چند پیر بھائی حاضر خدمت تھے اور آپ سرکار علم و معرفت کے موتی لٹا رہے تھے۔ میں نے دریائے رحمت کو یوں جوش میں دیکھا تو آگے بڑھ کر اپنے آقا کے قدموں میں جھک گیا اور عرض کی حضور اس گنہگار پر آپ کی نظر عنایت تو پہلے ہی ہے آج اپنے کرم خاص سے نواز دیں۔ میں نے دو تین مرتبہ ایسے ہی عرض کی اسی وقت آپ کی کیفیت بدلی اور آپ نے فرمایا

"جا اسیں تینوں عطا کردتا"۔

یہ سنتے ہی میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور مجھے یقین ہو گیا کہ ضرور میرے آقا نے آج اس گنہگار پر کوئی خاص کرم نوازی فرمائی ہے۔

میرے قبلہ حضور لاثانی سرکار نے ایک مرتبہ بیان میں فرمایا تھا کہ ہمارے سلسلہ پر یہ خاص کرم نوازی ہے کہ ہم جب بھی کسی کو کچھ عطا کرتے ہیں تو اولیاء کرام روحانی طور پر تشریف لا کر اس کی تصدیق فرما جاتے ہیں۔ چنانچہ میرے دل میں بھی خواہش پیدا ہوئی اور میں نے روحانی طور پر اپنے آقا سے عرض کی سرکار میں بھی دیکھنا چاہتا ہوں کہ آپ کی زبان مبارک سے جو الفاظ نکلے ان کی حقیقت کیا ہے۔ میرے آقا نے میری دستگیری فرمائی اس رات مجھے خواب میں حضرت مولانا سردار احمد صاحب کی زیارت ہوئی۔ عالم رویاء میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نورانی صورت بزرگ تشریف لائے اور مجھ سے فرمانے لگے تمہیں مبارک ہو میں عرض کرتا ہوں حضور کس بات کی مبارک؟ تو آپ فرماتے ہیں تمہیں فقراء کی فہرست میں شامل کر لیا گیا ہے۔ اس وقت مجھے

القاء ہوا یہ حضرت مولانا سردار احمد صاحب ہیں۔ حالانکہ میں نے حضرت مولانا سردار احمد صاحب کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ صرف ایک تصویر میں آپ کی زیارت کی تھی۔

اور یوں میرے آقا نے مجھ پر کی جانے والی کرم نوازی کی تصدیق بھی کروادی۔ اسی طرح شب و روز میں اپنے آقا کے در سے رحمت کے خزانے لوٹتا رہا اور الحمدللہ آج بھی کرم نوازیاں جاری ہیں اور اس بات پر فخر کرتا ہوں کہ میری نسبت لاثانی ہے۔

کیوں فخر کروں نہ قسمت پر مجھے پیر ملا ہے لاثانی
مشہور زمانے سارے میں تیری جود و سخا ہے لاثانی

بقلم خود
طارق بھٹی صاحب

رانا محمد طاہر صاحب

(منصور آباد، فیصل آباد)

بیان کرتے ہیں میں ایک دنیا دار آدمی تھا۔ دین سے کوئی لگاؤ نہ تھا بلکہ کبھی نماز وغیرہ بھی نہیں پڑھتا تھا۔ شب و روز اسی طرح گزر رہے تھے لیکن کبھی کبھی دل میں احساس ندامت ضرور پیدا ہوتا اور میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتا یااللہ کیا تیرا کوئی محبوب بندہ نہیں جو مجھ پر اپنا کرم فرمادے اور مجھے بدل کر رکھ دے۔ تیرے محبوب بندے اگر چاہیں تو بدکار سے بدکار انسان کو بھی نیک بنادیتے ہیں کہتے ہیں کہ

نگاہ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

کاش تو مجھے بھی اپنے کسی ایسے ہی درویش سے ملادے ورنہ مجھ میں تو طاقت نہیں کہ خود کو بدل ڈالوں۔ پندرہ سال اسی طرح گذر گئے بالاخر اللہ تعالیٰ نے میرے احساس ندامت کو قبول فرماتے ہوئے مجھے اپنے محبوب سے ملوا دیا۔ ہوا کچھ اس طرح کہ ڈاکٹر انور صاحب جو کہ میرے دوست ہیں جب لاثانی سرکار سے بیعت ہوئے تو انہوں نے مجھ سے آکر کہا رانا صاحب میں تو صحیح در پر پہنچ چکا ہوں تم بھی آجاؤ۔ جس رات ڈاکٹر صاحب نے ذکر کیا اس سے اگلے دن اتوار کو محفل پاک تھی میں نے وعدہ کیا کہ میں محفل ذکر میں ضرور حاضری دونگا۔ اگلے دن پہلی مرتبہ محفل پاک میں حاضری دینے سے ہی دل کو بڑا سکون ملا۔ اگلے دن میں نے اپنے دوست طارق بھٹی صاحب سے بھی اس بات کا ذکر کیا کہ کل میں محفل میں گیا تھا بڑا سکون ملا۔ انہوں نے کہا کہ اگلی محفل میں اکٹھے چلیں گے۔ اگلے اتوار کی محفل ذکر میں طارق بھٹی صاحب بھی میرے ساتھ محفل میں آئے۔ محفل سے فارغ ہو کر انہوں نے مجھ سے کہا کہ رانا صاحب اب جو مرضی ہو جائے اس در کو نہیں چھوڑنا اور انشاءاللہ محفل میں بھی ضرور شرکت کیا کریں گے۔

ابھی میں نے آپ کے دست حق پر بیعت نہیں کی تھی۔ صرف چند محفلوں میں حاضری دی تھی کہ مجھ پر کرم شروع ہو گیا۔ دل کو سکون ملا۔ نیک کاموں کی طرف رغبت ہو گئی۔ نمازیں بھی پڑھنے لگا اور زیارتوں میں بھی بزرگان دین نے اپنے کرم سے نوازنا شروع کر دیا۔ یعنی مجھ پر آپ کا بہت زیادہ روحانی فیض شروع ہو گیا۔ دو تین ماہ بعد میں بیعت ہو گیا۔ دادا پیر حضور میاں صاحب المعروف چادر والی سرکار نے بھی مجھ پر اور میرے بیوی بچوں پر

بیعت ہونے سے پہلے ہی کرم نوازی فرمائی۔ میرے بہن بھائیوں پر بھی آپ کی نظر عنایت ہوئی اور یوں حضور سید ولی محمد شاہ المعروف چادر والی سرکار کے اس فرمان (کسی خاندان میں سے ایک شخص بھی ہمارے پاس آجائے تو ہم پورے خاندان کو نواز دیتے ہیں) کا مشاہدہ اپنے خاندان پر کرم کی صورت میں دیکھا اور سب گھر والے کافی عرصہ بعد میں بیعت ہوئے۔ میرے آقا کی نسبت سے ہی نبی کریم ﷺ نے کئی مرتبہ اس گنہگار کو اپنی زیارت پاک سے نوازا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اولیاء کرام نے بھی کرم عظیم فرمایا۔ ایک مرتبہ میں کاروبار میں بہت مصروفیت کی وجہ سے کچھ دن آستانہ عالیہ پر آپکی خدمت میں حاضر نہ ہوسکا۔ نہ ہی محفل پاک میں شرکت کی۔ آقائے کل نبی کریم ﷺ نے میری دستگیری فرمائی۔

خواب میں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا میرے ساتھ محترم یامین صاحب اور دوسرے دو تین پیر بھائی بھی حاضر خدمت ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ہماری طرف اشارہ فرماتے ہوئے یامین بھائی سے ارشاد فرمایا

"دیکھو جی ان کی طرف ہم انہیں بادشاہت عطا کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ اب بھی دنیاداری میں ہی پھنسے ہوئے ہیں۔ کوئی کہتا کہ میرے بچوں کا کیا بنے گا اور کسی کو اپنے کاروبار کی فکر لگی ہوئی ہے"۔ میرے ساتھ ہی میرا ایک پیر بھائی بھی تھا اسے اس کے گھر والے آستانہ عالیہ جانے سے روکتے تھے۔ وہ بھی کئی دن حاضر خدمت نہ ہوسکا اور اس کوتاہی پر حضور چادر والی سرکار نے خواب میں تنبیہہ فرمائی۔ میں نے دیکھا کہ میرے آقا حضور ولی محمد شاہ صاحب المعروف چادر والی سرکار اور میرے قبلہ لاثانی سرکار تشریف فرما ہیں۔ قدموں

میں ہی یہ غلام اور پیر بھائی حاضر ہے۔ حضور چادر والی سرکار نے مجھے میرے قبلہ لاثانی سرکار کے بارے میں مجھ سے ارشاد فرمایا۔ اگر تمہیں گھر بار بھی چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دینا لیکن یہ در نہ چھوڑنا۔

ہم بہت نادم ہوئے فوراً اپنے قبلہ لاثانی سرکار کے قدموں میں حاضر ہو کر معافی مانگی۔ آئندہ کیلئے پختہ ارادہ کر لیا کہ اب کیسی ہی مجبوری کیوں نہ ہو آپ سے دور نہیں ہونگے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور بھی دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس در پر دائمی استقامت عطا فرمائے۔

کچھ دن پہلے دادا مرشد حضور میاں صاحب چادر والی سرکار نے ساری رات کرم فرمایا۔ کئی دفعہ رات کو آنکھ کھلی لیکن جب دوبارہ آنکھ لگتی تو پھر وہی کرم نوازی شروع ہو جاتی۔

حضور میاں صاحب چادر والی سرکار نے بڑی شفقت کا اظہار فرمایا کچھ تلقین و ارشادات فرمائے۔ میں نے آپکی شفقت دیکھتے ہوئے عرض کی سرکار گرمی بہت زیادہ پڑ رہی ہے آپ کرم فرمائیں بارش ہو جائے۔ آپ نے چند لمحے خاموش رہ کر حکمیہ انداز میں فرمایا "بارش ہو گی بادل بھی آئیں گے بارش بھی ہو گی" اسی وقت مجھے مکمل یقین ہو گیا کہ بارش ضرور ہو گی اور دیکھا فوراً ہی بادل چھا گئے۔ میرے قریب ہی کچھ آدمی کھڑے ہوتے ہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں دیکھا میرے شہنشاہ کی شان ادھر آپ نے حکم فرمایا فوراً ہی بادل آ گئے۔ اب ضرور بارش ہو گی۔ جب میں صبح اٹھا اور بیوی کو خواب سنایا تو اس نے بتایا کہ آج صبح خبروں میں بتایا گیا ہے کہ ملک کے بالائی حصوں میں رات بارش ہوئی ہے۔ میں نے اس سے کہا انشاءاللہ جلد ہی ادھر بھی بارش ہو گی۔ پانچ چھ دن

میں ہی فیصل آباد اور بہت سے دوسرے شہروں میں بھی خوب بارش ہوئی۔

میں تقریباً روزانہ ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں ہم نے دیکھا کہ آپ کے پاس بہت سے دوسرے مسلک کے لوگ آئے اور آپ کے وعظ و نصیحت سے متاثر ہو کر توبہ کی اور راہ راست پر گامزن ہوئے۔ آپ حق بات کہنے سے بالکل نہیں چوکتے اور جو بھی آپ سے آ کر کوئی بات پوچھتا ہے تو آپ اسے بہت پیار محبت سے نہایت عام فہم زبان میں سمجھا دیتے ہیں اور ایک ہی بات کو بار بار سمجھانے سے بالکل بھی نہیں گھبراتے۔ آپ کے در پر بے شمار ایسے لوگوں سے ملاقات کا موقع ملا جو یہ بتاتے ہیں کہ ہمیں آج سے بہت پہلے سرکار نے روحانی طور پر سلسلہ میں داخل فرمایا اور ظاہراً بیعت ہم اب ہوئے ہیں۔ یہاں اکثر لوگوں کے ساتھ ایسے واقعات روز کا معمول ہیں کہ وہ لاثانی سرکار سے دور ہونے کی وجہ سے یا مصروفیت کی بناء پر ملاقات نہ کرنے کی وجہ سے اپنا کوئی مسئلہ یا عرض روحانی طور پر ہی عرض کر دیتے ہیں اور پیر و مرشد روحانی طور پر ہی ان کا مسئلہ حل کر دیتے ہیں اور مسائل کا نام و نشان تک نہیں رہتا۔ آپ بالکل دوستانہ انداز میں گفتگو فرماتے ہیں۔ لوگ یہ دیکھ کر بہت حیران ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعاگو ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس در پر دائمی استقامت عطا فرمائے۔ آمین

عبدالقیوم صاحب

خادم آستانہ عالیہ فیصل آباد شریف بیان کرتے ہیں کہ آج سے تقریباً پانچ سال قبل میں لاثانی سرکار کے قدموں میں آیا۔ میں اس وقت پڑھتا تھا اور

اکثر رفاقت صاحب کے بڑے بھائی لیاقت صاحب (مرحوم) کی صحبت میں بیٹھا کرتا تھا۔ وہ میرے بہت گہرے دوست اور قبلہ لاثانی سرکار سے محبت رکھنے والے تھے۔ ان دنوں میں بہت سخت بیمار ہو گیا تھا اور کافی عرصہ بیمار رہا ایک دن لیاقت صاحب نے میرے گھر والوں سے کہا کہ میرے پیرومرشد لاثانی سرکار خانیوال تشریف لائے ہیں۔ تم اسے ان کے پاس لے جاؤ۔ انشاءاللہ ان کی نظر کرم اور دعا سے اللہ صحت عطا فرمائے گا۔ میرے گھر والے مجھے لے کر سرکار کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے میرے لئے دعا فرمائی اور دم کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت عطا کی اس کے کچھ دنوں بعد ہمیں ملتان شریف جانے کا اتفاق ہوا وہاں ہم اپنا ایک مکان بنوا رہے تھے اور اس سلسلہ میں ہمیں وہاں پانچ چھ دن رہنا پڑا۔ وہاں میری طبیعت بہت زیادہ خراب رہی میں پانچ چھ دن تک نیم بے ہوش رہا۔ تمام ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔ جب میرے بچنے کی کوئی امید نہ رہی تو میرے گھر والے مجھے لے کر میرے دادا مرشد چادر والی سرکار کے دربار پر حاضر ہوئے۔ وہاں جا کر مجھے کچھ سکون محسوس ہوا اور میں نے آنکھیں کھولیں اور عرض کی حضور آپ کے اپنے محبوب لاثانی سرکار کا واسطہ آپ مجھ پر کرم فرمائیں۔ میں اپنی ساری زندگی لاثانی سرکار کی خدمت میں گذار دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت عطا فرمائی اور ہم گھر آ گئے۔ رات تقریباً ایک دو بجے کا وقت تھا اچانک مجھے محسوس ہوا کہ میری چارپائی کے پاس کوئی کھڑا ہے۔ میں نے جلدی سے آنکھیں کھول دیں تو دیکھا کہ قریب ہی کوئی بزرگ تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا تمہارے دادا پیر چادر والی سرکار اور لاثانی سرکار نے تمہیں اللہ تعالیٰ سے نئی زندگی لے کر دی ہے۔ پھر انہوں نے مجھے مبارک باد دی اور فرمایا آج کے بعد تمہارا نام طارق

نہیں عبدالقیوم ہے اور قیوم کا مطلب ہے قائم رہنے والا۔ اور فرمایا تمہیں یہ زندگی اس لئے لے کر دی ہے کہ تم اللہ والوں کا بہت احترام کرتے ہو۔ اس کے بعد انہوں نے جاتے ہوئے مجھ سے تین مرتبہ فرمایا۔ تمہارا نام طارق نہیں عبدالقیوم ہے۔ میں نے صبح اٹھ کر گھر والوں کو یہ بات بتائی تو سب بہت حیران ہوئے اس کے بعد میں مکمل صحت یاب ہو گیا۔ چند دن بعد جب قبلہ لاثانی سرکار تشریف لائے تو میں نے آپ کی بارگاہ میں حاضری دی تو آپ بار بار میری طرف دیکھ کر معنی خیز انداز سے مسکراتے رہے۔ پھر آپ نے فرمایا نام بدل لیا ہے کہ نہیں میں نے عرض کی جی ہاں (اس سے پہلے میرا نام طارق تھا)۔

پھر میں نے آپ سے عرض کی میرے آقا مجھے بھی اپنی غلامی میں لے لیں آپ نے کرم فرمایا اور میری کمر پر تین بار زور زور سے تھپکیاں دیں اور تین بار فرمایا اجی یہ بچہ تو بڑا نیک ہے۔ پھر آپ نے مجھے شرف غلامی بخشا۔ اس دن سے میری زندگی کی کایا پلٹ گئی۔ گھر آتے ہی میری کیفیت بدل گئی۔ اسی رات نبی پاک ﷺ اور چادر والی سرکار، حضرت خواجہ معین الدین چشتی، حضرت رابعہ بصری اور دیگر اولیاء کرام کی زیارت ہوئی۔ مجھ پر نیم مجذوبیت کی کیفیت طاری ہو جاتی۔ پھر ایک رات حضرت بوعلی قلندر نے روحانی طور پر تشریف لا کر سرکار سے نسبت قائم ہونے پر مبارکباد دی اور لاثانی سرکار کے متعلق فرمایا ''لاثانی سرکار سخی سلطان ہیں'' اس کے بعد اسی طرح زیارتوں اور کرم نوازیوں کا سلسلہ جاری رہا کچھ عرصہ بعد قبلہ لاثانی سرکار سے آستانہ عالیہ کیلئے اپنی خدمات قبول فرمانے کیلئے عرض کی آپ نے کرم فرمایا اور میری خادمین میں منظوری فرما لی۔ آپ کی منظوری کی تصدیق چند دن بعد حضرت داتا

صاحب نے بھی فرمادی اور خواب میں ارشاد فرمایا
''تم اس آستانہ کے خادم ہو''۔

میرے آقا کے در سے بے شمار لوگ فیض یاب ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ یہاں ایسے ایسے لوگ جن کے دل کے والو بند تھے صرف ایک دو مرتبہ کے دم سے ہی صحت یاب ہو گئے۔ بہت سے لاعلاج مریض اس در سے شفایاب ہوئے۔

خدا کی قسم میں نے اپنی آنکھوں سے درویش و مشائخ کو اس در سے فیضیاب ہوتے دیکھا۔ آپ کی نظر کرم نے بہت سے گنہگاروں، سیاکاروں کی زندگیاں سنوار دیں۔ آپ کی پہلی نظر سے دل ذاکر ہوتے دیکھے اس دور میں طالبین حق کیلئے آپ کی ذات ایک روشن چراغ کی مانند ہے۔

میں اپنے آقا کے لطف و کرم اور جود و سخا کی ادنیٰ سی مثال پیش کرتا ہوں۔

ایک مرتبہ محفل کے بعد ہم تقریباً بیس پچیس پیر بھائی حضور قبلہ لاثانی سرکار کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ اس دن آپ بہت موج میں تھے اور ایسا لگتا تھا آج آپ سے جو بھی مانگا جائے گا ضرور عطا فرمائیں گے۔ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک پیر بھائی نے عرض کی۔ سرکار میں نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ ولایت فقیر کی نظر میں ہوتی ہے اگر وہ چاہے تو اپنی ایک نظر سے بدکار سے بدکار انسان کو بھی ولی بنا سکتا ہے اور ایک مرتبہ حضرت غوث الاعظم نے پوری محفل کو ولی بنا دیا تھا۔ پھر وہ آپ کے قدموں میں بیٹھ گیا اور عرض کی میرے آقا آج تو ہم بھی بحر ولایت سے ایسا ہی فیض چاہتے ہیں۔

آپ نے فرمایا ''یہ اختیار تو اللہ نے اپنے ہر کامل درویش کو عطا کیا ہوتا ہے کہ وہ جسے چاہے اپنی نظر کرم سے ولی بنا دے۔ تم غوث الاعظم کی بات کیا

کرتے ہو وہ تو اولیائے کاملین کے سردار ہیں۔ ان کے تو غلام بھی اس کرم سے نواز سکتے ہیں اس کے ساتھ ہی آپ کی کیفیت بدلی آپ نے ایک نظر کرم محفل پر ڈالی اور فرمایا "اس وقت جتنے بھی لوگ اس محفل میں موجود ہیں سب ولی ہیں"۔ سب نے ذکر شروع کر دیا اور پورا کمرہ خوشبوؤں سے مہک اٹھا۔

اس وقت وہاں جتنے بھی لوگ بیٹھے تھے سب کو کسی نہ کسی طریقہ سے اس کرم کی تصدیق ہو گئی جو میرے آقا نے فرمایا تھا۔

مجھے۔ اور یامین صاحب کو نبی کریم ﷺ کی زیارت پاک ہوئی۔ ابراہیم صاحب کو دادا مرشد چادر والی سرکار نے خوشخبری سنائی۔ جناب عبدالقدیر صاحب (خانیوال) کو نبی پاک ﷺ اور حضرت علیؓ کی زیارت ہوئی۔ رب نواز کو حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی زیارت کروائی۔ عمر دین صاحب کو داتا صاحب نے تصدیق فرمائی۔ اشرف صاحب خانیوال کو اللہ نے اولیاء کرام کے ذریعے اس کرم نوازی کی خوشخبری سنا دی۔

میرے آقا اپنے خادمین کو خود تربیت فرماتے ہیں اگر کوئی غلطی ہو تو سب کے سامنے شرمندہ کرنے کی بجائے علیحدہ میں پیار سے سمجھا دیتے ہیں۔ کبھی کسی بات پر غصہ نہیں فرمایا۔ ہم نے آپ کی زبان مبارک سے کبھی کوئی تلخ بات نہیں سنی۔ آپ نماز اور تسبیحات کی بار بار تاکید فرماتے ہیں۔ آپ کو بے نمازی کے ہاتھ کا کھانا پینا منع ہے۔ ایک مرتبہ کسی دوسرے شہر سے ایک پیر بہن آئی اس نے نماز نہیں پڑھی اور سرکار کیلئے کھانا پکا دیا آپ نے جب وہ کھانا کھایا تو اسی وقت آپ کی طبیعت خراب ہو گئی اور آپ کو پتہ چل گیا کہ اس کھانے کو بے نمازی کا ہاتھ لگا ہوا ہے۔ آپ نے تمام خادمین کو جمع کیا اور فرمایا بتاؤ تم میں سے کون۔ نماز نہیں پڑھتا تب پتہ چلا کہ بے نمازی نے کھانا

پکایا تھا۔ اس لئے ہم خادمین کو حکم ہے کہ نماز اور اللہ کی یاد سے غفلت نہیں برتنی آپ فرماتے ہیں کہ جو نماز سے غفلت برتے گا اسے یہاں رہنے کی اجازت نہیں۔ اس طرح میرے آقا ہر لمحہ ہماری دستگیری فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حق اور سچ در پر قائم رکھے۔ آمین

لیاقت علی صاحب

(لاثانی ٹائرورکس منصور آباد فیصل آباد)

وہ بیان کرتے ہیں کہ رانا صاحب نے ایک مرتبہ حضرت لاثانی سرکار کی شان بیان کی تو دل میں بڑا شوق پیدا ہوا کہ میں بھی سرکار کی زیارت کروں۔ انہوں نے بتایا کہ لاثانی سرکار کی محافلِ ذکر کی بڑی شان ہے جو بھی عقیدت اور محبت سے ان محافل میں شامل ہوتا ہے اور جیسا گمان لے کر جاتا ہے اس پر ضرور کرم ہوتا ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھے بھی محفل میں لے کر جانا۔ میرے دل میں بڑی خواہش تھی کہ مجھ پر بھی کرم ہو اور ان گنہگار آنکھوں کو حضور نبی کریم ﷺ اپنی زیارت سے نوازیں۔ اتوار کی محفل ذکر میں شامل ہوا۔ قبلہ لاثانی سرکار کی زیارت کی تو دل کو بڑا سکون ملا اور جب آپ نے ذکر کروایا تو مجھ پر رقت طاری ہو گئی۔ دل بڑا مطمئن تھا رات کو گھر آ کر سویا تو میرے مقدر کا ستارہ چمکا اور میری تمنا پوری ہو گئی۔

خواب میں دیکھا کہ لوگ استقبال کیلئے کھڑے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کون تشریف لا رہے ہیں تو ایک آدمی جواب دیتا ہے حضور نبی کریم ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ آپ کے ہمراہ کافی صحابہ کرامؓ ہوتے ہیں۔ میں قطار توڑ کر آپ ﷺ کے قریب جاتا ہوں اور اپنا سر عقیدت سے جھکا دیتا ہوں تو نبی

پاک ﷺ اپنا ہاتھ مبارک آگے کر دیتے ہیں۔ میں نبی پاک ﷺ کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دیتا ہوں اور اپنے سینہ پر لگاتا ہوں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے خوشی سے میرے آنسو نکل آتے ہیں۔ میں رونا شروع کر دیتا ہوں کہ اللہ رب العزت نے اس گنہگار کو ایسی عظیم ہستی کی زیارت کروائی۔ میرے ذہن سے یہ بات محو ہو گئی کہ یہ کرم تو قبلہ حضور لاثانی سرکار کی زیارت کی برکت اور محفل پاک میں شامل ہونے پر اللہ تعالیٰ نے کیا۔

کچھ عرصہ بعد پھر رانا صاحب نے مجھے محفل میں شمولیت کی دعوت دی چونکہ پہلے بھی مجھے محفل میں بڑا سکون اور لذت ملی تھی۔ اس لئے میں ان کے ہمراہ محفل میں جانے کیلئے تیار ہو گیا۔ محفل میں ذکر کرتے رہے۔ بڑی لذت و حلاوت ملی۔ محفل کے بعد گھر آ کر سویا تو دیکھا کہ میں مکہ مکرمہ پہنچ گیا ہوں۔ بالکل خانہ کعبہ کے سامنے جا کر میں نماز ادا کرتا ہوں۔ پھر میں حجر اسود کو بوسہ دیتا ہوں۔ پھر کعبہ شریف کے اندر داخل ہونے لگتا ہوں تو ایک بزرگ مجھے روکتے ہیں اور کہتے ہیں یہاں کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ غیب سے آواز آتی ہے ہم نے اسے اجازت دے دی ہے۔ تو وہ بزرگ میرا ہاتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ میں کعبہ شریف کے اندر دیکھتا ہوں کہ فرشتے ہی فرشتے ہوتے ہیں اور ذکر کر رہے ہیں۔ میں کافی دیر تک نظارہ کرتا رہا۔ پھر میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ میں سجدہ شکر بجا لاتا ہوں اور ذہن میں بات آتی ہے کہ یہ کرم تو مجھ پر اس وجہ سے ہوا کہ میں محفل پاک میں شامل ہوا تھا اور اس سے پہلے بھی جب محفل میں شامل ہوا تھا تو نبی کریم ﷺ کی زیارت پاک ہوئی تھی۔ یہ صرف اور صرف قبلہ لاثانی سرکار کی نظر عنایت ہے ورنہ میں کہاں اس قابل تھا اس کے بعد تو میرے دل میں اور بھی لگن پیدا ہو گئی کہ میں ضرور ایسی ہستی سے نسبت قائم

کروں گا جن کے کرم کی یہ شان ہے کہ ابھی میں نے ان سے نسبت بھی قائم نہیں کی لیکن اپنے فیوض و برکات سے پہلے ہی نوازنا شروع کر دیا کئی مرتبہ رانا طاہر صاحب سے منت کی کہ مجھے بھی اپنے پیر و مرشد سے بیعت کراؤ پھر ایک دن میں آپ کے دست حق پر بیعت ہو کر سلسلہ میں داخل ہو گیا۔ بیعت کرنے کے بعد میرے آقا کا ایسا کرم ہوا کہ ہر وقت اللہ کے ذکر میں دل لگا رہتا ہے اور اللہ کے ذکر میں بڑی حلاوت محسوس ہوتی ہے۔ میں نے جب قبلہ کا کرم دیکھا اور ہر وقت لنگر جاری دیکھا۔ ظاہری اور باطنی فیوض و برکات کے خزانے لٹتے دیکھ کر میں نے بھی چاہا کہ میں بھی اس آستانہ عالیہ کی خدمت کروں۔ میرے قبلہ قبول فرمائیں۔ میں نے یہ سوچ کر کچھ نذرانہ پیش کیا میرے قبلہ نے کرم فرماتے ہوئے قبول فرما لیا۔ اس کی برکات کا مشاہدہ دکھایا۔ نہ صرف دنیاوی طور پر میرے حالات میں بہت آسانی ہو گئی کاروبار میں ترقی ہوئی بلکہ روحانی طور پر بھی بہت کرم ہوا۔ حضور نبی کریم ﷺ، صحابہ کرامؓ اور اولیاء کرام نے بھی اپنی زیارتوں سے نوازا اسی رات حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی زیارت اقدس کروائی خواب میں دیکھا آپ کی بارگاہ میں چند خاص درویش حاضر ہیں۔ آپ ﷺ کی کرم نوازی سے یہ بندہ بھی حاضر خدمت ہے۔ آپ ﷺ نے ہم سب کو فرمایا آج تم پر خاص کرم کیا جائے گا۔ لیکن عہد کرو کہ اس پر قائم رہو گے۔ ہم سب وعدہ کرتے ہیں پھر آپ سب کی دستار بندی فرماتے ہیں۔ جب آپ اس غلام پر کرم فرماتے ہوئے دستار بندی کرتے ہیں تو ساتھ ہی ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کو اب اتارنا نہیں۔ اس وقت مجھے القا ہوا کہ آپ نے یہ خاص کرم اس لئے فرمایا کہ میں نے آستانہ عالیہ پر مالی خدمت کی تھی اور میری خدمت آپ ﷺ نے قبول فرما لی ہے۔ جب میری آنکھ کھلی تو

میں خوشی سے جھوم اٹھا کہ سبحان اللہ! دوسرے درویش اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں لٹا کر پھر کچھ پاتے ہیں اور میرے پیرومرشد کے غلام معمولی خدمت کرنے پر بہت کچھ پالیتے ہیں۔

میرے پیرومرشد کا مجھ پر ایسا کرم جاری ہے کہ میرے ملنے والے دوست احباب مجھے دیکھ کر حیران ہوتے ہیں اور مجھ سے سوال کرتے ہیں کہ تم میں اتنی زیادہ تبدیلی اتنی جلدی کیسے آ گئی۔ میں جب اپنے پیرومرشد کا تذکرہ کرتا ہوں تو وہ بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے اور ان میں سے بھی کئی میرے پیرومرشد لاثانی سرکار کے کرم سے راہ راست پر آ گئے۔

نذیر حسین صاحب

(پیپلز کالونی نمبر ۲۔ راجہ چوک، فیصل آباد)

بیان کرتے ہیں کہ ہمیں بزرگان دین سے بہت عقیدت اور محبت تھی ایک مرتبہ کسی نے ہمیں سرکار کے متعلق بتایا تو ہم بھی آستانہ عالیہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ بہت سے لوگ اس وقت آستانہ عالیہ پر جمع تھے اور آپ بیان فرما رہے تھے۔ آپ کی باتیں سن سن کر ایمان ہمارا تازہ ہو رہا تھا۔ تقریباً ساڑھے گیارہ بج گئے۔ ہمارا گھر جانے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ تقریباً بارہ بجے ہم گھر پہنچے گھر جا کر بھی بے چینی لگی رہی اور یہی دل چاہتا تھا کہ ابھی جا کر آستانہ عالیہ پر حاضری دوں اور سرکار کی زیارت کرتا رہوں۔ جب اتوار کی محفل پاک منعقد ہوئی تو میں اور میرے بڑے بھائی جناب فقیر حسین صاحب محفل پاک میں شرکت کیلئے گئے اور وہیں قبلہ حضور لاثانی سرکار کے دست اقدس پر بیعت ہو گئے۔ اب تو ہمارا دل چاہتا تھا کہ ہر وقت آستانہ عالیہ پر ہی

رہیں ہم روزانہ شام کو آستانہ عالیہ حاضری دیتے۔ میرے آقا نے ہمیں اپنے بے بہا فیض و کرم سے نوازا۔ ہمارے محلہ دار اور عزیزواقارب بھی قبلہ سخی سلطان کی اس قدر کرم نوازی دیکھ کر حلقہ معتقدین میں شامل ہو گئے۔ اللہ رسول ﷺ نے میرے آقا کے صدقہ اپنے لطف و کرم سے نوازا۔ سرکار کا اس قدر کرم دیکھ کر عقل حیران ہوتی تھی۔ میرے آقا نے مجھے جھنڈا فورس کا انچارج بنایا۔ آپ نے دم کی اجازت فرمائی۔ بغیر ریاضتوں مجاہدوں کے اتنی بڑی کرم نوازی صرف میرے آقا کی نظر کرم کی بدولت ہے۔ الحمدللہ کہ جس بھی مریض کو آج تک دم کیا اللہ نے اپنے کرم سے اسے ضرور فائدہ پہنچایا۔ لوگ دیکھ دیکھ کر حیران ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اتنے مختصر عرصہ میں اس قدر تیزی کے ساتھ فیض سے نوازنے والا درویش ہماری نظروں نے نہیں دیکھا۔ ہمارے سب گھر والے آپ سے عقیدت و محبت رکھتے ہیں اور اکثر آپ کے در پر حاضری دیتے رہتے ہیں۔ نیک اور اچھے لوگوں سے تو ہر کوئی محبت کرتا ہے کمال تو یہ ہے کہ بدکاروں اور گنہگاروں کو سینے سے لگایا جائے۔ میرے آقا کے در پر ہم نے ایسے ایسے لوگوں کو دیکھا جو بہت گنہگار اور دین اسلام سے کوئی دلچسپی نہ رکھتے تھے آپ سرکار نے کچھ ہی عرصہ میں ان کے قلب و باطن کو پاک کر کے کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ آپ سائل کو سوال سے پہلے اور طلب سے سوا دیتے ہیں۔ بے شک آپ اللہ کے محبوب ہیں۔

ماسٹر مشتاق احمد

(پینٹر اینڈ آرٹسٹ، یوسف آباد، ڈھڈیوالہ فیصل آباد)

مجھے تین چار سال سے دمہ کی تکلیف تھی۔ ڈاکٹروں، حکیموں سے بہت علاج کرایا لیکن تکلیف دور نہ ہوئی۔ ڈاکٹروں نے کہا اس مرض کا علاج نہیں میں بیماری کی وجہ سے نہایت پریشان تھا۔

ایک دن مجھے سکول میں سانس کی بہت تکلیف ہو گئی میں نے اپنے سکول کے پی ٹی آئی صاحب (جو کہ آستانہ عالیہ پر باباجی سرکار کے نام سے معروف ہیں) سے اپنی بیماری کے متعلق بتایا تو انہوں نے دم کر دیا اور مجھے آستانہ عالیہ پر حاضر ہو کر دم کرانے کو کہا۔ یوں آستانہ عالیہ پر میرا آنا جانا شروع ہو گیا۔ چند دن دم کرانے کے بعد میری طبیعت سنبھل گئی اور میں ٹھیک ہو گیا۔

میں یہاں مختلف مریدین کے مختلف خواب اور ان کو ہونے والی مختلف زیارتوں کا سن کر بہت متاثر ہوا اور لاثانی سرکار کا مرید ہو گیا ابھی مرید ہوئے مجھے پندرہ دن ہی ہوئے ہوں گے کہ میں نے لاثانی سرکار سے عرض کیا کہ سرکار جی یہاں مریدوں کو بہت سی زیارتیں ہوتی ہیں۔ مجھے پندرہ دن مرید ہوئے ہو گئے ہیں مجھے تو زیارت نہیں ہو رہی۔ لاثانی سرکار نے میرے کاندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا آپ کو بھی ہو جائے گی۔

اسی رات سے میرا خوابوں کا سلسلہ شروع ہو گیا سب سے پہلے لاثانی سرکار جی کی زیارت ہوئی۔ پھر پیر ولی محمد شاہ صاحب چادر والی سرکار کی زیارت ہوئی پھر مشاہدات میں نبی پاک ﷺ کے روضہ پاک کی زیارت ہوئی اور پھر کچھ دنوں بعد نبی پاک ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ زیارت کا واقع کچھ یوں

ہے۔

میں نے دیکھا کہ بہت کھلا میدان ہے ہر طرف شور ہے کہ کچھ دیر بعد نبی پاک ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ بہت سے لوگ جمع ہیں سامنے راستے پر پانی کا چھڑکاؤ کیا گیا ہے اور ایک مصنوعی دروازہ بنایا گیا ہے۔ راستے کے بائیں طرف (باڑ) اور پھلواڑی ہے۔

کچھ دیر کے بعد ہر طرف یہی شور ہے کہ نبی پاک ﷺ تشریف لے آئے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ دور گیٹ سے حضور نبی پاک ﷺ اندر داخل ہو رہے ہیں۔ سفید لباس زیب تن کیا ہوا ہے۔ کالی داڑھی مبارک ہے۔ آپ ﷺ آہستہ چال سے چلتے ہوئے تشریف لا رہے ہیں ہم سے چند گز کے فاصلہ سے نبی پاک ﷺ دوسرے راستہ پر تشریف لے گئے اور سامنے بنے ہوئے ایک مکان میں داخل ہو گئے۔ جب سے میں مرید ہوا ہوں کرم نوازیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ دینی دنیاوی روحانی جسمانی ہر طرح کا فیض ہو رہا ہے۔ نماز روزہ کی پابندی کرنے لگا ہوں۔ یہ سب لاثانی سرکار کی کرم نوازی ہے۔

مختار احمد نقشبندی

(محلہ نگہبان پورہ۔ بی بلاک فیصل آباد)

آج سے تقریباً اڑھائی سال پہلے میں نے اپنے محلہ کی مسجد میں نماز عصر کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی یا اللہ تیرے پیارے محبوب ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ میری امت کے بہتر (۷۲) فرقے ہوں گے جن میں صرف ایک جماعت حق پر ہو گی۔ میرے مالک میرے حال پر رحم فرما اور دستگیری فرما کہ کون سی جماعت حق ہے جس سے میں رجوع کروں اور تیرے راستے میں

کامیاب ہو جاؤں۔ ایک دن میرے استاد جناب سہیل اقبال صاحب نے مجھ سے اپنے پیر و مرشد کا تذکرہ کیا تو میرے دل میں بھی آپ کی زیارت کا اشتیاق پیدا ہوا۔ پھر میں نے آستانہ عالیہ حاضر ہو کر آپ کی زیارت بابرکت کی سعادت حاصل کی میرے دل کو بہت سکون ملا۔ ایک دن آستانہ عالیہ پر عصر کی نماز کے بعد دعا مانگنے لگا تو میرے ذہن میں بہت زور سے یہ آوازیں گونجنے لگیں۔

"یہی ہے وہ در جس کے لئے تم نے دعا کی تھی بس اب پکے ہو کر لگے رہنا۔ بار بار یہی فقرہ سنائی دیتا رہا"۔

جب میں نے آپ کے در اقدس پر حاضر ہو کر آپ کے کرم کا مشاہدہ کیا اور آپ کی صحبت بابرکت میں بیٹھ کر اللہ رسول ﷺ کی یاد اور محبت کی خوشبو محسوس کی تو میں نے آپ کے دست اقدس پر بیعت کر لی۔ آپ سے نسبت قائم ہونے کے بعد جو کرم نوازیاں ہوئیں اور دل جس طرح اللہ رسول ﷺ کی طرف مائل ہوا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پسندیدہ جماعت میں شامل فرما دیا ہے۔ ایک مرتبہ محفل میں بہت کرم نوازی ہوئی اور دوران محفل مجھے محسوس ہوا کہ انوار کی بارش بہت تیز ہو رہی ہے لیکن پھر میں نے سوچا ہو سکتا ہے یہ صرف میرا خیال ہو۔ اسی رات میرے قبلہ نے خواب میں اپنی زیارت پاک سے نوازا اور فرمایا ہم اپنے مریدین پر تین قسم کا کرم کرتے ہیں۔

۱۔ خواب میں نبی کریم ﷺ اور بزرگان دین کی زیارت پاک کرواتے ہیں۔

۲۔ مشاہدہ کرواتے ہیں۔

۳۔ انوار کا نزول دکھاتے ہیں۔

میں صبح اٹھا تو بہت خوش تھا کہ میرے آقا نے میری بات کی تصدیق
فرما دی کہ وہ میرا وہم نہیں تھا بلکہ واقعی محفل ذکر پر اللہ تعالیٰ کے فیوض و
برکات کا نزول ہو رہا تھا۔ ایک مرتبہ میں دوپہر کے وقت دوستوں کو خلفائے
راشدین کے حالات وواقعات سنا رہا تھا گھر آ کر سویا تو اسی رات میرے قبلہ
کی کرم نوازی سے نے اپنی زیارت سے نوازا۔
نبی کریم ﷺ نے بھی اپنی زیارت پاک کا شرف بخشا۔ میرے آقا
گناہوں کے وقت بھی ہماری دستگیری فرماتے ہیں اور کسی پریشانی کے وقت
بھی۔ ایک مرتبہ ہماری دکان پر پیر بھائی نے انگوٹھی میں نگینے لگانے کیلئے دی
تو وہ انگوٹھی کوئی آدمی دکان سے چرا کر لے گیا۔ اس وقت میں بہت پریشان
تھا میں نے اپنے آقا سے روحانی طور پر عرض کی۔ رات کو میرے آقا خواب میں
تشریف لائے اور آپ نے مجھے اس شخص کا چہرہ دکھایا اور فرمایا تمہاری انگوٹھی
اس شخص کے پاس ہے۔ میں جب صبح اٹھا اور اس شخص سے پوچھا تو اس نے
تردد کیا لیکن پھر اقرار کر لیا اور حیرت سے کہنے لگا تمہیں کس نے بتایا حالانکہ
اس بات کا تو کسی کو پتہ ہی نہیں تھا۔ تو میں نے اسے ساری بات بتا دی تو اس
نے کہا واہ یار تیرا پیر تو بڑا کامل ہے۔ ایسے ان گنت واقعات تقریباً ہمارے ہر
اہل سلسلہ کے ساتھ پیش آئے ہوئے ہیں۔ بے شک میرے آقا کا اس دور میں
کوئی ثانی نہیں آپ پیر اکمل ہیں۔

محمد راشد صاحب

(خادم آستانہ عالیہ۔ فیصل آباد)

میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ قبلہ لاثانی سرکار سے ملنے سے پہلے مجھے یقین

نہیں تھا کہ آج کے دور میں بھی کہیں ایسا درویش ہو سکتا ہے اور چونکہ اس طرف کوئی رغبت نہیں تھی اس لئے بیعت ہونے کے بارے میں تو کبھی سوچا بھی نہ تھا۔

ایک دن اپنے کسی دوست کی دعوت پر محفل پاک میں گیا وہاں میں نے عشق و مستی کا ایک پر کیف منظر دیکھا۔ میں اس سے بڑا متاثر ہوا اور میرے دل میں بھی یہ خواہش پیدا ہوئی کہ مجھ پر بھی ایسا کرم ہو۔ میں محافل پاک میں مسلسل شرکت کرتا رہا پھر آپ کی نظر کرم سے صرف ایک ماہ میں ہی مجھ پر ایسا کرم ہو گیا کہ اسم اعظم کی چند ضربیں لگانے سے قلبی ذکر شروع ہو جاتا اور اسم مبارک زبان کے ساتھ ساتھ دل سے بھی ادا ہوتا اور مجھے اپنا کوئی ہوش نہ رہتا۔ پھر میں نے باقاعدہ آپ کے دست حق پر بیعت کر لی اور آپ کی اجازت سے آستانہ عالیہ پر خادم کے فرائض انجام دینے لگا۔ آستانہ عالیہ پر ہمیں ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے ملنے کا موقع ملتا ہے یہاں جسمانی مریض بھی آتے ہیں اور روحانی فیض کے طالب بھی۔ میرے قبلہ کے در پر جو جیسا گمان لے کر آتا ہے ویسا ہی پاتا ہے۔ عقیدت اور محبت شرط ہے۔ ایک مرتبہ یہاں آستانہ عالیہ پر ایک شخص اپنے کسی عزیز کو لے کر آیا جس کا سارا جسم جڑ کر گٹھڑی کی شکل اختیار کر چکا تھا۔ ہمارے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ اس شخص کے پیر نے کوئی چلہ یا وظیفہ بتایا تھا اس نے وہ عمل کیا تو اس کی یہ حالت ہو گئی جب اس کے پیر کے پاس لے کر گئے تو وہ کہیں جا چکا تھا۔ اب ہم سے کسی نے لاثانی سرکار کا ذکر کیا تو بڑی امید لے کر یہاں آئے ہیں۔ ہمارے دادا مرشد حضرت چادر والی سرکار کا فرمان ہے

"راہ چلتے حکیم سے نسخہ نہ لیں اور راہ جاتے پیر سے (وظیفہ) تعویز نہ

لیں"۔

لاثانی سرکار سے جب اس آدمی کا مسئلہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا بیعت ہونے سے پہلے یہ ضرور دیکھ لینا چاہیئے کہ یہاں اللہ رسول ﷺ سے نسبت ہے یا نہیں۔

آپ نے اسے اٹھا کر اپنے سینہ سے لگایا اور اس کا جسم کھلنا شروع ہو گیا اور اسی وقت وہ ٹھیک ہو گیا۔ ایک مرتبہ ایک شخص آستانہ عالیہ پر لایا گیا اس کی حالت پاگلوں جیسی تھی۔ تو پتہ چلا کہ اس نے بغیر کہیں نسبت قائم کئے صرف کتابوں سے پڑھ کر نہر کے کنارے بیٹھ کر عہد نامہ کا لاتعداد ورد کرنا شروع کیا اور اب نو سال سے یہ اسی حالت میں ہے۔ آپ نے اس پر توجہ فرمائی اور دم کیا وہ اسی وقت بالکل ٹھیک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا

کتابوں میں یہ تو لکھ دیتے ہیں کہ اس وظیفے کو اتنی تعداد میں کرو اس کا یہ فائدہ ہو گا لیکن یہ نہیں لکھتے کہ کسی کامل بزرگ سے اجازت لئے بغیر وظائف نہیں کرنے چاہئیں۔ ایک اور شخص جس کی حالت پاگلوں کی سی تھی آستانہ عالیہ پر لایا گیا ہم نے پوچھا تو پتہ چلا کہ کسی نے اسے کہا اللہ تعالیٰ کے ایک صفاتی نام (نامعلوم) کا وظیفہ سوا لاکھ مرتبہ کرو تو تمہیں نبی پاک ﷺ یا نور کی زیارت ہو گی اس نے اعتکاف میں اس کا وظیفہ شروع کر دیا۔ ابھی دس ہزار ہی ہوا تھا کہ اس پر وحشت طاری ہو گئی اور اس نے چیخنا پکارنا اور دوسروں کو مارنا شروع کر دیا۔ لاثانی سرکار کی ذراسی توجہ سے وہ ٹھیک ہو گیا۔ اس نے کہا میری توبہ میں آئندہ بغیر نسبت یا مرشد پاک کی اجازت کے کوئی وظیفہ نہیں کروں گا۔ بہت سے ایسے لوگ آستانہ عالیہ پر آئے جن سے کوئی گستاخی ہو گئی یا روحانی معاملہ گر گیا یا کہیں بیعت ہونے کے بعد مرشد سے صحیح رابطہ نہ ہونے

کی وجہ سے روحانی رکاوٹ پیدا ہو گئی تو میرے پیر و مرشد لاثانی سرکار کی ایک ہی نظر کرم سے ان کی تمام روحانی رکاوٹیں دور ہو گئیں۔ بہت سے ایسے لوگ بھی آئے جنہوں نے بتایا کہ ہم تیس چالیس سال سے بیعت ہیں لیکن آج تک کسی قسم کا کوئی اشارہ یا تسلی نہیں ہوئی۔ پھر وہ سرکار کے دست اقدس پر بیعت صحبت کرتے اور ان پر اسی وقت فیض جاری ہو جاتا اور ان کی تسلی یا تصدیق بھی ہو جاتی کہ ان پر کرم شروع ہو چکا ہے ایک مرتبہ منصور آباد میں محفل پاک لاثانی میں محفل میں ہزاروں لوگ حاضر تھے۔ میرے قبلہ نے یہ اعلان فرمایا کہ جس کو ایک سال بیعت ہوئے ہو گیا اور کبھی کوئی کرم نوازی یا اشارہ نہیں ہوا تو وہ آ کر بتائے تو پورے سلسلہ میں کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو یہ کہے کہ اسے اس در سے فیض نہیں ہوا۔ پھر آپ نے تین ماہ اور پھر ایک ہفتہ کا فرمایا لیکن کوئی بھی اٹھ کر نہ آیا۔ سبحان اللہ ایسی کرم نوازی ایسا فیض کہیں دیکھنے میں نہ آیا۔

اس کے بعد آپ نے اعلان فرمایا کہ سلسلہ کے علاوہ اگر کوئی کسی اور جگہ بیعت ہو اور اسے کبھی بھی اپنے پیر سے روحانی کرم نوازی نہ ہوئی ہو تو وہ آئے انشاءاللہ کرم ہو گا۔ آپ کے اعلان فرمانے پر چار آدمی آئے جن میں ایک سلسلہ نقشبندیہ ایک چشتیہ سلسلہ اور دو قادریہ سلسلہ سے بیعت تھے آپ نے ان پر توجہ فرمائی اور اسی وقت ان کی روحانی رکاوٹیں دور ہو کر فیض شروع ہو گیا۔ اور انہیں اس کرم کی روحانی تصدیق بزرگان دین نے آ کر کی۔ جو سلسلہ نقشبندیہ سے بیعت تھا اسے اسی رات حضرت سیدنا صدیق اکبر نے چشتیہ سلسلہ والے شخص کی حضرت داتا صاحب اور قادری سلسلہ والے کی حضرت پیران پیر غوث الاعظم جیلانی نے آ کر تصدیق فرمائی اور ایک شخص کو کعبہ شریف کی زیارت

ہوتی یہ تمام زیارتیں انہیں اسی رات ہو گئیں جب وہ محفل سے گھر واپس گئے اگلے دن وہ چاروں خوشی خوشی الگ الگ آئے اور اپنے اوپر ہونے والی کرم نوازی کا شکریہ ادا کیا۔ ایسے بے شمار واقعات ہیں دل تو چاہتا ہے کہ اپنی آنکھوں دیکھا حال اور حق سچ بات کو ظاہر کروں لیکن اختصار سے کام لوں گا تاکہ دوسروں کو بھی موقع مل سکے۔ بس اپنے آقا کے متعلق اتنا سا عرض کروں گا کہ میں نے ان تین سال کے عرصہ میں یہی دیکھا کہ آپ بہت نرم طبیعت ہر ایک سے حسن سلوک سے پیش آنے والے ہیں۔ آپ نہ صرف اپنا تمام کام اپنے ہاتھوں سے کرتے ہیں بلکہ مہمانوں کی خاطر تواضع بھی خود کرتے ہیں خود انہیں کھانا لا کر دیتے ہیں۔ بستر بچھاتے ہیں اگر کوئی ایسا شخص جو کئی کئی سالوں سے مخالفت کرتا رہا ہو وہ بھی آپ کے در پر آجائے تو ہم نے ہمیشہ آپ کو اسے سینے سے لگاتے دیکھا ہے۔ پھر وہ آپ کے حسن سلوک سے متاثر ہو کر خود ہی شرمندہ ہوتا ہے۔

آپ اپنے مریدوں کو ہمیشہ پیر بھائی کے نام سے پکارتے ہیں ان کی مالی امداد بھی فرماتے ہیں۔ نماز باجماعت ادا فرماتے ہیں۔ رات گئے تک ذکر فکر میں مشغول رہتے ہیں۔ کم کھانا کم سونا آپ کا شیوہ ہے۔ دوسروں کو اپنے ساتھ بٹھاتے ہیں۔ چند دن پہلے میرے آقا نے کرم نوازی فرمائی اور فرمایا آج رات نبی کریم ﷺ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا

"آپ کے خادمین (راشد اور عبدالقیوم) اچھے ہیں"۔ یہ میرے آقا ہی کا کرم ہے یہاں ہر وقت مہمانوں کیلئے لنگر جاری ہے۔ اس کے علاوہ چائے کا مخصوص لنگر بھی جاری ہے جو کہ جسمانی بیماریوں اور روحانی رکاوٹوں کیلئے اکسیر ہے۔

پیر طریقت جناب سید شوکت علی صاحب چشتی قادری ابوالعلائی

(لاہور)

بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب قبلہ حضور لاثانی سرکار کی شان اور فیض و کرم کے واقعات سنے تو بہت حیران ہوا۔ اپنی حیرانگی کو یقین میں بدلنے کا مجھے اس سے پیشتر کوئی حل نظر نہ آیا کہ اللہ رسول ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی جائے۔ چنانچہ میں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی۔ یا اللہ مجھے حضور لاثانی سرکار کے متعلق اپنی جناب سے اشارہ فرمایئے۔ الحمدللہ میری صدا سنی گئی اور اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ اولیاء کرام کی بہت بڑی محفل ہے اور وہیں پر ایک نورانی صورت ایک ہستی سب سے نمایاں بلند مقام پر تشریف فرما ہیں۔ ندا ہوئی۔ "یہ لاثانی سرکار ہیں۔ جن کے متعلق تم دیکھنا چاہتے تھے۔" اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔ میں بہت خوش تھا کہ مجھے حضور قبلہ لاثانی سرکار کی شان کے متعلق واضح اشارہ ہو گیا۔ اب میرا دل آپ کی زیارت بابرکت کے لئے بیتاب تھا۔ میں شوق دید لئے آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا۔ زیارت کرتے ہی دل نے گواہی دی۔ بے شک میں نے خواب میں آپ ہی کو سب سے نمایاں مقام پر دیکھا تھا۔ میں نے عرض کی حضور! آپ کے بارے میں جو کچھ سنا تھا۔ اس کا مشاہدہ بھی کر آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا کیا چاہتے ہو؟ عرض کی اپنے روحانی معاملات میں ترقی چاہتا ہوں اور سلسلہ عالیہ لاثانیہ سے بھی فیض کا طلبگار ہوں۔ آپ نے میری درخواست کو شرف قبولیت بخشا۔ مجھ پر توجہ فرماتے ہوئے تھپکی دی اور فرمایا اللہ کرم کرے گا۔

پھر آپ نے مجھے اپنے دست اقدس پر صحبت بیعت کی سعادت بخشی۔ آپ کے توجہ فرماتے ہی میرے روحانی معاملات تیزی سے ترقی کرنے لگے' اور دن رات کرم کی بارش ہونے لگی۔ آپ نے نہ صرف مجھے بلکہ میرے مریدین و معتقدین پر بھی کرم فرمایا۔ جب بھی پیرو مرشد کی زیارت ہوتی ہے تو ان کے ساتھ قبلہ چادر والی سرکار" اور حضور قبلہ لاثانی سرکار بھی ضرور ہوتے ہیں۔ یوں نہ صرف مجھے بلکہ میرے سلسلہ والوں کو بھی ہر وقت اور ہر جگہ آپ کی دستگیری حاصل ہے۔ آپ کے آستانہ عالیہ پر دن رات سخاوت جاری ہے اور آپ فیض و کرم کے دریا بہا رہے ہیں۔ بے شک آپ پیروں اور ولیوں کو بھی نواز رہے ہیں۔

جناب پیر سید ریاض حسین شاہ صاحب

(چک قاضیاں ضلع نارووال)

بیان کرتے ہیں کہ میرا تعلق سلسلہ عالیہ قاریہ حفیظیہ طرطوسیہ سے ہے۔ صاحب خلافت ہونے کے باوجود آج تک ایسے فیض سے محروم رہا جیسا کہ قبلہ لاثانی سرکار سالکین و طالبین پر فرماتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر پیر صاحبان کی طرح میں نے بھی آپ کے دست اقدس پر بیعت صحبت کی سعادت حاصل کی۔ اب آپ کے فیض یافتگان میں شامل ہوں۔ ہوا کچھ یوں کہ ایک روز ہم اپنے آستانہ پر تھے کہ کوئی وہاں "نوری کرنیں" کتاب لایا۔ کتاب میں حضرت لاثانی سرکار کے فیض و کرم کے واقعات درج تھے۔ جنہیں پڑھ کر عقل دنگ رہ گئی۔ میرے دل میں بھی آپ کی خدمت اقدس میں حاضری کی خواہش پیدا ہوئی۔ یہی سوچتے ہوئے دو تین دن گزر گئے۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ پاس ہی ایک مجذوب بھی موجود ہے۔ جب وہ بزرگ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے مجھے فرمایا۔ "ہم لاثانی سرکار ہیں۔ تم چند دنوں میں ہمارے پاس آجاؤ۔" مجھے بہت خوش ہوئی کہ آپ نے اپنے روحانی کشف کی بدولت نہ صرف میری تڑپ کو دیکھتے ہوئے مجھے اپنی زیارت سے نوازا بلکہ خدمت اقدس میں حاضری کا حکم بھی فرمایا۔ ایڈریس تو کتاب پر درج ہی تھا۔ چنانچہ میں حکم ملتے ہی مقررہ تاریخ کو آستانہ عالیہ (فیصل آباد شریف) حاضر خدمت ہوا۔ میں نے اپنے تمام حالات بیان کرنے کے بعد عرض کی۔ حضور! ساری عمر ریاضتیں اور مجاہدے کئے، لیکن آج تک ایسے کرم سے محروم ہی رہا ہوں جیسا کہ آپ کے فیض یافتگان پر سننے میں آیا ہے۔ میں بھی آپ کی توجہ کا طلبگار ہوں کرم فرمائیں تو عنایت ہو گئی۔

پھر میں نے آپ کے دست اقدس پر بیعت صحبت کی۔ آپ نے اپنی نظر کرم سے نہ صرف میرے روحانی معاملات میں ترقی عطا فرمائی بلکہ مزید کرم فرماتے ہوئے مجھے دم کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔ مجھے دم کی اجازت تو پہلے بھی تھی، لیکن آج تک ویسا فیض نظر نہیں آیا تھا، جیسا کہ آپ کی اجازت کی بدولت دیکھنے میں آیا ہے۔ خدائے ذوالجلال کے حضور دعاگو ہوں کہ اس آستانہ عالیہ سے تاقیامت اسی طرح فیض جاری و ساری رہے اور مخلوق خدا فیضیاب ہوتی رہے۔ (آمین ثم آمین)

پیر سید محمد نسیم صاحب

(ریلوے روڈ لاہور)

20-03-96 بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت چادر والی سرکارؒ کے پردہ فرمانے سے پہلے اکثر آپ کی خدمت عالیہ میں حاضری دیا کرتا تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ لاثانی سرکار پر چادر والی سرکارؒ نے خصوصی کرم فرما ہوا ہے۔ میں کچھ دنوں سے سخت پریشان تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضرت سیدنا چادر والی سرکارؒ تشریف لائے اور فرمایا۔ "بابا جی پریشان نہ ہوں ہمارے پاس آئیں۔" میں نے عرض کی ملتان شریف حاضری دوں۔ آپ نے فرمایا "نہیں فیصل آباد مسعود صاحب (لاثانی سرکار) کے پاس جاؤ۔ اللہ کرم کردے گا۔ انشاء اللہ۔" صبح جب نیند سے بیدار ہوا تو دل کو بڑی تسلی ہوئی کہ سرکار نے اپنے محبوب خاص اور منظور نظر کی طرف میری راہنمائی فرمائی ہے۔ اب ضرور میری پریشانی دور ہو جائے گی۔ پھر میں نے آستانہ عالیہ لاثانی سرکار کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا مسئلہ اور خواب بیان کیا۔ آپ نے بہت توجہ سے میرا مسئلہ سنا اور تسلی فرمائی۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے کرم فرماتے ہوئے مجھے ایک وظیفہ پڑھنے کے لئے عطا فرمایا' خوشبو اور ہدیہ بھی عنایت فرمایا۔

مائیہ ناز مصنف و شاعر جناب صاحبزادہ جاوید اقبال قادری صاحب

تاندلیانوالہ

جامع شریعت و طریقت' شیخ الشیوخ' سخی سلطان قبلہ حاجی صوفی مسعود احمد صاحب مدظلہ العالی المعروف لاثانی سرکار کے بارے میں ذاتی تاثرات۔

صاحب کرامت اولیا اللہ جن کے تذکرے ہم کتابوں میں پڑھتے ہیں ان کا نمونہ اگر آج کسی کو دیکھنا ہے تو آستانہ عالیہ نقشبندیہ چادریہ لاثانیہ غلام رسول نگر فیصل آباد میں پیر کامل حضرت مسعود صاحب مدظلہ العالی کو دیکھ لے۔ جن سے ولایت و درویشی کا بھرم آج بھی قائم ہے اور جو بزرگان سلف کے نقش قدم پر چل کر اب بھی مادیت کے اندھیروں میں روحانیت کی شمع فروزاں کیئے ہوئے ہیں اور بھٹکے ہوؤں کو راہ راست پر لانے کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ علم و فضل کی مجسم تصویر

ہیں۔ آپ کی صحبت میں خدا کا جلوہ نظر آتا ہے۔ آپ لاثانی سرکار جی مزاج کے قلندر' طبیعت کے سکندر' سینے میں عشق رسول ﷺ اور محبت پیر دستگیر کا موجیں مارتا ہوا سمندر' ہر لفظ اثر میں ڈوبا ہوا' ہر ادا مستانہ جب اللہ کا نعرہ لگاتے ہیں تو حاضرین محفل ہی نہیں عالم لاہوت تک وجد میں آجاتے ہیں۔

آپ وہ شمع نورانی ہیں جس کی کرنیں اس علاقے تک ہی محدود نہیں بلکہ پاکستان کے اطراف و جوانب میں پھیلی ہوئی ہیں اور لاکھوں اس سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریاء

اولیاء اللہ کی صحبت میں ایک لمحے کا بیٹھنا سو سال کی بے ریاء عبادت سے بہتر ہے۔ اللہ والوں کی ایسی مقدس خانقاہوں' درباروں اور آستانوں پر ہر لحہ انوار و تجلیات کا نزول ہوتا ہے۔ جنات' فرشتے' انسان ایسی مقدس بارگاہوں میں حاضری کو مقدس سمجھتے ہیں۔ سچ ہے کہ اولیاء اللہ ہی اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں۔ بے شک اولیاء اللہ لوگوں کے دلوں پر محبت کرتے ہیں۔

لاثانی سرکار جی سراپا محبت ہیں۔ وہ سب کے ساتھ شفقت سے پیش آتے ہیں۔ ان کے در سے کوئی سوالی خالی نہیں جاتا۔ جس نے جو مانگا اس نے وہ پایا۔ لوگ دل بیقرار لے کر آتے ہیں اور سکون و قرار کی دولت کے ساتھ واپس جاتے ہیں۔ نذر و نیاز کی صورت میں جو آتا ہے وہ سب ضرورت مندوں اور مستحقین میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ بہت سے یتیموں اور بیواؤں کی خدمت اپنے ذمہ لے رکھی ہے۔ دستر خواں پر لنگر ہر وقت جاری رہتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ سخی کے لنگر میں سب کا حصہ ہے۔

دنیاوی نعمتوں کی فراوانی کے باوجود آپ کی وضع قطع سے نہ شان کبر جھلکتی ہے اور نہ دولت و امارات کی بو آتی ہے۔ مہمانوں کے لئے آپ کا دل نہایت کشادہ ہے۔ خوش خلقی کا یہ عالم ہے کہ پہلی ملاقات میں ہی ہر آنے والے کو اپنا گرویدہ بنا لیتے

ہیں۔ کم گفتار ہیں لیکن آپ کے منہ سے نکلنے والا ہر لفظ تاثیر میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے۔ قبلہ حاجی صوفی مسعود احمد صاحب پیر اکمل کے فیض کا کمال یہ ہے کہ وہ طالب کو بہت جلد منزل مقصود تک پہنچا دیتے ہیں اور سالک کو ریاضت و مجاہدہ میں جان نہیں لگانی پڑھتی۔ آپ ایک ہی نگاہ سے مردہ دل کو زندہ' روشن ضمیر بنا دیتے ہیں۔

پیر اکمل لاثانی سرکار کی ذات گرامی حقیقت و معرفت کا آئینہ' نکات طریقت کا دفینہ ہے۔ شب و روز اذکار میں مصروف رہتے ہیں۔ نہایت شیریں سخن ہونے کے ساتھ ساتھ گفتگو بڑی سنجیدگی کے ساتھ فرماتے ہیں۔ ہر اتوار محفل کا اہتمام کرتے ہیں۔ آپ کے آستانہ عالیہ پر ذکر و فکر کی نورانی محفل رات گئے تک جاری رہتی ہے۔ اولیاء اکرامؒ کی یاد میں سلسلہ نقشبندیہ چادریہ سے نسبت ہونے کی وجہ سے جشن ولادت حضور ﷺ یوم سیدنا صدیق اکبرؓ اور اپنے پیرومرشد قبلہ سیدنا چادر والی سرکارؒ کا عرس نہایت تزک و احتشام سے مناتے ہیں۔ اس کے علاوہ دو جولائی کے بعد آنے والی پہلی جمعرات اور جمعہ کو سالانہ محفل پاک لاثانی منعقد کرائی جاتی ہے۔ جس میں دور دراز کے علاقوں سے آپ کے مرید اور عقیدت مند جوق در جوق (جو خیبر سے کراچی تک ہی نہیں بلکہ بیرون ممالک تک پھیلے ہوئے ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں ہیں) شرکت کرتے ہیں۔ خدا آپ کا سایہ خیر ہمیشہ ہم پر قائم رکھے اور آپ کے در سے فیض نقشبندیہ چادریہ لاثانیہ کا جو سلسلہ جاری ہے وہ تاابد جاری رہے۔ ویسے حقیقت ہے کہ مقبول بارگاہ الٰہی کے روشن کیئے ہوئے چراغوں کو شدید طوفان بھی ہنیں بجھا سکتے۔ وہ روشن رہتے ہیں اور دنیا ان سے ہدایت پاتی رہتی ہے۔

چھوٹا منہ اور بڑی بات حق تو یہ ہے کہ قبلہ و کعبہ حضرت لاثانی سرکار جی ایک عظیم ہستی' عظیم المرتبت ہادی برحق ہیں۔ آپ کی عظمت کا سورج تاابد درخشاں و تاباں ہی رہے گا اور خلق خدا زائرین اور خلوص دل سے آپ کے در پر حاضری دینے والوں کو قبلہ لاثانی سرکار جی ہمیشہ فیض یاب فرماتے رہیں گے۔

حضور قبلہ لاثانی سرکار کے مراتب اور روحانی کمالات نہ تو لکھے جا سکتے ہیں اور نہ ہی بیان ہو سکتے ہیں۔ آپ کی بے شمار کرامتوں اور فضیلتوں کا ہم احاطہ نہیں کر سکتے۔

"سفینہ چاہیے اس بحر بے کراں کے لئے۔

قبلہ لاثانی سرکار کی گفتگو اسرار و رموز، علم و عرفان سے پر ہوتی ہے اور آپ کی زبان سے نکلا ہوا کوئی لفظ بھی معرفت و حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

نہ تاج و تخت میں نہ لشکر سپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان اولیاء اللہ اور بزرگان دین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مکمل فیض یاب فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

غلامی کا دعویٰ ہے جاوید کو
رہے اس کا قائم بھرم دیکھئے

از قلم جاوید

جناب محترم ڈاکٹر محمد یوسف صاحب

(ایم اے۔ بی ایڈ)

جنرل سیکریٹری تنظیم فیضان لاثانی سرکار خانیوال

میں اپنی خوش بختی پر کیوں نہ ناز کروں کہ میری نسبت ایک ایسے در سے ہوئی ہے جہاں لطف و کرم کا سورج ہر لمحہ ایک نئی شان سے طلوع ہو کر اپنی ازلی کرنوں سے مخلوق خدا کو فیض یاب کرتا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "کہ ہم نے کوئی بیماری ایسی پیدا نہیں فرمائی جس کا علاج نہ ہو۔" فقراء اور اولیاء کرامؒ سے نسبت رکھنے والوں کی دعائیں

جلد قبول ہو جاتی ہیں اور انہیں ایسا نور بصیرت عطا کیا جاتا ہے جس سے وہ انسان کی روحانی اور جسمانی بیماریوں کی خبر جلد پا لیتے ہیں۔

میری بیوی عرصہ چھ سال سے بہت بیمار تھی۔ بہت سے ڈاکٹروں سے علاج کروایا۔ لیکن تمام ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا تھا۔ جھاڑ پھونک سے بھی آرام نہ آیا تھا۔ ایک دن مجھے نذیر احمد صاحب نقشبندی (جو اہل سلسلہ خانیوال کے نائب امیر حلقہ ہیں) کے بارے میں پتہ چلا کہ انہیں لاثانی سرکار نے خانیوال میں دم کی اجازت فرمائی ہوئی ہے۔ میں پڑوس کے لڑکے کے جن نکلوانے گیا۔ انہوں نے دم کیا تو جن ہمیشہ کے لئے نکل گیا اور لڑکا اذیت سے محفوظ ہو گیا۔ نذیر صاحب کو میں نے اپنی بیوی کی بیماری کے متعلق بتایا اور ساتھ چلنے کو کہا۔ وہ اسی وقت میرے ہمراہ آئے اور میری بیوی کو دم کیا ان کے دم کرنے سے میری بیوی کو کچھ افاقہ ہوا۔ پھر انہوں نے ہم سے قبلہ لاثانی سرکار کا ذکر کیا تو میں اپنی بیوی کو لے کر 3 مئی 1995ء کو فیصل آباد آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا۔ میری بیوی اندر زنان خانے میں چلی گئی اور میں خود باہر بیٹھ گیا۔

سبحان اللہ یہاں میں نے جو منظر دیکھا ایسا تو میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ جو بھی عقیدت مند یا مرید آتا با آواز بلند اللہ اللہ کا ذکر کرتا آتا۔ وہاں بیٹھے لوگوں سے بات کی تو ہر کوئی (جو میری طرح دوسرے شہروں سے آئے ہوئے تھے۔) اپنے اوپر ہونے والے روحانی و جسمانی فیض کا تذکرہ کرنے لگے۔ اکثر لوگوں کو حضور ﷺ اور بزرگان دین کی زیارتیں ہوئی تھیں۔ آج تو ہر بات مجھے حیران کر دینے کو کافی تھی۔ بڑا روح پرور سماں تھا جب ہر کوئی اپنے اوپر ہونے والے فیض و کرم کے قصے سنا رہا تھا۔

خود بخود ہی میری زبان پر یہ الفاظ مچلنے لگے۔

لو در شاہ زمانہ مل گیا
صاحبوں کو اک ٹھکانہ مل گیا
زندگی اس کی مکمل ہو گئی
جس کو ان کا آستانہ مل گیا

تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک نوجوان باریش نورانی صورت ہستی

تشریف لائیں۔ نگاہیں خود بخود احتراماً جھکتی چلی گئیں۔

نذیر صاحب نے اشارے سے بتایا کہ یہی "لاثانی سرکار" ہیں۔ میں نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور عرض کرنے لگا۔ آپ نے تمام حالات سن کر فرمایا انشاء اللہ کرم ہو گا۔ آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سن کر دل مطمئن ہو گیا۔ سمجھ میں نہیں آرہا کہ اس کیفیت کو کن الفاظ میں بیان کروں جو آپ کی صحبت بابرکت میں محسوس ہوئی۔ دل نے گواہی دی کہ بے شک یہ اللہ کے سچے ولی ہیں۔ میں نے فوراً آپ کے دست حق پر بیعت کی اور اپنی بیوی کو بھی بیعت ہونے کی اجازت دی۔ پھر آپ نے میری بیوی پر کرم فرماتے ہوئے دم کیا اور ہمارے لئے دعا فرمائی۔ مرشد کی نظر کرم سے اللہ تعالیٰ نے میری بیوی کو مکمل صحت یابی عطا فرمائی۔

میری بیوی چونکہ یرقان کے مرض میں مبتلا تھی۔ مرض آخری حدود کو چھو رہا تھا۔ جس کی وجہ سے رنگ کالا اور پیلا ہو چکا تھا۔ لیکن جب آپ کی نظر کرم سے چند دنوں میں ہی صحتیابی ہو گئی تو ہمارے علاقے کے لوگ اور عزیز رشتہ دار پوچھنے لگے کہ تم نے کہاں سے علاج کروایا ہے۔ ہمارے بتانے پر بہت سے عزیز رشتہ دار دوسرے شہروں سے بھی جو کہ روحانی و جسمانی امراض میں مبتلا یا طالب فیض تھے۔ ان کے در پر حاضر ہوئے اور گوہر مقصود پایا۔ آپ سرکار نے ہمارے گھر ماہانہ محفل ذکر (مردانہ و زنانہ) کی اجازت فرمائی۔ ہمارے ایک پیر بھائی جنہیں ہمارے توسط سے آپ سرکار کا پتہ چلا تھا۔ (محمد اشرف) اپنی بھابھی کو لے کر فیصل آباد شریف گئے ان کے پیٹ میں رسولی تھی۔ آستانہ عالیہ سے پانی پڑھوا کر لائے۔ چند دنوں بعد دوبارہ الٹرا ساؤنڈ کروایا۔ جس ڈاکٹر نے رسولی بتائی تھی دم کے بعد جب دوبارہ گئے تو کہنے لگا۔ اس کے پیٹ میں رسولی نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ بہت حیران ہوا اور کہنے لگا آپریشن کے بغیر یہ سب کیسے ہو گیا۔

اس کے بعد محمد اشرف اور اسکے گھر والے بیعت ہو گئے۔

ہمارے علاقے کی ایک پیر بہن عرصہ دس برس سے بیمار تھی اور دورے بھی پڑتے تھے۔ ایک مرتبہ قبلہ لاثانی سرکار خانیوال کے دورے کے دوران مجھ ناچیز کے گھر تشریف لائے۔ آپ نے کرم فرماتے ہوئے اس بی بی پر دم کیا اور پانی پڑھ کر دیا۔

الحمدللہ اس وقت سے وہ بالکل تندرست ہے اور سلسلہ عالیہ میں داخل ہو چکی ہے۔ اس طرح کا جسمانی و روحانی فیض آپ سے نسبت کرنے والے ہر شخص کو حاصل ہے۔ آپ کی اجازت سے ہونے والی محافل میں لوگ توجہ اور یکسوئی کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور اللہ کی نشانیوں کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

ایک عقیدت مند نے دیکھا کہ محفل ذکر کے دوران آسمان سے ایک نورانی چادر آئی اور پوری محفل کو ڈھانپ لیا اور ہر طرف خوشبو ہی خوشبو پھیل گئی۔ اسی طرح ایک عقیدت مند نے دوران ذکر بزرگ ہستیوں کو سفید لباس پہنے ہوئے نور کے حصار میں دیکھا اور میں نے چاروں طرف نور ہی نور دیکھا۔ کئی لوگوں کو آخرت کی تسلی ہوئی ہے۔

ہماری ایک عزیزہ کو بیعت سے صرف چند دنوں بعد خواب میں ندائے غیبی ہوئی۔ "لاثانی سرکار سے بیعت کے بعد تم گناہوں سے پاک ہو گئی ہو۔" آپ نے جو کرم فرمایا یہ تو اس کا عشر عشیر بھی نہیں۔ آپ کی ذات علم و عمل کا نہایت حسین امتزاج ہے۔ ہر خاص و عام کے ساتھ نہایت شفقت اور رحم فرماتے ہیں۔ ایسے مردانِ حق دنیا کو مدتوں بعد نصیب ہوتے ہیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

آپ کی شان اور رتبہ عالیہ کا تو میں قائل ہو گیا اور یہ کہے بغیر چارہ نہیں کہ

میں نے تو پھر کے دیکھ لیا چاروں سمت میں
قصہ ہے دور دور تلک میرے پیر کا
روحانیت کی سلطنت پاکباز میں
سکہ رواں دواں ہے میرے دستگیر کا

غلام لاثانی سرکار
ڈاکٹر محمد یوسف

محترم جناب نذیر احمد نقشبندی صاحب

نائب امیر حلقہ (خانیوال)

شہنشاہ اعظم قبلہ لاثانی سرکار سے نسبت کرنے سے پہلے میرا کوئی حال نہ تھا۔ مکمل دنیا داری میں رنگا ہوا تھا۔ غلط لوگوں کی صحبت میں اٹھتا بیٹھتا تھا۔ جس کی وجہ سے نماز اور دین کی طرف کوئی لگاؤ نہ تھا۔ میرے دوستوں میں سے ایک دوست محمد اشرف محفل پاک لاثانی میں جانے لگا' تو اس نے مجھے بھی محفل میں شمولیت کی دعوت دی۔ میں نے اس سے پوچھا۔ وہاں اچھا کھانا پینا ملتا ہے تو میں بھی جاؤں گا۔ اس نے جواب دیا۔ بہترین لنگر ہوتا ہے۔ میں اس کے ساتھ چلا گیا۔ جب محفل میں شرکت کی تو مجھے اپنے اندر تبدیلی محسوس ہونے لگی اور میرا دل خود بخود محفلوں میں شمولیت کے لئے بے قرار رہنے لگا۔ دین کی طرف رجحان ہو گیا۔ نمازیں بھی پڑھنے لگا۔ ابھی قبلہ سرکار کی ظاہری زیارت بھی نہ کی تھی۔ کہ آپ کا کرم مجھ پر ہونے لگا۔ اللہ کے ذکر میں بڑی حلاوت محسوس ہوتی۔ جب قبلہ سرکار خانیوال تشریف لائے۔ تو آپ کے دست اقدس پر بیعت ہو گیا۔ آپ نے اللہ کے ذکر اور نماز کی پابندی کی تلقین فرمائی اور گھر والوں سے حسن سلوک سے پیش آنے کی نصیحت فرمائی۔ بیعت ہونے کے بعد مجھ پر اور زیادہ کرم ہونا شروع ہو گیا۔ جی چاہتا کہ ہر وقت اللہ و رسول ﷺ اور مرشد پاک کا ذکر کرتا رہوں اور لوگوں کو راہ حق کی تبلیغ کرتا رہوں۔ میرے قبلہ کا خاص کرم ہے کہ میری زبان میں اثر ڈال دیا۔ جس سے بھی اللہ و رسول ﷺ اور مرشد پاک کا ذکر کرتا وہ بھی راہ حق کی طرف آ جاتا۔ اپنے قبلہ کی نظر عنایت سے برے ماحول میں جکڑے ہوئے لوگوں کو راہ حق کی تبلیغ کی۔ وہ بھی میرے قبلہ کے دست اقدس پر توبہ کر کے اور نسبت اختیار کر کے نیکی کی طرف گامزن ہو گئے۔ روحانی طور پر میرے قبلہ نے اتنا کرم فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ ' صحابہ اکرام رضی اللہ عنہم اور اولیائے اکرامؒ کی زیارتیں ہونے لگیں۔ ایک مرتبہ میرے پیر بھائیوں نے مجھے

مبارکباد دی کہ اشرف صاحب کے خواب میں لاثانی سرکار نے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں تمہارے بارے میں سفارش کی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جیسا وہ گمان کرے گا وہ ویسا ہی پائے گا۔ پیر بھائیوں نے کہا اب جلد ہی آپ کو بھی حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوگی۔ اگلے دن ہی مجھ پر یہ کرم عظیم ہوگیا۔ کہ آقائے کل حضور رحمت العالمین ﷺ نے اس گنہگار کو اپنی زیارت سے نوازا اور آپ کے ہمراہ لاثانی سرکار بھی تشریف لائے آپ ﷺ کی زیارت کرتے ہی میرے دل و زبان پر درود شریف جاری ہوگیا۔ بے اختیار میرا سر شکرانے کے لئے جھک گیا۔

میں اس کرم کے کہاں تھا قابل
حضور کی بندہ پروری ہے۔

قبلہ لاثانی سرکار نے اس ناچیز پر کرم فرماتے ہوئے دم کی اجازت مرحمت فرمائی اور نائب امیر حلقہ خانیوال مقرر فرمایا۔ یہ آپ ہی کی عنایت کا صدقہ ہے کہ الحمدللہ ہر روز آستانہ عالیہ لاثانیہ کوٹ بیربل خانیوال میں بیشمار مریض اس ناچیز سے دم کروا کر شفا پا رہے ہیں' اور جو بھی آستانہ عالیہ پر حاضری دیتے ہیں میرے قبلہ لاثانی سرکار کے کرم سے بامراد جاتے ہیں۔ اللہ رب العزت کے حضور دعا ہے۔

فیض لاثانی الٰہی تاابد جاری رہے
آستانہ عالیہ کے ہر گدا کے واسطے

گدا کوچۂ لاثانی
نذیر احمد نقشبندی

فضل حسین قوال صاحب

غازی آباد' فیصل آباد شریف

اس در سے وابستہ ہونے کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار اس طرح کرتے ہیں۔ میں عرصہ بارہ سال سے قادری سلسلے میں بیعت تھا۔ عقیدت و محبت اور شدید طلب

کے باوجود کچھ حاصل نہ ہوا۔ مجھے غوث الاعظم سرکارؒ سے بہت محبت ہے اور میں اکثر آپ کی شان میں منقبت شریف پڑھتا رہتا ہوں۔ آپ کی زیارت کے لئے بہت تڑپتا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے عرض کرتا رہتا تھا کہ مجھے بھی ایسا ولی کامل ملے جو ایک ہی نظر میں نبی پاک ﷺ اور اولیاء کاملین سے میرا تعلق جوڑ دے۔ میں ہر وقت اسی تڑپ میں مبتلا رہتا۔ ایک دن غازی آباد میں رہنے والے سرکار کے عقیدت مندوں سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے سرکار کے متعلق گفتگو کی۔ آپ کی ذات کے متعلق سن کر منزل قریب آتی محسوس ہوئی۔ ایک دن آستانہ عالیہ پر حاضری کا شرف حاصل ہوا اور منقبت شریف پڑھنے کی سعادت بھی حاصل کی۔ قبلہ حضرت سرکار کی گفتگو مبارک سن کر اور آپ کی صحبت میں بیٹھ کر آپ کی عقیدت و محبت بڑھنے لگی۔

ایک دن میں نے عرض کی حضور مجھے سرکار حضرت غوث الاعظمؒ کی زیارت کی طلب ہے۔ کرم فرمائیں اور مجھے قصیدہ غوثیہ پڑھنے کی اجازت عطا فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا قصیدہ کس لئے پڑھنا چاہتے ہو۔ میں نے عرض کی حضرت غوث پاکؒ کی زیارت کا شوق ہے۔ اس مقصد کے لئے آپ کی اجازت چاہتا ہوں کہ آپ ولی کامل ہیں۔ آپ کی اجازت سے پڑھنے سے بات بن جائے گی۔ آپ نے فرمایا "فقیر ایک نظر سے نواز سکتا ہے۔" سبحان اللہ

سبھے مطلب حاصل ہوندے باہو جے پیر نظر اک تکے ہو

میں سر جھکا کر بیٹھ گیا اور مزید کچھ عرض نہ کر سکا۔ ایک دن میں آستانہ عالیہ پر مغرب کی نماز پڑھ کر بیٹھا تھا اور بھی بہت سے لوگ موجود تھے۔ قبلہ سرکار بھی تشریف فرما تھے۔ آپ نے اولیاء کرام کی شان میں ایسے احسن انداز میں گفتگو ارشاد فرمائی کہ پہلے کبھی نہ سنی تھی۔ پھر آپؒ نے مجھے ارشاد فرمایا سرکار سیدنا غوث الاعظمؒ کی شان میں کچھ سناؤ۔ میں نے منقبت شریف آپ کی شان میں پڑھنا شروع کی پڑھتے پڑھتے میرا دل بھر آیا روح بے قرار ہو گئی۔ بمشکل منقبت شریف ختم کی۔ رو رہا تھا اور عرض کر رہا تھا۔ اسی لمحہ لجپال آقا نے سب کے سامنے میرا ہاتھ بلند کیا اور فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ فضل فرمائیں گے۔ میں نے آپ کو منظور کیا اور آپ کو سیدنا غوث الاعظم سرکارؒ کی

بارگاہ میں اور بارگاہ نبوی ﷺ میں پیش کر دیا ہے۔ انشاء اللہ جلد آپ کو سرکار غوث الاعظم ؒ اور نبی پاک ﷺ کی طرف سے تصدیق ہو جائے گی۔ آپ کا روحانی معاملہ شروع ہے۔ تم حضور پاک ﷺ اور صحابہ کرام ؓ و اولیاء کرام ؒ کی شان اللہ و رسول ﷺ کی رضا کی خاطر بیان کرتے رہو۔ پیسے کا لالچ نہ کرنا' انشاء اللہ معاشی مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ اس کے بعد 95-08-14 کو میں نے حضرت قبلہ سرکار دامت برکاتہم العالیہ کے دست حق پر بیعت کی اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ چادریہ لاثانیہ میں داخل ہو گیا۔ دین کی طرف رغبت زیادہ ہو گئی۔ قبلہ لاثانی سرکار کے ارشاد کے مطابق 95-09-04 کو میری قسمت کا ستارہ چمکا اور مرشد پاک کی نظر کرم سے نبی کریم ﷺ کی زیارت بابرکت کا عظیم شرف حاصل ہوا۔

عالم رویاء میں کیا دیکھتا ہوں کہ جیسے صبح عید ہے۔ سوچتا ہوں عید کی نماز کہاں پڑھنی چاہیے؟ پھر گھر کے باہر دیکھتا ہوں تو وہاں بہت خوبصورت قالین بچھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اسی اثناء میں حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ تشریف لاتے ہیں اور مجھے اپنے نزدیک بیٹھنے کے لئے ارشاد فرماتے ہیں۔ میں ادب کی وجہ سے اوپر نظر نہیں اٹھاتا۔ آپ ﷺ نے اس گنہگار کی اپنے دربار پاک میں منظوری فرمائی اور مرشد پاک کے صدقے کرم بے بہا سے نواز۔ میں اس عظیم کرم کا کیسے شکر ادا کروں کہ غوث الاعظم سرکار ؒ کی زیارت کے لئے تڑپتا تھا۔ آگے کا تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ جس وقت سے قبلہ لاثانی سرکار کے در کا گدا ہوا ہوں اس قدر خیرات ملی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ مسلسل کرم ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ معاشی تنگدستی تھی۔ آپ نے ایسی نظر کرم فرمائی کہ اس وقت سے معاشی حالات بھی بہت بہتر ہو گئے ہیں یہ سب مرشد پاک کا کرم ہے۔ جس کا شکریہ عاجز کسی طرح ادا نہیں کر سکتا۔ اس کے متعلق یہ اشعار کہنے کو دل چاہتا ہے۔

بیاں کیا ہو اس آستانے کی عظمت
یہ ہے انتہا گاہِ اہل ولایت
نگاہِ کرم سے یہاں ہر ولی کو

سند کاملیت کی دی جا رہی ہے
مقدر بدلتے ہیں بندوں کے جس جا
یہی ہے وہ بندہ نواز آستانہ

محترم جناب خالد محمود بسرا صاحب

ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
صدر تنظیم فیضان لاثانی سرکار خانیوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ حقیقت آفتاب و ماہتاب کی طرح روشن ہے۔ کہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی شمع فروزاں کرنے کا اہم فریضہ اولیاء کرامؒ اور علماء کرام نے انجام دیا۔ علماء کرام نے دلائل و براہین سے لوگوں کے نظریات کو تبدیل کیا تو اولیاء عظامؒ نے زہد و تقویٰ، تزکیہ نفس، باطنی توجہ سے دلوں کی دنیا کو بدل کر رکھ دیا۔ ثابت ہوا کہ ناکارہ پتھر سے "پارس" بننے کے لئے اولیاء کرامؒ کے فیضان کے بغیر چارہ نہیں۔ انہی مقدس اور پاک ہستیوں میں شہنشاہ جود و سخا عشق بہ تمام خدا اور رسول ﷺ درویشوں کے ذکر و اذکار، اشغال و افعال کی تلقین میں یگانۂ عصر ہستی میرے قبلہ و کعبہ لاثانی سرکار بھی ہیں۔ جن کی کور باطن نے لوگوں کو عرفان رسالت و الوہیت سے آشنا کر دیا۔ میں اپنے پیر بھائی جناب محترم رفاقت صاحب کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ جنہوں نے تاثرات بیان کرنے کا کہہ کر قبلہ لاثانی سرکار کی جانب سے کی گئی عنایت پر اظہار تشکر کا موقع دیا۔ بندہ ناچیز خانیوال میں عرصہ پانچ سال سے وکالت کے پیشہ سے وابستہ ہے۔ اس سے قبل ملازمت بطور سرکاری وکیل (انسپکٹر پولیس اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ اٹارنی اور ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی) جو کہ عرصہ 26/25 سال پر محیط ہے کی۔

اور قبل از وقت پینشن پیشہ وکالت اپنایا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور مرشد کی عنایت سے باعزت زندگی گزار رہا ہوں۔

قبلہ لاثانی سرکار سے بیعت ہونے کے خوبصورت سے واقعہ کو مختصراً" عرض کرتا ہوں یہ کچھ اس طرح ہے۔ الحمدللہ دنیا کی نعمتوں سے مالامال ہوں۔ میں نماز روزہ کا پابند ہوں۔ لیکن دینی و دنیاوی نعمتوں کی فراوانی کے باوجود من کی دنیا ابھی تک خالی اور روح پیاسی کی پیاسی ہی تھی۔ اکثر میرے اندر یہ خواہش پیدا ہوتی کہ کوئی ایسی ہستی ملے جو میری روحانی تشنگی مٹادے اور ذات حق کا پتہ دے۔ کیونکہ برسوں کی ناکام کوششوں کے بعد یہی بات سامنے آئی تھی کہ ؂

نہ رب عرش معلیٰ ملیا' نہ رب خانے کعبہ ہو
نہ رب علم کتابیں لبھا' نہ رب وچ محرابے ہو

اور دل چاہتا تھا کہ کوئی

کامل مرشد ایسا ہووے جیڑا دھوبی وانگن چھٹے ہو
نال نگاہ دے پاک کرے' وچ صابون نہ گھتے ہو۔

جب سویا مقدر جاگتا ہے تو دیر نہیں لگتی۔ میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ 10 مئی 1996ء کو میری اہلیہ نے بتایا یہاں خانیوال میں بزرگ ہستی (لاثانی سرکار) تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان کی زیارت کو چلیں ان سے دعا بھی کروالیں گے۔ میری بیوی کچھ دنوں سے ہفتہ وار محافل ذکر خواتین (خانیوال) میں شرکت کرنے لگی تھی اور وہیں سے انہیں لاثانی سرکار کے بارے میں پتہ چلا تھا۔ چنانچہ ہم دونوں بتائے ہوئے پتہ پر حاضر ہوئے۔ ابھی مذکورہ مکان میں داخل ہوئے بھی نہ تھے کہ اندر سے ایک انتہائی وجیہہ و شکیل باریش' بارعب و باوقار ہستی سامنے سے تشریف لائیں۔ دریافت کرنے پر پتہ چلا کہ منزل مقصود نظروں سے اوجھل نہیں۔ دعا کے لئے عرض کی اور مدعا بیان کیا کہ حضرت جی کچھ بیان فرمائیں تاکہ تسکین قلب ہو۔ سبحان اللہ چند منٹ کے بیان میں ذہن کے خوابیدہ دریچے وا ہوتے چلے گئے۔ کیفیت بدلتی محسوس ہوئی۔ عرض کی حضور مزید صحبت درکار ہے۔ فرمایا چلو جی جہانیاں محفل ذکر میں شرکت کرو۔ حسب ارشاد ہمراہ ہولیا۔ محفل ذکر میں جو روح پرور سماں اور انوار کی بارش دیکھی وہ مقدر والوں کا ہی مقدر ہے۔ ایسا پر کیف منظر کہ سبحان اللہ۔ ؂

یہ محفل یہ پر کیف فضا' سبحان اللہ' سبحان اللہ'
ہے دلبر سامنے جلوہ نما سبحان اللہ' سبحان اللہ
میخوارو آؤ میخانے' سب بھر لو اپنے پیمانے'
ہے جوش میں رحمت کا دریا سبحان اللہ' سبحان اللہ۔

پوری محفل پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ دل پر بہت اثر ہوا۔ محفل کے اختتام پر دیگر حاضرین محفل کے ساتھ میں بھی آپ کے دست اقدس پر بیعت ہو گیا۔ گھر کا ماحول اس قدر بدل گیا کہ کیا کہنے۔ بیوی بچے بھی باقاعدگی سے نماز پڑھنے لگے۔ پانچوں نمازوں کے بعد گھر کے کسی نہ کسی کمرے میں اللہ کے ذکر کی آوازیں آنے لگیں۔ مشاہدات ہونے لگے اور خواب میں بزرگ ہستیاں اس بات کی تصدیق کرتیں کہ آپ نے حق در کو پکڑ لیا ہے۔ اس سے وابستہ رہنا آپ کی نسبت صحیح در سے ہے۔ جب سے آپ سے نسبت ہوئی یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ

نہ تخت و تاج' نہ لشکر سپاہ میں ہے'
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے۔

بعد ازاں بندہ جب اپنے عزیز' رشتہ داروں سے ملتا تو اپنے مرشد کی شان بیان کرتا۔ بہت سے دوست رشتہ دار آپ کے دست اقدس پر بیعت ہو کر دونوں ہاتھوں سے روحانی فیض لوٹ رہے ہیں۔

مرشد پاک نے کرم نوازی فرمائی اور صرف ایک ماہ بعد ہماری گزارش پر گھر میں ہفتہ وار محفل ذکر کی اجازت فرمائی۔ مرشد پاک کے کرم کے کس کس انداز کو بیان کروں۔ آپ کے فیض کا یہ عالم ہے کہ میری بچی جو جماعت نہم کی طالبہ ہے اب تک کئی مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت پاک سے مستفید ہو چکی ہے اور دیگر اکابرین کرام سلسلہ نقشبندیہ خصوصی طور پر حضور میاں صاحب چادر والی سرکار کی بھی خصوصی نظر کرم ہو رہی ہے۔ یہ ایک قدرتی امر ہے کہ آدمی کو اپنا مرشد اچھا لگتا ہے اور وہ اس کی شان بیان کرنے میں مگن رہتا ہے۔ مگر میں یہ بات بیان کروں گا کہ میرے مرشد منبع ولایت' مرشد اکمل' محبوب سبحانی' یکتائے زمانہ ہیں۔ جنہیں خود

حضور سرور کائنات ﷺ نے "لاثانی سرکار" کا روحانی نام عطا فرمایا اور یہ وہ در ہے جس کی اس وقت تختہ زمین پر مثال ملنی محال ہے۔ طالبین حق کے لئے اپنے تجربات کی بنا پر کہوں گا کہ ؂

ان کے در کی چوکھٹ کو وہ چوم لے
جس کو بھی قرب خدا چاہیے۔

مزید کیا عرض کروں کہ اس گنہگار اور ناچیز کی کیفیت یہ چند سطور تحریر کرتے کرتے اس طرح تبدیل ہو گئی کہ جسم کا رواں رواں اللہ اللہ پکارنے لگا۔ قلم چلتے چلتے رک گیا۔

وقت گزرنے کے بعد کیفیت ختم ہوئی تو لکھنا شروع کیا۔ اکثر یہ حالت ہونے لگتی ہے۔ کہ زبان پر ہر وقت ذکر جاری رہتا ہے۔ ذرا سی توجہ سے کیف و مستی محسوس ہونے لگتی ہے۔ کچھ عرصہ پہلے میرے آقا نے ناچیز کو محافل کروانے اور دم درود کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اس کے علاوہ فقراء کی محفل میں شمولیت کی اجازت فرمائی۔ صرف تین چار ماہ میں اتنا زبردست کرم ہوا کہ چند دنوں ہی میں تنظیم فیضان لاثانی سرکار (خانیوال) کا صدر منتخب کیا گیا۔

مرشد سے محبت اس قدر بڑھ گئی ہے کہ جب تک تیسرے چوتھے روز رخ روشن کا دیدار نہ کرلوں۔ دل بے قرار رہتا ہے۔ اپنے پیرو مرشد قبلہ لاثانی کی صحبت میسر ہونے کے باعث میں نے جو گوہر آبدار چنے ان کی ایک جھلک آپ کو بھی دکھاتا ہوں۔

میرے آقا صاحب حال درویش ہیں' ہاتف غیبی سے اشارات لاریبی سنتے ہیں۔ زمانہ سلوک میں سخت مجاہدات اور شدید ریاضات کیں۔ ابتدائے فطرت سے مہذب اور مودب ہیں۔ درویشوں کے اخلاق اور ان کے کمالات آپ کی ذات میں مرکوز ہیں۔

آئندہ کے اکثر احوال کی خبر رکھتے ہیں۔ اس کتاب کے باب "لاثانی سرکار کی روحانی و سیاسی پیش گوئیاں) کی اکثر پیش گوئیاں ہمارا آنکھوں دیکھا حال ہے۔ رقیق

القلب ایسے ہیں کہ دوسرے کے درد کو اپنا درد سمجھتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں طلب سے سوا دیتے ہیں۔

مضمون کی طوالت کا خوف آڑے نہ آتا تو میں ان بے شمار روح پرور واقعات کا بھی تفصیلا" ذکر کرتا جو کہ اس عرصہ کے دوران بصورت مشاہدہ / خواب سامنے آئے۔ بہرحال انشاء اللہ میرے مرشد کے کرم سے اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی تو آئندہ کسی وقت ایک کتابچہ کی صورت میں پیش کروں گا۔ اس کے ساتھ ہی اجازت چاہوں گا۔

ہر کہ خواہد ہم نشینی باخدا
او نشید در حضور اولیاء

ترجمہ:۔ جو کوئی خدا کے قرب اور ہمنشینی کا طالب ہے۔ اسے چاہیے کہ درویشوں کی صحبت اختیار کرے۔

وماتوفیقی الا باللہ

خادم لاثانی سرکار
خالد محمود بسرا نقشبندی
ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
سیٹ نمبر 73 ضلع کچہری خانیوال

مجاہد اسلام حضرت علامہ مولانا

قاری محمد افضل صاحب قادری نقشبندی

دامت برکاتہم العالیہ

خطیب جامع مسجد اللہ والی
محمد آباد ستیانہ روڈ فیصل آباد

پیر طریقت رہبر شریعت سلطان قبلہ حاجی صوفی مسعود احمد صاحب المعروف لاثانی سرکار کی زیارت سے قبل آپ کے متعلق بہت کچھ سنا تھا۔ اکثر لوگ آپ کے فیض کے بارے میں بتاتے رہتے کہ آپ کے مریدین کو بہت زیارتیں ہوتی ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ صحابہ کرامؓ اور اولیاء کرامؒ نوازتے ہیں اور کچھ حاسدین مخالفانہ ذکر بھی کرتے تھے۔ ایک مولوی جو کہ قبلہ لاثانی سرکار کا بہت عقیدت مند تھا۔ میرے پاس آتا رہتا تھا اور مجھے دعوت دیتا تھا کہ چلو میں تمہیں اپنے پیر کی زیارت کرواؤں۔ اس کی بات سن کر میں کہہ دیتا کہ میں پیروں کو نہیں مانتا۔ ان کے متعلق تو لوگ مخالفانہ باتیں بھی کرتے ہیں۔ ایک دن وہ میرے پاس آیا اور اپنے پیرو مرشد قبلہ لاثانی سرکار کا ذکر کرنے لگا اور اس نے اصرار کیا کہ ان کے آستانہ پر جانے اور ان کو دیکھنے میں کیا حرج ہے۔ چونکہ میری خود تحقیق کرنے کی عادت ہے اس لئے ساتھ چل پڑا کہ چل کر خود دیکھتے ہیں۔ جب آستانہ عالیہ نقشبندیہ چادریہ لاثانیہ پر حاضر ہوا تو آستانہ عالیہ کی دیواروں پر جو کچھ تحریر تھا پڑھ کر بہت حیران ہوا ایسی تحریر تو کسی عاشق رسول ﷺ کے آستانہ پر ہی پڑھنے کو ملتی ہے۔ جگہ جگہ الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ تحریر تھا اور اقوال اولیاء کرامؒ بھی تحریر تھے۔ جب اندر داخل ہوا تو دروازے پر ایک بورڈ لگا دیکھا۔ جس پر قبلہ لاثانی سرکار کی طرف سے تحریر تھا کہ بے نمازی کے ہاتھ کا کھانا پینا منع ہے۔ بے نمازی کسی بھی صورت میں ہدیہ نذرانہ یا کسی بھی قسم کی کوئی چیز پیش نہ کرے۔ دنیاوی رسوم و رواج سے پرہیز کرے وغیرہ وغیرہ۔ یہ تحریر پڑھ کر دل میں احترام پیدا ہوا کہ لوگ خواہ مخواہ آپ کی مخالفت کرتے ہیں جبکہ یہاں شریعت کی ایسی پاسداری کہ بے نمازی سے مکمل اجتناب۔

جب قبلہ لاثانی سرکار کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ نے بڑا کرم فرمایا' بڑی مہمان نوازی فرمائی اور بڑی محبت اور اخلاق سے پیش آئے۔ میں اسی مجلس سے آپ کے اخلاق کا گرویدہ ہو گیا۔ دوران گفتگو میں نے سوالات کیئے کہ سرکار آپ کے متعلق تو کچھ لوگ مخالفانہ باتیں بھی کرتے ہیں۔ آپ خود تسلی فرمائیں۔ آپ نے تبسم فرما کر پوچھا۔ آپ کو یہاں کے ماحول سے کیا تاثر ملا ہے اور اتنی دیر جو گفتگو ہوئی اس سے آپ نے کیا نتیجہ اخذ کیا ہے؟ آپ تو خود عالم ہیں۔ بہتر جانتے ہیں کہ کسی غلط عقیدہ

رکھنے والے کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام اور صحابہ کرامؓ یا اولیاء کاملینؒ سے محبت کیسے ہو سکتی ہے اور یہ ہستیاں اسے کیسے نواز سکتی ہیں؟ بس اسی سوال پر غور کریں۔ یہاں یہ دیکھ لیں کہ یہ کرم ہو رہا ہے یا نہیں؟ اگر یہ عظیم ہستیاں نواز رہی ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ ہمارا عقیدہ درست ہے اور ہمارا مسلک صحیح ہے۔ ہم صحابہ کرامؓ اور اولیاء کرامؒ کے ماننے والے ہیں جو ان کا عقیدہ اور مسلک تھا وہی ہمارا عقیدہ اور مسلک ہے۔ اس کے بعد سرکار نے فرمایا ہمارے آستانہ پر آتے جاتے رہیں۔ ہماری محفلوں میں آئیں اور دیکھیں کہ اس آستانہ پر اولیاء کرامؒ، صحابہ کرامؓ اور خود حضور نبی کریم ﷺ کتنا نواز رہے ہیں۔ جب میں نے یہ گفتگو سنی تو میرے دل میں بھی تڑپ پیدا ہوئی اور یہ خیال بھی پیدا ہوا کہ چلو دیکھ لیتے ہیں یہاں سے کیا ملتا ہے۔ ساتھ ہی میں نے عرض کی کہ حضور لوگ تو ہمیں بہت کچھ مانتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہمارے دل بالکل روحانیت سے خالی ہیں۔ آپ مہربانی فرمائیں ہمیں بھی اولیاء کرامؒ، صحابہ کرامؓ اور حضور نبی کریم ﷺ کے فیض سے نوازیں۔ چونکہ کتابیں پڑھ پڑھ کر ہمارے ذہن کا معیار تھوڑا سا اونچا ہوا گیا ہے اس لئے آپ بھی ایسے ہی فیض سے نوازیں جو ہم کتابوں میں پڑھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کھل کر بتائیں کیا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کی اولیاء کرامؒ، صحابہ کرامؓ اور حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کروا دیں کیونکہ آپ کے متعلق سنا بھی یہی تھا کہ آپ لوگوں کو بہت زیادہ زیارتیں کرواتے ہیں۔ تو آپ نے مسکرا کر فرمایا "بس یہی" یہ تو ہمارے آستانہ پر جھاڑو دینے والے اور خدمت کرنے والے خادمین سے پوچھ لیں کیا انہیں ایسا فیض عطا ہے یا نہیں؟ پھر آپ نے فرمایا۔ آپ مدرسوں میں اتنا زیادہ وقت دیتے ہیں ہم آپ سے بہت زیادہ وقت نہیں مانگتے بس چند دن عقیدت محبت کے ساتھ ہمارے آستانہ پر آیا جایا کریں اور اس آستانہ کو حق تسلیم کریں اور یہاں سے "چائے کا لنگر" پی لیا کریں۔ تو میں نے عرض کی کہ حضور میں قربانیاں دے دے کر تھک گیا ہوں۔ مسلک کے لئے بہت قربانیاں دی ہیں۔ علماء کے لئے دی ہیں۔ مشائخ کے لئے دی ہیں۔ اب میں قربانی وغیرہ کوئی نہیں دے سکتا تو آپ نے فرمایا کہ ہم کب آپ سے قربانی مانگتے ہیں۔ ہم تو آپ سے کہتے ہیں عقیدت و محبت کے ساتھ آئیں۔ کھائیں پیئیں اور

جائیں' اور سنیں آپ نے جو قربانیاں دینی تھیں وہ دے لیں۔ اب ان سب قربانیوں کا صلہ آپ کو اس در سے ملے گا۔ (انشاء اللہ)۔ بس میں نے عقیدت محبت کے ساتھ آستانہ پر آنا جانا شروع کر دیا۔

جب پہلی محفل پاک لاثانی میں شریک ہوا تو وہاں بیان کا موقعہ ملا تو میں نے دوران بیان کچھ اس انداز سے مانگا۔

اگر تم نے میرا مقدر نہ بدلا
بتا پھر یہ کامل نظر کس لئے ہے۔

چونکہ یہ میری حاضری کسی کامل ہستی کے دربار میں پہلی تھی تو جہاں میں نے مانگا وہاں میں نے کچھ مولویوں والی باتیں بھی کیں اور دلیلیں بھی دیں کہ مجدد پاک ؒ کے دربار میں مانگنے والا گیا تھا تو انہوں نے خالی نہ لوٹایا تھا۔ ایسے ہی میں بہت سے اولیاء کرام ؒ کے واقعات بیان کیئے کہ ان کے پاس جو بھی گیا انہوں نے خالی نہ لوٹایا۔ میرے نزدیک یہ کاملیت کی بہت بڑی نشانی تھی۔ جب میں نے بیان ختم کیا تو سرکار نے بہت پسند فرمایا لیکن کچھ مریدوں اور عقیدت مندوں نے مجھے یہ کہا کہ قاری صاحب آپ آستانہ پر مانگنے کے لئے آئے تھے یا لڑنے کے لئے۔ میں نے کہا ہر سوالی کا مانگنے کا اپنا اپنا انداز ہوتا ہے۔ میں نے لڑائی نہیں کی۔ میں نیتو یہ باتیں اس لئے کیں کہ سرکار کا کرم جوش میں آئے اور مجھے جلدی نواز دیں۔ میں نے تمام بیان محبت عقیدت میں کیا ہے۔ خواہ انداز کچھ بھی تھا۔ لیکن خلوص دل سے مانگا تھا۔ پھر میں عقیدت و محبت کے ساتھ آستانہ پر حاضری دینے لگا ایک دن سرکار نے بڑا کرم فرمایا آپ میرے غریب خانے پر تشریف لائے اور کافی دیر قیام فرمایا اور مجھے بہت سے روحانی نکات سمجھائے۔ میری عقیدت و محبت میں اور اضافہ ہوا۔ جب میں دوسری محفل میں گیا تو پھر تقریر کی۔ سرکار کا دریائے رحمت جوش میں تھا۔ آپ نے مجھے بیان ختم کرنے کے بعد ایک ہار پہنایا اور فرمایا۔ "آج سے آپ کو مقام ولایت کا فیض شروع ہے۔" تمام مریدین اور سلسلہ والوں نے مجھے مبارکباد دی۔ اسی رات جب سویا تو کیا دیکھا کہ حضور داتا گنج بخش علی ہجویری ؒ کے دربار شریف پر حاضر ہوں۔ بہت سے اولیاء کرام ؒ تشریف فرما

ہیں۔ وہاں کچھ میرے جاننے والے علماء بھی تھے۔ مجھے حکم ہوا کہ بیان کرو۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہاں بڑے بڑے مشائخ عظام اور علماء کرام موجود ہیں لیکن حکم ہوا جیسے ہم کہتے ہیں ویسے کرو۔ میں بیان کرنا شروع کر دیتا ہوں۔ کافی دیر بیان کیا۔ دوران بیان اولیاء کرامؒ مجھے بہت زیادہ نوازتے ہیں اور بہت کچھ عطا فرماتے ہیں۔ وہاں میں نے عطا محمد غوری مرحوم' پیر مشتاق صاحب اور کافی پیر بھائیوں کو دیکھا اور اپنے قبلہ سرکار کی زیارت اس طرح کی کہ آپ کے گلے میں بہت سے ہار ہیں اور کافی مریدین اور عقیدت مند ساتھ ہیں تو حضور لاثانی سرکار مجھے بھی اپنے ہمراہ لے لیتے ہیں۔ میرے گلے میں بھی ہار ڈالتے ہیں اور کہتے ہیں چلیں۔ ہم سب جلوس کی شکل میں چلتے ہیں۔ حضور قبلہ لاثانی سرکار جلوس کی قیادت فرماتے ہیں۔ پھر سرکار فرماتے ہیں کہ فلاں مقام پر چلنا ہے تو میں عرض کرتا ہوں حضور وہاں تک جانے میں تو کافی دن لگیں گے تو سرکار فرماتے ہیں کہ کوئی دن نہیں لگیں گے۔ ہم پرواز کرتے ہوئے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا حضور جہاز کے ذریعے۔ میں نے تو کبھی جہاز کا سفر نہیں کیا۔ سرکار مسکرائے اور فرمایا اب سفر ہوتے رہیں گے۔ یہ سلسلہ چلتا رہے گا کیونکہ اب عروج ہی عروج ہے۔ صبح اٹھا تو بہت خوش ہوا۔ روحانی طور پر اولیاء کرامؒ کے دربار میں حاضری کا شرف حاصل ہونا اور ان کا کرم فرمانا اور قبلہ لاثانی سرکار کا تسلی دینا اس بات کا ثبوت ہے کہ جو سرکار نے مجھ پر کرم فرمایا (کہ آپ کو ولایت کا فیض شروع ہے۔) وہ حق ہے اور اس چیز کی تصدیق بھی کرادی۔

ایک مرتبہ پھر میرے قبلہ لاثانی سرکار نے کرم فرمایا اور میرے غریب خانے پر تشریف لائے۔ آپ نے ظہر تا رات گئے تک قیام فرمایا۔ بڑا کرم فرمایا اور ظاہری صحبت سے نوازا۔ میں نے عقیدت و محبت میں کھانا پیش کیا۔ آپ نے کرم فرماتے ہوئے تناول فرمایا۔ کھانے کے بعد آپ کے گلاس میں تھوڑا سا پانی بچا وہ میں نے اس نیت سے پیا کہ اللہ کے کاملین دوستوں کی یہ بھی ایک نشانی ہے کہ ان کے چھوڑے ہوئے پانی یا کھانے میں بھی فیض ہوتا ہے۔ دیکھیں یہاں کیا فیض نصیب ہوتا ہے۔ پانی پی کر میں فوراً لیٹ گیا۔ اس رات خواب میں دیکھا کہ میں پرواز کر رہا ہوں اور بہت سے اولیاء کرامؒ مجھے پرواز کرتے ہوئے بڑی حیرانگی سے دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں یہ کون

گیا ہے۔ میں پرواز کرتے کرتے ایسی جگہ پہنچتا ہوں یہاں بہت بڑا درخت ہوتا ہے۔ اس سے ہر طرف نور نکل رہا ہوتا ہے۔ میرا ہاتھ اس درخت کے اوپر تک جاتا ہے۔ تو میں بیدار ہو جاتا ہوں۔ میں فورا" اٹھ کر بیٹھ جاتا ہوں۔ میرے گھر والے دیکھتے ہیں اور پوچھتے ہیں کیا بات ہے تم حیران کیوں ہو؟ اور کیوں اٹھ گئے ہو؟ آرام کیوں نہیں کر رہے؟ تو میں کہتا ہوں میں تو آرام کرنے کے لئے ہی لیٹا تھا لیکن میرے قبلہ نے یہ کرم فرمایا اور یہ منظر دکھایا۔

انہی دنوں میرے پاس علماء کرام تشریف لا کر کہنے لگے کہ تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم بھی لاثانی سرکار کے پاس جانے لگے ہو۔ لاثانی سرکاز تو ایسے ہیں۔ طرح طرح کی باتیں کیں۔ میں نے کہا کہ تمہیں نہیں معلوم وہ کیسی عظیم ہستی ہیں۔ تم نے لوگوں کی صرف باتیں سنی ہیں۔ ان کے قریب جا کر نہیں دیکھا۔ تمہیں بھی چاہیے کہ ان کے پاس جا کر تحقیق کریں کیونکہ علماء کرام کا صرف یہی کام نہیں کہ پانچ وقت کی نماز پڑھا دیں۔ منبر رسول ﷺ پر جمعہ کے دن وعظ فرما دیں۔ علماء تو دین کے وارث ہیں۔ تم لوگوں کو مکمل تحقیق کرنی چاہیے۔ اگر وہ دین کے نام پر لوگوں کو (نعوذ باللہ) راہ راست سے بھٹکا رہے ہوں تو ان کے خلاف ایکشن لینا چاہیے لیکن اگر وہ دین کا ہی کام کر رہے ہوں تو ان کے ساتھ مل کر دین کا کام تیز کرنا چاہیے۔ چونکہ جب میں شروع شروع میں لاثانی سرکار کے پاس جانے لگا تھا اس وقت بھی کچھ علماء کرام نے مجھے روکا تھا اور مجھ سے کہا تھا کہ تحقیق کرنے میں کیا حرج ہے۔ علماء کرام نے (جن میں ایک بہت بڑے استاذ العلماء بھی تھے) مجھے کہا کہ آپ تحقیق کریں ہم کو آپ کو دو ماہ کی مہلت دیتے ہیں۔ اگر لاثانی سرکار سے آپ کو کچھ فیض ملتا ہے' زیارتیں ہوتی ہیں تو ہم سب بھی ان کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ اگر تمہیں کوئی فیض نہ ہوا تو پھر وعدہ کرو ہمارے ساتھ مل کر ان کی مخالفت کرو گے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے۔ آپ بھی وعدہ کریں میں بھی وعدہ کرتا ہوں۔ یہ وعدے ہو گئے تھے۔ مجھے مہینوں میں تو کیا چند دنوں میں یہ فیض ملنا شروع ہو گیا اور میں ان علماء کے پاس گیا اور ان سے کہا مجھے یہ فیض ملنا شروع ہو گیا ہے تو وہ بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ اگر وہ (لاثانی سرکار) عالم ہوتے یا کسی مدرسے سے فارغ التحصیل ہوتے تو ہم ان کے پاس جاتے اچھے لگتے

لیکن آپ کو اتنا ضرور یقین دلاتے ہیں کہ اب ہم ان کی مخالفت نہیں کریں گے۔ میں نے قبلہ لاثانی سرکار کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ سنایا تو آپ مسکرائے پھر آپ نے فرمایا کہ بیان کے لئے آپ کی ڈیوٹی ہے۔ بیان فرمایا کریں۔ آپ کو یہیں سے سب کچھ ملے گا۔ چونکہ میں نے عرض کی تھی کہ حضور میری کوئی ڈیوٹی لگائیں میں بھی کوئی خدمت کرنا چاہتا ہوں تو سرکار نے فرمایا کہ آپ مسجدوں میں بھی اللہ رسول ﷺ کی باتیں بتاتے ہیں یہاں بھی اللہ رسول ﷺ کا ذکر کیا کریں آپ کو اسی سے سب کچھ ملے گا۔ جب میں نے محفل پاک لاثانی میں بیان کیا تو سرکار بہت خوش ہوئے اور میرے گلے میں ایک بہت بڑا ہار ڈالا۔ اسی رات مجھ پر کرم ہوا۔ خواب میں ایک بہت بڑا اجتماع دیکھا جس میں بڑے بڑے اولیاء کرام" تشریف فرما تھے اور حضور لاثانی سرکار صدارت فرما رہے تھے۔ میں نے تقریر کی جیسا کہ ظاہری طور پر آستانہ پر محفل میں سرکار نے ہار ڈالا تھا وہ تمام منظر پھر دکھایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ سرکار جیسے کسی عظیم ہستی سے اجازت لے کر ہار ڈال رہے ہیں تو پھر میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں حضور چادر والی سرکار" کے دربار شریف پر حاضر ہوں اور میرے ساتھ میرے قبلہ لاثانی سرکار بھی ہیں تو حضور چادر والی سرکار" لاثانی سرکار کو فرماتے ہیں کہ قاری صاحب کو ہر طرح سے نوازنا ہے۔ اسے اور عطا کرو' اور عطا کرو۔ پھر حضور چادر والی سرکار" فرماتے ہیں کہ قاری صاحب کو ہمارے خاص کمرے میں لے جائیں۔ جب میں کمرے میں جاتا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں ایک بہت حسین تخت بچھا ہوا ہے اور بہت سجا ہوا ہے۔ اتنے میں آواز آتی ہے کہ یہ جو کمرہ ہے یہ عام کمرہ نہیں یہاں پر ملائکہ' جنات اور اولیاء کرام حاضر ہوتے ہیں۔ پھر حضور چادر والی سرکار" میرے لئے حضور لاثانی سرکار کو بہت کچھ عطا فرماتے ہیں۔ حضور لاثانی سرکار مسکراتے جاتے ہیں اور مجھے عطا فرماتے جاتے ہیں۔ پھر چادر والی سرکار" نے فرمایا کہ اب قاری صاحب کو فیصل آباد چھوڑنے کے لئے بھی جانا ہے۔ تو میں عرض کرتا ہوں کہ حضور نہیں میں خود چلا جاؤں گا۔ تو آپ فرماتے ہیں نہیں' ہم آپ کو لے کر جائیں گے۔ میرے قبلہ لاثانی سرکار عرض کرتے ہیں کہ حضور ہم گاڑی لے کر آئے ہیں۔ قاری صاحب ساتھ چلے جائیں چادر والی سرکار" فرماتے ہیں ہم اکٹھے جائیں گے۔ پھر آپ ہمیں آستانہ عالیہ پر

چھوڑ کر جاتے ہیں۔ میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ میں شکرادا کرتا ہوں کہ میرے قبلہ کی نظر کرم سے یہ مشاہدہ ہو گیا کہ آپ کا در حق در ہے کہ چادر والی سرکارؒ اس در پر خود چھوڑ کر گئے ہیں۔

جب میں نے اس قسم کا فیض اس در سے جاری دیکھا تو میں نے قبلہ لاثانی سرکار سے آپ کے دست اقدس پر بیعت ہونے کی خواہش کا اظہار کیا اور عرض کی سرکار میری خواہش ہے کہ آپ میرے غریب خانے پر تشریف لائیں میں علماء کرام کو بھی دعوت دوں' اہل محلہ اور مسجد انتظامیہ کے سامنے آپ سے بیعت ہوں۔ آپ نے کرم فرماتے ہوئے میری درخواست کو شرف قبولیت بخشا۔ قبلہ لاثانی سرکار عقیدت مندوں اور مشائخ کے ہمراہ میرے غریب خانے پر تشریف لائے۔ علماء کرام' مسجد انتظامیہ اور معززین محلہ کی موجودگی میں میرے قبلہ نے کرم فرماتے ہوئے اپنے دست حق پر بیعت فرمایا۔ بیعت فرمانے کے بعد سرکار نے مٹھائی اور سب گھر والوں کے کپڑے بمعہ پیسے اور بہت سی دعاؤں سے نوازا تو مجھے حضور چادر والی سرکارؒ کے دربار کی حاضری یاد آگئی۔ ہو بہو وہی منظر تھا جو مجھے پہلے ہی خواب میں دکھا دیا گیا تھا کہ اس طرح کرم سے نواز دیا گیا ہے۔ میں نے خدا کا شکر ادا کیا اور شکرانے کے نفل ادا کیئے کہ ایسے حق در سچ در پر نسبت کی توفیق عطا ہوئی۔

پھر ظاہری طور پر قبلہ لاثانی سرکار کے ساتھ خانیوال جانے کا شرف حاصل ہوا۔ جب خالد محمود ایڈووکیٹ حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے تو سرکار ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ خانیوال کے پیر بھائیوں نے محفل پاک کا انعقاد کیا۔ محفل میں میں نے تقریر کی۔ تقریر عقیدت و محبت میں اور اپنے شیخ میں فنا ہو کر کی تھی تو ہر کسی نے پسند کی اور ظاہری طور پر حضور لاثانی سرکار نے اس انداز سے کرم فرمایا۔ "مولانا صاحب آج آپ نے خوش کر دیا۔" جب رات کو سوتا ہوں تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ بہت سے اولیاء کرامؒ اپنی زیارت سے نوازتے ہیں اور مجھے مبارکباد دیتے ہیں اور فرماتے ہیں پہلے تم پسند تھے اب منظور ہو چکے ہو اسی وقت میرے ذہن میں فوراً میرے قبلہ لاثانی سرکار کا فرمان یاد آگیا کہ فقیر کی عطا کردہ ولایت کو تمام سلاسل کے بڑے مشائخ بھی منظور فرماتے ہیں اور اس کی ہر طرف سے منظوری ہو

جاتی ہے۔ اس کے بعد مجھے اولیاء کرامؒ کچھ عطا کرنا چاہتے ہیں میں انکار کر دیتا ہوں اور کہتا ہوں سرکار نے مجھے ہر طرح نوازا ہے اور نواز رہے ہیں گویا بزبان شاعریہ کیفیت تھی۔

میں کسی توں کیوں کر منگاں

پیر کنگال نئیں میرا

اس کے بعد مجھے اپنے پیرو مرشد کی بہتر(72) مرتبہ زیارت ہوتی ہے اور ہر دفعہ آپ مجھے بہت زیادہ نوازتے ہیں۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ آج سرکار اتنا زیادہ کیوں نواز رہے ہیں۔ پھر آپ کی زیارت ہوئی اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ بہتر(72) مرتبہ آپ کو جو میری زیارت ہوئی ہے وہ اصل میں اپنے اپنے وقت کے عظیم شہنشاہ تھے۔ چونکہ تمہارا بیان اس قسم کا ہوا تھا کہ اللہ و رسول ﷺ کی بارگاہ میں منظور ہو گیا تھا۔ اس لئے وہ سب آپ کو مبارکباد دینے آئے تھے اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے آپ کو نوازنا چاہتے تھے لیکن آپ نے لینے سے انکار کر دیا تھا۔ چونکہ انہوں نے ہر صورت میں نوازنا تھا۔ اس لئے انہوں نے میری صورت میں آکر تمہیں نوازا۔ میں صبح بیدار ہوا تو بہت خوش تھا۔ پھر وہاں سے حضور لاثانی سرکار کے ساتھ ملتان شریف چادر والی سرکارؒ کے دربار پر حاضری دی۔ جب دربار شریف پر حاضر ہوا تو فوراً یاد آیا کہ میری روحانی طور پر پہلی حاضری قبلہ لاثانی سرکار کے ساتھ اس دربار پر ہوئی تھی۔ آج ظاہری طور پر بھی اسی طرح حاضری نصیب ہو رہی ہے کہ میرے قبلہ لاثانی سرکار بھی ہمراہ ہیں اور گاڑی بھی ساتھ ہے۔ خوشی میں آکر حضور میاں صاحب چادر والی سرکارؒ کے مزار شریف کا طواف شروع کر دیتا ہوں۔ صبح جب واپس فیصل آباد آتے ہیں تو میرے ذہن میں بار بار یہ بات آتی رہی کہ پہلی مرتبہ روحانی طور پر جب ملتان شریف کی حاضری نصیب ہوئی تھی تو آپ خود ہمیں فیصل آباد چھوڑ کر گئے تھے۔ باقی تمام باتیں تو ظاہری طور پر پوری ہو چکی ہیں صرف یہی بات رہ گئی کہ آیا اب بھی حضور میاں صاحبؒ ہمیں فیصل آباد تک چھوڑنے آئے ہیں یا نہیں؟ جمعہ پڑھانے کے بعد میں کھانا کھا کر لیٹا تو اپنے قبلہ پیرو مرشد کے کرم سے اس چیز کا مشاہدہ بھی کر لیا

جو بار بار میرے ذہن میں آرہی تھی۔ خواب میں دیکھا کہ حضور چادر والی سرکار" تشریف فرما ہیں اور آپ" فرماتے ہیں گذشتہ رات تمام اولیاء کاملین" نے آپ کو منظور کیا تھا اور نوازا تھا۔ اب ہم آپ کو پکا کر رہے ہیں۔ پھر آپ میرے مہریں لگاتے ہیں اور ساتھ ساتھ فرماتے جاتے ہیں یہ مہر اس لئے لگائی جارہی ہے کہ تم نے میرے کا طواف کیا تھا۔ دوسری مہر اس لئے لگا رہا ہوں کہ تم نے اپنے پیر کے گیت گائے تھے اور لوگوں کو وظیفہ بتا رہے تھے۔

لاثانی سے نسبت بڑی چیز ہے
خدا دے یہ دولت بڑی چیز ہے

کافی مہریں لگانے کے بعد فرمانے لگے کہ جو آپ نے جمعہ میں بیان کیا تھا اور خانیوال میں بیان کیا تھا۔ (اولیاء کرام" کی شان میں) یہ عقیدہ بہت اچھا ہے اسی عقیدے پر قائم رہنا۔ پھر فرمانے لگے اچھا اب ہم چلتے ہیں۔ خدا حافظ۔ جب میں بیدار ہوتا ہوں تو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اور میرے عقیدے میں اور زیادہ پختگی آجاتی ہے۔ اب ہر وقت یہ گنگناتا رہتا ہوں۔

کرم تیرے نے سنواری زندگی
ورنہ کیا تھی یہ ہماری زندگی

میں اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کروں اتنا ہی کم ہے کہ مجھے ایک صحیح اور کامل ہستی کی نسبت عطا فرمائی۔ میں نے جس قسم کا فیض اس آستانہ پر دیکھا ہے وہ کہیں نہیں دیکھا تھا۔ کتابوں میں بڑے بڑے بزرگوں کے متعلق اس قسم کے فیض کے بارے میں پڑھتا رہتا تھا لیکن حسرت تھی کہ کاش مجھے بھی اس قسم کے فیض سے نوازا جائے۔ الحمد للہ، اللہ نے میری دعاؤں کو قبول کیا اور مجھے حق در پر پہنچا کر اس قسم کے فیض سے نوازا اور نوازا جارہا ہے۔

جب بھی مجھے کوئی مشکل پیش آتی ہے تو میں روحانی طور پر حضور لاثانی سرکار کو پکارتا ہوں تو سرکار میری فورا" مشکل کشائی فرماتے ہیں۔ میرا ایمان پہلے بھی یہی تھا کہ کوئی دور بھی اللہ کے کامل ولیوں سے خالی نہیں ہوتا لیکن اب کامل ایمان ہی نہیں بلکہ

کامل یقین بھی ہو گیا ہے۔ یقیناً اس وقت کی کامل ترین ہستیوں میں میرے پیرو مرشد سخی سلطان قبلہ حاجی صوفی مسعود احمد صاحب المعروف لاثانی سرکار نمایاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ہمیں اس در پر دائمی استقامت نصیب فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

احقر

قاری محمد افضل قادری نقشبندی

فیصل آباد

چوہدری محمد شفیع صاحب

(ستیانہ روڈ، فتح آباد، فیصل آباد)

اور تمام تعریفیں اس رب ذوالجلال کے لئے خاص ہیں۔ جس نے اپنے دوستوں کو عالم ملکوت کے بھیدوں سے آگاہ فرمایا اور اپنے عارفوں کی روح کو لذت وصال بخشی اور جس نے اپنے برگزیدہ بندوں کو اپنی تجلیات سے سرشار فرمایا۔ خدا تعالیٰ بے نیاز اور لاشریک ہے وہ جسے چاہتا ہے۔ ان انعامات سے نوازتا ہے۔ حضرت قبلہ لاثانی سرکار کو اللہ تعالیٰ نے جن خصوصیات سے نوازا انہیں عقل محیط نہیں کر سکتی۔ یہ بیعت ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ کہ ایک دن صوفی محمد مشتاق صاحب نے بتایا۔ قبلہ لاثانی سرکار کے آستانہ عالیہ پر جو جیسا بھی گمان لے کر آتا ہے وہ ویسا ہی پاتا ہے محبت و عقیدت سے آنے والے کو پہلی نظر میں ہی نواز دیتے ہیں۔ اگر پہلے سے کسی اور جگہ پر بیعت ہونے والا شخص طلب فیض کے لئے آتا ہے تو اسے بھی طلب سے سوا ملتا ہے۔ اسی طرح کی باتیں سن کر میرے دل میں آپ کی زیارت کی خواہش پیدا ہوئی۔ ایک دن آستانہ عالیہ پر آیا اور عقیدت و محبت سے آپ کی صحبت میں بیٹھا رہا۔ دل کو آپ کی صحبت سے بہت سکون ملا۔ اللہ و رسول ﷺ کی طرف رغبت ہوئی۔ گھر آ کر جب میں رات کو سویا۔ تو ایک بزرگ ہستی نے آکر فرمایا۔ نماز پڑھو، آنکھ کھلی تو فجر کا وقت ہو رہا تھا۔ وضو کر کے مسجد میں چلا گیا۔ نماز ادا کی۔ گھر آ کر

چارپائی پر لیٹ گیا۔ غنودگی سی طاری ہوئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک پرندہ آسمان کی طرف پرواز کر رہا ہے اور زبان پر آیات قرآنی کا ورد جاری ہے۔ جو مجھے صاف سنائی دے رہا تھا۔ اس کے بعد آنکھ کھل جاتی ہے۔ چند دن کے بعد خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں پرواز کرتا ہوا آسمان پر جا رہا ہوں جہاں مجھے اذان کی آواز سنائی دیتی ہے۔ ساتھ ہی میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ نماز فجر کا وقت ہو رہا تھا۔ میں مسجد میں جا کر نماز ادا کرتا ہوں۔ ان کرم نوازیوں کے دوران ہی اسلام آباد جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں ایک درویش بزرگ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے بتایا کہ میں فیصل آباد میں رہتا ہوں۔ انہوں نے شفقت فرمائی۔ تو میں نے سرکار کی زیارت پاک کے صدقے میں ہونے والی کرم نوازیوں کا سرسری ساذکر کیا۔ تو بزرگ بہت حیران ہوئے اور پوچھا کہ آپ کون سا وظیفہ کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی حضور میں جس دن سے حضرت قبلہ لاثانی سرکار کی صحبت بابرکت میں حاضری دینے لگا ہوں۔ اسی دن سے مجھ پر اس طرح کا کرم ہو رہا ہے۔ بزرگ نے ارشاد فرمایا۔ ایسا فیض اللہ کے خاص بزرگ کا ہی ہو سکتا ہے۔ تم ان بزرگ کی صحبت میں کثرت سے بیٹھا کرو تاکہ تم پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہو۔ اس کے بعد میں نے آستانہ عالیہ پر آکر قبلہ لاثانی سرکار کے دست حق پر بیعت کرلی۔ جب بھی آستانہ عالیہ پر حاضری دیتا آپ کی خدمت میں ایک ہی عرض کرتا کہ حضور بس اپنے قرب سے نوازیں۔ دوسری کسی چیز کی حاجت نہیں اور کوئی مقصد نہیں۔ ایک رات عرض کی حضور اپنی زیارت سے نوازیں گھر آکر جب رات کو سویا تو تقریباً" رات کے تین بجے کے قریب میری چارپائی ہلی تو میں فوراً" اٹھ کر بیٹھ گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ پورا کمرہ روشنی سے جگمگا رہا ہے۔ روشنی اتنی زیادہ ہے کہ میں برداشت نہیں کر سکتا۔ میرے جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے۔ اسی روشنی میں دیکھتا ہوں کہ میرے آقا سخی لجپال تشریف لا رہے ہیں۔ یہ روشنی آپ کے جسم مبارک سے نکل رہی ہوتی ہے۔ آپ کے ہمراہ باباجی سرکار اور خادم آستانہ محمد راشد صاحب بھی تھے۔ میں اسی وقت ادب سے کھڑا ہو جاتا ہوں اور آپ کے پیچھے چلا جاتا ہوں۔ میرے قبلہ ارشاد فرماتے ہیں۔ آگے آجاؤ۔ میں تھوڑا سا قریب ہوتا ہوں تو آپ فرماتے ہیں۔ جو مرید بھی ہمیں محبت سے یاد کرتا ہے ہم اسے ضرور نوازتے ہیں۔ یہ کہتے ہوئے آپ نے مجھے اپنے

سینے سے لگا لیا۔ اس کے بعد مجھے اپنی ہوش نہ رہی اور جب ہوش آیا تو آپ وہاں موجود نہ تھے۔ لیکن جو نظر کرم آپ مجھ پر فرما گئے تھے اس سے میں آج تک مستفیض ہو رہا ہوں۔ آپ کے جانے کے بعد تقریباً" آدھا گھنٹہ سبحان اللہ اور اللہ کا ذکر کرتا رہا۔ نیند کا کچھ پتا نہ تھا۔ اٹھ کر مسجد میں چلا گیا اور نماز فجر ادا کرنے کے بعد گھر آیا۔ یہ سب کچھ اس گنہگار نے خواب میں نہیں بلکہ کھلی آنکھوں سے دیکھا تھا اور اس کرم کی تصدیق مجھ کو قبلہ لاثانی سرکار نے اسی وقت اپنی زیارت سے نواز کر کروائی۔ ایک لمحہ کو آپ نے روحانی حالت میں اپنی زیارت کروائی جو بمشکل دیکھ سکا اور جسم پر کپکپی طاری ہوئی گئی۔ اس وقت آپ نے فرمایا "تم تو ہماری باطنی زیارت کرنا چاہتے تھے۔ کیا تم میں اتنا ہی ظرف ہے۔" اس منظر کو دیکھ کر میں لرز اٹھا۔

آپ نے اس ناچیز پر خاص کرم فرماتے ہوئے روحانیت کے مدارج اس تیزی سے طے کروائے کہ چند ہی دنوں میں اولیاء کاملین ؒ اور صحابہ کرام ؓ کی روحانی محافل میں حاضری شروع ہو گئی اور آپ نے اپنے اس غلام کو حضور رحمت اللعالمین ﷺ کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔ میرے قبلہ کی نظر عنایت سے حضور نبی کریم ﷺ کی طرف سے کرم نوازیوں کا سلسلہ جاری ہو گیا اور آپ ﷺ خود اپنے اس گناہ گار امتی کی دستگیری فرمانے لگے۔

ایک مرتبہ رات کو حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی دیکھا آپ ﷺ میرے کمرہ میں تشریف لائے۔ میں فوراً" اٹھ کر کھڑا ہو گیا ساتھ ہی ایک فرشتے نے مجھے کہا کہ تمہارے کمرے کے دروازے کا رخ آستانہ عالیہ (چادریہ لاثانیہ) کی طرف ہے تم کبھی اس طرف پاؤں کر کے نہ سونا اور جس وقت بھی تمہیں زیارت کرنی ہو گی اسی دروازے سے زیارت ہو گی اور جس بزرگ کی تم چاہو گے زیارت ہو گی۔ میں نے کہا اب مجھ سے کبھی ایسی غلطی نہ ہو گی۔

ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے کرم فرماتے ہوئے اپنے اس غلام کو دو چیزیں عنایت فرمائیں۔ میں بھول گیا کہ کون سے دو عظیم کرم حضور ﷺ مجھ پر فرما گئے ہیں۔ جب جمعرات کی شب آستانہ عالیہ پر حاضری کے لئے گیا تو نو بجے واپس جانے لگا کیونکہ نو بجے کے بعد جمعرات کو سب لوگوں

کو جانے کی اجازت ہوتی ہے۔ سوائے منظور شدہ خاص درویش کے اور کسی کو جمعرات کی محفل میں حاضری کی اجازت نہیں۔ اتنے میں میرے قبلہ لاثانی سرکار باہر تشریف لائے۔ آپ نے مجھے فرمایا شفیع صاحب جا رہے ہو۔ میں نے عرض کی جی سرکار۔ آپ نے فرمایا تمہیں جمعرات کی محفل میں بیٹھنے کی اجازت ہے۔ میں آپ کی قدم بوسی کر کے محفل میں حاضر ہو گیا۔ اسی وقت مجھے یاد آیا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے جو دو عظیم کرم فرمائے تھے۔ ان میں سے ایک درویشوں کی محفل میں بیٹھنے کی اجازت تھی۔ کچھ دنوں کے بعد سرکار نے مجھ سے فرمایا۔ بابا جی دعا کرواؤ۔ تمہاری دعا میں تاثیر رکھ دی گئی ہے۔ تو مجھے یاد آگیا کہ دوسرا کرم جو حضور ﷺ فرما گئے تھے۔ وہ دعا کی قبولیت کا تھا۔ سبحان اللہ

جب مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی تو کئی دن تک زیارت کے دوران ندائے غیبی آتی رہی کیا تم نے اللہ کے نور کی بھی زیارت کرنی ہے۔ لیکن میں ادب میں خاموش رہتا اور دل میں تھا کہ جب مجھے کملی والے آقا' شہنشاہ اعظم حضور نبی کریم ﷺ اپنے کرم خاص سے نوازتے ہوئے اپنی زیارت سے شرف یاب فرما رہے ہوتے ہیں تو میں حق کا جلوہ آپ ﷺ کی ذات میں ہی دیکھتا ہوں۔ تقریباً" ایک ہفتے کے بعد رات ڈیڑھ بجے کے وقت ایک فرشتہ آیا اس نے مجھے کہا۔ میرے ساتھ چلو۔ فرشتے کے ساتھ آسمان کی طرف پرواز شروع ہو گئی۔ جب آسمان پر پہنچا تو وہاں دیکھا کہ دونوں قطاروں میں فرشتے کھڑے ہیں اور مجھے مبارکباد دے رہے ہیں کہ آج لاثانی سرکار کے مرید پر خاص کرم ہو رہا ہے۔ پھر آگے کی جانب پرواز شروع ہوتی ہے اور فرشتہ مجھے لے کر حضور نبی کریم ﷺ کی کچہری میں حاضر ہو جاتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ صحابہ کرام؄ غوث الاعظم سرکار؄ اور دیگر اولیاء کاملین؄ تشریف فرما ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے دائیں جانب میرے پیرو مرشد قبلہ لاثانی سرکار تشریف فرما ہوتے ہیں۔ میں قدم بوسی کر کے ادب سے سر جھکا کر کھڑا ہو جاتا ہوں۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ میرے پیرو مرشد قبلہ لاثانی سرکار سے فرماتے ہیں کہ آج ہم آپ کے مرید پر خاص کرم فرمانے لگے ہیں اور اس کو اللہ تعالیٰ کے نور کی زیارت کروا رہے ہیں۔ جب میری طرف اشارہ فرماتے ہیں تو میں ادب سے دونوں

ہاتھ جوڑ کر سر جھکا کر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اپنے پیرو مرشد کی طرف بھی شکریہ ادا کرنے کے لئے زیارت کرتا ہوں اور سر جھکاتا ہوں۔ اس کے بعد میری پوری توجہ حضور راحت العاشقین احمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف ہو جاتی ہے۔ پھر آپ ﷺ کی طرف جب میں نے زیارت کے لئے نگاہ اٹھائی تو دیکھا اللہ تعالیٰ کا نور آپ ﷺ کی ذات میں جلوہ گر ہے۔ اس نور کی تابانی سے میری آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ میں صرف ایک نظر ہی زیارت کرتا ہوں اور فوراً" سجدے میں گر جاتا ہوں۔ اس کے بعد تمام صحابہ کرامؓ اور اولیاء کرامؒ مجھے مبارک باد دیتے ہیں۔ صبح جب اٹھتا ہوں تو نماز تہجد کے بعد شکرانے کے نفل ادا کرتا ہوں اور پھر اپنے پیرو مرشد قبلہ لاثانی سرکار کے آستانہ پر شکرانے کی حاضری کے لئے جاتا ہوں۔ جب آستانہ عالیہ پر پہنچتا ہوں تو خادم آستانہ جناب محمد راشد صاحب سے کہتا ہوں کہ سرکار کی زیارت کرنی ہے اگر میرے قبلہ کرم فرمادیں۔ خادم آستانہ مجھے قبلہ لاثانی سرکار کے حجرہ مبارک میں لے جاتے ہیں۔ جیسے ہی میری نظر اپنے قبلہ پر پڑتی ہے تو دور سے ہی ہاتھ جوڑ کر اور سر جھکا کر سلام عرض کرتا ہوں۔ آپ جواب کے بعد فرماتے ہیں کہ رات جو آپ پر خاص کرم کیا گیا وہی بتانے آئے ہو۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جی سرکار۔ پھر سرکار فرماتے ہیں کہ راشد کے پاس ڈائری میں جو زیارت تحریر ہے وہ پڑھ لو کہ اسی طرح زیارت ہوئی ہے؟ پھر خادم آستانہ راشد صاحب نے بتایا کہ سرکار نے آج کرم فرماتے ہوئے بتایا کہ آج حضور نبی کریم ﷺ نے سلسلہ کے دو مریدین پر خاص کرم فرمایا ہے اور ان کو اللہ تعالیٰ کے نور کی زیارت کروائی ہے۔ آپ سرکار کی زبان مبارک سے پورا واقعہ سنتے ہی میں نے نوٹ کر لیا تھا کہ دیکھیں کون سے ایسے خوش نصیب ہیں جن پر آج میرے قبلہ لاثانی سرکار کے صدقے خاص کرم ہوا ہے۔ جب میں نے ڈائری میں تحریر شدہ واقعہ پڑھا تو بالکل اسی طرح تحریر تھا جیسا میرے ساتھ پیش آیا اور میرے قبلہ نے پہلے ہی بتا دیا تھا اور خادم آستانہ نے تحریر کر لیا تھا۔ پھر سرکار نے ظاہراً" بھی مجھ سے سوالات کیئے کہ میں کس طرف بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے عرض کی سرکار آپ حضور نبی کریم ﷺ کے دائیں جانب تشریف فرما تھے۔ پھر سرکار نے فرمایا تم نے ہماری طرف صرف ایک بار دیکھا تھا اور تمہاری پوری توجہ حضور نبی کریم ﷺ کی طرف تھی۔

میں عرض کرتا ہوں کہ جی سرکار۔ میں اپنے قبلہ کی قدم بوسی کرتا ہوں۔ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ واقعی جو مجھ پر رات کرم ہوا اس کی تصدیق میرے قبلہ نے پہلے ہی فرما دی تھی۔ یہ صرف اور صرف میرے پیرو مرشد کی نگاہ عنایت ہے کہ اس ناچیز کو کہاں سے کہاں لا کھڑا کیا۔ بے شک سبحان اللہ۔

اللہ اللہ کئے جانے سے اللہ نہ ملے
اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں

میرے پیرو مرشد کا فرمان ہے۔ "پیر وہ ہے جو صرف راستہ ہی نہ بتائے بلکہ منزل مقصود تک پہنچائے بھی۔" میرے قبلہ جیسا فرماتے ہیں ویسا اپنے مریدین کے روحانی مدارج طے بھی کرواتے ہیں۔ شرط صرف عقیدت و محبت کی ہے۔

ایک مرتبہ خواب میں اشارہ ہوا کہ شجوال (تاندلیانوالہ) جاؤ وہاں ایک آدمی کا موٹر سائیکل پر حادثہ ہوا ہے اس کے لئے دعا کرو۔ میں نے اسی وقت اس کے لئے دعا کی۔ صبح اٹھا تو ایک آدمی نے بتایا کہ رات اس طرح شجوال حادثہ ہوا ہے۔ میں فوراً شجوال گیا واقعی خضر حیات نامی آدمی کا بہت زبردست حادثہ ہوا تھا۔ لیکن اس آدمی کی بچت ہو گئی۔ اس کے گھر والے کہنے لگے کہ کسی کی دعا ہی کام آئی ہے۔ ورنہ تو زندگی بچنا محال تھی۔ انہوں نے وہاں بھی مجھ سے دعا کروائی۔ میں عیادت اور دعا کرنے کے بعد واپس آ گیا۔

ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے حکم دیا۔ ہسپتالوں میں جا کر مریضوں کو دم کرو اور دعا کرو کیونکہ ہسپتالوں میں بہت زیادہ اموات ہو رہی ہیں۔ صبح اٹھا میں نے سوچا کہ اپنے قبلہ سرکار سے عرض کروں گا لیکن عرض نہ کر سکا۔ دوسری رات پھر حکم ہوا میں خاموش رہا۔ تیسری رات آپ ﷺ نے سختی سے حکم فرمایا۔ میں نے آپ ﷺ سے معافی مانگی اور عرض کی میرے آقا ﷺ صبح سے ہی آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل ہو گی۔ صبح آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا اور اپنے قبلہ پیرو مرشد لاثانی سرکار سے تمام واقعہ عرض کیا۔ آپ سرکار نے فرمایا کہ بارگاہ عظیم سے حکم ہو رہا ہے تو فوراً ہسپتال جا کر کام شروع کر دو۔

اس کے بعد میں نے حکم کے مطابق رابعہ ٹرسٹ ' الراضی ' فیصل ہسپتال ' عزیز فاطمہ ہسپتال ' الائیڈ ہسپتال اور سول ہسپتال جا کر بے شمار مریضوں کو دم کیا اور وہاں جا کر ایم ایس صاحب سے یہی کہتا کہ جن مریضوں کو آپ سمجھتے ہیں کہ خطرناک حالت میں ہیں۔ مجھے بتاؤ۔ میرے قبلہ کی نظر عنایت کا صدقہ ہے کہ نوے فیصد مریض بالکل شفاء یاب ہو کر اپنے گھروں کو گئے۔

محمد رمضان ولد خوشی محمد (27 گ.ب تحصیل جڑانوالہ) کی 24 سالہ نوجوان بیٹی فاطمہ جو کہ معدہ کے مرض میں مبتلا تھی۔ ایک ماہ سے میاں ٹرسٹ ہسپتال میں زیر علاج تھی۔ ڈاکٹروں نے میجر آپریشن کیا۔ جو کہ خراب ہو گیا تھا۔ انفیکشن کی وجہ سے پیٹ کی جلد گل گئی تھی اور بہت زیادہ پیپ بنتی تھی۔ اس کی وجہ سے ہی اس کا جگر بھی ناکارہ ہو چکا تھا اور اس کو یرقان ہو چکا تھا۔ پیٹ ہر وقت کھلا رہنے کی وجہ سے انتڑیاں بھی خراب ہو گئی تھیں۔ ڈاکٹروں نے مایوسی ظاہر کر دی تھی اور کہہ دیا تھا کہ مریضہ دو تین دن سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتی۔ اس کو گھر لے جائیں۔ بعد میں زیادہ پریشانی ہو گی۔ مریضہ کے والد کو میرے بارے میں پتہ چلا کہ آستانہ عالیہ کے خادم اور لاثانی سرکار کے مرید بابا شفیع صاحب کو لاثانی سرکار نے دم کی اجازت مرحمت فرمائی ہوئی ہے اور پھر مرشد کی نظر کرم سے ہی انہیں یہ حکم ہے کہ وہ فیصل آباد کے مختلف ہسپتالوں میں مریضوں کے بیڈ کے پاس جا کر ان کی صحت یابی کے لئے بارگاہ رب العزت میں دعا کریں۔ چنانچہ اس نے مجھ سے رابطہ کیا۔ جب میں ہسپتال گیا تو مریضہ چھ دن سے بیہوش تھی۔ اس کی حالت دیکھ کر گھر والے رو رہے تھے۔ میرے دل میں مرشد کے کرم سے یہ بات القاء ہوئی کہ انشاء اللہ یہ مریضہ تندرست ہو جائے گی۔ میں ہسپتال کے ایم ایس صاحب کے پاس گیا اور اس سے مریضہ کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا کہ بس دو تین دن اور زندہ رہ سکتی ہے۔ میں نے اس سے کہا آپ کس طرح مریضہ کی موت کی پیش گوئی کر سکتے ہیں۔ آپ مریضہ کو ہسپتال ہی میں رکھیں۔ لیکن اس کی تمام دوائیں بند کر دیں اور ہسپتال کا کوئی عملہ مریضہ کے پاس نہ جائے۔ انشاء اللہ ' اللہ کے فضل و کرم سے اور میرے مرشد کی نظر عنایت سے مریضہ شفاء پائے گی اور اپنے پاؤں پر چل کر گھر جائے گی۔ پھر میں نے مریضہ کو دم شروع کر دیا اور پانی بھی پڑھ کر

دیا۔ آہستہ آہستہ مریضہ کی حالت بہتر ہونے لگی اور چند ہی دنوں میں مریضہ کی حالت خطرے سے باہر ہو گئی۔ دم کے ساتھ ساتھ مریضہ کے لئے رو رو کر بھی دعا کرتا رہا۔ اسی دوران مریضہ کو حضور نبی کریم ﷺ کی اور مقدس مقامات کی زیارت ہوئی۔ جب اس نے اپنی روحانی زیارتوں کا ذکر مجھ سے کیا تو مجھے کامل یقین ہو گیا کہ حضور ﷺ کی نظر رحمت ہو گئی ہے۔ مریضہ ضرور صحت یاب ہو گی۔ میں دم کرتا رہا۔ مریضہ کے پیٹ میں پیپ پیدا ہونا بند ہو گئی اور زخم بھرنا شروع ہو گئے۔ ٹانکے لگانے کی ضرورت نہ پڑی۔ مریضہ ایک ماہ بعد مکمل صحت یاب ہو کر 23 فروری 1997ء کو ہسپتال سے فارغ ہو گئی اور اپنے پاؤں پر چل کر اپنے گھر گئی۔ پھر اس کے والدین اسے لے کر آستانہ عالیہ پر حاضری کے لئے آئے۔ انہوں نے میرے قبلہ لاثانی سرکار کا شکریہ ادا کیا۔ پھر ان سب لوگوں نے قبلہ لاثانی سرکار کے دست حق پر بیعت ہونے کا شرف عظیم حاصل کیا۔

ہسپتال کے ایم ایس صاحب نے بھی آستانہ عالیہ پر حاضری دی اور قبلہ سرکار سے عرض کی کہ حضور بابا شفیع صاحب کو حکم فرمائیں کہ ہر روز ان کے ہسپتال میں دعا کے لئے ضرور آیا کریں۔ خواہ ایک گھنٹے کے لئے ہی آئیں۔ قبلہ سرکار نے مجھے ہسپتال میں دم کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

عزیز ہسپتال میں بھی مریضوں کو دم کرتا رہا۔ اسی دوران ایک حادثے کا شکار مریض ہسپتال لایا گیا۔ اسے تین خون کی الٹیاں ہو چکی تھیں۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ اگر چوتھی خون کی الٹی آئی تو مریض بچ نہ سکے گا اور مریض کے وارثوں سے کہا کہ بابا محمد شفیع کو دعا کے لئے لے آئیں۔ مریض کے وارثوں نے مجھ سے رابطہ کیا۔ میں نے ہسپتال جا کر مریض کو دم کیا اور مرشد پاک سے روحانی طور پر توجہ کے لئے عرض کی۔ میرے قبلہ نے کرم فرمایا اور مریض کو چوتھی خون کی الٹی نہ آئی اور تھوڑی دیر بعد ہی وہ خطرے کی حالت سے باہر آ گیا۔

ہسپتال کی نرسوں نے مجھ سے پانی دم کروایا اور بتایا کہ بابا جی رات کو جب کسی مریض کی حالت خراب ہوتی ہے ہم ڈاکٹر صاحب کو اطلاع دینے کے بجائے پڑھا ہوا پانی دے دیتے ہیں اور مریض کو سکون آ جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ نہ صرف ہم خود

بلکہ ڈاکٹر صاحب بھی یہ پڑھا ہوا پانی استعمال کر رہے ہیں۔
میں اپنے پیرو مرشد لاثانی سرکار کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا کہ آپ نے اپنے اس گناہ گار غلام کو اتنا نوازا کہ کوئی رات ایسی نہیں جاتی جس میں مجھے میرے قبلہ کی اولیاء کرامؒ صحابہ کرامؓ کی یا حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب نہ ہو۔ میں اپنے پیرو مرشد کی اجازت سے ستیانہ روڈ محمد آباد مین بازار میں اپنی دکان لاثانی ٹریڈرز پر صبح آٹھ بجے سے مغرب تک ہر قسم کے مریضوں کو دم کرتا ہوں اور دم کے لئے دکان پر اتنا رش ہو جاتا ہے کہ بعض اوقات ٹریفک بھی بند ہو جاتی ہے۔ بے شمار مریض اور پریشان حال لوگ میرے قبلہ لاثانی سرکار کے کرم سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ آپ کی کرم نوازیوں کا بیان کرنے لگوں تو دفتر درکار ہو گا۔ دعا ہے کہ میرے قبلہ کی نظر عنایت ہم سب غلاموں پر ہمیشہ قائم رہے۔

گل لا کے کوجے کملے نوں لجپال کرم کما چھڈیا
مینوں منگنا پیا نئیں در در توں ایسا خیر سخی نے پا چھڈیا

غلام لاثانی سرکار
محمد شفیع
لاثانی ٹریڈرز ستیانہ روڈ
فیصل آباد

راشد حسین صاحب نقشبندی

(اشرف پورہ، منصور آباد، فیصل آباد)

بیان کرتے ہیں کہ ناچیز بیعت ہونے سے پہلے اولیاء کرامؒ سے بہت محبت و عقیدت رکھتا تھا۔ لیکن ابھی کسی مرد کامل کے دست حق پر بیعت نہیں ہوا تھا۔ میں ڈاکٹر محمد انور صاحب کے ہاں کلینک پر کام کرتا تھا۔ انہوں نے مجھے حضور لاثانی سرکار کی لاثانی محفلوں کے متعلق بتایا۔ میں اور ڈاکٹر صاحب اکٹھے ان محفلوں میں فیوض و

برکات حاصل کرنے کے لئے تقریبا" اڑھائی ماہ آتے رہے۔ جب میں نے پہلی محفل میں شرکت کی وہ محفل پاک آستانہ عالیہ نقشبندیہ چادریہ لاثانیہ پر منعقد ہو رہی تھی۔ ہم دونوں عین اس وقت محفل پاک میں شریک ہوئے جب دعا ہو رہی تھی۔ میں نے حضور قبلہ لاثانی سرکار کی زیارت کی تو میں ہمیشہ کے لئے ان کا ہی ہو کر رہ گیا۔ جب محفل پاک برخاست ہوئی تو میرے آقا قبلہ لاثانی سرکار نے تھوڑی دیر کے لئے مراقبہ فرمایا اور مراقبے کے بعد آپ نے فرمایا کہ چادر والی سرکار" ابھی ابھی محفل پاک میں تشریف لائے تھے اور فرمایا کہ آج جو کوئی بھی محفل پاک میں شامل ہے۔ اسے نہیں معلوم کہ ہم نے اسے کیا کیا عطا کر دیا ہے۔

میں بہت خوش ہوا کہ میں تو ابھی بیعت بھی نہیں ہوا لیکن پھر بھی مجھ گناہ گار پر اتنا کرم ہوا جبکہ میں اس کرم کے قابل نہ تھا۔ پھر عقیدت و محبت میں اضافہ ہو تا گیا۔ گھر میں کام کر رہا ہو تا تو حضور لاثانی سرکار کا چہرہ انور آنکھوں کے سامنے آجاتا۔ پھر ان کے تصور میں محو ہو جاتا۔ جب بھی تنہائی ملتی میں پھر اپنے آقا کے تصورات میں کھو جاتا۔ انہیں دنوں میں اپنے کسی دوست کے ساتھ کسی کام کے سلسلہ میں چنیوٹ بازار گیا وہاں میں نے علامہ طاہر القادری کا ایک پوسٹر لگا ہوا دیکھا اس پوسٹر میں حضور نبی کریم ﷺ کا روضہ مبارک بنا ہوا تھا۔ تصویر کچھ اس طرح تھی کہ جیسے نور نکل کر پھیل رہا ہو۔ مجھے وہ منظر بہت پیارا لگا جب واپس گھر آیا تو میرا ایک دوست جو کہ سادات گھرانے سے تعلق رکھتا ہے۔ مجھے ملنے میرے گھر آیا میں نے اسے اپنے ڈرائنگ روم میں بٹھایا اور حضور لاثانی آقا کی شان بیان کی۔ اس دوست نے مجھے بتایا کہ ایسی ہستیاں اللہ کی محبوب ہستیاں ہوتی ہیں تم فورا" ان کے دست حق پر بیعت کر لو۔ اسی رات پھر اور کرم نوازی ہوئی کہ کیا دیکھتا ہوں (خواب میں) میں مغرب کی طرف اونچائی پر چڑھ رہا ہوں میرے ساتھ اور بھی بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔ کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد دیکھا کہ سامنے حضور پر نور آقائے کل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا روضہ اقدس نظر آرہا ہے۔ لیکن روضہ اقدس سبز کی بجائے بالکل سفید ملحقہ مینار کے نظر آرہا ہے۔ میں نے ساتھ جانے والے ایک شخص سے پوچھا کہ حضور ﷺ کا روضہ اقدس تو سبز ہے اور مینار سفید ہے لیکن گنبد مبارک سیفد کیوں نظر آرہا ہے۔ تو

اس شخص نے کہا کہ روضہ اقدس سے بہت زیادہ نور نکلنے کی وجہ سے بالکل سفید نظر آ رہا ہے اور اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی اور مجھے بہت خوشی ہوئی۔ میرا یقین اور کامل ہو گیا کہ میں جس در پر حاضری دیتا ہوں وہ در برحق ہے۔ میں ابھی بیعت نہیں ہوا تھا۔ لیکن کرم نوازی پہلے ہی سے شروع ہو چکی تھی۔ جب ذکر کرتا تو اس کے اثرات پورے جسم پر محسوس ہوتے لیکن ان کیفیات کا مجھے پتہ نہ تھا۔ جب میں بیعت ہو گیا تو میرے آقا و مولا شہنشاہ اعظم لاثانی سرکار نے مجھ پر خاص کرم نوازی فرمائی۔ آپ نے کیفیات کے متعلق ساری محفل میں فرمایا کہ یہ تو جی سلطان الاذکار ہو چکا ہے۔ یہ ایسی کیفیت ہے کہ اس کیفیت میں یہ جس اسم اعظم کا ذکر کرے اس کے نامہ اعمال میں تقریباً" ساڑھے تین کروڑ مرتبہ اجر لکھا جائے گا۔ یہ ایسی کیفیت ہے کہ کوئی عابد زاہد مقابلہ نہیں کر سکتا۔ میں نے جب اپنے آقا کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سنے تو میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ وقت گزرنے کے ساتھ مزید کرم نوازیاں ہوتی گئیں اور مزید کرم کا طلب گار ہوں۔

غلام لاثانی سرکار
محمد راشد
منصور آباد، فیصل آباد

جناب محترم سید عابد علی شاہ صاحب

(کراچی)

کراچی میں قبلہ لاثانی سرکار کے بابرکت قیام سے جن مرجھائے ہوئے پودوں کی آبیاری ہوئی ان میں سے ایک یہ ناچیز بھی ہے۔ دل میں طلب حق کی جو چنگاری عرصہ دراز سے سلگ رہی تھی۔ آپ کی صرف ایک نظر سے شعلہ بن کر بھڑک اٹھی۔ دل محبت الٰہی سے لبریز ہو گیا۔ ذکر و فکر میں عجیب سرور پیدا ہو گیا۔ نفسانی خواہشات ختم ہونے لگیں۔ دل دنیاوی خیالات اور فکرات سے آزاد ہو گیا۔ قلب کی یہ حالت ہے۔ کہ بعض اوقات ذکر کی تیزی سے میں خود پر قابو نہیں پا سکتا۔ کبھی ایسی مستی اور سرور کی کیفیات طاری ہوتی ہیں کہ ذہنی یاداشت بھی ساتھ چھوڑ دیتی ہے۔ نماز میں کئی دفعہ محسوس ہوتا ہے کہ میرا جسم ہے ہی نہیں۔ بعض دفعہ لگتا ہے کہ جسم کا رواں رواں اللہ اللہ کر رہا ہے۔ اب تو یہ حالت ہے کہ نماز کی نیت کرتا ہوں تو اپنے آپ کو روضہ رسول اللہ ﷺ پر پاتا ہوں۔ سجدے میں جاتا ہوں تو روضہ رسول ﷺ کی چادر مبارک سر کو چھوتی محسوس ہوتی ہے۔ نماز کے دوران خانہ کعبہ سامنے دکھائی دینے لگتا ہے۔ روحانی طور پر کبھی جمعہ کا خطبہ میدان عرفات میں سنتا ہوں تو کبھی نماز جمعہ مسجد نبوی ﷺ میں ادا ہوتی ہے۔ میں بہت حقیر ناچیز اور نا اہل سا انسان ہوں میں تو پیر و مرشد لاثانی سرکار کے در کا ادنیٰ غلام ہوں۔ میں اس کرم کے قابل نہیں تھا۔ جو آپ کی بندہ پروری سے مجھ گنہگار پر ہوا۔

ان کی نوازشوں کا میں کیسے کروں بیاں
خیرات لینے آئے تھے سلطاں بنا دیا۔

بیشک میں آپ کی صحبت بابرکت کی وجہ سے جس کرم سے فیض یاب ہوا ہوں۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے کوئی خیانت نہیں کرنا چاہتا۔ اظہار تشکر کے طور پر مزید عرض کروں گا کہ پچھلے دنوں یامین صاحب کراچی تشریف لائے تو انہوں نے جب میری کیفیات دیکھیں تو خوش ہوئے۔ اور مجھے مبارکباد دینے لگے کہ تم بہت خوش قسمت ہو

کہ بیعت ہوئے صرف مہینہ ہی ہوا اور اتنی زبردست عطائیں۔ بیشک یہ سب میرے مرشد پاک کی نظر عنایت ہی سے ممکن ہوا۔ پھر انہوں نے مجھے چند خواب بھی سنائے جو انہیں میرے متعلق آئے تھے۔ میں ان خوابوں کو مختصر لفظوں میں انہیں کی زبانی بیان کرنا چاہوں گا۔

1۔ میں نے دیکھا کہ میں چادر والی سرکارؒ کے دربار پر حاضر ہوں۔ وہاں میں نے آپ کو دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا اور کہا کہ عابد بھائی آپ اتنی جلدی چادر والی سرکارؒ کے دربار تک کیسے پہنچ گئے۔ میری یہ بات سن کر قبلہ چادر والی سرکارؒ مسکرائے اور فرمایا۔ تم اس دربار کی بات کرتے ہو ہم نے تو "لاثانی سرکار کی سفارش پر" ان کا معاملہ آگے بھی پیش کر دیا ہے۔ پھر تمہیں فرمایا کہ تنظیم بنائیں۔ چادر والی سرکارؒ کے فرمان کی تصدیق ہو گئی اور پھر اگلا خواب دیکھا کہ بہت بڑا دربار ہے وہاں بہت سے افسران ہیں ہمارے کاغذات ان کے پاس ہیں۔ تمام کاروائی مکمل ہونے کے بعد دربان آکر مبارکباد دیتا ہے کہ تمہیں مبارک ہو تمہیں پاس کر دیا گیا' اور یہ دربار حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ کا ہے۔ میں نے جب پیچھے مڑ کر دیکھا۔ تو حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ اور لاثانی سرکار تشریف فرما تھے۔ ہم آگے بڑھ کر قدم بوسی کرتے ہیں۔ تو دونوں ہستیاں ہمیں مبارکباد دیتی ہیں۔ میری یہ تمام کیفیات اور خواب آنے کا سلسلہ آپ سے محبت و عقیدت کی وجہ سے ہے۔ خداوند تعالیٰ کی کرم نوازی ہے کہ اس نے مجھ ناچیز کو فیض یاب ہونے کی سعادت بخشی۔ میری طلب حق کی جو خواہش تھی۔ میں چاہتا تھا کہ اس میں تیزی اور شدت پیدا ہو۔ اس کے لئے یقیناً پیرو مرشد ہی وسیلہ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت علامہ اقبال نے ارشاد فرمایا۔

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی

نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں۔

بے شک پیرو مرشد وسیلہ ہوتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ سچی عقیدت محبت ہو۔ الحمدللہ یہ چیز مجھے آپ کے در سے ملی ہے۔ ہر وقت کیف و مستی اور نشہ سا رہتا ہے۔ صرف یہ جانتا ہوں کہ معاملہ آپ کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ منزل تک پہنچنے میں

اب یقیناً دشواری نہیں ہو گی کیونکہ میرے آقا پیر کامل ہیں۔

منزل پر ہم نہ پہنچے تو پہنچے گا اور کون؟
ہم بے چارے سفر میں ہیں کس پیشوا کے ساتھ

اب کوئی فکر نہیں ہے۔ بس دعا ہے کہ خدا آپ سرکار کو دستگیری کے لئے ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم رکھے۔ یہ فیوض و برکات کی نہریں اسی طرح بہتی رہیں۔ ہم جیسے پیاسے اپنی پیاس بجھاتے رہیں۔ یہ آستانہ سدا آباد رہے۔ (آمین ثم آمین)

ادنیٰ غلام

سید عابد علی شاہ

الحاج چوہدری محمد صدیق میاں صاحب

میاں سٹیشنرز اینڈ سپورٹس

سرکلر روڈ' میاں چنوں

میں الحمدللہ اللہ کے نیک بندوں اور بزرگوں سے شروع ہی سے بڑی عقیدت رکھتا ہوں اور میرا دل چاہتا تھا کہ میں بھی کسی اچھے بزرگ اور اللہ کے نیک بندے کو اپنا مرشد بنا کر ان سے فیض حاصل کروں۔ اس کے علاوہ اور بھی گھریلو پریشانیاں تھیں۔ عرصہ سے گھر پر جنات کا قبضہ تھا جس کی وجہ سے میری بڑی بہو کو جنات نے تکلیف دینا شروع کر دی تھی اور وہ مختلف انداز میں اپنی موجودگی کا اظہار کرتے۔ کبھی اچانک کمرے میں دھواں ہی دھواں پھیل جاتا' کبھی سرگوشیوں کی آوازیں آتیں' تو کبھی کسی پر دباؤ ڈالتے۔ خاص کر بڑی بہو کو سخت اذیت میں مبتلا کر رکھا تھا۔ ان دنوں جب وہ امید سے تھی تو جنات کچھ زیادہ پریشان رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم نے بچے کو کسی صورت زندہ نہیں چھوڑنا اگر کسی علم یا علاج سے بچہ ہو بھی گیا تو ماں اور بچہ دونوں کو ختم کر دیں گے۔ ان تمام حالات سے میں پریشان رہتا۔ اللہ کا دیا گھر میں سب کچھ ہے ہر طرح کا علاج کروایا پیروں اور عاملوں کے پاس بھی گئے۔

لیکن کچھ حاصل نہ ہوا۔ حالات اسی طرح سے برقرار رہے۔ بے حد پیسہ خرچ کیا عامل وغیرہ بھی آئے لیکن پیسہ لے کر رخصت ہو جاتے۔ میرا ایک بیٹا جو کہ حافظ بھی ہے وہ بھی اولاد کی دولت سے محروم تھا۔ اس کے لئے بھی بہت جگہ پھرے دعائیں بھی کروائیں اور دوائیں بھی۔ لیکن کچھ کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ تمام ڈاکٹروں نے یہی کہا کہ پہلے آپریشن ہو گا پھر اولاد ہو سکتی ہے ویسے ناممکن ہے۔ بہرحال میں ان دنوں کافی مغموم رہتا۔ کام کرنے کو دل نہ کرتا تھا کوئی چیز اچھی نہ لگتی تھی۔ ایک دن میں اپنی دکان کے باہر بیٹھا انہیں سوچوں میں مستغرق تھا کہ بازار سے ایک لڑکا جس کا نام محمد امجد ہے۔ اس نے سامنے آکر کہا۔ حاجی صاحب کیا آپ فیصل آباد ہمارے پیرو مرشد حاجی مسعود احمد صاحب کے پیروکار ہیں۔ مجھے کچھ پتا نہ چل سکا جب اس نے دوبارہ یہی بات کہی تو میں نے سر اٹھا کر پوچھا حاجی مسعود احمد صاحب کون سی ہستی ہیں۔ میں انہیں نہیں جانتا۔ مجھے کچھ بتاؤ۔ اس نے آپ کے متعلق بتایا اور آپ کا کارڈ دیا۔ میں پریشان حال تھا۔ فوراً" آپ کا نمبر ملایا اور فون کرنے لگا۔ آپ کو پریشانی بیان کی۔ آپ نے تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ عنقریب ہم خانیوال اور دیگر شہروں کا تبلیغی دورہ کریں گے۔ پھر آپ کے گھر آکر دیکھیں گے۔ چند دنوں بعد آپ حضرت دورے کے دوران میاں چنوں محفلوں میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ تو میں نے آپ سے التجا کی جسے قبول فرماتے ہوئے آپ میرے ساتھ میرے گھر تشریف لے آئے۔ آپ نے تمام حالات کا مشاہدہ کیا اور فرمایا حاجی صاحب اللہ کے نام کی منت مان لو۔ انشاء اللہ کرم ہو جائے گا۔ آپ نے دعا فرمائی اور گھر کو اپنی توجہ سے جنات سے محفوظ فرمایا۔ جس بہو کے بچے نہیں تھے۔ وہ کہتی تھی میں تو اس وقت یقین کروں گی۔ جب میرا مسئلہ حل ہو گا۔ بہت لوگوں کو دکھایا لیکن سب پیسے حاصل کر کے چلتے بنے۔ لوگوں نے بس پیری فقیری کا ڈھونگ رچایا ہوا ہے۔ ہم تو بہت سے لوگوں کے ہاتھوں لٹ چکے ہیں۔ لیکن مقصد حاصل نہ ہو سکا۔ جب قبلہ لاثانی سرکار سے اس کے متعلق عرض کی کہ یا حضرت میری ایک بہو کے اولاد نہیں ہے۔ ہر طرف سے جواب مل چکا ہے کہ آپریشن کے بغیر علاج ناممکن ہے۔ آپ حضرت نے پانی دم کر کے دیا' اور ایک آیت کریمہ پڑھنے کی تلقین فرمائی' اور ارشاد فرمایا کہ انشاء اللہ چالیس دن کے اندر

اللہ تعالیٰ کا کرم ہو جائے گا۔ اگر کچھ وقت بڑھ بھی جائے تو پریشان نہ ہونا۔ الحمدللہ دو ہفتہ کے بعد ہی قبلہ حضرت لاثانی سرکار کے طفیل اللہ تعالیٰ نے کرم فرما دیا' اور وقت مکمل ہونے کے بعد میرا بیٹا اولاد کی نعمت سے نوازا گیا۔ پھر میرا بیٹا اور بہو بھی سلسلہ میں داخل ہوئے اور انہوں نے اپنے بیٹے کا نام سرکار کے نام پر رکھا۔

آپ کی نظر کرم سے تمام گھر جنات کے اثرات سے بالکل محفوظ ہو گیا اور اس بہو کو بھی جنوں سے نجات مل گئی جس کو انہوں نے اذیت میں مبتلا کر رکھا تھا' اور زچہ بچہ کو مارنے کی دھمکیاں دیتے تھے۔ میرے آقا کی توجہ اور دعا کی بدولت اللہ تعالیٰ نے اسے بھی صحت و زندگی والا بچہ عطا کیا۔ الحمدللہ وہ بالکل خیریت سے ہیں۔ جب سے میرے قبلہ کے قدم میرے گھر میں آئے اس وقت سے تمام پریشانیاں ختم ہو گئیں' اور میرا تمام خاندان آپ کے دست حق پر بیعت ہو چکا ہے۔ اب جب بھی کوئی پریشانی ہوتی ہے' اس وقت اپنے پیرو مرشد کو یاد کر لیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کرم نوازی کر دیتا ہے۔

غلام لاثانی سرکار
محمد صدیق میاں

ڈاکٹر عابدہ سلطانہ صاحبہ

(کراچی)

چاند نے آ کے میرے در سے شعائیں مانگیں
میں نے اس درجہ ضیابار نصیبا پایا۔

جب سے میں نے اپنے قبلہ لاثانی سرکار سے نسبت کی' عبادتوں میں بھی حلاوت و سکون ملنے لگا ہے' ہر لحہ اللہ رسول ﷺ کی طلب بڑھتی ہے۔ یہ صرف آپ کی نظر کرم کا اثر ہے' جس کے لئے ہر وقت اپنے رب کا کروڑہا شکر ادا کروں تو کم

ہے۔ گھر کا ماحول پر کیف ہو گیا ہے۔ ہر لمحہ ذکر الٰہی ذکر رسول ﷺ اور مرشد پاک کے ذکر میں گزرتا ہے۔ جس سے بھی آپ کی ذات کے متعلق بیان کرتی ہوں' اس کا دل جھلتا چلا جاتا ہے۔ دو ماہ کے مختصر عرصے میں پانچ سو کے قریب کراچی سے مرد و عورت آپ کی نسبت اختیار کر چکے ہیں۔ آپ کی ایک ہی نظر کرم سے دل و دماغ روشن و منور ہو گئے ہیں۔ آپ کی توجہ سے دل ہر وقت ذکر کرتا رہتا ہے۔ آپ کی عنایتیں بیان سے باہر ہیں۔ ایک دن خواب میں محفل ذکر دیکھی جس میں بہت سے بزرگ تذکرہ کر رہے ہیں کہ جب قدسیہ نسیم (بہن) پر وجد کی کیفیت طاری ہوئی تو اس کا دل صاف ہو گیا۔ اگلے دن پھر ایسا ہوا کہ جسم پر خود بخود لرزا اور زبان پر ذکر جاری ہو گیا۔ رات کو چادر والی سرکارؒ نے روحانی طور پر تسلی دی اور فرمایا کہ "یہ لڑکی کتنے پیار اور محبت سے اللہ کو یاد کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انوار کی بارشیں ہونے لگتی ہیں" میرے قبلہ ہمیں ایسے فیض و کرم سے نوازیں گے۔ اس کا تو میں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔

حضرت چادور والی سرکارؒ نے یہ بھی فرمایا کہ "حضرت لاثانی سرکار سے عرض کرو کہ اس پر توجہ کریں تاکہ اس کو قرار آئے۔ پھر فرمایا بابو جی وہ میرا بیٹا ہے۔" سبحان اللہ

رات ایک بزرگ خواب میں تشریف لائے' انہوں نے مجھے کچھ عطا کیا۔ خوابوں میں بہت زیادہ نور اور روشنیوں کی زیارت ہوتی ہے۔ بزرگوں نے بھی آپ کی نسبت کی وجہ سے نظر کرم سے نوازا۔ دعا ہے کہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی آپ کے قدموں میں جگہ ملے۔ بیشک آپ فنا فی الشیخ' فنا فی الرسول ﷺ اور فنا فی اللہ ہیں۔ سارے جلوے آپ کی ذات میں موجود ہیں۔ آپ کے اس قدر فیض کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ طالب کو جتنی جلدی نواز کر منزل مقصود پر پہنچاتے ہیں' یہ آپ ہی کا کمال ہے۔ کتاب نوری کرنیں (گذشتہ اڈیشن) میں پڑھا تھا' کہ آپ طالب کو ذکر فکر کی تلقین کر کے اپنی توجہ اور محبت کو اس کے شامل حال رکھتے ہیں' اور اس کی توجہ کو منتشر کرنے والی حرکات کو کنٹرول کرتے ہیں' جس سے اسی وقت طالب کا دل ذاکر ہو جاتا ہے۔

ان کے اس کرم کا مشاہدہ دن رات کر رہے ہیں' پہلے صرف توجہ اور تصور بنانے کے لئے مراقبہ حال جا کر آٹھ دس سال سے مشقیں کر رہے تھے' لیکن وہ بات نہیں بنتی تھی' جو آپ کی صرف ایک نظر کرم سے بن گئی۔ آپ کی یہ عنائتیں صرف مجھ پر ہی نہیں' تمام اہل خانہ اس سے پوری طرح سیراب ہو رہے ہیں۔ خاص طور پر میری بہن پر آپ کی بہت نظر کرم ہے۔ وہ اپنی کرم نوازیوں کا کچھ تذکرہ کرنا چاہتی ہے۔ اس کی زبانی عرض ہے کہ مجھے سمجھ نہیں آتا کہ میں پیرو مرشد کی کرم نوازیوں کا کیسے تذکرہ کروں کیونکہ انہیں احاطہ تحریر میں لانا ناممکن ہے۔ صرف ایک مہینہ سے بھی کم مدت میں آپ کی یہ کرم نوازیاں ہوئیں۔ سبحان اللہ' آپ کی نسبت کی وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ' صحابہ کرامؓ' سیدنا غوث پاکؒ اور سیدنا چادر والی سرکارؒ نے اپنی زیارت پاک سے نوازا۔ خواب میں ہی عمرہ ادا کیا اور مسجد نبوی کی زیارت نصیب ہوئی۔ ایک مرتبہ دل میں شدت سے خواہش پیدا ہوئی۔ کہ کتنے خوش قسمت لوگ ہیں جو حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کرتے ہیں۔ انہیں سوچوں میں گم گھر کا کام کر رہی تھی۔ ساتھ ہی ہجر نبی ﷺ میں آنسو جاری تھے۔ آپ ﷺ کی زیارت کو دل تڑپ رہا تھا۔ تو میرے نبی ﷺ کا کرم آوازیں دینے لگا اور میں نے مشاہدہ کیا کہ میں روضہ رسول ﷺ پر حاضر ہوں۔ میں نے روتے روتے روضہ پاک کی جالیوں پر سر رکھ دیا۔ تقریباً" ایک گھنٹہ اسی حالت میں رہی۔ پھر جو سر اٹھا کر دیکھا تو نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرامؓ تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ "تم نے ابھی جو کچھ دیکھا اسے اپنا تصور خیال مت کرنا۔" ظاہر میں سب نے دیکھا کہ جالی مبارک کے نشان میرے چہرے پر واضح طور پر موجود تھے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ اور ان کے ساتھ لاثانی سرکار کی زیارت ہوئی۔ آپ سرکار اور نبی پاک کریم ﷺ گفتگو فرما رہے ہیں اور میری طرف اشارہ کر کے لاثانی سرکار نبی پاک ﷺ سے عرض کرتے ہیں۔ مجھے یہ الفاظ سنائی دیتے ہیں کہ "یہ وہ لڑکی ہے جسے ابھی بیعت ہوئے پچیس (25) دن ہوئے ہیں۔" یہ سب آپ کا کرم ہے ورنہ عاجز اس قابل نہیں۔ آپ کے لطف و کرم کے لئے یہ کہنا مناسب سمجھوں گی۔ ~

نصیب فرمائے۔ آمین

جو ملا طلب سے سوا ملا

تیری نسبتوں کا کمال ہے۔

آخر میں آپ کی کراچی آمد پر ظاہر ہونے والی کرامت بیان کرتی ہوں۔ میرے قبلہ مرشد پاک جب ایران کے تبلیغی دورے پر جاتے ہوئے کراچی تشریف لائے تو آپ نے وہاں دو تین روز قیام فرمایا۔ اس دوران آپ چند عقیدت مندوں کے ساتھ حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ کے دربار پر پھر ساحل سمندر پر تشریف لے گئے۔ ابھی آپ کو وہاں کھڑے ہوئے چند لمحے ہی گزرے تھے کہ سمندر سے مچھلیاں باہر نکلنا شروع ہو گئیں۔ ان کا رخ آپ کی طرف تھا۔ وہ بیتابانہ انداز میں چلی آ رہی تھیں۔ بہت سی مچھلیاں آپ کے قریب جمع ہو گئیں۔ وہاں موجود لوگوں نے جب مچھلیوں کو خود بخود سمندر سے نکلتے دیکھا تو بہت حیران ہوئے اور قبلہ مرشد پاک کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ انہیں یہ دیکھ کر اور بھی حیرانگی ہوئی کہ مچھلیاں سمندر سے ایسے انداز میں باہر آتی ہیں جیسے کوئی عاشق اپنے محبوب کے آنے کی خبر سن کر بیتابانہ دیدار کو آتا ہے۔ ایسا منظر تھا کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے خود مچھلیوں کو حکم فرمایا ہے کہ تمہارے قریب میرا محبوب آیا ہے' باہر نکل کر اس کی زیارت کر لو۔ آپ نے وہاں موجود اپنے عقیدت مندوں سے فرمایا کہ مچھلیوں کو اٹھا کر دوبارہ پانی میں ڈال دیں۔ انہوں نے آپ کے فرمان پر عمل کرنا شروع کر دیا لیکن وہاں موجود دوسرے لوگوں نے اتنی زیادہ تعداد میں مچھلیوں کو باہر دیکھا تو ٹوکروں میں بھرنا شروع کر دیا۔ یہ منظر سینکڑوں لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور سبحان اللہ سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا۔ واپسی پر آپ سرکار نے اپنے عقیدت مندوں سے دریافت کیا کہ کیا یہاں مچھلیاں اسی طرح باہر آتی ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ نہیں سرکار ایسا تو آج تک نہیں ہوا۔ لگتا ہے کہ یہ واقعہ اللہ رب العزت نے آپ کی شان دکھانے کے لئے اپنی مرضی سے رونما کیا ہے۔ لوگوں نے اس منظر کی تصویریں بھی اتار لیں۔ ہمارے پاس بھی اس واقعہ کی تصویر موجود ہے جو اس حقیقت کو ظاہر کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں قبلہ لاثانی سرکار کے در پر دائمی استقامت۔

زعابدہ سلطانہ

کراچی

محمد الطاف حسین صاحب

(نائب امیر حلقہ اقبال نگر تحصیل چیچہ وطنی)

محبوب سبحانی شہباز لامکانی مرشد اکمل شہنشاہ اعظم سخی سلطان قبلہ حاجی صوفی مسعود احمد صاحب المعروف لاثانی سرکار کے بارے میں اپنے تاثرات اشعار کی صورت میں پیش کرتا ہوں۔

محبوب کبریا مسعود احمد پیر لاثانی
امام اولیاء مسعود احمد پیر لاثانی

محمد مصطفیٰ ﷺ کا لاڈلا صدیق ؓ کا پیارا
ہمارا پیشوا مسعود احمد پیر لاثانی

جنہیں چادر والی سرکار ؒ بھی محبوب کہتے ہیں
ہے فخر اولیاء مسعود احمد پیر لاثانی

تخیل علم و دانش کی رسائی سے ہے بالاتر
تمہارا مرتبہ مسعود احمد پیر لاثانی

مکمل شان و شوکت سے رہیں تخت ولایت پر
سدا جلوہ نما مسعود احمد پیر لاثانی

گناہگارو نہ گھبراؤ سیاہ کارو چلے آؤ
ہمیں دیں گے سہارا مسعود احمد پیر لاثانی

سدا الطاف پر آقا رہے لطف و کرم تیرا
یہی ہے التجا مسعود احمد پیر لاثانی

"نوری کرنیں" کتاب کی فضیلت

الحمدللہ "نوری کرنیں" کتاب کی اشاعت سے قبل ہی اس کتاب کی جو مقبولیت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی تھی اسی کرم کا صدقہ یہ سالکین میں بہت جلد مقبول ہو گئی۔ تجربات و مشاہدات کے علاوہ بذریعہ خطوط سے بھی اس بات کا اندازہ ہوا کہ وہ لوگ جو سلسلہ عالیہ میں داخل بھی نہیں ہوئے تھے۔ صرف عقیدت و محبت کے ساتھ روحانی فیض کے لئے کتاب کا مطالعہ کیا تھا۔ کتاب کی برکت اور میرے قبلہ کی نظر عنایت سے ان کو بھی روحانی فیض عنایت ہوا۔ یہاں ان چند عقیدت مندوں، مریدین اور سالکین کے واقعات، مشاہدات، کیفیات اور احوال تحریر کئے گئے ہیں۔ جنہوں نے کتاب "نوری کرنیں" کا محبت و عقیدت سے مطالعہ کیا اور قبلہ لاثانی سرکار کے دست حق پر بیعت ہوئے۔

95-08-11 محمد اعجاز ارشد (فیض آباد فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت لاثانی سرکار کے ایک عقیدت مند محمد عابد صاحب جن کی ریل بازار میں جیولری کی دکان ہے۔ ان سے ملنے کے لئے گیا تو میری نظر وہاں رکھی ہوئی کتاب "نوری کرنیں" پر پڑی۔ میرے وجود میں عجیب سی کیفیت طاری ہو گئی اور لحہ بلحہ کتاب کی طرف میری کشش بڑھنے لگی۔ مجھے اپنے اندر جوش بڑھتا ہوا محسوس ہوا۔ جب کیفیت میرے بس میں نہیں رہی تو میں نے عابد صاحب سے کہا یہ کس قسم کی کتاب ہے کہ جسے دور سے دیکھتے ہی میری حالت یہ ہو گئی۔ تم مجھے جلدی سے یہ کتاب دو۔ انہوں نے مجھے اسی وقت کتاب لا کر دی۔ کتاب کو ہاتھ میں لیتے ہی مجھے سکون محسوس ہونے لگا۔ میں نے کتاب کو چوما اور سینے سے لگایا تو ایسے لگا کہ مجھے دو جہان کے خزانے مل گئے ہیں۔ میں یہ کتاب گھر لے آیا اور عقیدت و محبت سے اس کتاب کا مطالعہ کرتا رہا۔ اس کے مطالعے سے بہت سی غلط فہمیاں دور ہو گئیں اور اولیاء کرامؒ کی شان کا پتا چلا۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ جو بھی اس کتاب کا عقیدت و محبت سے مطالعہ کرے گا اسے اولیاء کرامؒ سے نسبت ہو گی۔ راہ طریقت کا صحیح پتا چلے گا اور لوگوں کو اولیاء کرامؒ کے پیغام سے آگاہی حاصل ہو گی۔ مختصر یہ کہ یہ کتاب "نوری کرنیں" طالبین حق کے لئے ایک بہترین کتاب ہے۔

محمد راشد صاحب (خادم آستانہ عالیہ فیصل آباد شریف) بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ایک رشتہ دار سے سرکار جی کا ذکر کیا۔ لیکن اس کا ذہن ان کرم نوازیوں کو تسلیم نہیں کرتا تھا۔ جب "نوری کرنیں" کتاب شائع ہوئی تو میں نے اسے پڑھنے کے لئے دی اور کہا کہ محبت سے پڑھو اور یہ گمان کرنا کہ اس کتاب کی برکت سے مجھے فیض عطا ہو۔ انشاء اللہ میرے قبلہ کی کرم نوازی سے ضرور کرم ہو گا۔ پھر کچھ دنوں بعد میں نے اس سے پوچھا کہ کتاب پڑھی ہے تو اس نے کہا۔ تمہاری باتیں سن کر میرے دل میں کچھ عقیدت ہوئی اور میں نے کتاب عقیدت سے اٹھا کر بلند جگہ پر رکھ دی۔ کچھ دنوں کے بعد میں نے سوچا کہ پڑھ کر تو دیکھوں کہ کیا لکھا ہوا ہے۔ میں نے تقریباً" آدھا گھنٹہ کتاب کا مطالعہ کیا اور پھر سو گیا۔ صبح جب فجر کا وقت ہوا تو مجھے خواب آیا کہ میں نے دیکھا کہ لوگ خوشیاں منا رہے ہیں اور ہر طرف ایک شور برپا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہیں۔ میں بھی دوڑ کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں تو آپ ﷺ میری طرف دیکھ کر مسکرائے ساتھ حضرت امام حسینؓ بھی تشریف فرما تھے۔ راشد صاحب بتاتے ہیں کہ میرے اس رشتہ دار نے مجھے بتایا کہ اسے ساری عمر کبھی ایسی زیارت نہ ہوئی۔ لیکن کتاب "نوری کرنیں" پڑھنے کی وجہ سے مجھ پر یہ کرم ہو گیا۔ واضح ہو کہ کتاب "نوری کرنیں" شائع کرنے کا حکم بھی حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ اور امام حسینؓ کی طرف سے تھا اور عقیدت و محبت سے کتاب پڑھنے پر انہیں کی جانب سے کرم ہوا۔

سید شہزاد علی شاہ بخاری (ڈی ٹائپ کالونی فیصل آباد) بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے دوست سے "نوری کرنیں" کتاب لی اور عقیدت و محبت سے پڑھنے لگا۔ پڑھتے پڑھتے سو گیا جب میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ میرا کمرہ خوشبوؤں سے معطر ہے اور خوب مہک رہا ہے۔ میری والدہ کمرے میں آئیں تو انہیں بھی وہ خوشبو آئی۔ کافی دیر تک یہ کرم رہا۔ میرے دل کو یقین ہو گیا کہ جس ہستی کا ذکر پڑھتے پڑھتے یہ کرم ہوا ہے بے شک وہ حق ہے۔ 25 نومبر 1995ء کو میں سلسلہ عالیہ میں داخل ہو گیا۔ میں سمجھتا ہوں میرے قبلہ لاثانی سرکار سے نسبت کا ذریعہ "نوری کرنیں" کتاب بن گئی۔

20-05-96 فیصل محمود (نزد سول ہسپتال ڈھکوٹ) بیان کرتے ہیں کہ آپ

سرکار سے نسبت کرنے سے پہلے کی بات ہے اور یہ کرم جو میں بیان کرنے چلا ہوں کتاب "نوری کرنیں" کی وجہ سے ہوا۔ ایک مرتبہ میں کتاب پڑھ رہا تھا کہ مجھے نیند آ گئی عالم رویاء میں میں نے دیکھا کہ جنت میں ہوں اور بہت سے لوگ جنہوں نے سفید لباس پہنے ہوئے ہیں ادھر ادھر آ جا رہے ہیں۔ آگے جاتا ہوں تو ایک عالی شان مزار شریف نظر آتا ہے۔ میں وہاں پر موجود دربان سے اندر جانے کی اجازت طلب کرتا ہوں تو اجازت مل جاتی ہے۔ اندر جا کر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نورانی تخت پر میرے آقا سید الثقلین راحت العاشقین حضور پر نور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف فرما ہیں تو میں عرض کرتا ہوں۔ میرے آقا ﷺ کیا میں یہاں آپ کے قریب رہ سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں یہ خاصوں کی جگہ ہے ہم تمہیں رہنے کے لئے دوسری جگہ دے سکتے ہیں۔ پھر میں عرض کرتا ہوں کہ میں آپ ﷺ سے ملنے کے لئے حاضر ہو سکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تم ملنے کے لئے آ سکتے ہو۔ سبحان اللہ اس کتاب کی اتنی فضیلت ہے کہ اس کے طفیل مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو قبلہ لاثانی سرکار کی شان کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔ اس کے بعد میں آستانہ عالیہ پر حاضر خدمت ہوا اور آپ سرکار سے نسبت اختیار کر لی۔ اب آپ کی نظر کرم سے دن رات فیض یاب ہو رہا ہوں۔

جاوید سلیم صاحب (پرانی انار کلی لاہور) بیان کرتے ہیں کہ اس سال (1997ء) رمضان المبارک میں میرا بڑا لڑکا ناصر جاوید داتا صاحب ؒ کے دربار شریف پر اعتکاف میں بیٹھا تو وہاں پر صوفی حامد رضا صاحب بھی اعتکاف میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میرے بیٹے کی ان سے دوستی ہو گئی۔ اعتکاف کے بعد وہ فیصل آباد واپس چلے گئے اور وہاں سے میرے بیٹے کو خط لکھتے تھے۔ جس میں لاثانی سرکار کی پیاری پیاری باتیں بھی ہوتی تھیں۔ ایک دن انہوں نے "نوری کرنیں" کتاب بھیجی۔ میں نے اپنے بیٹے سے کتاب لے کر مطالعہ کیا۔ جس میں اکثر غلامان لاثانی سرکار کے مشاہدات کا ذکر تھا۔ میں نے دل میں سوچا کہ مجھے بھی کوئی اچھا سا مشاہدہ ہو جائے۔ یہ سوچ کر میں لیٹ گیا۔ ابھی سوئے ہوئے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ میری آنکھ کھل گئی۔ میرا قلب جاری تھا اور میری زبان پر بھی اللہ اللہ کا ذکر جاری تھا اور میں کافی دیر تک اللہ اللہ کا ذکر کرتا رہا

دل کو بہت سکون ہوا میں نے پختہ ارادہ کیا کہ جن کی کتاب پڑھنے سے ایسا فیض نصیب ہو تو دیر نہیں کرنی چاہیے ان کی خدمت میں حاضری دینی چاہیے۔ میں شوق دیدار میں لچپال لاثانی سرکار کے آستانہ عالیہ پر حاضر خدمت ہوا اور محفل میں حاضری دی اور جب محفل میں اتنے کثیر تعداد لوگوں کو دیکھا کہ دوران ذکر ان پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی اور مجھے بھی بہت روحانی سکون ملا تو محفل کے اختتام پر میں نے قبلہ لاثانی سرکار کے دست اقدس پر بیعت کر کے آپ کے غلاموں میں شمولیت اختیار کر لی۔ یوں "نوری کرنیں" کتاب میرے لئے باعث رحمت ثابت ہوئی کہ اس کے مطالعہ سے مجھے حق در کا پتا چلا۔

نسرین اختر (خانیوال) بیان کرتی ہیں کہ کافی عرصہ سے میرا ایک مسئلہ حل نہیں ہو رہا تھا۔ ایک رات "نوری کرنیں" کتاب ہاتھ میں لے کر' اس کا واسطہ دے کر کرم کے لئے عرض کی۔ کتاب پڑھتے پڑھتے میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت سیدنا چادر والی سرکار" کے دربار پر حاضر ہوں۔ وہاں ایک بزرگ حاضر ہیں۔ وہ مجھے کوئی چیز عنایت فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں انشاء اللہ تمہارا مسئلہ جلد حل ہو جائے گا۔ اس کے بعد کتاب کی برکت سے میرا مسئلہ حل ہو گیا۔

تعلیمات وارشادات

سخی سلطان حاجی مسعود احمد صاحب المعروف لاثانی سرکار

O۔ اللہ اور رسول ﷺ کا خوف اور محبت ہی علم کی بنیاد ہے۔

O۔ عبادت صرف وہی ہے جو خدا کی رضا اور محبت میں کی جائے۔

O۔ خدا تعالیٰ کو اپنے محبوب ﷺ کا ذکر (اور وسیلہ) بہت پسند ہے۔

O۔ جو دنیا کی طلب رکھتا ہے خدا تعالیٰ اسے دنیا کیلئے چھوڑ دیتا ہے۔

O۔ ذات میں استغراق پیدا کرو بڑی بات یہ ہے کہ ذات کی طرف دھیان ہو، باقی سب حجابات ہیں۔

O۔ ہر کام صرف خدا کی محبت میں اس کی رضا کیلئے کریں۔

O۔ خدا تعالیٰ کا بہت بڑا کرم ہے کہ اس کی یاد دل میں آجائے۔

O۔ جو چیز راہ حق میں رکاوٹ بنے اسے دور کر دو۔

O۔ اپنے آپ کو حقیر اور ناچیز سمجھ کر لوگوں کی غلطیاں درگزر کرو قادر مطلق خدا تمہاری خطائیں بھی معاف فرمائے گا۔

O۔ نفس اور شیطان کے ساتھ جہاد کی وجہ سے انسان کا مرتبہ فرشتوں سے بھی افضل ہو جاتا ہے۔

O۔ فقیر اللہ کی صفات کا مظہر ہوتا ہے۔

O۔ فقیر وہ ہے جس کی کوئی ملکیت نہ ہو۔

O۔ درویش کو موت سے پہلے ہی ابدی زندگی عطا ہو جاتی ہے۔

O۔ کامل اولیاء کرام کا کعبہ شریف بھی طواف کرتا ہے اور ان سے فیوض و برکات حاصل کرتا ہے۔

O۔ بعض فقراء ایک ہی نظر سے کاملیت بھی عطا کردیتے ہیں۔

O۔ جو دوست کی محبت میں محو اور غیر اللہ سے لاتعلق ہو جائے وہ درویش ہوتا ہے۔

O۔ فقیر کی ایک نظر کا اثر کئی نسلوں تک جاتا ہے۔

O۔ خاص فقراء خاص فرشتوں سے اور عام اولیاء کرام عام فرشتوں سے بھی افضل ہو سکتے ہیں۔

O۔ بعض فقراء ایسے ہیں جن کے فیض کو اولیاء کرام بھی سمجھنے سے قاصر ہیں۔

O۔ درویش پر جس نور کا غلبہ ہوتا ہے اس کے اثرات بعض اوقات جسم پر بھی ظاہر ہو جاتے ہیں۔

O۔ درویش تو شرع کی روح سے گذرا ہوتا ہے۔

O۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خزانوں کی کنجیاں اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمائیں پھر وہی اختیارات آپ ﷺ نے اپنے خلفائے راشدین کو اور اس کے بعد اولیاء کرام کو اختیارات عطا فرمائے اور یہ سلسلہ قیامت تک یونہی چلتا رہے گا۔

O۔ حقیقت میں درویش وہ ہے جو اللہ ورسول ﷺ کو صحیح معنوں میں محبوب رکھے۔

O۔ پیر وہ ہے جو مرید کو اللہ ورسول ﷺ کا راستہ دکھائے۔

O۔ صحیح در (شیخ) کا مل جانا بہت بڑی نعمت ہے۔

O۔ شیطان اور نفس کے شر سے بچنے کا یہی حل ہے کہ کسی درویش کے ساتھ (نسبت) تعلق قائم ہو جائے۔

O۔ اصل روحانی نسبت (روحانی معاملہ) یہی ہے کہ انسان کا اللہ ورسول ﷺ کے ساتھ ایسا تعلق قائم ہو جائے جس کی وجہ سے اسے محسوس ہونے لگے کہ اللہ

رسول ﷺ میری کس بات سے خوش اور کس بات سے ناراض ہوتے ہیں۔

O۔ عام آدمی کا قبر میں جاتے ہی حال خراب ہو جاتا ہے لیکن جس کی کسی درویش سے نسبت ہو جائے اُس کا بیڑا پار ہے۔

O۔ فیض کے حصول کیلئے عقیدہ بنیادی شرط ہے۔ عقیدہ کی پختگی دیکھ کر ہی نوازا جاتا ہے۔

O۔ اگر سالک کا عقیدہ درست رہے تو خطائیں بھی معاف ہو جاتی ہیں۔

O۔ بد عقیدہ نجس ہے، بد عقیدہ کی بات بھی مت سنو۔

O۔ سالک کی روح میں مرشد کیلئے جو ادب ہوتا ہے اسے باطنی ادب کہتے ہیں، ادب جتنا زیادہ ہو گا اتنا ہی فیض حاصل کرے گا۔

O۔ جب سالک کو محسوس ہو کہ اس کے ادب میں (شیخ کیلئے) کمی آرہی ہے تو سمجھ لے کہ وہ اپنی منزل سے گر رہا ہے چاہے اسے اس بات کا علم ہو یا نہ ہو۔

O۔ طالب حق کا اپنے پیر و مرشد کیلئے مخلص اور دل و جان سے فدا ہونا ضروری ہے، اسے فنافی الشیخ کہتے ہیں۔

O۔ جب تک مرشد خود نہ کہے کہ "میں" تو ہے اس وقت تک فنا مکمل نہیں ہوتی۔

O۔ شیخ کے فرمان پر علماء کرام سے حجت لانا مرید کی بدبختی کی علامت ہے۔

O۔ کسی درویش کے قول و فعل کا اپنے مرشد سے موازنہ کر کے اعتراض نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ درویش وہی کرتا ہے جو اسے اللہ کا حکم ہوتا ہے۔

O۔ اگر مرید کو مرشد کے کسی قول و فعل کی سمجھ نہ آئے تو اسے چاہیئے کہ اعتراض نہ کرے بلکہ اسے اپنی عقل کا قصور سمجھے اور خیال کرے کہ مجھے خود سمجھ نہیں آئی اور پوچھ لے کیونکہ بہت سی باتیں ایک ہی وقت میں سمجھ نہیں آتیں لیکن وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ کچھ عرصہ بعد خود ہی سمجھ میں آجاتی ہیں۔

O۔ دل ایک کمرہ ہے اور مرشد کی محبت دروازہ، جب سالک مرشد میں فنا ہو جاتا ہے تو وہ بھی خدا کا محبوب بن جاتا ہے۔

O۔ محبت میں اعتراض جائز نہیں۔

O۔ اولیاء کرام سے محبت رکھنا دنیا اور آخرت کا بہترین سرمایہ ہے۔

O۔ سالک کیلئے شیخ کی ظاہری صحبت بھی ضروری ہے۔

O۔ درویش کی مثال خوشبو کی طرح ہے اگر کسی کو خوشبو لینے کا طریقہ نہیں آتا تو وہ بھی خوشبو ضرور سونگھ لے گا یعنی صحبت شیخ سے فائدہ ضرور ہوتا ہے۔

O۔ صحبت شیخ نفلی عبادات سے کہیں بہتر ہے۔

O۔ یہ خدا تعالیٰ کا بڑا انعام ہے کہ درویش کی نظر رحمت کسی انسان پر ہو جائے باقی انعامات تو دنیا تک کے ہیں یہ آخرت میں بھی کام آتا ہے۔

O۔ خواب میں غیب سے آواز کا آنا، روشنی کا نظر آنا شیطان کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے اس لئے پہلے مرشد سے تصدیق کر لینی چاہیئے۔

O۔ جو خواب شریعت مطہرہ کے مطابق ہو اس پر بغیر پوچھے (مرشد یا عالم) عمل کر لو لیکن اگر کوئی خواب شریعت کے مطابق نہ ہو تو پوچھے بغیر اس پر عمل نہ کرو۔

O۔ خواب صرف اپنے مرشد یا تعبیر بتانے والے کو سنانے چاہئیں۔ بعض اوقات خواب جیسا نظر آتا ہے تعبیر اس کے بالکل برعکس ہوتی ہے اور خواب دیکھنے والا خود ہی غلط تعبیر نکال کر اپنا عقیدہ خراب کر لیتا ہے۔ اسی لئے مرشد سے رابطہ ضروری ہے تاکہ عقیدہ خراب ہونے سے بچ جائے۔

O۔ جو خواب بھی سنائیں سوچ سمجھ کر سنائیں اگر مرشد تعبیر بتا دے تو بہتر اور اگر مرشد خاموش رہے تو اصرار مت کریں۔

O۔ بعض اوقات شیطان کی طرف سے غلط قسم کے خواب آتے ہیں تو تین دفعہ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" پڑھ کر دائیں کروٹ اچھا[illegible] کے[illegible]

انشاءاللہ کرم ہو گا۔

O۔ جب تک سونے کی تراش خراش نہ ہو وہ قابل استعمال نہیں ہوتا اسی طرح سالک کو مشکلات اور آزمائشوں سے مضبوطی حاصل ہوتی ہے۔

O۔ ایسی مصیبت جو قرب الٰہی کا سبب بنے بہت بڑی نعمت ہے۔

O۔ جو اللہ کی راہ میں مال قربان کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے تقویٰ عطا کرتا ہے اور جو خدا کی راہ میں اپنی عزت قربان کرتا ہے خدا تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔

O۔ راہ حق میں ہونے والی مخالفتوں سے نہیں گھبرانا چاہیئے، مخالفتیں تو پرواز کو بلند کرتی ہیں۔

O۔ جو شخص خوشی اور غمی ہر حال میں اللہ کو یاد کرتا ہے اللہ اسے ضرور نوازتا ہے۔

O۔ راہ حق میں عزت کی قربانی آخر تک چلتی ہے اور جب اللہ بار بار مذمت کے بعد بھی بندے کا (اپنی توفیق سے) اپنی راہ میں دوام (استقامت) دیکھتا ہے تو اسے قرب خاص عطا فرماتا ہے۔

O۔ جن کی توجہ انعامات کی طرف ہوتی ہے انہیں انعامات دے کر فارغ کر دیا جاتا ہے اور جو صرف قرب چاہتے ہیں انہیں مقام و مرتبہ انعامات کے طور پر عطا کئے جاتے ہیں اور قرب خاص بھی عطا ہوتا ہے۔

()۔ عاجزی درویشوں کا زیور ہوتی ہے۔

O۔ جو اپنی انا کو ختم کر کے آتا ہے وہی کچھ حاصل کرتا ہے، اٹھایا تو اسی کو جاتا ہے جو گرتا ہے۔

O۔ مرید کو چاہیئے کہ پیر سے اپنا حال وقتاً فوقتاً کہتا رہے۔

O۔ سالک کو کسی ایک مقام کا طالب نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ہر مقام سے گذرنا چاہیئے اگر کسی ایک مقام پر رک گیا اور مطمئن ہو گیا تو نقصان ہے۔ تشنگی رہے

گی تو محبت بڑھے گی۔

O۔ مال قربان کرنا کوئی بڑی بات نہیں سچے طالب تو اپنی عمر (ساری زندگی) اور جان تک قربان کردیتے ہیں۔

O۔ سچے اور مخلص طالب کبھی تباہ نہیں ہوتے۔

O۔ مرید کی انتہا جس درجہ پر ہے وہ کامل کا حجاب ہے مرید چاہتا ہے کہ کرامت وغیرہ حاصل کرے لیکن کامل یہ چاہتا ہے کرامت عطا کرنے والے کو پالے۔

O۔ درویش سے کسی عمل یا وظائف کی اجازت مل جانا بھی بڑا کرم ہے۔

O۔ ظاہری غلطی یا گناہ کی ظاہر میں معافی اور باطنی غلطی یا گناہ کیلئے باطنی توبہ ہے۔

O۔ اگر باطنی علم نہ ہو تو اکثر ظاہری علم حجاب بن جاتا ہے۔

O۔ چند کتابیں پڑھ لینے سے انسان عالم نہیں بن جاتا اصل علم، علم معرفت اور علم لدنی ہے جو اللہ والوں اور درویشوں کے پاس ہوتا ہے۔

O۔ کئی درویش ایسے ہوتے ہیں جو کسی مکتب میں نہیں پڑھے ہوتے لیکن اللہ تعالیٰ انہیں ایسا علم عطا فرماتا ہے جسے عالم بھی نہیں سمجھ سکتے۔

O۔ تبلیغ بہت اچھا عمل ہے لیکن مشائخ کرام پہلے مریدوں کو طریقت کی منازل طے کرواتے ہیں پھر تبلیغ کا حکم دیتے ہیں تاکہ جس بات کی وہ تبلیغ کریں وہ پہلے خود باطنی طور پر دیکھ لیں۔

O۔ اگر دل میں وسواس پیدا ہوں تو اس نیت سے مرشد کی صحبت میں بیٹھے کہ وسواس دور ہو جائیں اگر ظاہراً مرشد سے دور ہو تو زیادہ سے زیادہ ذکر اور تصور شیخ کی طرف توجہ دینی چاہیئے انشاءاللہ کرم ہوگا۔

O۔ جب دل میں اللہ و رسول ﷺ کی طرف رغبت پیدا ہو رہی ہو تو اور زیادہ توجہ کرنی چاہیئے لیکن جب دل کی رغبت نہ ہو رہی ہو تب کم از کم فرائض ضرور

پورے کرنے چاہئیں۔

O۔ محبت ایک نور ہے یہ نور ہر چیز (گناہ) کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔

O۔ خدا تک عقل و دلائل کے ذریعے نہیں صرف محبت و عشق کے ذریعے پہنچا جا سکتا ہے۔

O۔ آج کے دور میں فیض کا حصول بہت آسان ہے۔

O۔ خدا کی محبت کیلئے اکٹھا ہونا اور ذکر کرنا خدا کو بہت پسند ہے۔

O۔ جب تک رزق حلال نہ ہو کوئی بھی عبادت روح کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

O۔ طریقت کی راہ میں بخیل کامیاب نہیں ہو سکتا۔

O۔ لین دین (خاص طور پر کھانے پینے کی اشیاء میں) ہمیشہ دایاں ہاتھ استعمال کریں، بایاں ہاتھ شیطان کی طرف سے ہے۔

O۔ اگر دو یا دو سے زیادہ افراد ایک ہی برتن میں کھا رہے ہوں تو اپنی طرف سے کھانا چاہیئے کیونکہ کھانے کے درمیان برکت کا نزول ہوتا ہے۔

O۔ عورتوں کا اچھے طریقے سے گھریلو ذمہ داریوں کو پورا کرنا اور مہمان نوازی جہاد ہے۔

O۔ بہتر یہ ہے کہ ذکر کے وقت حلقہ بنا لیا جائے۔

O۔ ذکر کے بعد مراقبہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔

O۔ ظاہراً اور خواب میں اللہ کے ذکر میں حلاوت محسوس ہونا انعام ربانی ہے۔

O۔ مراقبہ طریقت کی نماز ہے۔

O۔ مجاہدہ بغیر مراقبہ کے مکمل نہیں ہوتا۔

O۔ ذکر دودھ اور مراقبہ مکھن ہے۔

O۔ جس طرح نماز کے دوران کلام کرنا جائز نہیں اسی طرح طریقت کی نماز (مراقبہ) میں سلام لینا جائز نہیں۔

O۔ کرامات کی زیادتی مراتب عالیہ کی دلیل نہیں بلکہ جس کو خدا کا جتنا زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے اس کا مقام و مرتبہ اتنا ہی بلند ہوتا ہے۔

O۔ ہمارا کام تو اللہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے عرض کرنا ہے باقی ان کا کام ہے جس کے لئے جس وقت بہتر ہوتا ہے وہ عطا کر دیتے ہیں۔

O۔ ظلم برداشت کر کے بھی حق بات کہنا درویشوں کا شیوہ رہا ہے۔

O۔ عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے خاوندوں کی عزت کریں۔

O۔ دوسروں کے سامنے اپنی پریشانی کا ذکر نہ کرو یہ عقیدہ کمزور ہونے کی علامت ہے۔

O۔ آدمیوں کو چاہیئے کہ اپنی بیویوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔

O۔ جو خدا کے تھوڑے دیئے پر راضی ہوتا ہے خدا بھی اس کے تھوڑے سے عمل پر راضی ہو جاتا ہے۔

O۔ انسان اپنی حقیقت پر غور نہیں کرتا (بندے اور خدا کے درمیان) یہی سب سے بڑا حجاب ہے۔

O۔ طریقت کی محفل میں آنے والے کیلئے ضروری ہے کہ اپنی طلب کا اظہار کرے۔

O۔ جن کو اللہ رسول نے اختیارات عطا کئے ہوں ان سے مانگنا جائز ہے۔

O۔ جو حقوق العباد کا خیال نہیں رکھتا وہ خدا کو کیسے خوش رکھ سکتا ہے۔

O۔ ایک مکمل ولایت شریعت میں ہے اور ایک طریقت میں ہے اور ایک حقیقت کی ولایت ہے۔ کسی ولی کو شریعت میں مقام ولایت سے سرفراز کر دیا جاتا ہے اور کسی کو شریعت اور طریقت کی ولایت بھی عطا ہوتی ہے اور کچھ درویش شریعت، طریقت اور حقیقت کی ولایت سے سرفراز ہوتے ہیں۔ مرشد اکمل وہ ہے جس کو شریعت، طریقت اور حقیقت کی تمام ولایتیں عطا ہوں اگر

کوئی ان میں سے انتقال کر جائے تو دوسرے کو ترقی دے کر اس مقام پر فائز کر دیا جاتا ہے اور کوئی ایسا درویش بھی ہے جو شریعت، طریقت اور حقیقت کی تمام ولایتیں صرف ایک ساعت میں عطا کر دیتا ہے یہ انتہائی خاص الخاص ہے۔

O۔ انبیاء مرسلین، ملائکہ مقربین اور اولیاء کاملین کے قدم جس زمین پر پڑتے ہیں اس جگہ میں بھی تاثیر پیدا کر دیتے ہیں اور وہ جگہ بابرکت ہو جاتی ہے۔

O۔ جس طرح لوگ اولیاء کاملین وواصلین کی زیارت کو جاتے ہیں اسی طرح ملائکہ مقربین اور جنات بھی اس کے محبوب بندوں کی زیارت کرنے تشریف لاتے ہیں اور اللہ کے محبوبوں کو محبوب اور دوست رکھتے ہیں۔

O۔ جب درویش کی اپنی مرضی اور ارادہ ہوتا ہے تو انتقال کرتا ہے۔

O۔ اولیاء کاملین کے استعمال شدہ کپڑے اور چیزوں میں بھی یہ تاثیر پیدا ہو جاتی ہے کہ کوئی شخص محبت سے چومے اور سر آنکھوں پر لگائے تو ان چیزوں سے فیوض و برکات حاصل کر سکتا ہے۔

O۔ جب درویش توفیق الٰہی سے مرتبہ قطبیت و غوثیت پر فائز ہوتا ہے تو تمام معاملات اس کے حضور پیش ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور اسے ہر طرف کی خبر ہو جاتی ہے اور غوث کا کام دادرسی کرنا ہے۔ جہاں چاہے تصرف کر سکتا ہے۔

O۔ مقام ابدال واوتاد اور مرتبہ قطبیت و غوثیت درویش کی منزل نہیں بلکہ یہ تمام مقامات راستہ میں ہیں۔

O۔ اللہ کو اپنے ذکر کے بعد اپنے خاص بندوں کا ذکر کرنا پسند ہے۔

O۔ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام اختیارات سے نوازا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیقؓ، سیدنا عمر فاروقؓ، سیدنا عثمان غنیؓ اور سیدنا علی المرتضیٰؓ کو آقائے کل کی چابیاں عطا فرمائیں

اولیاء کرام میں سیدنا غوث الاعظم جیلانی تمام غوثوں سے افضل ہیں اور اولیاء کاملین وواصلین کو عطا کرنے والے ہیں اور راہنمائی فرماتے ہیں سیدنا مجدد الف ثانی خاص الخاص محبوب ہیں اور اختیارات خاص رکھتے ہیں۔

O۔ ذکر و فکر میں بھی اہل ذکر واہل فکر کے اپنے خیالات و واہمات شامل ہو جاتے ہیں اس میں انسان کا اپنے دماغ اور قلبی ارادت کا رنگ شامل ہو جاتا ہے۔ ایسا درویش جب مراقبہ وغیرہ کرتا ہے تو جو اس کو نظر آتا ہے اس مر ،شک کی گنجائش ہے لیکن جو سالک اسم اللہ ذات میں غرق اور محو ہوتا ہے تو ا پے جسمانی احساسات اور دماغی ادراکات اور ذاتی وہمات سے باہر آجاتا ہے۔ اس وقت اس کے آئینہ دل پر اللہ کے ذاتی انوار کی تجلی ہوتی ہے وہ اس وقت جو دیکھتا ہے یا سنتا ہے وہ عین حق ہوتا ہے تصور اسم اللہ کرنے سے اللہ کے قرب، مشاہدہ اور وصال کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے

درویش کو چاہیے کہ ہر وقت (زیادہ سے زیادہ) ذکر اللہ اور تصور اسم اللہ میں مشغول رہے۔ یہاں تک کہ اسے اسم اللہ ذات سے تجلی اور انوار نمودار ہو جائیں اور درویش اس تجلی اور انوار میں غرق ہو کر (مشرف دیدار ہو جائے) زیارت حاصل کر لے۔

O۔ درویش کا ایک نام زمین پر ہوتا ہے جسے دنیا والے جانتے ہیں اور ایک نام باطنی دنیا (آسمانوں پر) میں ہوتا ہے وہاں وہ اسی نام سے مشہور ہوتا ہے۔ اسی طرح درویش کا ایک گھر (آستانہ) زمین پر ہوتا ہے اور دوسرا باطنی دنیا میں۔ کسی درویش کا آستانہ (مقام) کسی آسمان پر کسی درویش کا کسی آسمان پر اور کسی کا سدرۃ المنتہیٰ پر ہوتا ہے۔

O۔ جب بھی کچھ کھائیں یا پئیں تو ہر لقمہ اور ہر گھونٹ سے پہلے بسم اللہ اور بعد میں الحمد للہ کہیں۔ (اللہ کا شکر ادا کریں)۔

حضور نبی کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے محبوبین کے مقام و مرتبہ میں کمی کے متعلق گمان بھی کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔

آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ چادریہ لاثانیہ کی تعمیر کا

اعلان

آستانہ عالیہ' نقشبندیہ' مجددیہ' چادریہ' لاثانیہ کی تعمیر کے لئے ماڈل ٹاؤن' روشن والی جھال سمندری روڈ بائی پاس فیصل آباد کے قریب جگہ خریدی گئی ہے۔

تنظیم فیضان لاثانی سرکار کے زیر اہتمام لاثانی ویلفیئر ٹرسٹ کے ادارے اسلامی' مدرسہ' مسجد' لائبریری' سکول' فری میڈیکل ایڈ سنٹر' خواتین کے لئے ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کی تعمیر کے لئے بھی جگہ خریدی گئی ہے۔

پیرو مرشد سخی سلطان حاجی صوفی مسعود احمد صاحب نے لاثانی ویلفیئر ٹرسٹ اور آستانہ کے لئے ابتدائی طور پر (۱۵) پندرہ لاکھ روپے مہیا کئے۔

عقیدت مندوں اور مریدین سے بھی کہا ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا میں نوازے گا۔

تنظیم فیضان لاثانی سرکار

حلقہ خواتین

مکان نمبر 13 بی گلی نمبر 58 نزد پولیس اسٹیشن مصطفےٰ آباد لاہور

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

اللہ

نوری کرنیں

بفیضانِ نظر: مرشد اکمل سخی سلا ... سعود احمد صاحب المعروف لاثانی سرکار

مرتبین ... رفاقت ... سندیامین، رانا محمد طاہر